عنوان	تعبیر خواب
لکھاری	اے کے ناولز
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

تعبیر خواب

اے کے ناولز کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

اف میں تو اسے بہت معصوم سمجھتی تھی۔

دونوں کتنی پاکیزہ بنتی ہے۔

معصوم چہرے کے پیچھے کتنا گند ہے۔

طرح طرح کی آوازیں اس وقت یونی کے گراؤنڈ میں سنائی دے رہی تھی اور وہ چاروں بلکل بیچوں بیچ کھڑی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں ان چاروں میں سے دو کی عزت اچھالی جا رہی تھی اور عزت اچھالنے والے بھی وہ جنہوں نے انہیں عزت بنایا تھا۔ سامنے بڑے سے بورڈ پر ان کی وہ تصویریں لگی تھی جن کا انکو خود بھی نہیں پتہ چلا کہ کب کھینچی گئی ہے۔

اور سامنے برے آرام سے وہ دونوں کھڑے تھے۔ جیسے کوئی نارمل بات ہوئی ہو۔

مہک اور مسکان دونوں نے ان دونوں کو سہارا دیا ہوا تھا ورنہ اب تک تو دونوں گر چکی ہوتی۔

سامنے سے وہ کسی شان کی طرح چلتا زویا کی طرف آیا۔

دیکھا اپنا انجام کیا سوچا تھا میں تم سے محبت کرنے لگا ہو تو زویا بی بی یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں۔ اُس کے کان کے پاس آکر بڑے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔

جب کے زویا صرف اُس انسان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جس کے سب کچھ کرنے کے بعد بھ Z ی اُس نے اسے چاہا تھا

یہ۔۔۔۔یہ جھوٹ ہیں۔نہ کہے۔۔۔۔کہے دو تم نے یہ نہیں کیا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔زویا ہوش میں آتے ہی اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔

نہ نہ زویا بی بی ہاتھ نہیں لگانا۔۔۔۔۔۔۔دیکھا آپ سب نے یہ جو پارسائی کا ڈراما کرتی ہے کیسی نکلی بقول انکے یے مجھ جیسے لڑکے کو منہ بھی نہیں لگاتی۔۔۔۔۔لیکن اب یہ مجھ سے محبت کرتی ہیں۔۔۔۔واہ واہ کیا بات ہے اور یہ تصویرے تو آپ سب نے دیکھ ہی لی ہو گی بغیر کیسی رشتے کے یہ میرے کتنے پاس کھڑی ہے۔۔۔

بغیر کسی رشتے کے ہاں کیا بولا تم نے جھوٹے مکار آدمی بیوی ہے تمہاری وہ جیسے تم سرے عام بے عزت کر رہے ہو۔۔۔۔۔آرزو کی اب بس ہوئی تھی سامنے کھڑا انسان اس کی دوست کی عزت خراب کر رہا تھا اُس کا دل چاہ رہا تھا سامنے کھڑے انسان کا منہ توڑ دے جو یے باکو اس کر رہا ہے حال تو ان دونوں کا بھی یہی تھی جن کی جان سے عزیز دوست کو یوں رسوا کیا جا رہا تھا۔

چلوا گر بیوی ہے تو کوئی ثبوت دیکھاؤ کہا ہے نکاح نامالاؤ دیکھاؤ۔۔۔۔اب کی بار بار اکاری وار کیا گیا تھا وہ چاروں ہی سن ہو گئی نکاح نامہ تو نہیں تھا ان چاروں کے پاس۔

اچانک سے آرزو ارمان کی طرف بڑھی۔۔۔آنکھوں میں صرف نفرت تھی اسکو اپنی فکر نہیں تھی اسکی بھی تو عزت اچھالی گئی تھی لیکن اسے ابھی صرف اپنی دوست کی فکر تھی اُسے پتہ تھا کے وہ کتنی نازک مزاج ہیں اُس کے ماضی کی وجہ سے۔۔۔

تم سے کوئی خاص۔اُمید۔۔۔۔تو نہیں ہے تم نے بھی تو وہی سب کیا ہے جو تمھارے دوست نے کیا ہے۔۔۔۔۔خیر اگر اب بھی تھوڑی غیرت باقی ہے تو اِن سب کو بتاؤ کے اِن دونوں کا نکاح ہوا تھا اور تم وہاں پر موجود تھے۔۔۔۔آرزو نے ارمان کی انکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

نہیں میں نہیں تھا اور نہ ان دونوں کا نکاح ہوا ہے ارمان نے تیز آواز میں بولا ۔۔۔۔۔۔اور آرزو کی طرف سے رُخ موڑ لیا۔۔۔

جبکے آرزو صرف اس انسان کی شکل دیکھتی رہ گئی

زویا۔۔۔۔۔زویا اُٹھو۔۔۔۔۔مہک کی چیخ پر سب زویا کی طرف موڑے جو زمین بوس ہوئی تھی آرزو بھاگ کر زویا کی طرف بری۔۔۔

زویا میری جان اٹھ جاؤ دیکھو سب صحیح ہے اٹھ جاؤ میری جان۔۔۔۔آرزو زویا کا گال تھپتھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔کچھ پل کے لیے تو زین بھی گھبرا گیا اُس نے جانا چاہا لیکن پھر خود ہی اپنے آپ کو روک لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی ایمبولینس بلاؤ پلز کوئی بلاؤ۔۔۔۔مہک چیختی ہوئی بولی تو فیضان نے فوراً سے ایمبولنس کو کال کی کچھ ہی دیر میں ایمبولنس آئی اور زویا کو ہسپتال لے کر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب آئی سی یو کے باہر ڈاکٹر کے منتظر تھے تینوں اپنی دوست کے لیے دعا گو تھی۔۔۔۔اتنے میں چاروں بھی آ گئے۔آرزو فوراً سے اُٹھی اور جا کر زین کو تھپڑ مار دیا ۔۔۔۔۔ تمہیں شرم نہیں ائی اپنی ہی عزت کو بے عزت کیا۔۔۔اور اب جب وہ موت کے منہ میں ہے تو یہاں آ گئے ہو۔۔۔۔شرم سے ڈوب مرو تک بغیرت آدمی۔۔۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا تمہارا کب سے بولی جا رہی ہو میں کب سے برداشت کر رہا ہوں اب کچھ بھی مت بولنا میرے دوست کے بارے میں۔۔۔۔۔ارمان زور سے دھاڑا۔۔۔ تم تو یہ بولو گے ہی دونوں ایک جیسے جو ہو۔۔۔۔ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے۔۔۔۔

مہک اور مسکان بھی آرزو کے پاس ائی۔۔۔۔۔

فیضان آپکو مجھے یہ اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو چُننا ہو گا۔۔۔۔ مہک نے فیضان کی طرف دیکھ کر بولا۔

مسکان نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

ہم اپنے دوستوں کو نہیں چھور سکتے۔۔۔۔۔ تمہاری دوستیں جھوٹ بھی تو بول سکتی ہے

۔۔۔۔اور اگر وہ سچ بول رہی ہے تو دیکھاؤ نکاح نامہ۔۔۔۔۔

دونوں نے حیران نظروں سے دونوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

آرزو ان چاروں کو یہاں پر سے نکالو فالتو رش نہیں جمع کرنا چاہیے۔۔۔۔

مسکان نے آرزو کو بول کر واپس اپنے قدم آئی سی یو کی طرف بڑھا لیے۔۔

اب آپ واپس جائیں گیں یہ ڈھکادے کر نکالیں۔۔۔

آرزو اور مہک نے ساتھ میں بولا۔۔۔۔

آئندہ اپنی شکل نہیں دیکھانا۔۔۔۔ آج سے ہمارا تم لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے

۔۔۔۔آرزو کی آواز رندھ گئی بولتے ہوئے لیکن اُسے بولنا تھا اپنی دوست کے لیے۔۔۔۔۔

ہو سکیں تو اب کبھی ہمارے سامنے نہیں انا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ دونوں پلٹ گئی اپنی دوست کی طرف جو ان تینوں کی جان ہے۔۔۔۔

اور وہ چاروں بھی پلٹ گئے اپنی انا کے ساتھ۔۔۔۔۔ان چاروں کو اپنے نام کے ساتھ جوڑ کر بے آسرا چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔اور ہے آبرو کر کے۔۔۔۔۔

کینیڈا،

ٹھنڈا موسم جو بارش ہونے کے بعد اور ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ہر جگہ ہریالی اور امن و سکون تھا ایسے میں چار شہزادیاں نیند کی وادی میں گم تھی اچانک سے بلو کمفرٹر میں موجود وجود کے موبائیل میں الارم بجا۔۔۔اور وہ سوتے ہوئے کسمسائی اٹھ کر کمبل سائڈ پر کیا اور گردن پر سے بال اٹھا کر جوڑے کی شکل میں کیے۔۔۔

اٹھ کر الارم بند کیا اور واشروم کا رُخ کیا تھوڑی دیر بعد وضو کر کے ائی صاف گندمی رنگت بڑی بڑی بھوری آنکھیں لمبی پلکیں جن پر پانی کی بوند جمی ہوئی تھی۔۔۔کمرے میں موجود مین لائٹ آن کی پورا کمرہ روشنی سے نہا گیا اور رُخ گرے کمبل میں موجود وجود کے پاس کیا جو گھڑی نیند میں تھی۔۔۔

آرزو اٹھ جاؤ نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔اور وضو کر و جا کر۔۔۔۔۔۔

زویا نے کمبل آرزو پر سے ہٹایا۔۔۔لیکن آرزو کے کان پر تو جیسے جوں بھی نہ رنگی ہو

۔۔۔۔اور رینگتی بھی تو کیسے اُس کے بالوں میں جوں ہو گی تو رینگے نا۔۔۔

آرزو اب اٹھ جاؤ یار نماز کا ٹائم نکلا جا رہا ہے

۔۔۔۔یہ اللہ۔۔۔کیا ہو گیا ہے زویا اٹھ گئی ہوں میں۔۔۔

آرزو نے ایک لمبی انگڑائی۔۔۔

جس للہ کو تم یاد کر رہی ہو نا اسی کے لیے نماز بھی پڑھ لو۔۔۔۔۔۔

زویا نے آرزو کی دہائی پر بولا۔۔۔

اچھا نہ اٹھ گئی ہو تم جاؤ نماز پڑھ لو میں وضو کر کے اتی ہو۔۔۔۔آرزو بول کل واشروم

چلی گئی وضو کے لیے۔۔۔

زویا نے اب اپنا رُخ دروازے کی طرف کیا اُس کو پتہ تھا کے مہک صاحبہ مسکان کے

اُٹھانے پر نہیں اٹھیں گی اس لیے اب مہک اور مسکان کے کمرے کا رُخ کیا۔۔۔

مہک مسکان اٹھ گئی ہو تم دونوں۔۔۔زویا نے دروازے پر دستک دے کر بولا۔۔۔۔

اور حسبِ معمول مسکان نے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

جو نماز سٹائل میں دوپٹہ لی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔مسکان نے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔مہک اٹھ گئی ہے۔۔۔کیا۔۔۔۔۔زویا نے پوچھا۔

ہاں بہت مشکل سے اٹھایا ہے میں نے دھمکی دے کر کے آج کا کھانا تمہیں بنانا ہو گا

۔۔۔۔۔

مسکان نے ہنستے ہوئے کہا۔

چلو آجاؤ نماز پڑھنے چلتے ہیں وہ دونوں اجائے گی۔۔۔۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔مسکان اور زویا مسکراتی ہوئی نیچے کمرے کی طرف چلی گئی جو اُن لوگوں نے

خاص نماز کے لیے بنوایا تھا۔۔۔

ابھی دونوں نے نماز شروع کی تھی کے وہ دونوں بھی باگھتی ہوئی ائی چاروں نے ساتھ

نماز پڑھی اور پھر قرآن کی تلاوت کی۔۔۔۔

یار اور کتنی دیر لگے گی جلدی لے اؤ ناشتہ۔۔۔۔مہک میں ڈائننگ ٹیبل پر چمچہ مارتے

ہوئے بولا۔۔۔۔

جبکے آرزو اپنے موبائل میں ای میل چیک کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وائٹ شرٹ ڈارک پنک شید کا کوٹ اور اسی رنگ کا ٹراؤزر پہنے مہک آفس کے لیے تیار تھی جبکہ آرزو وائٹ شرٹ کے ساتھ ریڈ کلر کا کوٹ پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔دونوں کو آج جلدی آفس جانا تھا۔۔۔

لو بھئی لے ائی میں ناشتہ ذرا جو تم میں صبر ہو۔۔۔۔زویا نے مہک کے سامنے گرم گرم پراٹھے رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے اندر صبر کا نام ہے ہی نہیں ذرا جو یہ لڑکی تحمل سے کام لے لیں۔

مسکان نے بھی فرائیڈ قیمہ کی ڈش ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مہک سر جھٹک کر کھانا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔

کل عدنان نے بولا تھا پاک سے کچھ لوگ آرہے ہے یہاں پر انکو نیو بزنس سٹارٹ کرنا ہے ۔۔۔اور ہماری مدد چاھتے ہے۔۔۔تو میں نے کل کا دن رکھ لیا ہے میٹنگ کے لیے۔۔۔۔

آرزو نے دونوں کے بیٹھتے ہی کہا۔۔۔۔

ہاں صحیح کیا ویسے بھی آج ہم دونوں نہیں جارہے آفس تم لوگ دیکھ لو میں آج این جی او کا چکر لگاؤں گی۔۔۔اور مسکان بھی میرے ساتھ ہو گی۔۔۔۔۔

ڈیٹیل لے لی ہے تم نے ان لوگوں کی۔۔۔مسکان نے بولا۔۔

ہاں آج شام تک عدنان مجھے سینڈ کر دے گا....

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔پھر دیکھتے ہے۔۔۔کل کیا کرنا ہے۔۔۔مہک بولی۔۔۔

اچھا اب میں چلتی ہی۔۔۔آرزو نیپکن سے منہ صاف کر کے اُٹھی۔۔۔۔

رو کو میں بھی آج ساتھ چلو گی۔۔۔میری گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔۔مہک جلدی سے بڑا سا نوالہ منہ میں ڈال کر بولی۔۔۔۔

دھان سے مہک۔۔۔۔۔اللہ نگہبان۔۔۔۔۔دونوں ایک ساتھ بولی۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔مہک اور مسکان بھی ایک ساتھ بولتی ہوئی خارجی دروازے کی طرف بڑھی۔

یہ منظر تھا تعبیر محل کا جہاں پر چار شہزادیاں رہتی ہے جنہوں نے اس محل کو بلکل اپنے خوابوں کی طرح سجایا ہے۔۔۔۔بڑا سا داخلی دروازہ جس پر نکلی پھولوں کی بیل لگی ہوئی ہے چاروں طرف اندر کی جانب دیکھا جائے تو بیچ میں لمبی روچ ہے جس کے دونوں اطراف سرسبز ہرا بھرا لون ہے دائیں جانب ایک سفید جھولا رکھا ہوا ہے جس کے

اطراف دونوں ٹیبل پر پنجرے کی شکل کا لیمپ موجود ہے سفید جھولے کے کنارے پر پھولوں کی بیل آراستہ ہے۔۔۔جس میں رنگ برنگی پھول ہے۔۔۔۔لون کی سائڈ پر لال گلاب اور کالے گلاب لگائے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔لون سے اندر جائے تو گھر کے اندر داخل ہونے کا سفید دروازہ ہے جس پر قرآنی آیات لکھی گئی ہے

) فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ (لکھا ھوا ہے دروازے سے اندر داخل ہو تو سامنے ہی ایک سائڈ پر کچن موجود ہو جو جدید اشیاء سے آراستہ ہے۔۔۔۔۔دوسری طرف سوفا سیٹ رکھا ہوا ہے اور اس کے بلکل سامنے ائی ایل ای ڈی رکھا ہوا ہے ڈائننگ ٹیبل کچن کے ساتھ ہی تھوڑی دور ہے لیکن وہاں سے بھی ٹی وی آرام سے دیکھا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔تھوڑا سا آگے سیریان ہے اور اوپر کی طرف چار کمرے ہے سب سے پہلا کمرے نماز کے لیے ہے اُس کے ساتھ مہک اور مسکان کا کمرہ ہے اور دائیں طرف آرزو اور زویا کا کمرہ ہے ۔۔۔۔۔۔۔اس گھر ہی ہر چیز ہی وائٹ رنگ کی ہے اگر اس کو سفید محل بولا جائیں تو غلط نہیں ہو گا ہر ایک چیز ان کے آلہ زوق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔۔۔۔۔زویا اور آرزو کے کمرے کی طرف آئے تو اس کمرے میں مکمل گرے کلر ھوا وا ہے ایک ڈریسنگ ٹیبل ہے جس کے سامنے دو بیڈ ہے ایک بعد مکمل بلو تو ایک گرے ہے بیڈ کے سامنے ایک گلاس

وال ہے جہاں سے لون کا منظر صاف نظر آتا ہے سائڈ پر ڈریسنگ کا دروازہ ہے جس کے اندر ہی ایک طرف باتھروم بنا ہوا ہے۔۔۔۔اور ایک طرف وارڈروپ ہے جس میں ان دونوں کی چیزیں ہے۔۔۔۔

مہک اور مسکان کا کمرہ بھی ایسا ہی ہے بس کلر پنک ہے وائٹ ہے۔۔۔مہک کا بیڈ پنک جبکہ مسکان کا وائٹ کلر میں ہے۔۔۔۔

ان چاروں کی محنت سے بنا ہے گھر ان چاروں کو بہت عزیز ہے۔۔۔۔ان چاروں نے بہت مشکل سے یہاں پر اپنا بزنس سیٹل کیا ہے جس کے پیچھے پتہ نہیں کتنی محنت تھی ان کی ۔۔۔اور کین کن مشکلوں سے یہ سب کمایا تھا۔۔۔چاروں کینڈا کے نمبر ون بزنس ویمن میں آتی ہے اور اب ترقی کی منزلوں کو چھو رہی ہے ZAMMانٹر پرائز کی اؤنرز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح صادق کا وقت جہاں سب اپنے رحمان کے حمد و ثنا کر رہے ہیں اور کچھ آخرت سے انجان لوگ دنیا جہاں سے غافل ہیں ہر طرف سے اللہ اکبر کی آواز لوگوں کو اُن کے حقیقی مالک کے طرف بلا رہی ہیں

کراچی ڈیفنس کے علاقے میں ایک شخص بڑے سے ایک بنگلہ سے نکلتا ہوا دکھائی دیتا ہے بلو ٹراؤزر اور بلو ہی ٹی شرٹ میں ایک ہاتھ میں انرجی ڈرنک کی بوتل 6 فٹ سے نکلتا ہوا قد کالی گہری آنکھیں جن میں سنجیدگی بھری ہوئی ہے کھڑی مغرور ناک ہلکی ہلکی شیو میں وہ شخص سامنے والے کو اپنی طرف دیکھنے پر مجبور کر سکتا تھا وہ تھا زین خان جو خان ولہ کا ایک لوتا بیٹا ہے پوری خان انڈسٹری کا مالک اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ گیٹ کی طرف بڑھا جب گیٹ پر موجود گارڈ نے سلام کیا

اسلام علیکم بابا،

جس کے جواب میں اس نے فقط گردن جھکائی اور باہر کی طرف بڑھ گیا گارڈ بھی واپس اپنے کام میں مشغول ہو گیا زین جیسے ہی پارک میں پہنچا اور جاگنگ شروع کی تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب اس کے قدموں کے ساتھ دو اور قدموں کا اضافہ ہوا زین نے جب

اپنی گردن دائیں طرف موری تو دیکھا وہ ساحل یزدانی تھا زین خان کا جگری یار ساحل کو دیکھ کر زین کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے

وہ دونوں نہیں آئے؟، زین نے واپس نظروں کو سامنے مرکوز کرتے ہوئے ساحل سے پوچھا.

نہیں تمہیں تو پتہ ہے جب بھی رات کو دیر سے آتے ہے تو صبح دیر سے ہی اٹھتے ہے، ساحل نے بھی تفصیل بتائی۔

چل پھر چلتے ہے اُن دونوں کو اٹھا کر آفس بھی جانا ہے۔ زین نے قدم واپس بیرونی دروازے کی طرف کرتے ہوئے کہا،

ہاں چل۔ ساحل بھی اُس کے ہمقدم ہوا اور دونوں اُن دونوں کو اٹھانے کے لیے چل پڑے جو پتا نہیں کتنی گہری نیند میں تھے کے آٹھنے کا نام ھی نہیں لے رہے تھے۔

ساحل اس وقت شاہ ولہ کے باہر کھڑا تھا ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ اپنے قدم گھر کی طرف بڑھاۓ۔ پورچ سے گزرتے ہوئے قدم دروازے کی طرف کیا ڈائننگ ایریا

سے آوازیں محسوس کر کے وہاں ہی چلا گیا تو دیکھ مسٹر شاہ سر براہی کرسی میں بیٹھے تھے اور ساتھ والی کرسی پر میسس شاہ بیٹھی ہوئی تھی

اسلام علیکم انٹی انکل، کیسے ہے آپ دونوں۔ ساحل نے سلام کیا۔

ویلکم اسلام بیٹا ہم ٹھیک ہے تم بتاؤ۔ مس شاہ ساحل سے پھوچا۔

جی انٹی خیریت ہے میں ذرا ارمان کو اٹھالو آج آفس میں ضروری میٹنگ ہے اور وہ ابھی تک اٹھا ہی نہیں ہے نہ جاگنگ پر آیا تو میں نے سوچا خود ہی اٹھالو۔ ساحل نے ان کو بتایا۔

ہاں ابھی تک صاحبزادے اٹھے نہیں ہے اور ان کی امی جان ہے کے اٹھانے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ مسٹر شاہ ساحل کو مذاقیا انداز میں بتایا۔

ہاں تو تھک ہار کر آتا ہے میرا بچہ اور آپ اُس کے پیچھے پر جاتے ہیں۔

بیگم آپ کے پیار نے ہے بگاڑا ہے اسے ارے ساحل بیٹا آپ جاؤ ابھی ہماری بحث اور چلنی ہے۔ مسٹر شاہ ساحل کو اب تک کھڑا دیکھ کر بولے جوان دونوں کی بحث سے لطفاندوز ہو رہا ہے تھا فوراً سیریوں کی طرف چل پڑا۔

ساحل نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو سیگریٹ کی خوشبو اس کی ناک سے ٹکرائیں اس نے جلدی سے اندر قدم رکھا اور ساری کھڑکیاں جلدی جلدی کھولنے لگا۔

ارمان اٹھ جاؤ یار آفس جانا ہے پتہ ہے تمہیں آج ضروری میٹنگ ہے۔۔ساحل نے ارمان کا بیڈ کی طرف جا کر ہلایا۔

یار اٹھ جاؤ کیا ساری رات رتجگا منایا ہے تم نے جو ایسے سوئے پڑے ہو۔ساحل مسلسل اس کو جنجھوڑ رہا تھا۔

کیا مسئلہ ہے کو تنگ کر رہے ہو۔ارمان کی ایک دم آواز سن کر ساحل نے پیروں والی سائڈ پر دیکھا۔

تیرا سر وہاں ہے تو ہے کیا ہے۔ساحل نے حیرت سے اُس کو دیکھا۔

یہ یہ ہے ارمان نے اپنا پر اس کے منہ کی طرف کیا جس پر موزے پہنے ہوئے تھے۔

ذلیل انسان ہٹا اس کو گنڈا۔ساحل نے جھرجھری لے کر دو قدم پیچھے لیے۔

ذلیل ہو گا تو ایک تو صبح آ کر ایک معصوم انسان کو اٹھا دیتا ہے اوپر سے اتنی بھی نا لیگج نہیں ہے کے جب سر یہاں پر ہے تو پر وہاں پر ہو گا نا۔ارمان با قاعدہ اٹھ کر بیڈ پر اشارہ کرتے ہوئے بتانے لگا۔

اچھا اچھا بس کرو یے بتاؤ یہ اتنی سمیل کیوں آ رہی ہے سیگریٹ کی۔ساحل نے اسکی سرخ آنکھیں دیکھی۔

کیا تم ساری رات جاگتے رہیں ہو۔ ساحل نے پوچھا جبکہ ارمان نے اس سے نظریں چوڑائی۔

ابے چل یار تو جا میں آتا ہوا رمان نے سنبھل کر بولا۔ ساحل بھی بغیر کچھ اور کہے باہر چلا گیا ۔وہ جانتا تھا کے چاروں ایک دوسرے سے اپنی حالت چھپا رہے ہیں کے وہ اندر سے کتنا ٹوٹے ہوئے ہے ساحل جا کر ڈننگ ٹیبل پر ارمان کے والدین کے ساتھ بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگا اور ارمان بھی چُپ چاپ اپنے کپڑے لیے واشروم میں چلا گیا وہ نہیں چاہتا تھا کے ساحل اس سے کوئی دوسرا سوال کرے۔

زین جیسے ہی ہمدانی ہاؤس گیا تو انکل انٹی کو سلام کر کے فوراً ہی فیضان کے کمرے میں گیا اُس کو پتہ تھا کے ایک بار میں فیضان نہیں اٹھیں گا اس لئے سائڈ پر رکھا پانی کا جگ فیضان پر الٹ دیا گیا فیضان جو گھیری نیند میں تھا فوراً ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔

سیلاب اگا یا امی ابو بچاؤ مجھے۔ فیضان فوراً سے چیخا۔ جب زین نے اس کے سر پر دھپ لگائی۔

جلدی اٹھ جا آفس جانا ہے۔ زین نے کہا

افف اللہ کیا مسئلہ ہو گیا ہے یار کیوں اٹھا دیا جلدی۔ابھی تو سویا تھا میں فیضان بغیر زین کی طرف دیکھ کر بولا۔

اگر تو نہیں اٹھا____ تو میں تجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گہری نیند میں سولا دوگا اب میرا دماغ نہ چاٹ اور جا کر فرش ہو کر باہر اؤ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہو۔زین نے اپنے ازلی کھردرے انداز میں کہا۔

اچھا اچھا آرہا ہو تو کیوں ہر بات میں اتنا سنجیدہ ہو جاتا ہے تو چل میں آیا۔۔۔۔۔۔فیضان نے آدھا اس کی طرف دیکھ کر بولا باقی گنگنا تا ھوا واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

ان چاروں کا خاندانی بزنس بھی تھا لیکن وہ اپنی محنت پر کچھ کرنا چاہتیں تھے اس لیے انہوں نے اپنا ایک الگ بزنس سٹارٹ کیا اور اپنی محنت کی وجہ سے بلندی کو چھوا۔۔۔لیکن ابھی حال میں کچھ وجہ سے انکو نقصان ھوا تھا جس کی وجہ سے یہ لوگ کینیڈا کی سب سے

مشہور انڈسٹری سے مدد لے رہے تھے اور کل انکے ساتھ میٹنگ تھی۔اور آج انہیں کینیڈا کے لیے نکلنا تھا

------,,----,--------------,--------,--,----,--------,

---------------------,--,,,-

اللہ کا شکر ہے پہنچ گئے ہم۔۔۔ارمان نے ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

ہاں بس اب جلدی سے ہوٹل کا نام اور روم نمبر بتا دے زین۔۔۔۔فیضان نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

ہوٹل کو چھوڑو ابھی ہمیں میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔صرف آدھا گھنٹہ ہے اور ہوٹل میں جاتے ہوئے دیر ہو جائے گی۔ساحل نے دونوں کی طرف رخ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جبکے زین چپ تھا اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے جو بے چینی پچھلے چار سالوں میں تھی وہ دور ہو رہی ہو۔۔۔

نہ کر بھئی میں بہت تھک گیا ہو۔۔۔۔ارمان کی آواز سے ہوش میں آیا۔

ڈرامے بازی نہ کرو جلدی سے کیپ کرواؤ۔۔۔جانا ہے۔۔۔زین نے ان دونوں کو جھڑکا

--

صبح کے تقریباً ۹ بجے ان لوگ کینیڈا لینڈ کیا تھا اور ۹:۳۰ پر انکی میٹنگ تھی اور منیجر نے انہیں بتایا تھا جن کے ساتھ انکی میٹنگ ہے وہ ٹائم کی بہت پکی ہے۔۔۔اسلیہ زین نے ڈائریکٹ میٹنگ میں جانا ہی مناسب سمجھا۔۔

مہک آجاؤ جلدی سے دیر ہو جائے گی میٹنگ ہے آج۔۔۔۔مسکان نے اپنی کلائی میں بندھی گھڑی میں ایک نظر دیکھ کر مہک کو آواز لگائی جو اپنا فون لینے واپس کمرے میں گئی تھی۔۔۔۔۔

آج ان چاروں کی میٹینگ تھی پاکستان سے کچھ لوگ انکی کمپنی کے ساتھ انویسٹ کر کے کینیڈا میں اپنی کمپنی بنانا چاہتے تھے۔۔۔۔

آرزو تم نے ڈیٹیلس چیک کر لی تھی۔۔۔۔زویا نے کار کے ساتھ پشت ٹکائے آرزو سے پوچھا جو ساتھ ہی کھڑی تھی۔۔۔۔

اسکی بات پر آرزو تھوڑا گڑبڑائی کیونکہ کل ہی عدنان نے اسکو ساری ڈیٹیلز سینڈ کی تھی لیکن اُس نے ایک بھی نظر اسکو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ہاں ہاں میں نے چیک کر لیا تھا۔۔۔۔

آرزو نے سنبھل کر بولا اُسکی بات پر زویا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

میں اگئی۔۔۔۔مہک نے باہر آتے ہوئے کہا۔۔۔

شُکر ہے آپ آگئی۔۔۔میں تو سمجھی تھی موبائل لینے نہیں بنانے گئی تھی آپ۔۔۔۔

آرزو نے مہک پر طنز کیا اتنی دیر سے وہ تینوں اُسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ میں آہی رہی تھی کہ مجھے لگا لپسٹک خراب ہو گئی ہے تو اسکو صحیح کرنے لگ گئی۔۔۔۔

آرزو کی بات پر تینوں نے نفی میں سر ہلایا دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جاتی لیکن مہک کا میکپ اور پہناوا بلکل صحیح ہونا چاھیئے۔۔۔۔۔

چلو چلے گر لز ایسا نا ہو ہم لیٹ ہو جائے اور ہمارا وقت پر پہنچنے والا ریکارڈ ٹوٹ جائے۔۔۔۔

مسکان نے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔۔۔

اور ایسا کبھی نہیں ہو گا کیونکہ۔۔۔۔

we are perfect.....

تینوں نے ایک زبان میں کہا۔۔۔اور اپنی گاڑی کو طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

پھر کینیڈا کی سڑکوں پر چار گاڑیاں تھی جو ہوا کو چیرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف گامزن تھی۔۔۔۔

اور اُن میں بیٹھی چار شہزادیاں جن کے دل و دماغ کو کوئی نہیں جان سکتا تھا سوائے ان چاروں کے وہ ہی تھی جو ایک دوسرے کی تکلیف درد اور خوشی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

-------,----------,----------,----------,--------,-----

---,--------,--------,--------,---------,

(ZAMM)انٹرپرائز کی شاندار دس منزلہ کے سامنے چار گاڑیاں ایک ساتھ رکی آگے پیچھے۔

۔۔ان کو دیکھ کر گارڈ فوراً سے سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔ جبکہ چہرے پر مسکراہٹ بھی آ گئی۔۔۔

چاروں ایک ساتھ کار سے باہر نکلی ان چاروں کو دیکھ کر آس پاس سے گزرتے لوگوں کی نظروں میں ستائش اُبھری۔۔۔۔

نیلے رنگ کے لیڈیز ٹو پیس میں وائٹ شرٹ کے ساتھ بالوں کی اونچی ٹیل بنائے۔۔۔زویا سب سے پہلی گاڑی سے باہر نکلی اپنی براؤن آنکھوں پر براؤن رنگ کا ہی شیڈ لگائے۔۔۔۔۔نیلی ہی ہیل جس میں اُسکے سفید پاؤں چمک رہے تھے۔۔۔۔۔

دوسری گاڑی سے ڈارک پنک رنگ کے ٹو پیس میں وائٹ شرٹ پہنے اور اپنے بھورے بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔ایک ہاتھ سے اپنی آنکھوں سے شیڈ ہٹاتی ہوئی آرزو نکلی۔۔۔

اُسکے پیچھے مہک جس نے لائٹ پنک رنگ کا لیڈیز ٹو پیس اور وائٹ شرٹ پہن رکھا تھا باہر نکلی زویا کی طرح اُس نے بھی اپنے بالوں کی اونچی ٹیل کی ہوئی تھی۔۔۔

سب سے آخر میں مسکان باہر نکلی جو سفید رنگ کے ٹو پیس وائٹ شرٹ میں ملبوس تھی ۔۔بالوں کی ڈھیلی سی چوٹی کر رکھی تھی جس سے بالوں کی لٹے باہر نکل رہی تھی اور ایک کندھے سے آگے کر رکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چاروں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ایک مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھی۔۔۔پیچھے گارڈ کے ہاتھ میں اپنی اپنی گاڑی کی چابی پکڑائی تاکہ وہ پارک کرے۔۔۔

اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

تینوں لفٹ میں داخل ہو کر اپنے آفس کے فلور پر آئی تھی جو پانچویں منزل پر تھا۔۔۔

چاروں نے اپنا ایک ہی آفس روم بنایا تھا جس میں چاروں کی الگ الگ ٹیبل تھی۔۔۔سب کے سلام اور مورننگ وشز کا جواب دیتی وہ اپنے آفس روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

جب انکے داخل ہوتے ہی ایک نوجوان تیز قدموں سے اندر آیا۔۔۔

گڈ مارننگ سپر لیڈیز۔۔۔

عدنان نے شوخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔۔چاروں نے اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

آفس روم میں چاروں ٹیبل ایک دوسرے کے ساتھ ہی رکھی گئی جبکہ سامنے گلاس وال تھی جہاں سے آرام سے باہر دیکھا جائیں سکتا تھا۔۔۔

ایک سائڈ پر ایل صوفہ اور ٹیبل رکھا گیا تھا۔۔۔

کب تک آئے گے وہ لوگ۔۔۔زویا نے اپنا لاپٹوپ آن کرتے ہوئے پوچھا۔۔

9:30 کا بولا تھا اتے ہی ہونگے۔۔۔آپ لوگوں کی کافی لے آؤ۔۔۔عدنان نے بتاتے ساتھ کافی کا بھی پوچھا۔۔۔

9:35 تو ہو ہی گئے ہے۔۔۔دیکھتے ہیں انکا پہلا امپریشن کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔زویا نے ایک نظر وال کلاک پر ڈالی پھر عدنان کی طرف دیکھا۔۔۔

اور اثبات میں سر ہلایا۔۔۔عدنان بھی کافی لینے چلا گیا۔۔جبکہ وہ تینوں اپنے موبائل میں مصروف تھی۔۔۔۔

پھر وہ چاروں اپنے کام میں مصروف ہو گئی چہرے پر سنجیدگی طاری ہو گئی تھی وہ اپنے کام کو لے کر ایسی ہی تھی۔۔۔۔۔

---------,----------,----------,----------,----------

----,-------,--------,----------,----,--

واہ یار کیا بلڈنگ ہے۔۔۔ارمان نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں واقعی میں۔۔۔فیضان نے بھی ستائش سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم دونوں کا ہو گیا ہو تو چلے اندر پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہے۔۔۔۔زین نے غصے سے کہا۔۔وہ پہلے ہی لیٹ ہو گئے تھے اوپر سے وہ اپنی حالت سے بھی گھبرا رہا تھا اُسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اندر بڑھے تو عدنان نے اُن کا ویلکم کیا۔۔۔

آجائے سر اس طرف۔۔۔۔عدنان نے اُنہیں اپنی تقلید کی طرف اشارہ کیا وہ بھی اُسکے پیچھے چلنے لگے۔۔۔

جبکہ آفس کو دیکھ کر انہوں نے داد دی تھی آفس کی ہر چیز یہاں کے مالک کی اعلیٰ پسند کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔۔۔

جیسے جیسے زین کے قدم آٹھ رہے تھے اُسے اپنا دل اتنا ہی تیز دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ایک آفس کے آگے عدنان رکا۔۔۔پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اُسکی تقلید میں وہ چاروں بھی اندر داخل ھوئے۔۔۔

آفس میں چار ٹیبل دیکھ کر وہ حیران ہوئے تھے۔۔۔زویا آرزو مہک اور مسکان۔۔۔گلاس وال کی طرف اپنی کرسی کا منہ رکھے اُنکی طرف پشت کۓ بیٹھی تھی۔۔۔

Mam thay arrived....

عدنان کی اواد پر چاروں نے اپنا رخ سیدھا کیا۔۔۔

اور یہاں پر گرا تھا زین ارمان فیضان اور ساحل پر آسمان۔۔۔

ان چاروں کو اپنے سامنے دیکھ کر انکو لگا انکے پیروں سے زمین کھینچ لی ہو کسی نے۔۔۔

اُنہیں بلکل یقین نہیں تھا جنہیں وہ پاگلوں کی طرح ہر جگہ ڈھونڈتے پھر رہے تھے وہ یہاں اور ایسی صورت میں اُنہیں مل جائے گی۔۔۔

سالوں سے ترپتے دل کو سکون ملا تھا اُن کا چہرہ دیکھ کر۔۔

۔۔

سامنے بیٹھے نفوس کے چہرے پر صرف ایک پل کے لیے صرف ایک پل کے لئے حیرت اور بیقینی ائی تھی لیکن پھر وہی سنجیدگی انکے چہرے پر چاہ گئی تھی۔۔۔۔

زویا۔۔۔۔زین نے بقراری سے بولتے ہوئے آگے بڑھنا چاہا۔۔۔،

جب زویا کی سخت آواز پر اُسکے قدم جم گئے۔۔۔۔۔۔

سو میٹنگ سٹارٹ کرتے ہیں۔۔۔۔زویا نے سخت لہجے میں بولتے ہوئے اپنی نظریں فائل پر مرکوز کی۔۔۔۔۔

عدنان انٹریڈیوز کرواؤ۔۔۔آرزو نے بھی سخت آواز میں عدنان سے کہا۔۔۔

جبکہ انکے لہجے میں اجنبی پن اور چہرے پر بیگانگی دیکھ کر وہ چاروں تلخیٔ سے مسکرائے تھے۔۔۔۔وہ تھے ہی اسی قابل اُنہیں نے کون سا انکو خوشیاں دی تھی۔۔۔۔۔

میم یہ پاکستان کی کمپنی کے اؤنر ہے یہاں آپ کے ساتھ انویسٹ کر کے اپنی کمپنی کی برانچ کھولنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

عدنان نے کہا۔۔۔

بیٹھے۔۔۔۔۔مسکان نے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھنے کو کہا۔۔۔۔۔

زین نے ایک گہری نظر زویا پر ڈالی تھی جو اسپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

اُسکا لباس اور حلیہ زین کو ناگوار گزرا۔۔۔۔

جبکہ باقی تینوں کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔

جی تو بتائے انویسٹ کرنے کے لیئے ہماری کمپنی کو ہی کیوں منتخب کیا۔۔۔آرزو نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ایک دوسرے میں اُلجھاتے۔ ہوئے کہا۔۔۔۔

اس لیے۔۔۔ارمان جواُس کے بلکل سامنے بیٹھااُسے نثار کر دینے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا بولا۔۔۔

آپ سے نہیں پوچھا مسٹر۔۔۔۔اُن سے پوچھا ہے۔۔۔آرزو نے تیکھی آواز میں مسکراہٹ کے ساتھ فیضان کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

اُسکے اس طرح بولنے پر ارمان نے اپنے لب بھینچے۔۔۔۔۔

آپکی کمپنی ٹاپ پر ہے اسی لیے آپ کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہے باقی سب کچھ اس فائل میں ہے آپ دیکھ لی جیئے گا۔۔۔۔

فیضان نے فائل مہک کے سامنے رکھی جبکہ اُسکی نظریں بھی مہک پر ہی تھی اُس کے لبوں پر اتنی تیز لپسٹک دیکھ کر اُسکا میٹر ویسے ہی گھوم گیا ہے جبکہ یہی حال زین اور ساحل کا تھا۔۔۔۔

ہم آپکی پریزنٹیشن تو اچھی ہے ہمیں کچھ وقت چاہیئے پھر عدنان آپ سے رابطہ کر لے گے ۔۔۔۔۔زویا نے مہک سے فائل لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسکے لہجے میں اجنبی پن محسوس کر کے زین کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اُسکے دل پر کوئی چاقو سے وار کر رہا ہو کہاں اُس لڑکی نے کبھی اس طرح اُس سے بات کی تھی۔۔۔۔۔۔

زویا کی بات پر زین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔۔مسکان نے اپنے ازلی نرم لہجہ میں کہا۔۔۔

ہمیں بھی۔۔۔۔ساحل نے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

زویالوگ بھی اپنی جگہ سے اُٹھی۔۔۔چاروں نے ایک ساتھ اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔جبکہ چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

وہ چاروں پہلے انکے چہرے کی مسکراہٹ کو دیکھتے رہے پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اُن کے نزاکت ہاتھوں سے ملایا۔۔۔۔

اپنے ہاتھ پر سالوں بعد وہی لمس محسوس کر کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔

لیکن پھر یاد آیا اس ستمگر نے اُسکے ساتھ کیا ستم کیے تھے۔۔۔۔

زویا نے جلدی سے اپنا ہاتھ زین کے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔۔

جبکہ مہک اور فیضان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر سخت گرفت کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

مسکان نے تو فوراً سے اپنا ہاتھ ساحل کی گرفت سے آزاد کروالیا تھا۔۔۔۔

لیکن آرزو نے اپنے لمبے ناخن ارمان کی ہتھیلی میں گاڑھ کر اپنا ہاتھ آزاد کروایا تھا۔۔۔۔۔

ایک نظر اُن چاروں کے مسکراتے لہجہ پر ڈال کر وہ پلٹ گئے۔۔۔۔۔

لیکن اب انکے پورے وجود میں سکون سا تھا۔۔۔اُنکی زندگیاں انکے سامنے تھی جن کے ساتھ انہوں نے بلکل اچھا نہیں کیا تھا لیکن وہ جانتے تھے وہ اُن کو منا لے گے۔۔۔۔۔

, ----------,----------,--------

------,---------,------, --------,----------,----------

انکے جاتے ہی زویا اپنی کرسی پر گرنے کے انداز سے بیٹھی۔۔۔۔

تینوں فوراً سے اٹھ کر اُس کی طرف ائی۔۔۔۔

زویا پانی پیو۔۔۔ آرزو نے پانی کا گلاس اُسکے لبوں سے لگایا۔۔۔۔

زویا نے ایک ہی سانس میں سارا پانی ختم کیا۔۔۔

ٹھیک ہوں میں۔۔۔ فکر نہیں کرو تم لوگ۔۔۔۔ زویا نے انکو اپنے لئے فکر مند دیکھ کر ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا لیکن اُسکی مسکراہٹ اُسکی آنکھوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اُسکی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی چمک رہی تھی۔۔۔۔

آرزو تم نے چیک نہیں کی تھی نہ ڈیٹیلز۔۔۔۔ زویا نے آرزو سے پوچھا۔۔۔

جس پر اُس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اپنے کام پر فوکس کرنا ہے ٹھیک ہے ہم انکے ساتھ کام کرے گے صرف کام باقی ہمارا اُن سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔۔ انکا پروجیکٹ ہمارے لئے بھی فائدہ مند۔۔۔ ہے۔۔۔۔

باقی اُن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے یہ بات اپنے دماغ میں رکھنی ہے۔۔۔۔

زویا نے مضبوط لہجے میں اپنی بات کہی۔۔۔۔

جس پر اُن تینوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

میں اور فیج جا رہی ہوں گھر پر ملتے ہیں۔۔۔۔ زویا بولتی ہوئی افس سے باہر نکلی۔۔۔۔

اُن تینوں کو بھی پتہ تھا جب تک وہ بچوں کے ساتھ تھوڑا ٹائم نہیں گزارے گی ٹھیک نہیں ہو گی اسی لئے خاموش رہی لکین آرزو اور مہک کا دماغ چل رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ان پر اب بھروسہ نہیں کر سکتی تھی اور زویا کو لے کر وہ تینوں کافی فکر مند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

آرزو نے مہک کو اپنی آنکھوں سے اشارہ کیا جس پر اُس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اب اُسے معلوم کرنا تھا یہ لوگ واقعی بزنس کے لئے آئے تھے یہ کوئی اور وجہ تھی۔۔۔۔

ان پانچ سالوں سے وہ ان لوگوں سے چھپی ہوئی تھی۔۔۔ وہ انکا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی اُنکی شکل دیکھنا چاہتی تھی لیکن آج ہوئی ملاقات سے وہ واقعی پریشان ہو گئی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے اُن کے سامنے اپنے چہرے پر کوئی تاثر نہیں انے دیا تھا۔۔۔۔۔

---,----------,----------,----------,---------

-----,----------,----------,----------

بلڈنگ سے نکلتے ہی چاروں نے ایک لمبی سانس لی تھی۔۔۔۔

پھر چاروں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

زندگی سے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر لئے ایک ہی جست میں چاروں ایک دوسرے سے گلے لگے۔۔۔۔

انکے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

الگ ہو کر چاروں نے اپنے کورٹ اُتار کر ہوا میں پھینکے اور شروع ہو گئے بھنگڑا ڈالنے۔۔۔۔

اتے جاتے لوگ حیرت سے ان خوبرو نوجوانوں کو دیکھ رہے تھے جو ہنستے ہوئے ناچ رہے تھے

یہ خوشی اُنہیں اپنی اپنی زندگی کے مل گئی تھی جنہیں وہ پورے پاکستان میں ڈھونڈ رہے تھے اُنکی ایک غلطی کی وجہ سے جو اُن سے دور ہو گئی تھی جشن تو بنتا تھا نہ۔۔۔۔

اُنہیں پتہ تھا وہ اُنہیں واپس حاصل کر لے گے۔۔۔۔۔

زویا جو اپنے دل کو سمبھالتے ہوئے باہر نکلی تھی منہ کھولے ان سب کی حرکت دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زین کی نظر جب اُس پر پڑی وہ رُک گیا جبکہ ساحل بھی رُک گیا تھا لیکن فیضان اور ارمان رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اپنے اوپر زین کی نظر محسوس کر کے زویا نے اپنے چہرے کے تاثرات کو صحیح کیا اور اپنے ہاتھ باندھ کر سخت نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔۔۔

ساحل نے فیضان کے پاؤں ارا کر اُسے ہوش دلایا جبکہ فیضان کے گرنے پر ارمان بھی سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔

فیضان نے اٹھتے ہوئے خونخوار نظروں سے ساحل کو دیکھا پھر اُسکی نظر اوپر گئی جہاں سے آرزو مسکان اور مہک اُنہیں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ مہک کے چہرے پر چیراتی مسکان دیکھ کر اُس نے غصے سے ساحل کو دیکھا۔۔۔

جبکہ زین سب کچھ بھولے زویا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دونوں نے ایک پل کے لئے بھی ایک دوسرے سے نظریں نہیں ہٹائی تھی آخر میں زویا نے ہی اپنی نظریں ہٹائیں آج بھی اُس شخص کی آنکھوں میں وہی آنچ تھی جو آج سے کچھ سالوں پہلے ہوتی تھی وہی پیار زویا کو نظر آیا جو پانچ سال پہلے اُسکی نظروں میں نظر آتا تھا لیکن تب وہ اُس پر یقین کر بیٹھی تھی اُسکی فریبی آنکھوں میں اپنے لئے موجود محبت کو سچ مان بیٹھی تھی لیکن اب نہیں۔۔۔

زویا نے گارڈ کو بلا کر کچھ بولا۔۔۔۔

اور پھر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

زین بس اُسکی گاڑی کو اپنی نظروں سے دور ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سر یہاں پر تماشا نہ لگائے کہیں اور جا کر کرے یہ سب۔۔۔

گارڈ نے آکر سخت آواز میں کہا۔۔۔۔۔

اور یہ تمھاری میم بول کر گئی ہے۔۔۔۔

زین نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔ گارڈ نے فوراً سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تمھاری میم کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔ زین نے ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔

تینوں نے ایک نظر اوپر دیکھا جہاں سے وہ تینوں بھی ہٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ چاروں بھی ٹیکسی کروا کر اپنے ہوٹل کی طرف چل دیئے اُنہیں بہت کام تھے جو یقیناً آرام سے بیٹھ کر ہونے تھے۔۔۔

لیکن سالوں بعد اج دل میں سکون بھی تھا۔۔۔اور چہرے پر اصلی مسکراہٹ بھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔,۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔

آرزو زویا اپنے دماغ میں ٹینشن نہ لے لیں۔۔۔۔مسکان نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

نہیں فکر مت کرو وقت نے اُسے بہت بہادر بنا دیا ہے شاید ہم سے بھی زیادہ۔۔۔۔

آرزو نے کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بات تو وہ تینوں ہی جانتی تھی کہ زویا کو وہ کس طرح زندگی کے قریب لائی تھی۔۔۔۔۔

اب کیا ہو گا۔۔۔۔مہک نے پین اپنے دانتوں کے بیچ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اب جو ہو گا وہ زبردست ہو گا جس سے کسی کے ہوش اڑنے والے ہے۔۔۔۔۔۔آرزو نے مہک کو

آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اہان۔۔۔۔مہک نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ مسکان کو یقین تھا اُن دونوں کے دماغ میں ضرور کوئی شیطانی پلین ہے۔۔۔وہ نفی میں سر ہلا

کر کام کرنے لگی۔۔۔۔

زویا آفس سے سیدھا ر فینج ائی ہے۔۔۔۔پوری شام بچوں کے ساتھ گزار کر اُسکا دل بہت بہتر

ہو گیا تھا۔۔۔اُس ظالم کا خیال تو دماغ سے ہٹ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ کمال ضبط کر گئی تھی اب وہ پہلے والی زویا نہیں رہی تھی جو ہر بات کو اپنے دماغ پر سوار کر لے اور خود اذیتی کا شکار ہوتی رہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرزو کے فون پر اُس نے گھر کی راہ لی تھی۔۔۔۔۔

زویا جب گھر پہنچی تو تینوں تیار سی لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کہیں جا رہی ہو تم لوگ۔۔۔۔زویا نے تینوں کو ایک نظر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔آرزو بلیک شرٹ جس کے گلے پر پرلز لگے ہوئے تھے ساتھ بلیو جینز پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے میکپ سے صاف چہرہ لیے بیٹھی تھی مہک نے پنک شرٹ اور بلیو جینز جبکہ مسکان نے گرے شرٹ پر بلیک جینز پہنی ہوئی تھی تینوں نے ہی اپنے بالوں کو بیفکری سے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔۔

جی ہاں۔۔ہم سب جا رہے ہے اج ڈنر باہر کرے گے۔۔۔چلو جلدی سے جاؤ اور اچھا سا تیار ہو کر آؤ۔۔۔۔آرزو نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

گھر ہی منگوا لیتے ہے نہ کیا فائدہ باہر جانے کا۔۔۔۔زویا صوفے پر بیٹھ کر اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر بولی۔۔۔۔

کوئی نہیں اتنا تیار ہوئی ہوں میں باہر ہی جائے گے ہم چلو جاؤ ورنہ بتا دو میں تیار کر دیتی ہوں تمہیں۔۔۔۔مہک نے اپنے بال انگلیوں سے سیٹ کرتے ہوئے آخر میں آنکھ مارتے ہوئے زویا سے کہا۔۔۔

بے شرم۔۔۔زویا نے مہک کی بات پر پاس رکھا کُشن مہک کے منہ پر مارا اور تیار ہونے چلی گئی۔۔۔۔

کُشن منہ پر لگنے سے مہک کے بال اُس کے منہ پر پھیل گئے۔۔۔اور مسکان اور آرزو کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔

جس پر مہک نے منہ بسور کر اپنے بال سیٹ کئے۔۔۔۔

---------,----------,----------,---------,--------

---,---------,---------,---------,-----

اب کیا کرنا ہے میں تو سوچ رہا ہوا نکے گھر ہی چلتے ہیں۔۔۔۔ارمان نے بے چینی سے اپنا پاؤں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوہ اچھا تو آپکو انکا گھر جیسے پتہ ہے نہ۔۔۔فیضان نے طنز کیا۔۔

کہاں کھویا ہوا ہے بھائی معلوم کرنا کہاں رہتی ہے۔۔۔۔ساحل نے زین کا کندھا ہلایا جو بیڈ پر چت لیتا چھت کو تک رہا تھا۔۔۔۔

زین جو زویا کو ہی سوچ رہا تھا ساحل کے ہلانے پر اُسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

ہم کرتا ہوں میرا دوست رہتا ہے یہاں اُس سے پوچھتا ہوں۔۔۔زین نے بول کر اپنے فون سے اپنے دوست کا نمبر ملایا۔۔۔

کرتا ہے کچھ دیر میں سب معلومات سینڈ۔۔۔۔زین نے فون واپس رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یہی پاس میں ایک سوسائٹی ہے وہاں تعبیر محل میں رہتی ہے پانچ سال پہلے یہاں پرائی ہے اور اتے ساتھ ہی اپنا بزنس شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

جمعے والے دِن آفس نہیں جاتی وہ پورا دن اور فنج میں بچوں کے ساتھ گزرتی ہے اور اتوار والے دِن بھی ایک ساتھ پورا دِن گزارتی ہے۔۔۔۔۔زین نے میسج پر دی گئی ساری معلومات پڑھ کر سب کو سنائی۔۔۔۔

جب کے اُن سب کے دلوں کو گویا ایک سکون سا ملا تھا کہ اُنکی زندگی میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔

تو پھر اب۔۔۔۔ساحل نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

اب کیا ملنا پڑے گا معافی مانگی پڑے گی۔۔۔زین نے بھی سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

کیا معاف کر دے گی جو ہم نے کیا اُس کے بعد بھی۔۔۔۔۔فیضان نے تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مشکل ہے لیکن نہ ممکن نہیں پیار کرتی ہے معاف بھی کر دے گی جن سے پیار کیا جاتا ہے اُن کی بڑی سے بڑی غلطی بھی معاف کر دی جاتی ہے۔۔۔ارمان نے کہا جس کی بات پر زین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

عورت کبھی بھی اپنے کردار کو خراب کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کرتی۔۔۔لیکن میں اب اسکو کھو نہیں سکتا۔۔۔وُہ میری ہے اُسے میرا ہی ہونا ہے آج یہ کل وہ میرے پاس ہی ہو گی۔۔۔چاہے اُسکے لیے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔۔۔۔

زین نے جذب کے عالم میں کہا۔۔۔

اور ویسے بھی ساحل اور فیضان کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔ غلطی مجھ سے اور ارمان سے ہوئی ہے تو تم دونوں کیوں اپنی محبت سے دور رہو۔۔۔۔زین نے ایک اذیت بھری مسکان کے ساتھ کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر ساحل نے اُسکے گرد اپنا بازو پھیلایا۔۔۔

ٹینشن نہ لے یار پہلے تو وہ مل نہیں رہی تھی لیکن اب تو نظروں کے سامنے ہے منا لے گے بھابھی کو اور معافی بھی مانگ لے گے۔۔۔ چلو اب چل کر کچھ کھا لیتے ہیں طاقت بھی تو بنانی ہے شیرنیوں سے لڑنے کی۔۔۔۔ساحل کی بات پر سب نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور کھانا کھانے کے لئے ہوٹل سے نکلے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب اپنے فیوریٹ ریسٹورانٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔جو اوپن تھا چاروں طرف ڈیم لائیٹس لگائی گئی تھی ایک سائیڈ پر بار تھا جہاں پر کافی لوگ مختلف قسم کے مشروبات ہاتھ میں لئے ایک دوسرے سے بات چیت میں مشغول تھے۔۔۔۔ تھوڑی دور ہی ڈانس کا اسٹیج بھی بنایا ہوا تھا جہاں

کپل ڈانس کرنے میں مصروف تھے تو ایک کونے میں میوزک بینڈ تھا جو دھیمے سر وپر گانا گا رہا تھا۔۔۔

ان چاروں نے بھی آرڈر دے دیا تھا اور اب ایک ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔۔

جب مہک کی نظر انٹرنس پر پڑی اور اُس کا حلق تک کڑوا ہو گیا کیونکہ فیضان اور باقی سب بھی اتفاق سے اسی ریسٹورانٹ میں کھانا کھانے کے لئے آئے تھے۔۔۔ فیضان کی بھی نظر مہک پر پڑ چکی تھی اور مہک کی آنکھوں میں اپنے لئے ناگواری دیکھ کر اُس نے کافی ضبط کیا تھا۔۔۔

فیضان نے سب کا دیہان مہک لوگوں پر کروایا تو وہ سب تو جیسے دل کی مراد پوری ہونے پر جھوم اُٹھے۔۔۔

مہک کی نظروں کے ارتکاز پر زویا آرزو اور مسکان نے انٹرنس کی طرف دیکھا تو اُن چاروں کو سامنے اساتذہ دیکھ کر سب نے جلدی سے اپنی نظروں کا رخ بدلا۔۔۔

زین جان بوجھ کر اُن کے بلکل برابر والی ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔

زویا نے ایک نظر اُسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر نفرت سے اپنی آنکھیں اُسکے چہرے سے ہٹائی۔۔۔ جبکہ زویا کا نفرت بھری آنکھوں سے اپنے آپکو دیکھنا اور پھر نظر پھیر لینا۔۔۔ زین کا دل زخمی کر گیا تھا۔۔۔

ابھی کھانا آنے میں وقت تھا زویا یہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن پھر یہ سوچ کر کے زین کے کہیں بھی ہونے یہ نہ ہونے سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا بیٹھی رہی۔۔۔

جبکہ وہ چاروں اُنہیں پر اپنی پیار بھری نظریں جمائے۔ ہوئے تھے اور وہ چاروں اپنے اپنے چہروں کے تاثرات کو حد درجہ نارمل رکھے اُنکی نظریں اپنے اوپر برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

زین تو لال رنگ کی شرٹ میں کھلے بالوں میں اپنی محبت کو دیکھ رہا تھا جس نے ایک بھی نظر اُسکی طرف دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

will you dance with me beautiful lady....

ایک لڑکے نے آکر زویا کے آگے اپنا ہاتھ بڑھا کر دلکشی سے پوچھا۔۔۔

اسکے ایک دم پوچھنے پر زویا گھبرائی۔۔۔۔ لیکن آرزو کی آنکھیں کچھ سوچ کر چمکی۔۔۔۔

ya ya sure she will.....

زویا جو معذرت کرنے والی تھی آرزو کے ایک دم بولنے پر اُسکی طرف غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا اتنا حسین لڑکا مجھے بولتا تو میں توجہت سے اُسکے ساتھ ڈانس کرنے چلی جاتی۔۔۔اب جاؤ تم چلو۔۔۔آرزو نے زبردستی زویا کا ہاتھ پکڑ کر اُس گورے لڑکے کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر زین کو لگا کسی نے اُس پر گرم کھولتا ہوا پانی اُس کے تن پر ڈال دیا ہو۔۔۔۔۔ضبط سے اُسکی آنکھیں سرخ ہوئی۔۔۔زویا کا ہاتھ اُس لڑکے کے ہاتھ میں دیکھ کر اُس نے ضبط سے اپنی آنکھیں مینچی۔۔۔۔ارمان فیضان اور ساحل نے فوراً سے اُسکی طرف دیکھا جس نے اپنی شرٹ کے دو بٹن کھول کر ایک لمبی سانس لی تھی۔۔۔۔

شاید خود پر ضبط کرنے کا طریقہ تھا۔۔۔ارمان کو آرزو پر شدید غصّہ ایا تھا وہ دیکھ سکتا تھا کہ آرزو نے زبردستی زویا کا ہاتھ اُس لڑکے کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا کو زبردستی اٹھنا پڑا۔۔۔اُس نے ایک نظر زین کو دیکھا جو سرخ آنکھوں کے ساتھ اُسی کو دیکھ رہا تھا جبکہ زویا اُسکی ماتھے اور اُبھرتی نس کو بھی دیکھ سکتی تھی جو جب ہی اُبھرتی تھی جب وہ شدید غصّہ میں ہوتا تھا۔۔۔۔

زویا کے پورے وجود میں ایک پل کے لئے سنسنی سی دور گئی۔۔۔لیکن نظر انداز کرتی ہوئی۔۔۔ڈانس فلور کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

مہک اور مسکان نے بھی ایک نظر زین کی طرف دیکھا۔۔اور دونوں کو اُسکی لال آنکھیں دیکھ کر خوف محسوس ہوا۔۔۔۔

آرزو مجھے نہیں لگتا جو تم نے کیا ہے وہ صحیح ہے دیکھو ذرا زین کیسے زویا کو دیکھ رہا ہے جیسے ابھی سالم نگل جائے گا اُسے۔۔۔۔مسکان نے آرزو کو کہا جو مسکراتی نظروں سے زویا کی طرف دیکھ رہی تھی مسکان کے بولنے پر ایک نظر اُس نے پلٹ کر زین کو دیکھا اور اُسے سچ میں ایسا لگا اُس نے غلط کیا۔۔۔۔

لیکن پھر نظر ارمان پر پڑی جو اُسے ہی غصے بھری نظروں۔سے دیکھ رہا تھا تو آرزو کے تن بدن میں پھیل اگ سی لگ گئی۔۔۔

کچھ غلط نہیں کیا ہے میں نے صحیح کیا ہے اور زین ہوتا کون ہے کچھ بھی زویا کو بولنے والا۔۔۔اور ذرا اُس بندر کو تو دیکھو کتنے غصے سے مجھے دیکھ رہا ہے جیسے میں کوئی اُس کی غلام ہُوں۔۔۔۔آرزو نے غصے سا تھ مہک سے کہا۔۔۔۔

اچھا بس کرو۔۔تم اور زویا کو دیکھو۔۔۔۔مہک نے اُسے نرمی سے کہہ کر اُسکی توجہ زویا کی طرف کارروائی۔۔۔۔

you are very beautiful just looking like an Angel.....

اپنی تعریف پر زویا پھیکا سا ہنسی۔۔۔لیکن جلد اُسکی یہ مسکراہٹ بھی سمٹی جب اُس لڑکے نے اُسکی قمر میں ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے نزدیک کیا۔۔۔۔

اور بس یہی تک کا برداشت تھا زین میں وہ کرسی کو دھکا دیتے ہوئے زویا تک پہنچا۔۔۔اور زویا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اُسے اُس لڑکے کی گرفت سے نکالا۔۔۔۔

you have to pay for this....

سرد آواز میں سختی لئے اُس لڑکے کی طرف سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے وہ کہتا ہوا زویا کی کلائی پر اپنی گرفت سخت کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

مہک مسکان اور آرزو فوراً سے کھڑی ہوئی۔۔۔۔

آرزو نے زویا کی طرف جانا چاہا لیکن اپنی کلائی کسی کی گرفت میں محسوس کر کے اس نے دیکھا تو ارمان اُسکی کلائی پکڑے۔۔۔اُسے لیے آگے بڑھ گیا۔۔۔

مہک اور مسکان نے ایک دوسرے کی طرف معصوم نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

جانواب ہم کیا کریں گے۔۔۔ مہک نے اپنے لب دانتوں تلے چباتے ہوئے مسکان سے کہا۔۔۔

کیا کر سکتے ہیں حرکت ہی اُس نے ایسی کی تھی۔۔۔ مسکان نے فکر مندی سے کہا۔۔۔ وہ سب جانتی تھی کہ یہ لوگ کتنے شدت پسند تھے۔۔۔۔۔

چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔۔ مسکان نے مہک کو بولا جس نے اثبات میں سر ہلایا زویا اور مسکان کا انکو پتہ تھا کہ وہ آجائے گی گھر ہی۔۔۔۔

ابھی مہک جھک کر اپنا پرس اٹھا رہی تھی جب اُسکی نظروں کے سامنے۔۔ دو سنیکر پہنے پاؤں آئے۔۔۔

مہک نے سر اٹھا کر دیکھا تو فیضان اُس کے سامنے تھا۔۔۔۔

رات کافی ہو گئی ہے۔۔۔ آجائے ہم چھوڑ دے گے آپکو۔۔۔ فیضان نے ایک نظر مہک کو دیکھ کر مسکان کو کہا۔۔۔

ساحل بھی خاموش سا مسکان کے چہرے پر نظر رکھے ہوئے تھا جسکے چہرے پر پانچ سال پہلے کی طرح ہی معصومیت تھی۔۔۔۔

نہیں شکریہ ہم چلے جائے گے۔۔۔ مہک نے تیکھے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر فیضان کی آبرو چڑھی۔۔۔۔۔

رات بہت ہو چکی ہے بہتر یہی ہے آپ چلے ہمارے ساتھ۔۔۔فیضان نے ابکی بار سخت لہجے میں کہا۔۔۔

اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے عادت ہے ہمیں اکیلے سفر کرنے کی۔۔۔مسکان نے احساس سے عاری لہجے میں کہتے ہوئے مہک کا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔فیضان اور ساحل کی نظروں نے اُنکی پشت کو تکا۔۔۔اتنا آسان بھی نہیں تھا سب کچھ صحیح کرنا جتنا وہ لوگ سوچ رہے تھے۔۔۔۔

---,---,---,---,---

--,---,---,---,---

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔کیا حرکت ہے یہ میں بول رہی ہوں چھوڑو مجھے۔۔۔۔زویا نے چیختے ہوئے زین سے کہا۔۔جس کے کان پر زویا کے چیخنے سے جوتک نہیں رینگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنی کلائی پر زین کی سخت گرفت سے اٹھتے درد کو وہ برداشت کر رہی تھی درد کی وجہ سے گندمی چہرے پر لال رنگ بکھر گیا تھا۔۔جبکہ آنکھوں میں بھی نمی آگئی تھی۔۔۔۔

زین نے ایک جھٹکے سے اُسے بازو سے پکڑ کر پارکنگ میں کھڑی گاڑی سے لگایا۔۔۔۔۔

ہاتھ کیسے دیا اُسکے ہاتھ میں تم نے۔۔۔۔زین نے گاڑی پر زور سے اپنا ہاتھ مارتے غراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی تیز آواز اور حرکت پر زویا نے اپنی آنکھیں مینچی۔۔۔۔

اُس کمینے انسان نے تمہیں۔۔۔ہاتھ لگایا۔۔۔ تمھاری قمر کو ہاتھ لگایا۔۔اور تم نے اُسے لگانے دیا۔۔۔زین نے زویا کے بازو اپنی گرفت میں لے کر کہا۔۔۔

ہاں دیا ہاتھ لگانے۔۔۔میری مرضی میری زندگی میں جو بھی کرو تمہیں کیا ہو کون تم۔۔کیس حیثیت سے مجھ سے سوال کر رہے ہو بولو۔۔۔۔کیا لگتی ہوں میں تمھاری۔۔۔۔۔

زویا نے زین کی بات پر غصے سے لال ہوتی اپنی آنکھیں کھولی اور اُسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زین کی پشت پیچھے موجود دیوار سے جا لگی۔۔۔۔۔

زین نے اچانک سے اُسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اُسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔زویا نے زین کی حرکت پر اپنی آنکھیں پوری کھولی۔۔۔اور پھر غصے میں آکر زور سے اپنے دانت زین کے نچلے لب پر گاڑھے۔۔۔زین اُسکا غصے اپنے لبوں پر براشت کرتا ہوا مسرور ہوا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد زین زویا سے دور ہوا تو زویا نے اپنی بکھری سانسیں درست کی۔۔۔۔

اگر کچھ نہیں ہو تو پھر میری شدت میں میرا ساتھ کیوں دیا۔۔۔زین نے اپنا سر دیوار سے لگاتے ہوئے شوخ نظروں سے زویا کو دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی بھی سرخ نظروں سے زین کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں لگتے۔۔۔اگر تمھاری جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو اسکو بھی میں۔۔۔ابھی زویا بولنے لگی تھی ہی کہ زین اسکی بات سمجھتا ہوا غصے میں اُسکے لبوں پر جھکا۔۔۔اور اس بار شدت زیادہ تھی کہ زویا کو لگا اُسکا سانس رُک جائے گا۔۔۔۔جبکہ آنکھوں سے آنسو بھی ٹوٹ کر گال پر گرا۔۔۔

زین نے شدت سے اُس کے نچلے لب پر اپنے دانت گاڑھے۔۔۔۔

اور اس سے دور ہوا۔۔۔

زویا بی ایسے الفاظ مت بولنا جس کے بعد تم اُس کاردِ عمل برداشت نہیں کر پاؤں۔۔۔۔شوہر ہوں تمہارا حق رکھتا ہوا تمہیں چھونے کی اور اگر کوئی اور تمہیں ہاتھ لگائے تو اُسے قبر کی اُتارنے کا بھی۔۔۔۔زین نے اُسکی قمر کے گرد اپنے ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بولا۔۔۔تم نے۔۔ذرا دوبارہ بولنا۔۔۔شوہر ہو تم میرے۔۔۔سچ میں۔۔۔مجھے تو یاد نہیں۔۔۔اور لاؤ نکاح نامہ دکھاؤ مجھے شوہر ہو تم میرے۔۔۔۔وہی شوہر ہونا۔۔۔جو بھرے مجمعے میں مجھے اپنی بیوی ماننے سے مکر گیا تھا مجھے بد کردار بنا دیا تھا۔۔۔زویا نے قرب سے کہا۔۔۔اُسکی آواز میں اتنا درد تھا۔۔۔۔

پلیز یار معافی مانگتا ہوں تم سے غلطی ہو گئی تھی مجھ سے پلیز معاف کر دو۔۔۔زین نے متلجی لہجے میں بولتے ہوئے زویا کو قریب کرنا چاہا۔۔۔جب زویا نے اُسکی گرفت توری۔۔۔۔

غلطی نہیں گناہ ہوا تھا تم سے زین گناہ۔۔۔اپنی ہی بیوی کو لوگوں کے سامنے بد کردار بولنے کا جبکہ تم اچھے سے جانتے تھے میں بد کردار نہیں ہوں۔۔۔۔تم تو شوہر تھے نہ اور ایک شوہر بہت اچھے

سے اپنی بیوی کے کردار کو جانتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔معافی نہیں مانگو کیونکہ معاف نہیں کرونگی میں۔۔۔تم اپنے راستے ٹھیک ہو میں اپنے راستے تم نے ہی کہا تھا نہ کوئی نکاح نہیں ہوا ہمارا۔۔۔نہیں ہے ہم میاں بیوی۔۔۔تو بس میں نے یقین کر لیا کوئی رشتا نہیں ہے میرا تم سے

۔۔۔۔

زویا بولتی ہوئی تیزی سے پارکنگ سے بھاگی۔۔۔وہ اور سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اس انسان کا وہ نہیں چاہتی تھی اُسکے سامنے وہ روئے لیکن ان آنسوؤں نے دغا دے دیا تھا۔۔۔۔

پیچھے زین پتھر کا ہو گیا تھا زویا کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ رہے اور اُسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن کر۔۔۔لیکن وہ وہی تو بول کر گئی تھی جو پانچ سال پہلے زین نے ہی کہا تھا لیکن تب تو تکلیف بہت کم ہوئی تھی آج کی تکلیف سے۔۔۔۔

وہ سرخ آنکھوں سے زمین کو دیکھنے لگا جب فیضان اور ساحل وہاں پر آئے اور زین کو ایسے دیکھ کر وُہ سمجھ گئے کہ کچھ بھی اچھا نہیں ہوا ہے۔۔۔زین بلکل خاموشی سے اُن کے ساتھ ہوٹل کے لئے نکل گیا۔۔۔اور اُن دونوں کو زین کی یہ خاموشی بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ارمان میسج کر کے بتا چکا تھا کہ وہ سیدھا ہوٹل ہی آئے گا۔۔۔۔

-,----------,----------,----------,----------

---------,--------,---------,----------

کیا تھی وہ حرکت۔۔۔ارمان نے ریسٹورانٹ کی پچھلی سائڈ پر آرزو کو لاتے اسکو چھوڑا تھا۔۔۔۔

آرزو چیخی چلائیں بلکل نہیں تھی۔۔۔بلکہ خاموشی سے اُس کے ساتھ ائی تھی۔۔۔۔

کون سی حرکت کی بات کر رہے ہیں مسٹر ارمان۔۔۔آرزو نے آنکھیں پٹ پٹا کر پوچھا۔۔۔

تم نے جان بوجھ کر زین کو تکلیف دینے کے لئے زویا کو اُس لڑکے کے ساتھ ڈانس کرنے بھیجا تھا۔۔۔ارمان نے اپنے دانت پیستے ہوئے آرزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات اور آرزو نے ایک دلکش قہقہہ لگایا۔۔۔ارمان نے اُس کا کھلکھلاتا چہرہ دیکھا تو مبہوت ہو گیا کتنے عرصے اُس نے اس ہنسی کی کمی کو اپنی زندگی میں محسوس کیا تھا۔۔۔۔

غلط فہمی ہے آپکی۔۔۔میری دوست کا آپکے دوست سے کوئی لینا دینا نہیں ہے نہ ہی میرا جو اسکو سو کالڈ تکلیف دینے کے لئے میں کچھ کرونگی۔۔۔۔آرزو ارمان کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے سرگوشی میں بولی۔۔۔

اپنے چہرے کے بلکل پاس آرزو کا چہرہ اور اپنے چہرے پر پڑتی اُسکی گرم سانسیں محسوس کر کے ارمان کے گلے میں کانٹے سے چبھنے لگے۔۔۔اپنے لبوں سے چند انچ کی دوری پر آرزو کے گلابی لب دیکھ کر ارمان کی آنکھوں میں خمار اُترا۔۔۔۔

آرزو نے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ آرام کی بھاری ہوتی سانسیں اور آنکھوں میں خمار کو دیکھا۔۔۔ابھی ارمان اُس کے اور پاس ہوتا جب وہ جھٹکے سے اُس سے دور ہوئی۔۔۔۔

آئندہ کے بعد کبھی کسی لڑکی کو زبردستی اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے مت لانا۔۔ورنہ یہاں کا قانون بہت سخت ہے دو منٹ لگے گے اور تم جیل میں۔۔۔آرزو سخت آواز میں بولتی ہوئی تھوڑی دور گزرتے گارڈ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ ارمان تو ابھی بھی بس اپنے چہرے پر اُسکی سانسیں محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔یہ مجھے دھمکی دے کے گئی ہیں۔۔۔شوہر ہوں میں میڈم۔۔۔اٹھا کر لے کر بھی جا سکتا ہوں دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے۔۔۔۔ویسے پہلے سے زیادہ گلابی نہیں ہو گئے اس کے ہونٹ۔۔۔ارمان نے اپنے ہونٹ کا کنارا دانتوں میں دبا کر کہا۔۔۔

لیکن جب آرزو کی باتیں یاد آئی تو اُسکے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے۔۔۔۔۔

۔اور واپس ہوٹل کی راہ لی۔۔

ارمان ہوٹل میں اتے ساتھ ہی اپنے اور زین کے مشترکہ کمرے میں گیا۔۔۔

کمرے میں داخل ہونے پر ایک سنگین سی خاموشی محسوس کر کے اس نے آنکھوں سے فیضان سے پوچھا۔۔۔جو ساحل کے ساتھ صوفے پر بیٹھ ہوا تھا۔۔۔۔زین بیڈ پر نیم دراز تھا اور آنکھوں پر بازو رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

فیضان نے بھی آنکھوں سے زین کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

ارمان سمجھ گیا ضرور کچھ ہوا ہے اسی لئے وہ بھی فیضان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا۔۔۔وہ ہم لوگوں کو معاف کرے گی۔۔۔۔طویل خاموشی کے بعد زین کی آواز کمرے میں گونجی۔۔۔۔۔

زین نے اپنی آنکھوں سے بازو ہٹایا اور آٹھ کر بیٹھا۔۔۔اسکی لال ہوتی انکھوں میں درد دیکھ کر اُن تینوں کا دل دھڑکا۔۔۔۔۔

میں نے کہیں سنا تھا کہ اگر عورت کو اُس کی برداشت سے زیادہ آزماؤں اور اُسے اتنی اذیت دے دو کہ وہ برداشت ہی نہ کر پائے اُس کے بعد اگر آپ اُس عورت کے سامنے گڑگڑا کر بھی معافی مانگو گے تو بھی وہ نہیں کرے گی معاف۔۔۔۔۔

زین نے کمرے کے فرش کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن کوشش کرنے میں کیا ہے میں نے تو یہ بھی سنا ہے اللہ نے عورت کا دل موم سے بھی زیادہ نرم رکھا ہے وہ کسی کو اذیت میں نہیں دیکھ سکتی اور پھر وہ تو ہم سے پیار کرتی ہے اپنی محبت کو کیسے اذیت میں دیکھ سکتی ہے۔۔۔جب انکو پتہ چلے گا ہم اُنکی محبت میں کس طرح تڑپ رہے ہیں وہ مان جائے گی۔۔۔۔

ارمان نے اپنے دونوں ہاتھ باہم ملا کر نظریں جھکا کر کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر زین کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

کیسے پتہ تمہیں کہ وہ محبت کرتی ہے جانتے ہو آج اپنی بیوی اپنی محبت کی آنکھوں میں اپنے لئے اس قدر نفرت دیکھ کر آرہا ہو کہ مجھے لگ رہا میں مر جاؤنگا۔۔۔۔

لیکن دیکھو میں زندہ ہوں۔۔۔زین نے ٹوٹے ہوئے لہجہ میں کہا۔۔۔اسکی حالت دیکھ کر اُن تینوں کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔۔

صرف ایک غلطی نے اُنکی زندگی سے اُنکی محبتوں کو دور کر دیا تھا۔۔۔کہ اج پاس ہو کر بھی ایک دوری سی تھی اُن چاروں میں۔۔۔۔

لیکن میں ہار نہیں مانو۔۔۔گا میں اُسے واپس اپنی زندگی میں لے کر آؤ گا۔۔۔کیونکہ اگر وہ مجھے نہیں ملی تو میں مر جاؤں گا اور میں اتنی جلدی نہیں مرنا چاہتا۔۔۔۔۔

زین نے ایک عزم سے کہا اسکی بات پر تینوں مسکرا کر رہ گئے۔۔۔اُنہیں پتہ تھا زین اتنی جلدی پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔۔

بہت رہ لیا دوراب اور نہیں۔۔۔۔زین نے اپنے آپ سے کہا اور فریش ہونے کی غرض سے واشروم کا رخ کیا۔۔۔

ساحل اور فیضان بھی آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے کی طرح چلے گئے۔۔۔۔

جبکہ ارمان اپنے موبائل میں لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

----,----------,----------,----------,--------

---------,----------,----------,------

زویا نے ریسٹورانٹ سے نکل کر ٹیکسی کا روائی تھی۔۔۔گھر کے سامنے ٹیکسی رکوا کر وہ باہر نکلی

چہرے پر سے آنسو کے نشان صاف کیے اور ایک لمبی سانس لی تھی۔۔۔ جس انسان سے شدت کی انتہا کو پہنچتے محبت کی ہو اور پھر اسی انسان سے نفرت کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہوتا ہے۔۔۔۔

زویا ڈپلیکیٹ چابی سے لوک کھولتی ہوئی گھر کے اندر آئی تھی گھر میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔۔

زویا جانتی تھی وہ تینوں جاگ رہی ہو گی۔۔۔ اور اُسکی فکر میں ہلکان الگ ہو رہی ہو نگی۔۔۔۔

یہ بھی جانتی تھی کہ تینوں ایک ساتھ اُسکے کمرے میں بیٹھی ہو گی۔۔۔۔

زویا نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔ تو اُس کے سوچنے کے مطابق ہی تینوں اندر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کمرے کی لائٹس بند تھی سامنے ٹیوی پر ہورر فلم لگائے اور اپنے آگے۔۔۔ مختلف قسم کی کھانے کی چیزے رکھے وہ تینوں انمہاک سے ٹیوی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اُن تینوں نے ایک ساتھ چیخ ماری اُن کے ساتھ ساتھ زویا کی بھی چیخ نکلی۔۔۔۔

زویا نے اگے بڑھ کر فوراً سے لائیٹس جلائی۔۔۔۔۔

تب وہ تینوں بھی ریلیکس ہو کر زویا کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو تم تینوں رات کے بارہ بجنے والے ہے اور یہاں تم سب۔۔۔۔ زویا نے بیڈ پر رکھی چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ جان من ھم نے کھانا نہیں کھایا تھا اور بھوک بھی بہت زور وسے لگی تھی پھر مہک کا فلم دیکھنے کا بھی دل چاہ رہا تھا تو ہم نے مووی نائٹ بنالی۔۔۔اور آجاؤ جلدی تمھارے لیے بھی فرائیڈ چکن منگوائی ہے آجاؤ۔۔۔۔

آرزو نے آٹھ کر زویا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔۔

زویا جانتی تھی وہ تینوں اُس سے کچھ بھی نہیں پوچھے گی اور یہ سب بھی انہوں نے زویا کا دماغ ہٹانے کے لئے کیا تھا۔۔۔

زویا نے ایک نظر تینوں کو دیکھا جہاں مہک چکن کا پیس منہ میں رکھے آنکھیں پھارے ٹیوی کی طرف دیکھ رہی تھی مسکان کے چہرے پر ڈر موجود تھا۔۔۔جبکہ آرزو تو سامنے لگی فلم ایسے دیکھ رہی تھی جہاں زومبی انسانوں کو نہیں کھا رہے اُن کے ساتھ کھیل رہے ہو۔۔۔۔لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ بھی اندر سے ڈری ہوئی تھی لیکن چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔اور یہ بات زویا اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔۔

اگر یہ تینوں نہ ہوتی تو زویا بھی نہ ہوتی۔۔۔زویا نے مسکراتی نظروں سے اُنکی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

پھر خود بھی اپنا دیہان ٹیوی کی طرف کر لیا۔۔۔۔۔

----------,----------,----------,----------,-------

-------,---------,---------,---------,--

مہک اگر اب تم ہلی نہ تو میں تمہیں تمہارے کمرے میں چھوڑاؤ نگی۔۔۔آرزو نے دانت پیستے مہک سے کہا جو اُسکے ساتھ اُسی کے بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔مسکان بھی زویا کے ساتھ اُسکے بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔اور وجہ یہ تھی کہ ہمیشہ کی طرح فلم دیکھنے پر اُن چاروں کو ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

زویا اور مسکان نے تو کتنی دفعہ اُن دونوں کو بولا کہ فلم نہیں دیکھو۔۔۔لیکن مہک اور آرزو کسی کی بات مان لے۔۔۔اُن کا کہنا تھا کہ وہ بہت بہادر ہے اُنہیں کسی سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔

اب دونوں بستر پر کمبل میں ڈبک کر لیتی ہوئی تھی۔۔۔۔

یار دیکھو ذرا آٹھ کر پیروں کے پاس سے کمبل دھکا ہوا ہے نہ ایسا نہ ہو زومبی نیچے سے میرا اور تمہارا پاؤں پکڑ لے۔۔۔مہک نے منہ تک اوڑھے کمبل سے دھیمی آواز میں آرزو سے کہا۔۔

جس کے ماتھے پر پسینہ آگیا تھا مہک کی بات سن کر۔۔۔آرزو نے ذرا سا چہرہ اٹھا کر کمرے میں دیکھا تو اندھیرے کمرے میں اپنے سفید پیروں کو کمبل سے باہر دیکھ کر چیخی۔۔۔۔

اور جلدی سے کمبل میں اپنے پاؤں ڈال کا کمبل کو اپنے پیروں کے نیچے دبایا۔۔۔اسکے چیخنے پر مہک بھی زور سے چیخی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو۔۔۔انکے چیخنے کی آواز پر مسکان نے غصے سے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔زویا بھی آٹھ بیٹھی تھی ڈر انکو بھی لگا تھا لیکن وہ آیت الکرسی پڑھ کر سکون سے سو رہی تھی لیکن یہ دونوں انکو سونے دیتی تو نہ۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کے کہنے پر مہک اور زویا دونوں نے کمبل سے اپنا سر باہر نکالا لیکن گلاس وال سے اتی سٹریٹ لائٹ کی روشنی میں سامنے بنتے بلی کے سائے کو دیکھ کر مسکان نے ایکی بار زور سے چیخ ماری ۔۔۔۔

مسکان کی چیخ کا ساتھ مہک اور آرزو نے بھی دیا تھا۔۔۔۔

یار کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو کیوں فضول کا ڈر رہی ہوں۔۔۔زویا نے آٹھ کر کمرے کی لائٹس آن کرتے ہوئے اُن تینوں کو دیکھ کر کہا۔۔جو کمرے کی لائیٹس آن ہونے پر تھوڑی پر سکون ہوئی تھی۔۔۔۔

جانو میری بات سنو پتہ نہیں کیوں لیکن میری چھٹی حس یہ کہہ رہی ہے کہ ضرور یہاں پر کوئی بھوت ہے۔۔۔۔آرزو نے تھوک نگلتے ہوئے کہا اور آخر میں تیزی سے بولتی ہوئی بھاگ کر مسکان کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بھگوری دوست بیوفا عورت مجھے اکیلے یہاں چھوڑ کر چلی گئی اگر گلاس وال سے آگیا وہ میرے پاس تو۔۔۔۔مہک بھی پہلے غصے میں بولتے اور آخر میں تیز آواز میں بولتے ہوئے مسکان کی طرف بھاگی۔۔۔جبکہ زویا آنکھوں میں غصّہ لئے اُن تینوں کو دیکھ رہی تھی جو ایک ساتھ لگی۔۔۔قرآنی آیات پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

یار کچھ بھی نہیں ہے وہ نارمل ایک فلم تھی بس اور کچھ۔۔۔۔آاہ۔۔۔۔زویا جو انکا ڈر بھگا رہی تھی باہر سے تیز کسی چیز کی گرنے کی آواز سے چیختی ہوئی اُن تینوں کے پاس بھاگی۔۔۔۔

اب کمرے کی حالت کچھ یوں تھی کہ وہ چاروں ایک ساتھ ایک ہی بیڈ پر بیٹھے اپنے اوپر کمبل ڈالے قرآنی آیات پڑھ رہی تھی آنکھیں چاروں نے بند رکھی تھی۔۔۔

زویا میں تو کہتی ہُوں عدنان کو۔۔۔فون کر لیتے ہیں ایسا نہ ہو یہاں ہم ان زومبی کا کھانا بن جائے یہ تو ہماری ایک بوٹی نہیں چھوڑے گے کہ لوگ جان پائے چار حسین لڑکیوں کو کتنی بیدردی سے زومبی کھا گئے ہے کم سے کم کسی کو پتہ تو ہونا چاہیئے۔۔۔

مسکان کی بات سن کر ایک پل کو تینوں نے اپنی چلتی زبانوں کو بند کر کی حیرت سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔پھر جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

فون کہاں ہے۔۔۔مہک نے تینوں سے پوچھا۔۔۔

وہ تو سائڈ ٹیبل پر رکھا ہے۔۔۔آرزو نے دھیمی آواز سے کہا۔۔۔

لے کر کون آئے گا۔۔۔زویا نے بھی تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سائڈ ٹیبل کے نزدیک کون ہے۔۔۔آرزو نے پوچھا۔۔۔جس پر تینوں نے ایک ساتھ مسکان کی طرف اشارہ کیا کیونکہ وہ ہی اس طرح بیٹھی تھی کے اُس کے پیچھے سائڈ ٹیبل موجود تھی۔۔۔

میں لاؤ۔۔۔مسکان نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تینوں نے ایک ساتھ سر ہلایا۔۔۔

پکا میں لاؤ۔۔۔مسکان نے ایک اور بار پوچھا۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔تینوں نے یک زبان کہا۔۔۔

ایک کام کرو۔۔تم تینوں مجھے نہ پکڑ کر رکھنا کہ اگر وہ ظالم اور درندہ زومبی مجھے پکڑ بھی لے تو تم تینوں مجھے کھینچ سکو۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔مسکان نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر وہ تینوں بھی نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

جیسے اصلی میں کوئی زومبی اُنکی پیاری سی دوست کو لے جائے گا۔۔۔۔

مسکان اللہ کا نام لیتی ہوئے کمبل میں سے تھوڑا سا باہر نکلی۔۔۔ادھر اُدھر دیکھا تو خاموشی محسوس کر کے دل کی دھڑکن ڈر سے اور بڑھ گئی پیچھے سے تینوں نے اسکو کس کے پکڑ لیا۔۔۔۔

مسکان نے سامنے دیکھا جہاں فون رکھا ہوا تھا جلدی سے اپنا ہاتھ باہر نکال کر فورا سے فون اٹھا کر اندر واپس گھسی۔۔۔۔۔

جبکہ چاروں نے جلدی سے کمبل کو چاروں طرف سے اپنے نیچے دبا لیا تاکہ زومبی اُن تک نہ پہنچ سکے۔۔۔۔

فون پر جلدی سے انہوں نے عدنان کو کال ملائی کہ باہر سے ایک بار پھر کسی سامان کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔۔اب تو ان چاروں کی حالت ایسی تھی جیسے کسی مچھلی کو پانی سے نکال دیا ہو۔۔۔۔

---,----------,----------,---------,----------,---------

---------,----------,----------,----------

عدنان جس کو زین نے ارجنٹ ویڈیو کال کی تھی میٹنگ کے بارے میں کچھ اہم پوائنٹس ڈسکس کرنے کے لئے۔۔۔۔

وہ صوفہ پر بیٹھا۔۔۔زین سے ویڈیو کال پر بات کر رہا تھا اپنے فون پر انے والی کال دیکھ کر اُسے حیرت ہوئی۔۔۔۔

میم زویا کی کال اتنی رات کو۔۔۔ایک منٹ سر۔۔۔۔عدنان حیرت سے بولتا ہوا زین کو ایک منٹ رکنے کا بولتا ہوا اپنا فون اٹھا کر کال لیس کی۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر زین کے بھی کان کھڑے ہوئے تھے ساتھ ساتھ غصہ بھی ایا تھا اتنی رات کو زویا کی کال عدنان کے نمبر پر آنے کی وجہ سے لیکن پھر کچھ غلط نہ ہوا ہو یہ سوچ کر پوری طرح عدنان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔جی میم۔۔۔

عدنان نے فون اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اِدھر عدنان کی آواز سن کر اُن چاروں کو لگا کہ انکو کوئی مسیحا مل گیا ہو جو انکو زومبی سے بچا لے جائے گا۔۔۔

ہیل۔۔۔۔ہیلو عدنان۔۔۔عدنان ہمارے۔۔۔گھر میں گھر میں۔۔۔کوئی اگیا ہے تم جلدی سے آجاؤ اس سے پہلے وہ ہم تک پہنچ جائے۔۔۔

زویا نے ڈرتے ہوئے بھرائی آواز میں کہا۔۔۔

عدنان کا ساتھ اُن کے ساتھ تب سے تھا جب سے وہ یہاں کینیڈا ائی تھی عدنان اُن کے لئے بھائیوں کی طرح تھا۔۔۔اسی لئے وہ اُس سے فری ہو کر بات کر لیا کرتی تھی۔۔۔

کیاہواہے گھر میں آپ سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔۔

عدنان کو سمجھ نہ ائی زویانہ کیا کہاہی لیکن اُسکی آواز سے وہ سمجھ گیا تھا کوئی نہ کوئی مسئلہ ہواہے ۔۔۔۔

اِدھر زین یہ سب سنتا گھبرا اٹھا تھا تو کیاوہ کسی مصیبت میں تھی۔۔۔یہ خیال اتے ہے زین کو گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔۔۔

زویا کچھ بولتی کے اُس کا فون چارجنگ ختم ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا۔۔۔۔۔

صبح سے اُس نے فون چارج پر نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

اب کیا کرے یہ تو بند ہو گیا۔۔۔۔باہر سے بلی کے رونے کی آواز بھی انے لگی تھی جس پر مہک نے ڈرتے ہوئے زویا سے پوچھا۔۔۔۔

اللہ۔۔۔اللہ کو یاد کرو۔۔۔بس۔۔۔زویانے بھی ڈرتے ہوئے کہااب چاروں اللہ کا ذکر کرنے میں لگی۔۔ تھی لیکن اُنہیں یہ بھی پتہ تھا کہ عدنان انکو کسی نہ کسی طرح بچالے گا۔۔۔۔

کیاہواہے عدنان۔۔۔۔زین نے عدنان سے پوچھا۔۔۔

جو فکر مندی سے فون ملارہا تھا۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں سر۔۔۔مجھے لگتا ہے مجھے جانا چاہیئے۔۔زویا میم کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے کچھ ہواہے میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔عدنان۔۔۔بولتا ہوا جلدی سے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکلا

تھا۔۔اُن چاروں کی حفاظت کا زمہ جس نے اُس کو دیا تھا اگر اُن چاروں کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچتی تو وہ عدنان کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔۔۔

ارمان مجھے لگتا کچھ ہوا ہے زویا لوگ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔زین ارمان کو بولتا ہوا باہر بھاگا ارمان جو حیرت سا صوفہ پر بیٹھا زین کے چہرے پر فکر دیکھ رہا تھا اُسکی بات سن کر وہ بھی فوراً سے باہر بھاگا۔۔۔۔۔

ساحل اور فیضان کو لے کر فوراً وہ لوگ تعبیر محل کے لئے نکلے تھے۔۔۔

--,---------,-------------,-------------,----------,-------

--,------------,--------------,-----------

وہ چاروں جب تعبیر محل پہنچے تب ہی وہاں پر عدنان بھی پہنچ چکا تھا۔۔۔

اور حیرت سے زین لوگوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

سر آپ لوگ یہاں۔۔۔عدنان نے پوچھا۔۔۔

ابھی یہ سب پوچھنے کا ٹائم نہیں ہے۔۔۔زین نے سنجیدگی سے کہا۔۔اور اندر کی طرف بڑھ گیا ----

عدنان کے پاس تعبیر محل کی ڈپلیکیٹ چابی موجود ہوتی تھی اس لئے اُس نے جلدی سے دروازہ کھولا۔۔۔

یہ بات ان چاروں نے اچھی طرح نوٹ کرلی تھی۔۔۔

گھر میں داخل ہوئے تو اندھیرے کو دیکھ کر کسی خوف کے سبب چاروں کا دل دھڑکا۔۔۔۔

عدنان نے جلدی سے آگے بڑھ کر لائیٹس آن کی۔۔۔۔اور بغیر کچھ بھی بولے۔۔۔زویا کے روم کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

عدنان کو ایک جانب جاتے دیکھ وہ لوگ بھی جلدی سے بھاگے۔۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے اگئے ہے زومبی۔۔۔۔۔زویا نے نچلا ہونٹ باہر نکال کر بچوں کی طرح روتی آواز میں باہر سے قدموں کی آواز کو سنتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زویا کی بات پر تینوں نے اور تیز آواز میں قرآنی آیات پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔

عدنان نے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔تو سامنے بیڈ پر چاروں کو کمبل سر تک لئے بیٹھے دیکھا۔۔۔۔۔

پہلے تو اُسے اچنبھا ہوا لیکن پھر سمجھ انے پر وہ۔ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

عدنان کے پیچھے وہ چاروں بھی حیرت سے دیکھ رہے تھے جو پوری کمبل میں چھپی قرآنی آیات زور زور سے پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

عدنان نے پاس آکر کمبل کھینچا۔۔۔۔۔

آآاء۔۔۔زومبی اگئے بھاگو۔۔۔اللہ جی میری تو ابھی تک شادی ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔چاروں کی چیخیں پورے گھر میں گونجی تھی لیکن یہ جملہ بولنے والی مہک تھی۔۔۔۔۔

چاروں بھاگنے کے بجائے بیڈ پر ہی بیٹھی چیخ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ چاروں اب اپنی ہنسی ضبط کر رہے تھے۔۔۔۔

میم میں ہوں عدنان۔۔۔۔۔

عدنان نے تیز آواز میں کہا اسکی آواز سن کر وہ چپ ہوئی۔۔۔۔

جب مہک نے ایک آنکھ کھول کر عدنان کو دیکھا۔۔۔۔۔

ارے عدنان آگیا۔۔۔زومبی نہیں ہے۔۔۔کیا تمہیں نظر آیا کوئی زومبی عدنان۔۔۔۔۔

مہک نے عدنان کو دیکھتے ہوئے بولنا شروع کیا اسکی آواز پر وہ تینوں بھی آنکھیں

کھولیں۔۔۔عدنان کو دیکھنے لگی۔۔۔ابھی تک چاروں نے زین لوگوں کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

میم کوئی زومبی نہیں تھا۔۔۔۔آپکو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔عدنان نے بولنا چاہا۔۔۔۔

ایسے کیسے غلط فہمی ہوئی ہے باہر سے آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔آرزو نے عدنان کی بات پر غصے سے

کہا۔۔۔۔

اب عدنان بھی کیا بولتا چپ ہو گیا۔۔۔۔

زویا کی نظر سب سے پہلے زین پر پڑی۔۔۔جو گہری نظروں سے مسکراہٹ کے ساتھ اُسے ہی دیکھ

رہا تھا۔۔۔۔

آپ لوگ کیا کر رہے ہیں اس ٹائم۔۔۔۔زویا نے فوراً سمنبھل کر کہا۔۔۔زویا کے بولنے پر اُن

تینوں نے بھی اس جانب دیکھا اور اُن کو اپنی طرف گہری نظروں سے دیکھتے پا کر اُن کا دل کیا ڈوپ

مرے۔۔۔۔

وہ میم جب آپکی کال ائی تو مسٹر زین کے ساتھ میں بات کر رہا تھا اسی لیے وہ بھی فکر مند ہوتے چلے آئے۔۔۔۔

عدنان نے رسانیتّ سے کہا۔۔۔

اسکی بات پر وہ چاروں سمنبھل کر بیڈ سے اُٹھی۔۔۔۔

عدنان باہر کوئی تھا چیزیں گرنے کی بھی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔مسکان نے اپنے ازلی نرم لہجے میں عدنان سے کہا۔۔ لیکن اُسکا اتنے نرم لہجے میں کسی اور کا نام لینا ساحل کو ایک آنکھ نہیں بھایا۔۔۔۔

ہاں ہاں تھا کوئی باہر۔۔۔مہک نے بھی فوراً سے کہا۔۔۔فیضان تو اپنی پٹھا خا کو دیکھ رہا تھا جس کی چھوٹی سی ناک لال ہو رہی تھی یقیناوُہ ڈر کی وجہ سے روئ تھی۔۔۔۔۔

آجائے دیکھتے ہے۔۔۔کیا تھا۔۔۔عدنان نے کہا۔۔۔اور خود باہر نکلا۔۔۔اُس کے پیچھے وہ چاروں بھی باہر نکلی۔۔۔۔

زین ساحل فیضان اور ارمان اپنے اس طرح نظر انداز ہونے پر بری طرح تپ اٹھے تھے لیکن ضبط کر گئے۔۔۔۔

وہ لوگ باہر آئے تو سامنے بلی بیٹھی تھی جس نے ڈائننگ ٹیبل پر رکھے گلاس اور پلیٹس کو نیچے گرا دیا تھا اور خود ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

یہ تھی وہ جو ہمیں ڈرا رہی تھی۔۔۔مہک نے غصے سے بلی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک ہم ڈر تھوڑی رہے تھے۔۔۔وہ تو ہم ایک ایکٹیویٹی کر رہے تھے ہے نہ۔۔۔۔آرزو جو پیچھے سے اتے ارمان اور باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ چکی تھی۔۔۔دانت پیستے ہوئے مہک سے بولی۔۔۔۔۔

ہاں وہ ہم ایکٹیویٹی کر رہے تھے۔۔۔مہک نے فوراً سے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

وہ چاروں اُنکی بات پلٹنے پر فقط مسکرا کر رہ گئے۔۔۔۔۔

آپکا بہت شکریہ عدنان آپ اتنی رات کو یہاں آئے۔۔۔۔زویا نے عدنان کو شکریہ کہا۔۔۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے میم یہ میرا فرض تھا اب میرے خیال سے سب سیٹ ہے تو میں چلتا ہوا۔۔۔صبح میٹنگ بھی ہے۔۔۔عدنان نے اجازت چاہی۔۔۔۔جس پر چاروں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اب سامنے اُن چاروں کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اُن کو شرمندگی سی محسوس ہو رہی تھی کیا سوچے گے اتنی بڑی بزنس وومن ہوتے ہوئے وہ ایک بلی سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔

لیکن پھر جو سوچنا ہے سوچے ہمیں اس سے کیا۔۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے آرزو آگے بڑھی۔۔۔۔

آپکا بھی بہت بہت شکریہ اور معذرت آپکو تکلیف دی۔۔۔۔آرزو نے ارمان کے سامنے آتے ہوئے طنز کیا۔۔۔

آپکی خاطر ہمیں ہر تکلیف منظور ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کی طرف جھک کر اُسکے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔۔جس پر آرزو نے اپنے دانت پیسے۔۔۔۔

ارمان کی آواز سن کر ساحل فیضان اور زین نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔۔۔۔

زین نے ایک نظر سامنے کھڑی اپنی کل کائنات پر ڈالی جو اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

صبح آفس میں آپ سے ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔آرزو نے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ارمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فیضان نے ایک نظر مہک کو دیکھا جو جمایا لیتی اپنی نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ ساحل کے دماغ میں تو مسکان کا عدنان کو اتنے پیار اور نرم لہجے میں بلانا گھوم رہا تھا کہ وہ میڈم کی کلاس لینے کا ارادہ رکھتا تھا جواب بھی سب کچھ نظر انداز کئے کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ساحل بھی اپنے قدم بڑھاتا ہوا کچن میں چلا گیا۔۔۔جبکہ فیضان اور ارمان تو صوفے پر ایسے بیٹھ گئے تھے جیسے یہ انکا ہی گھر ہو۔۔۔۔

مہک زویا اور آرزو۔۔۔حیرانگی سے اُنکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ویسے گھر بہت خوبصورت ہے آپکا۔۔۔۔فیضان نے پورے گھر پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے مہک سے کہا۔۔۔۔

ہاں واقعی۔۔۔ارمان نے بھی اتفاق کیا۔۔۔

کیااس حرکت کی وجہ جان سکتی ہُوں میں۔۔۔آرزو نے دانت پیستے ہوئے اپنے ہاتھ اپنے سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دراصل ہم ایک طرح سے آپکے مہمان ہوئے۔۔۔تو آپکا فرض بنتا ہے ہماری میزبانی کرنا۔۔۔۔اب اتنی رات کو آپکی وجہ سے ہمیں یہاں انا پڑا۔۔۔ارمان نے اپنے حسین مسکراہٹ کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر ابھی آرزو کچھ کہتی کہ زویا بول پڑی۔۔۔۔۔

جی بلکل صحیح کہا آپ نے آپ لوگ مہمان ہے۔۔۔زویا نے کہتے ہوئے آرزو اور مہک کو چپ ہونے کا آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔

ماضی۔۔۔۔:

صبح بخیر! بیٹے۔۔۔

اٹھ جاو آج تمھیں یونی جانا ہے کیا پہلے دن ھی لیٹ ھونا ھے. اٹھ جاو زویا پاپا نیچے انتظار کر رہے ھے تمھارا ناشتے پر

۔۔۔۔

اٹھ گی ماما اپ چلے میں اتی ہو زویا نے کمفرٹر اپنے اوپر سے ہٹا کر آواز لگاءی۔۔۔۔۔۔

یہ ہے خان ولا; جاہاپر احسان خان اپنی زوجہ عائشہ خان اور اپنے دو بچوں کے ساتھ رہتے ہیں ہے بری بیٹی کا نام زویا ہے اور چھوٹے بیٹے کا نام حسن ہے زویا پڑھائی میں کافی زیادہ ہوشیار ہے انٹر میں بہترین کارکردگی کی وجہ سے اس کا اور اس کی دوستوں کا کراچی کی بہترین یونی ورسٹی میں داخلہ ہوا ہے جس کی وجہ سے اسے حیدرآباد سے کراچی جانا تھا احسان صاحب ایک گورنمنٹ آفیسر ہے جو حیدرآباد میں ریہائش پزیر ہیں ان کی نوکری کی مناسبت کے لحاظ سے انکے گھر کا گزرا اچھے سے ہو جاتا ہے اسکے علاوہ خان صاحب نے ایک دوکان بھی کرائے پر دی ہوئ تھی جس سے اوپر کا خرچا بھی پورا ہو جاتا تھا زویا گندومی رنگت کی کم گو لڑکی ہے عام سے نین نقش لیے لیکن جو چیز اسے سب سے الگ بناتی تھی وہ اسکا لہجہ اور دوسرا پڑھائی تھی لیکن اپنوں کے ساتھ وہ کافی چنچل سی ہے

زویا جب آبایا پہن کر نیچے ائ تو احسان صاحب سربراہی کرسی پر جبکہ کے برابر والی کرسی پر حسن براجمان تھے اور عائشہ کیچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زویا بیٹے اپ نے اپنی سب استعمال کی چیزیں رکھ لی ہے نا۔۔۔۔۔۔۔

,زویا جب کرسی پر بیٹھی تو احسان صاحب نے دریافت کیا

جی پاپا رکھ لی ہیں آپ ٹینشن نا لے۔۔۔۔۔۔زویا نے اپنے باپ کو دیکھ کر تسلی دی

زویا بیٹا میں باہر اپکا انتظار کر رہا ہو اپ اجاے۔۔۔۔۔

;جی پاپا خان صاحب نے ناشتے سے فارغ ہوتے ہوئے کہا۔ جس پر زویا نے اثبات میں اپنا سر ہلایا

اسطرح زویا اپنی نئی منزل کی جانب روانہ ہو گی اپنوں کی دعاوں کے ساتھ اب اگے کا راستہ زویا کے

لیے آسان ہونے والا تھا یا کٹھن یے تو وقت نے بتانا تھا😭😭😭😭

اب اگے چلتے ھیں ارے بھئی زویا کی جان سے عزیز دوستوں کو بھی تو دیکھنا ہیں نا کے وہ کہاں تک

پہنچی چلے چلتے ہے....

😂😂😂😂 ,

_____ """""""""""""" _____

یا! الہی امی میرے جوتے کدھر ہے۔۔۔۔۔۔,میں لیٹ ہو جاو گی اور وہ لوگ اسٹیشن پہنچ بھی

جاے گی:۔۔۔۔۔۔

آرزو نے کمرے سے ھی اپنی والدہ کو آواذ لا گائ۔۔۔۔۔

مسز دانیال اس کی آواذ سنتے ہی کیچن سے باہر ائ۔۔۔۔۔

;مجال ہے جو اس لڑکی کو کچھ مل جاے,آآآرہی ہو میں مسز دانیال بر براتی ہوئ اونچی آواز میں

آرزو سے موخاطب ہوئ اور تیزی سے سیڑھیاں عبور کرنے لا گی اور ساتھ ساتھ بولنے

لگی۔۔۔۔۔۔

کچھ بھی ہو جاے لیکن مجال ہے کے اس لڑکی کو کوئ سامان وقت پر مل جاے بلکل اپنے باپ پر گئ

ہے دونوں نے مجھے تنگ کر کے رکھ دیا ہے اتنے میں وہ آرزو کے روم میں پہنچی

یامیرے مالک یہ۔۔روم کا حال کیا کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یارامی میرے جوتے دھوند دے آپ کی مہربانی ہو گی مجھے دیر ھو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

؛مجھے ھمیشہ سے شک تھا کے تم نابینا ہو لیکن آج یقین ہو گیا ہے کے تم واقعی نابینا ہو سامنے دیکھو

بک کے نیچے والے شیلف میں دیکھو سامنے ہی پرے ہیں پر شور مچاتا ہیں۔۔۔۔۔

او شکر ہیں امی مل گیے آپ نہی ہوتی تو میرا کیا ہوتا۔۔۔۔۔

اچھا اچھا اب بس کرو جلدی تیار ہو جاؤ ورنہ دیر ہو جائے گی۔۔۔

مسسز دانیال یہ کہتی ہوئی واپسی پر پلٹی اور آرزو تیار ہونے لگی

تو یہ ہے دانیال فیملی انکی ایک ہی اولاد ہے آرزو جو اپنے ابا حضور کی جان ہے پیار تو اما حضور بھی کرتی ہے پر اسکی حرکتوں کی وجہ سے غصہ کر جاتی ہے اور حرکتیں بھی تو ایسی ویسی کے سامنے والے کا دماغ ہی گھما دے مطلب یہ ہے کے آرزو صاحبہ کو شروع سے ہی لڑائی جھگڑا کرنے میں بہت مزا اتا ہے اسی لیے تو انہوں نے کراٹے کلاسز لی ہوئی ہے ایسی بات نہیں تھی کے وہ ہر کسی سے لڑتی تھی بس جھاں غلط چیز دیکھی بس شروع ہو جاتی تھی اور اسی وجہ سے ان کی امی حضور ناراض رہتی ہے ان سے لیکن ابا حضور کی طرف سے فل اجازت ہے

''''''''''

اب آجاتے ہے مہک اور مسکان۔ کی جانب تو جناب یہ دونوں ٹوئن سیسٹر ہے دیکھنے میں بھی دونوں الگ ہے اور حرکات میں بھی مہک کو لڑکوں میں کافی دلچسپی ہے لیکن ابھی تک انہیں اپنا

کوئی سول میٹ نہیں ملا جسے یہ ہر جگہ ڈھونڈتی پھرتی ہے کافی شوق مزاج اور چنچل سی ہے لیکن اس کے برعکس مسکان بہت ہی سادہ بلکل زویا کی طرح ہے نہ اسے کسی لڑکے میں دلچسپی ہے اور نہ کوئی اور فالتو کام آرزو اور مہک ہر جگہ الٹے سیدھے کام کرتی پائی جاتی ہے اور گل اور زویا ان کے کام کو ٹھیک کرتی ہیں

"""""""""""""""

"ٹرین اسٹیشن"

چاروں اپنے اپنے گھر والوں سے مل کر ٹرین میں بیٹھ گئی تھی اپنوں کی دعاؤں کی ساتھ زویا اور مسکان نے عبایا پہنا ھوا تھا۔ زویا نے ہلکی براؤن رنگ کی لیپس سٹک لگائی ہوئی تھی جو اسے بہت سوٹ کر رہا تھا۔۔۔ اور اس کی گندمی رنگ میں بہت اچھی لگ رہی تھی اور براؤن رنگ کا حجاب کیے ہوئی تھی۔۔۔۔ جبکہ مسکان نے پنک رنگ کی لیپس سٹک لگائی ہوئی تھی اور سکارف باندھا ھوا تھا دونوں ہی سادگی میں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی جبکہ مہک نے بلو کرتی اور کیپری کے اوپر چادر لی ہوئی تھی جو اس کے پورے سراپے کو ڈھانپی ہوئی تھی کانوں میں چھوٹی سی سونے کی بالیاں ڈالی ہوئی تھی جو اس کی جنم دن پر اُس کے پاپا نے گفٹ کی تھی ہلکی سی پنک رنگ کی لیپس سٹک لگائی ہوئی تھی جو اسے مزید دلکش بنا رہی تھی مہک کو شروع سے ہی زادہ تیار ہونے کا شوق تھا اور بہت دل لگا کر تیار ہوتی تھی جبکہ ہماری آرزو بیگم نے پینٹ کے اوپر گول کرتی پہن رکھی تھی آرزو کا رنگ بھی گندمی تھا لیکن اس کے نقش بہت تیکھے تھے نازک سے لیکن نازک سمجھنے کی

غلطی نہیں کریے گا سر پر حجاب لیا ھوا تھا ابھی چاروں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کے اتنے میں

مہک صاحبہ نے بات کا آغاز کیا

"یار مجھے تو کل رات کو بلکل نیند نہیں آرہی تھی"

ابھی مہک کا جملہ مکمل بھی نہیں ھوا تھا کی آرزو نے بیچ میں ہی اپنی دخلاندازی کی۔۔۔۔۔

۔کیوں کوئی بھوت دیکھ لیا تھا یہ اپنی بنا میکپ کی تصویر دیکھ

لی تھی۔

آرزو کا کہنا تھا کی مسکان اور زویا کا ایک ساتھ قہقہہ گونجا

تم! تم تو بات ہی نہیں کیا کرو میں کہا زیادہ میکپ کرتی ہو اپنی شکل تو جیسے دیکھی ہی نہیں

اچھا اچھا بس کرو دونوں اور تم بتاؤ تمہیں کیوں نیند نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے دونوں کو چپ کروایا اور ساتھ ہی مہک سے پوچھا۔

ہے۔۔۔

یار مجھے پتہ ہے نیند کیوں نہیں آرہی تھی بتاتی ہو۔۔۔۔۔۔

مہک نے سب کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا اس کے اشارہ کرنے سی تینوں تھوڑا اس کے پاس

جھکی اور مہک نے اپنی بات کہنا شروع کی

ء یار وہاں پر کتنے ہینڈسم ہوگے۔۔۔۔۔۔۔مہک کا اتنا کہنا تھا کے اس کے پاس بیٹھی ہوئی آرزو نے رکھ کر ایک اس کے سر پر لگائی کیوں کے لڑکوں میں ان تینوں کو ہی دلچسپی نہیں تھی سوائے مہک کے اور وہ بھی صرف اپنا سولمیٹ ہی ڈھونڈا چاہتی تھی

چاروں ابھی ہوسٹل پہونچی تھی وارڈن سے اپنے اپنے روم کا پتا کر کے اپنے کمرے میں آئی تھی کیوں کے چاروں ایک ہی کالج کی تھی اس لیا چاروں کو ایک ہی کمرہ دیا گیا تھا جس میں چار بیڈ تھے اوپر نیچے کی طرف۔۔۔۔۔

اُف اللہ تھک گئی آج تو میں مسلسل چار گھنٹے سے بیٹھ بیٹھ کر، مہک نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا :

ہاں یار آج تو بہت تھک گئے ہے۔۔۔۔

؛آرزو نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

یار ابھی کہا یہاں پر تو کچھ ہے ہی نہیں کھانے کو. مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔سدا کی بھوکی زویا نے کہا۔

اچھا تو پھر ایک کام کرو تم اور آرزو جا کر سامان لے اؤ جب تک میں اور مہک مل کر سارا سامان جگہ پر رکھ لیتے ہیں۔"۔۔۔

مسکان نے زویا کو کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں اور آرزو جا کر سامان لے آتے ہے۔۔۔۔۔

ہاں چلو آرزو بھی فوراً اٹھی اور دونوں سامان لینے کے لئے چلیں گیئں اور پیچھے مہک اور مسکان کمرہ سیٹ کرنے لگ گئ۔

آرزو تم جا کر اُس طرف سے نوڈل وغیرہ دیکھ لو میں اُس طرف جا رہی ہوئی باقی کا سامان لینے؛

زویا نے اسٹور میں پہنچ کر آرزو سے کہا دونوں نے ہوسٹل سے باہر اُبر بک کروائی تھی اور اسکو قریبی اسٹور جانے کا بولا تھا کچھ ہی دیر میں دونوں اسٹور پہ موجود تھی۔

ہاں تھیک ہے دیہان سے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔آرزو زویا سے بول کر نوڈلز والے ریک کی طرف چلی گئیں ابھی دونوں آگے بڑھی ہی تھی کی کاؤنٹر پر سو سے شور کے اوازے آئی

زویا آواز سن کافی ڈر گئ تھی کیوں کہ زویا کو لڑائی جھگڑے سے بہت ڈر لگتا ہے اور گھبرا جاتی ہے شور سن کر آرزو زویا کی طرف بھاگی کیوں کہ وہ زویا کی حالت بہت اچھی طرح سے جانتی تھی جب آرزو زویا کے پاس آئی تو زویا ایک کونے میں کھڑی تھی چہرے پر ڈر واضع تھا۔۔۔

زویا میری جان کچھ نہیں ھوا ہے دیکھو سب تھک ہے؛ آرزو زویا کو تسلی دیتے ہوئے بولی

نہیں نہیں بہت شور ہو رہا ہے وہ لوگ لڑ رہے ہیں وہاں پر پلیز تم جاؤ دیکھو مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

۔زویا نے ڈرتے ہوئے آرزو کو بولا۔زویا کی حالت دیکھ کر آرزو کو بہت غصّہ آیا کیوں کہ زویا بہت حساس تھی آرزو زویا کا ہاتھ پکڑ کر کاؤنٹر کی طرف چلیں گئی جہاں سے شور آرہا تھا۔زویا نے آرزو کو بہت روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں رکی۔

کاؤنٹر پر دو لڑکے جو حلیہ سے ہی امیر کبیر لگ رہے تھے کاؤنٹر پر موجود لڑکے سے بتمیزی کر رہے تھے ایک پل کو دونوں لڑکوں کو دیکھ کر زویا اور آرزو بھی اپنی جگہ جم گئی تھی زویا نے آرزو کو بمشکل سنبھالا تھا دونوں دور کھڑی ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی کو کاؤنٹر والے لڑکے کو بچانے کے بجائے خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے ابھی آرزو آگے بڑھی ہی تھی کے زویا نے اُس کا بازو تھام کر روکا۔

نہیں پلیز نہیں جاؤ ہم واپس چلتے ہے پلیز یار،۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے آرزو سے کہا۔جب آرزو نے زویا کی طرف دیکھا تو واقعی میں وہ کافی ڈری ہوئی تھی۔زویا کو ہمیشہ سے لڑائی جھگڑے سے خوف محسوس ہوتا تھا اور یہ بات تینوں جانتی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا چلو چلتے ہیں جیتنا بھی سامان لیا ہے کافی ہے تم ڈرو نہیں بس ہم چل رہے ہیں اور رونا تو بلکل نہیں۔

آرزو زویا کو سمجھا رہی تھی جب اُس کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر اُس کو ٹوکا۔

ہاں چلو یہاں سے چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ہمم، چلو۔۔۔۔۔۔۔۔

آرزو زویا کا ہاتھ پکڑ کر چلی گئی لیکن پیچھے مر کر دیکھنا نہیں بھولی۔

یار کیا ھوا ہے تم دونوں اتنے غصے میں کیوں ہو اور چیزے کہاں ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے۔

فیضان تم صدا کے بھوکے رہنا۔پہلے سن تو لو وہ کیا بولنا چاہ رہا ہے ابھی مار کھائے گا تو پھر بولے گا۔

ساحل نے فیضان کو چپ کروایا جو بھوک کے بارے میں کوئی کمپرومائز نہیں کرتا تھا۔

صدا کا بھوکر جو ٹھہرا۔😂😂😂😂😂😂😂۔

یار کچھ نہیں ھوا ہے وہ سیل مین ایک لڑکی کا ہاتھ پکڑ رہا تھا تو مجھے غصّہ آگیا پھر۔۔۔۔۔۔۔

پھر۔ساحل اور فیضان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک ساتھ کہا۔

پھر کیا پھوڑ دیا سالہ کو۔۔۔۔۔۔

یار تم دونوں کو ایک ساتھ بھیجنا ہی نہیں چاہیئے تھا دونوں ہی غصے کی تیز ہو۔

فیضان نے ارمان کو دیکھ کر کہا جو بات بتانے کی بعد اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

یار کچھ بھی ہو ایسے لوگوں کا ایسا ہی حال کرنا چھاہیے۔زین جو کب سے خاموش کھڑا تھا بولا۔اؤ تم سب کو کھانا کھلاؤ۔۔۔۔

ہاں ہاں چلو اب کھانا کھا لیتے ہے۔۔۔۔۔ساحل فوراً سے جیپ کے اندر بیٹھا۔

ویسے یار تم دونوں نے زادہ تو نہیں مارا۔۔۔۔۔۔۔

فیضان نے ایک بار پھر ارمان اور زین سے پھوچا اور پیچھے جا کر بیٹھ گیا ساحل کے ساتھ۔

ابے یار نہیں مارا زیادہ اب چپ کر کے بیٹھ۔ارمان نے فیضان کو چپ کروایا اور زین نے گاڑی ریستورانٹ کے راستے میں کر دی۔

یہ لو بھائی سامان۔۔۔آرزو نے سارا سامان ایک سائڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک اور مسکان فوراً سے سامان کی طرف بڑھی۔۔۔کمرہ وہ لوگ سیٹ کر چکی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے زویا۔۔۔مسکان نے زویا کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر اُس سے استفسار کیا۔۔۔

یار مت پوچھو۔۔۔آج پہلا دِن تھا اور اتے ساتھ ہی میں نے لڑائی دیکھ لی پتہ نہیں آگے کیا ہونا ہے۔۔۔اور یہ اتنا بڑا شہر ہے ہر جگہ رش ہوتا ہے ہم کیسے رہے گے یہاں۔۔۔۔

زویا نے بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے پریشانی سے کہا۔۔

اب کیا کر سکتے ہیں پڑھائی بھی تو کرنی ہے اور تم فکر کیوں کرتی ہو یار ہم ہے نہ ساتھ اور جب تک ہم ساتھ ہے تب تک سب آسان ہے۔۔۔۔مہک نے اُسکے پاس آ کر کہا۔۔۔مہک کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے آرزو اور مسکان نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

چلو اب جلدی سے کچھ بنا دو اپنے ان حسین ہاتھوں سے کل صبح یونی جانا ہے مہک نے زویا کو مکھن لگاتے ہوئے کہا۔۔۔اس کی بات پر زویا مسکراتی ہوئی اُٹھی اور مسکان کے ساتھ کچھ کھانے کے لئے بنانے لگی۔۔۔آرزو اور مہک کل یونی کے لئے بیگ اور کپڑے تیار کرنے لگی۔۔۔۔

----------,----------,----------,----------

---------,----------,----------,--

حال۔۔۔۔

بہت پیار سے نام لیا جا رہا تھا عدنان کا۔۔۔۔۔

مسکان جو کچن میں کافی بنا رہی تھی ساحل کی چبتی ہوئی آواز پر اُسکا ہاتھ کافی مسک کرتا ہوا تھما

کیا مطلب ہے آپکی بات کا۔۔۔۔مسکان نے دوبارہ اپنا کام جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ساحل نے لب بھینچ کر کہا اور سلیپ سے اپنی پشت ٹکا کر مسکان کی پشت کو تکنے

لگا۔۔۔

اور کتنی سزا دینی ہیں۔۔۔۔ساحل نے سنجیدگی بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

یہ سزا آپ نے خود منتخب کی ہے۔۔۔مسکان نے دوبدو کہا۔۔۔۔

مجھے کس چیز کی سزا دینی ہیں میری تو کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔۔ساحل نے بھی فوراً سے کہا۔۔

مجھ پر اعتبار نہ کرنے کی اپنے دوستوں کے جھوٹ میں ساتھ دینے کی میری دوستوں کا تماشا بنانے

کی۔۔۔۔مسکان نے پلٹ کر تیز لہجہ میں کہا جبکہ اُسکی آنکھوں میں نمی ساحل نے نوٹ کر لی

تھی۔۔۔۔

جھوٹ ہے یہ مجھے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔۔اور نہ ہی میں نے زویااور آرزو کا تماشا بنایا۔۔۔بخدا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تب زین اور ارمان جھوٹ بول رہے ہے میں نہیں دیتا ان کا ساتھ۔۔۔تم خود کو میری جگہ پر رکھ کر سوچو۔۔کیا تم اپنی دوستوں کو چھوڑ سکتی تھی۔۔۔نہیں نہ تو۔۔۔ساحل نے ایک ہی جست میں اُسکے قریب آکر اُسکا بازو پکڑ کر کہا۔۔۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔مسکان نے ساحل کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

کیا کہنا چاہتی ہو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔جب میری اتنی غلطی ہے ہی نہیں تو کیوں میں اپنی محبت سے دور رہو۔۔۔میری غلطی صرف اتنی ہے کہ میں نے اپنے دوستوں پر اعتبار کیا۔۔۔۔ساحل نے تیز آواز میں کہا۔۔مسکان کے بازو پر بھی گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔

یہ محبت آپکو پانچ سال بعد یاد آرہی ہے۔۔۔۔مسکان نے تلخیٔ سے کہا۔۔۔

میرا اللہ گواہ ہے کہ میں تمہیں کتنا ڈھونڈا ہر اُس جگہ گیا جہاں تمہارے ہوئے کا خدشہ تھا لیکن تم نہیں ملی مجھے۔۔۔کتنا تڑپا ہوں تمہیں اندازہ ہے جاناں میری تو غلطی نہیں تھی نہ۔۔۔ساحل نے مسکان کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر نم لہجے میں کہا۔۔۔مسکان نے بھی ساحل کی اتنی نزدیکی پر اپنی آنکھیں بند کر لی تھی ساحل کا انگھوٹا اُسکا گال سہلا رہا تھا۔۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔مسکان نے اپنی سسکی ضبط کرتے ہوئے ساحل سے پوچھا۔۔۔البتہ آنکھیں ابھی بھی بند تھی۔۔۔۔

واپس آجاؤ یار۔۔۔اپنی وہی دنیا بنائے گا جس کا سوچا تھا۔۔۔یہ بات تم بھی اچھی طرح جانتی ہو ۔۔۔۔میں نے تم سے سچی محبت کی ہے۔۔۔۔میری محبت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔۔۔۔ ہسپتال ایا تھا میں دوبارہ۔۔۔۔تم سے ملنے لیکن تم نہیں ملی مجھے۔۔۔۔ تمہیں چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا لیکن اپنے دوستوں کو بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔سب باتیں سمنبھالنے کی کوشش کی تم سے ایک دفعہ بات کرنا چاہتا تھا تاکہ ہمارا رشتا بچا سکوں لیکن دیر ہو گئی تھی تم مجھ سے کہیں دور چلی ائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل کی بھی آواز نم ہو گئی تھی یہ بولتے ہوئے۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا ساحل۔۔۔کیسے میں اپنی زندگی سوار سکتی ہوں جب میری دوستوں کی زندگی پوری طرح خراب ہوئی ہے۔۔۔۔۔ جنہوں نے ہر مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا ہے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا۔۔۔۔

اگر میں آپکے پاس آگئی تو وہ کیا سوچے گی کہ جن کی وجہ سے اُنکی زندگی خراب ہوئی ہے میں اُنہیں کے دوست کے پاس واپس چلی گئی ہو۔۔۔ نہیں میں انکو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔

مسکان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور نم آواز میں اُس نے یہ سب ساحل سے کہا۔۔۔۔۔

اپنی محبت قربان کر سکتی ہو۔۔۔۔جب میں بول رہا ہو میری غلطی نہیں ہے۔۔۔ نہیں ہے میری غلطی۔۔۔تو کیوں نہیں سمجھ رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔ تم بیشک اپنی محبت سے پیچھے ہٹ جاؤ لیکن میں

نہیں ہٹو گا محبت کی ہے کوئی مذاق نہیں پہلے تم مجھے مل نہیں رہی تھی اب میرے سامنے ہے دیکھتا ہو کیسے نہیں اتی ہو واپس۔۔۔۔۔

ساحل کا دل کیا ابھی مسکان کو اٹھا کر لے جائے یہاں سے اور اچھی طرح اسکا دماغ سیٹ کریں۔۔۔۔ لیکن پھر ضبط کرتا ہوا مسکان کو ایک جھٹکے سے چھوڑتا ہوا کچن سے باہر نکلا۔۔۔۔

ساحل کے باہر نکلنے پر زویا فوراً سے دیوار کی اوٹ میں ہوئی۔۔۔۔ وہ جو کچن میں مسکان کے پاس ائی تھی ساحل کی موجودگی اندر دیکھ کر اور باتیں سن کر باہر ہی کھڑی رہ گئی۔۔۔۔۔

مسکان نیچے بیٹھتی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو دباتی روتی گئی۔۔۔۔ جب وہ دور تھا تو تھوڑا آسان تھا دنیاوی معاملات میں خود کو اُلجھا کر اپنی محبت کی یادوں کو دماغ سے ہٹانا لیکن جب محبت پاس ہو سامنے ہو بار بار آنکھوں کے سینے آئے تو دوری سوہان روح لگتی ہے۔۔۔

زویا بھی نم نگاہوں سے مسکان کو دیکھا اور کچھ سوچتی ہوئی پلٹ گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔

چلنا نہیں ہے کیا۔۔۔۔ ساحل نے باہر آ کر زین سے پوچھا جو صوفے کے پاس کھڑا تھا جبکہ فیضان اور ارمان صوفے پر بیٹھے اپنی نظریں چاروں طرف گھوما رہے تھے مہک اور آرزو سامنے بیٹھی۔۔۔ خونخوار نظروں سے اُنہیں گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

زین نے کندھے اچکا دیئے۔۔۔۔ساحل نے زین پر سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھا جہاں سے مسکان ٹرے میں کافی رکھے ادھر ہی آ رہی تھی۔۔۔۔۔

مسکان کی بھی نظر ساحل کی طرف اُٹھی لیکن اُس نے فوراً سے اپنی نظریں اُس پر سے پھیر لی ساحل ضبط کرتا رہ گیا۔۔۔۔

زین بھا۔۔۔۔مسٹر زین آ جائے۔۔۔مسکان جو ٹرے رکھے زین کو اُس کے پرانے نام سے پکارنے لگی تھی فوراً سے درست کرتی ہوئی بولی۔۔۔

جبکہ مسکان کے نام بدلنے پر زین لب بھینچ گیا۔۔۔۔اور آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔نظروں نے زویا کو ڈھونڈا جو اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

ویسے اتنا بڑا گھر ہے آپکا رینٹ وغیرہ کے لئے دو کمرے خالی ہونگے۔۔۔۔فیضان کی زبان میں کھجلی ہوئی تو اُس نے فوراً سے پوچھا۔۔۔۔

اسکی بات پر مہک کو تیوری چڑھی۔۔۔۔

کس لئے پوچھ رہے ہیں یہ آپ۔۔۔۔۔مہک نے لفظوں کو دبا دبا کر ایسے ادا کیا جیسے اُسکے دانتوں کے درمیان فیضان ہو۔۔۔

وہ دراصل ہے ہمیں چاہیئے دو کمروں کا گھر رینٹ پر کب تک ہوٹل میں رہے گے۔۔۔فیضان نے کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی نہیں ہمارا گھر فضول لوگوں مطلب رینٹ کے لیئے خالی نہیں ہے۔۔۔مہک نے تیکھے لہجے میں کہنا چاہا جب مسکان کے آنکھیں دکھانے پر فوراً سے صحیح جملہ کہا۔۔۔

ویسے اکیلا اتنا بڑا گھر اور آپ چاروں اکیلے۔۔۔ڈر لگتا ہو گا نہ فلمز میں نہیں دیکھا۔۔ارے یار فیضان تو نے دیکھی تھی وہ فلم جس میں جو سیریل کلر ہوتا ہے وہ حسین لڑکیوں کے گھروں میں جا کر اُنہیں مار دیتا ہے پھر انہی کے گھر میں لگے پھنکوں پر لاشے لٹکا دیتا ہے۔۔۔ابکی بار ارمان نے گوہر افشانی کی۔۔۔

اسکی بات پر تینوں لڑکیوں کے گلے میں گلٹی اُبھری۔۔۔

اور چہرے پر ڈر کے آثار ظاہر ہوئے زین اور ساحل سمجھ گئے کہ وہ دونوں کیا کرنا چاہ رہے ہیں اسی لئے مسکراتے ہوئے اپنی کافی پینے لگے۔۔۔۔

وہ چاروں یہ بات بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ چاروں لڑکیاں اس طرح کی چیزوں سے ڈرتی ہے اور اُسی چیز کا یہ لوگ فائدہ اٹھا رہے تھے۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔میں نے دیکھی ہے وہ جو حقیقت پر مبنی کہانی تھی نہ۔۔۔فیضان نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کینیڈا ہے یہاں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔آرزو نے اپنے چہرے کے تاثرات کو صحیح کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔۔

مہک نے بھی جیسے چہرے سے کہا ہو جی بلکل یہ کینیڈا ہے یہاں نہیں ہوتا ایسا۔۔۔

اسکی بات پر فیضان اور ارمان اتنی زور سے ہنسے کہ تعبیر محل کی دیواروں نے بھی اپنے کان بند کر لئے ہونگے انکے جناتی قہقہے سن کر۔۔۔۔۔

لو بھائی۔۔۔وہ تو کہانی تھی ہی یہاں کی۔۔۔ حیرت ہے اپ نے نہیں پڑھی۔۔۔۔ فیضان نے کہا۔۔۔

ابکی بار واقعی میں اُن تینوں کے چہرے کے رنگ اڑ گئے تھے جبکہ وہ اتنی قابل بسنز ویمن کے ہوائیاں ارے چہرے کو دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اپنے آپکو ظاہر بہت مضبوط کرتی تھی لیکن تھی وہ اندر سے ویسے ہی مشرقی معصوم دل رکھنے والی لڑکیاں۔۔۔۔۔۔

ہم چلتے ہے آفس میں ہوتی ہے ملاقات۔۔۔۔زین نے کافی ختم کر کے کپ رکھتے ہوئے ایک نظر کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر تینوں لڑکیوں نے اثبات میں سر ہلایا انکے دماغ تو اُس سیریل کلر میں ہی اٹک گئے تھے ۔۔۔۔

فیضان اور ارمان جو کام کرنا چاہتا تھا وہ لگتا ہے ہو گیا تھا۔۔۔اسی لئے وہ بھی مسکراتے ہوئے کھڑے ہوئے اور واپسی کی راہ لی۔۔۔۔۔

انکے جاتے ہی مہک نے فوراً سے دروازہ بند کر کے سارے لوکس لگائے۔۔۔۔۔

ایسا ویسا کچھ نہیں ہے بیوقوف سمجھ رہے ہیں وہ ہمیں۔۔۔ چلو ذرا تیار بھی ہونا ہی صبح تو ہو ہی گئی ہے۔۔۔ مسکان نے کہا اور پھر وہ بھی اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ماضی۔۔۔۔❤️

کراچی یونیورسٹی کے وسیع دروازے کے سامنے کھڑی۔۔۔ وہ چاروں آنکھوں میں چمک لئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اپنے قدم اندر بڑھائے۔۔۔ اندر داخل ہوتے ہی وسیع پیمانے پر پھیلی یونی کی عمارت کو دیکھ کر اُنکی آنکھوں میں ستائش اُبھری۔۔۔

اسٹوڈنٹ یہاں سے وہاں جا رہے تھے۔۔۔ کچھ گروپ بنا کر جگہ جگہ بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

یار اتنی بری یونی ہے ہم اپنا ڈیپارٹمنٹ کیسے ڈھونڈے گے۔۔۔۔۔۔

مسکان نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایک کام کرو مسکان اور زویا تم دونوں ادھر رکو ہم پوچھ کر آتے ہے۔۔۔ آرزو نے زویا اور مسکان کو کہا اور ایک طرف کو مہک کے ساتھ بڑھ گئی۔۔۔۔

زویا اور مسکان بھی اشتیاق سے یونی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

آج فریشر نے انا ہے ریگنگ وغیرہ کا کوئی پلین ہے یہ نہیں۔۔۔

فیضان نے ایک نظر پورے گراؤنڈ پر ڈالی اور زین اور ساحل سے پوچھا۔۔۔۔

ارمان ہاتھ میں گٹار لئے کوئی دھن بجانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ہے تو کوئی دکھے تو صحیح۔۔۔۔ساحل نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گراؤنڈ میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

دکھ تو گیا ہے اور اس بار تو جائے گا پہلے۔۔۔فیضان نے ایک نظر سامنے کھڑی مسکان پر ڈالی جو بار بار اپنا بیگ کندھے پر رکھتی۔۔۔اِدھر اُدھر پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

چل ٹھیک ہے۔۔۔میں جاتا ہو۔۔۔بتا۔۔۔ساحل نے فوراً سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

وہ دیکھ سامنے کھڑی ہے نہ لڑکی۔۔۔۔اُس کی ریگنگ کرنی ہے مطلب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اُسے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں پتہ تو اُسے اُسکا ڈپارٹمنٹ بتانے کے بجائے یونی کے گراؤنڈ فلور پر جو واشروم ہے وہاں کا راستہ بتائے گا اور اُسے وہاں بند کرے گا۔۔۔۔

فیضان کی بات پر ساحل نے ایک نظر مسکان کو دیکھا جس کی سفید رنگت دھوپ میں لال پڑ گئی تھی جبکہ چہرے پر بلا کی معصومیت تھی۔۔۔کچھ پل کے لئے ساحل کی نظریں اُس پر ٹھہر سی گئی تھی۔۔۔۔۔

یہ صحیح نہیں ہے اُس بیچاری کی شکل دیکھو کتنی معصوم سی لگ رہی ہے۔۔۔زین جو کب سے بیٹھا اُن کی باتیں سن رہا تھا بول اٹھا۔۔۔۔

یار ہم کون سا ظالم ہے جیسے ہی یہ بند کرے گا ہم فوراً اُسے واپس باہر نکال لے گے۔۔۔۔بس ختم بات۔۔۔فیضان نے فوراً سے حل بتایا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ساحل نے کہتے ہوئے اپنے قدم مسکان کی جانب بڑھائے۔۔۔مسکان کے معصوم سے چہرے پر نظر ٹیکائے وہ اُسکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

--,-------------,-------------,------------,-----------

-------,-----------,-----------,---------

بابا کی کال آرہی ہے۔۔۔مسکان اِدھر شور بہت ہے میں اتی ہوں کال سن کر تم یہی رہنا۔۔

آرزو کے فون پر احسان صاحب کی کال ائی تو وہ مسکان کو بولتی ہوئی ایک سائڈ پر چلی گئ۔۔۔

مسکان نے زویا کی بات پر اثبات میں سر بلایا۔۔اور ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔

کہ اچانک اُس کے سامنے۔۔۔ایک خوبرو نوجوان ایا۔۔کالی آنکھیں ستواناک۔۔۔چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی اور لال اور کالے رنگ کی لائنز والی شرٹ پر کالی پینٹ پہنے چہرے پر دلکش مسکراہٹ لئے وہ مسکان کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ساحل کے ایسے سامنے انے پر مسکان کو حیرت ہوئی۔۔ساتھ عجیب بھی لگا۔۔۔

آپ یقیناً نیو اسٹوڈنٹ ہے۔۔۔بھاری خوبصورت مردانا آواز۔۔۔۔۔ساحل نے مسکان سے پوچھا۔۔۔

جس پر مسکان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

آپ اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈ رہی ہو نگی یقیناً۔۔۔ساحل نے کہا۔۔۔

جی میری دوست گئی ہے ڈھونڈنے۔۔۔۔مسکان نے ابکی پر جواب دیااور ایک نظر زویا کی طرف دیکھا جو اُس سے دور اُسکی طرف پشت کیے فون پر مصروف تھی۔۔۔۔۔

ساحل کو اچھا لگا تھا سامنے موجود وجود کا اُس سے آنکھیں نہ ملا کر بات کرنا۔۔۔

کون سا ڈیپارٹمینٹ ہے آپکا۔۔۔ساحل نے پوچھا۔۔۔

جبکہ مسکان کو اب غصّہ انے لگا تھا۔۔۔

بزنس۔۔۔مسکان نے ایک لفظی جواب دیا۔۔۔

ارے یہ تو میرا ہی ڈیپارٹمنٹ ہے آجائے میں لے چلتا ہوں آپکو۔۔۔۔ساحل نے جلدی سے کہا۔۔۔

نہیں شکریہ میری دوست آجائے گی پھر میں چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔مسکان نے نفی میں سر ہلا کر کہا ۔۔۔

دیکھے مجھے یونی کی طرف سے ہی نیوانے والے اسٹوڈنٹ کی مدد کرنے کا بولا گیا ہے آپ آجائے میری ساتھ۔۔۔کلاس میں پہنچ کر آپ اپنی دوستوں کو بھی بلالی جیئے گا فون تو ہو گا آپکے پاس۔۔۔۔۔

ساحل کی بات پر مسکان نے ایک نظر زویا کی طرف دیکھا جو بات کرتے کرتے کافی اگے چلی گئی تھی۔۔اور فون تو مسکان کے پاس ہی تھا۔۔۔

کلاس میں جاتے ہی تینوں کو فون کر دو نگی۔۔۔ہاں یہ صحیح ہے اور یہ شکل سے لگ بھی معصوم رہا ہیں۔۔۔۔۔۔مسکان نے ایک نظر ساحل کو دیکھا۔۔۔

ویسے بھی مسکان کا دماغ ان سب چیزوں میں کم ہی چلتا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔مسکان نے کہا تو ساحل کے چہرے پر فتح سی مسکان آ گئی۔۔۔۔

آ جائے۔۔۔۔ساحل نے کہا اور اُسے لیے گراؤنڈ فلور کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

ایک نظر اپنے کندھے سے نیچے اتی اس معصوم سی لڑکی کو دیکھا جو اُسکی باتوں میں آ گئی ایک پل کے لئے اُسے بُرا لگا۔۔۔مسکان کے ساتھ یہ سب کرنا لیکن پھر سر جھٹک گیا۔۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔مسکان نے چلتے چلتے ساحل سے پوچھا اسکی نرم آواز جب ساحل کے کانوں پڑی تو دل نے ایک بار پھر روکا۔۔۔۔

بس آ گیا۔۔۔۔ساحل نے کہا اور آخری بنے واشروم میں مسکان کو دھکا دے کر باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

یہ واشروم ابھی زیرِ تعمیر تھا اسی لیے اس طرف کوئی نہیں آتا تھا۔۔۔۔

کھولو کیا حرکت ہے یہ کھولو دروازہ۔۔۔۔مسکان جو اس اچانک ائی مصیبت پر حیران تھی فوراً سے دروازے کو بجاتے ہوئے ساحل سے گویا ہوئی۔۔۔۔

سوری بس تھوڑی دیر اندر سکون سے بیٹھ جاؤ۔۔۔پھر میں نکال لونگا باہر تمہیں۔۔۔۔ساحل نے کہتے فوراً سے فیضان کو فون لگایا کیونکہ فیضان نے ہی بتانا تھا کہ کب تک دروازہ کھولنا تھا۔۔۔۔

کیا۔۔۔تمہارا دماغ خراب ہے تم ایسی حرکت کیسے کر سکتے ہو تمہارے اندر ذرا سی انسانیت نہیں موجود سفاک جن آدمی۔۔۔۔مسکان نے غصّہ سے کہا اُسکی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔۔بند جگہوں پر اُسے سانس نہیں آتا تھا۔۔۔۔

ابھی ساحل فیضان کو فون لگا ہی رہا تھا کہ اُسے وہ گراؤنڈ کی طرف نظر آیا۔۔۔۔

خود فیضان کو بلانے کا سوچ کر وہ فیضان کی جانب بڑھ گیا جبکہ مسکان کی آواز اور الفاظ پر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔۔۔۔

اُدھر مسکان کو لگ رہا تھا وہ سانس نہیں لے پائے گی سنسان سی جگہ تھی۔۔۔۔

یہ اللہ کیا کر واب۔۔۔مجھے انا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔فون۔۔۔ہاں فون۔۔۔کرتی ہوں۔۔۔مسکان نے روتے ہوئے کہا اور کانپتے ہاتھوں سے بیگ میں سے فون نکال کر زویا کو کال لگائی۔۔۔

زویا جو بات کر کے واپس ائی تھی اور مسکان کو نہ پا کر پریشان ہوئی تھی اُس نے آرزو اور مہک کو بھی فون کر کے بتا دیا تھا۔۔۔اور اب تینوں پریشانی سے مسکان کو ڈھونڈ رہی تھی کہ زویا کے موبائل پر کال ائی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو زویا پلیز آجاؤ مجھے یہاں۔۔۔یہاں پر بند کر۔۔۔کر دیا ہے۔۔۔زویا نے جیسے ہی کال اٹھائی مسکان کی روتی ہوئی آواز اُسکے کان کے پردوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

مسکان۔۔ کہاں بند کر دیا ہے رو نہیں تم اور مجھے صحیح سے بتاؤ ٹھیک ہے ریلیکس رہو۔۔۔۔زویا نے کہتے ہوئے مہک اور آرزو کو اشارے سے پاس بلا کر فون اسپیکر پر ڈالا۔۔۔

زویا مجھے سانس نہیں آرہی۔۔۔آرہی۔۔۔یہ بہت سن۔۔۔سنسان جگہ ہے۔۔۔۔مسکان نے سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دیکھو مسکان میری جان کچھ نہیں ہے ہم ہے نہ ساتھ ایک لمبی سانس لو اور پھر آرام سے بتاؤ تم کہاں ہو ہم ابھی آرہے ہے وہاں۔۔۔۔مہک نے ابکی بار مسکان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ یونی کا گراؤنڈ فلور ہے شاید سب سے آخر میں بند ہوں میں تم لوگ جلدی سے آجاؤ۔۔۔۔مسکان نے مہک کے کہنے پر ایک لمبی سانس لے کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر وہ فوراً یونی کے اندر بھاگی۔۔۔

گراؤنڈ فلور کے اینڈ پر پہنچ کر تینوں نے جلدی سے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر مسکان جو کانپتی لمبے سانس لیتی نیچے بیٹھی تھی فوراً سے اٹھ کر باہر نکلی اور مہک کے گلے لگی۔۔۔۔۔

بس بس ہم اگئے ہے نہ۔۔۔۔اؤادھر بیٹھو۔۔۔۔مہک نے پیار سے مسکان کی پیٹھ تھپکی اور پاس پڑی کرسی پر بیٹھایا۔۔۔۔

اور تینوں پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھی۔۔۔۔

پانی پیو۔۔۔زویا نے جلدی سے پانی کی بوتل مسکان کی طرف بڑھائیں۔۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا تھا کس نے تمہیں بند کیا تھا۔۔۔مسکان نے جب پانی پی لیا تو آرزو نے پوچھا۔۔۔

جس پر مسکان نے اُن کو ساحل کے بارے میں بتا دیا۔۔۔

میری جان تم نے بھروسہ کیسے کیا آخر کسی بھی غیر پر اور چل پڑی اُس کے ساتھ۔۔۔آرزو نے پہلے پیار سے اور پھر غصے سے کہا۔۔۔

مجھے کیا پتہ تھا وہ مجھے بند کر دے گا یہ میرے ساتھ ایسا گھٹیا مذاق کر رہا تھا میں نے سوچا ہمیں جلدی کلاس مل جائے گی اس لیے میں اُس کے ساتھ آئی۔۔۔مسکان نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ذرا بتاؤ مجھے کون تھا وہ۔۔۔زویا نے پوچھا اُن تینوں کو شدید غصّہ آ رہا تھا ساحل پر کیونکہ مسکان ایسی جگہوں پر ڈر کی وجہ سے سانس لینا بھول جاتی تھی۔۔۔اور اللہ نہ کرے اگر اُسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

زویا کی بات پر مسکان نے گراؤنڈ میں نظر دوڑائیں۔۔۔تو ایک جگہ اُسے ساحل نظر آیا جو زین ارمان اور فیضان کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ جس نے بلیک اور ریڈ شرٹ پہنی ہے وہ تھا۔۔۔مسکان کے بتانے پر زویا نے اُس کے ہاتھ کی سمت میں دیکھا تو اُسے زین نظر آیا کیونکہ وہ بھی کالی اور لال شرٹ میں ہی موجود تھا۔۔۔۔

اور یہاں ہوئی زویا بیگم کو غلط فہمی۔۔۔

زویا شدید غصے میں اُٹھی اور تیز قدموں سے چلتی ہوئی زین کی طرف بڑھی۔۔۔۔

آرزو مہک اور مسکان بھی اُس کے پیچھے ائی۔۔۔۔

ساحل نے گراؤنڈ میں آکر فیضان کو بتایا تھا کہ اُس نے شرط پوری کر دی ہے اب جلد ہی اُس لڑکی کو وہاں سے نکالوں۔۔۔

جس پر فیضان نے کہاں تھا پورے دس منٹ بعد ہی وہ وہاں سے مسکان کو نکالے گا۔۔۔اور اب وہ اپنی باتوں میں لگ گئے تھے۔۔۔۔

جب ایک لڑکی جو کالے رنگ کر کپڑوں میں ملبوس تھی۔۔۔۔ سر پر کالے رنگ کا ہی حجاب کیا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ گندمی رنگت میں سرخی گھلی ہوئی تھی تیز قدموں سے اُنکی طرف ائی۔۔۔۔

زویا نے کچھ پل کھڑے ہو کر زین کو دیکھا وہ پہچان گئی تھی زین کو کہ یہ وہی سٹور والا لڑکا ہے۔۔۔۔۔۔زین بھی آنکھوں میں نہ سمجھی لیے زویا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر زور سے زین کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔۔۔۔

مسکان جو ساحل کو غصے سے دیکھ رہی تھی زویا کے تھپڑ مارنے پر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔

یو۔۔۔۔زین کو تھپڑ لگنے کے بعد ارمان غصے میں آگے بڑھا۔۔۔جب آرزو نے اُسے زویا کے قریب انے سے پہلے ہی رکھ کر منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ زویا اور آرزو غصے میں کھڑی زین اور ارمان کی خون چھلکاتی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ساحل پہچان چکا تھا مسکان کو دیکھ کر اور کہیں نہ کہیں اسکو سمجھ بھی آگئی تھی۔۔۔فیضان تو بس پیچھے کھڑی مہک کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو خطرناک تیور لیے بغیر ڈرے غصے سے اُنہیں کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ذرا سی تمیز بچی ہے تم میں۔۔۔اپنے اس گھٹیا مذاق کے لیے کسی بھی حد تک گر جاؤ گے۔۔۔یہ ایک درس گاہ ہے جہاں علم اور تمیز سکھائی جاتی ہے۔۔۔نہ کے یہ سب۔۔۔۔

زویا نے غصے سے زین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور تم تمہیں بھی بلکل تمیز نہیں ہے ایک لڑکی پر ہاتھ اٹھانے چلے تھے تم غلطی تمہارے دوست نے کی تھی اسکو اُسکی سزا ملی ہے۔۔۔۔ایک لڑکی کو ایک سنسان جگہ پر بند کر دینا اپنے چند سیکنڈ کے مذاق کے لیے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے مسٹر۔۔۔آرزو نے بھی غصے سے ارمان کو انگلی اٹھا کر کہا۔۔۔۔

پہلی بات یہ کہ میں نے یہ سب نہیں کیا اور اب آجاتے ہے دوسری بات پر سود سمیت بدلہ لونگا اس تھپڑ کا اور کچھ بھی کرنے سے پہلے ایک دفعہ اپنی دوست سے پوچھ ضرور لیتی۔۔۔کہ اُسکے ساتھ یہ سب کیا کس نے ہے۔۔۔تم نے جو کرنا تھا کر لیا۔۔۔لیکن زین اس تھپڑ کو کسی طور نہیں بھولنے والا۔۔۔۔

الٹی گنتی شروع کر دواپنی۔۔۔ٹھنڈی بے تاثر آواز میں چہرے پر سختی لیے زین زویا کے کان میں پھنکارتا ہوا چلا گیا۔۔۔اُسکے پیچھے ارمان بھی آرزو کو سخت نظروں سے دیکھتا ہوا گیا۔۔اور پھر ساحل اور فیضان بھی۔۔۔۔۔۔

زویا نے زین کی بات پر مسکان کی طرف دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔کیا وہ نہیں تھا وہ۔۔۔زویا نے دھڑکتے دل سے پوچھا تھا۔۔۔

جس پر مسکان نے فوراً سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

جبکہ زین کے الفاظ یاد آتے ہی زویا کے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

اُس نے غصے میں آکر تھپڑ تو مار دیا تھا لیکن اب وہ ڈر گئی تھی۔۔۔ویسے ہی اُسے یہ سب کچھ پسند نہیں تھا لیکن مسکان کی حالت کو دیکھ کر اُسے غصّہ آگیا تھا اور غصے میں تو انسان اندھا ہو جاتا ہے۔۔۔۔

-----,-------------,-------------,---------------,-----------

--------,-----------,-----------------,--------

میں کل جاؤنگی اور پھر معافی مانگ لونگی ٹھیک ہے۔۔۔زویا نے یہ جملہ کوئی سو مرتبہ ان تینوں سے بولا ہوگا۔۔۔۔۔

زویا بس کر جا کب سے یہ بولی جا رہی ہے۔۔۔آرزو نے کوفت سے کہا۔۔۔

میں تو بولتی ہو معافی مانگنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔ غلطی تو کی تھا نہ اُس نے نہ کی ہو لیکن اُسکے دوست نے تو کی ہے۔۔۔ مہک نے اپنے ناخن پر نیل پینٹ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

غلطی اُسکی نہیں تھی اور میں نے اُس کو تھپڑ مار دیا اور مجھے معافی مانگ لینی چاہیئے۔۔۔۔ میں کون سا چھوٹی ہو جاؤں گی۔۔۔۔ یہ میری عزت کم ہو جائے گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے نہ میں مانگ لونگی کل معافی۔۔۔ زویا نے ایک اور بار بولا۔۔۔ مسکان تو کب کی سو گئی تھی آج یونی میں جو کچھ ہوا اُسکے بعد وہ لوگ ہوسٹل آگئی تھی اور تب سے زویا کو اپنے کئے پر شرمندگی ہو رہی ہے۔۔۔۔

جبکہ مسکان بیگم کا کہنا تھا اُنہیں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ اُسکی دوست کو تکلیف دینے کے لیے آرہا تھا اسی لیے اُس نے تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

زویا ہے سونے کے لیے آنکھیں بند کی تو زین کا ضبط سے سرخ ہوتا چہرہ چھن سے آنکھوں کے پردوں پر لہرایا۔۔۔ جبکہ اُسکے بولے گئے الفاظ کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔۔

زویا نے جھنجھلاتے ہوئے آنکھیں کھولی۔۔۔ اور پھر دوبارہ سے سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چاروں ساحلِ سمندر پر تھے اور زین کب سے پانی میں پتھر پھینکنے سوچوں میں گم تھا۔۔۔۔۔

زین بہت غصے میں ہے۔۔۔۔فیضان نے سرگوشی میں کہا۔۔۔۔

کیونکہ جب بھی زین کو غصّہ اتا تھا وہ ساحلِ سمندر پر ہی اتا تھا۔۔۔

پتہ ہے۔۔۔اُس لڑکی نے اپنی شامت بلوالی ہے۔۔۔ساحل نے کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اور دوسری نے بھی وہ دیکھ ارمان کو۔۔۔فیضان نے ارمان کی طرف اشارہ کیا جو اپنی گاڑی کے بونٹ پر لیٹا آسمان پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔

اللہ ہی مالک ہے اب انکا تو۔۔۔۔۔ساحل نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین کی نظروں کے سامنے وہی منظر گھوم رہا تھا جب بھرے گراؤنڈ میں زویا نے زین پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔اج تک کسی نے اُس پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اور اب ایسے کسی لڑکی کا ہاتھ اٹھانا اُسکی مردانا انا پر وار کر گیا تھا۔۔۔۔

چھوڑو گا نہیں میں تمہیں۔۔۔۔زین نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

ارمان بھی آنکھیں آسمان پر جمائے اج کا ہوا واقعہ سوچ رہا تھا۔۔۔۔

آرزو نے کس طرح سے اُس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔یہ منظر اُسکی آنکھوں سے بھی غائب نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

اُسکی آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھی جبکہ دماغ میں مختلف قسم کی سوچیں تھی۔۔۔۔جو آرزو کے حق میں بہتر نہیں تھی۔۔۔۔

---,----------,----------,----------,---------

----------,----------,---------

حال۔۔۔۔۔❤️

کیاہوازویا۔۔۔۔

آرزو کمرے میں ائی توزویا کو بیڈ پر بیٹھے کسی گہری سوچ میں گم دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

آرزو۔۔۔ہماری وجہ سے مہک اور مسکان کی زندگی بھی خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔زویا نے غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔آرزو زویا کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی اور اُس کے بولے گئے الفاظ پر سنجیدہ ہوتی اُس کے نزدیک آکر بیٹھی۔۔۔۔

جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہوا اُس میں ساحل اور فیضان کا ہاتھ نہیں تھا۔۔۔پھر وہ کیوں ہماری وجہ سے اپنی محبت سے دور رہے۔۔۔مہک اور مسکان بہت محبت کرتی ہے اُن سے۔۔۔لیکن وہ صرف ہماری وجہ سے یہ بات قبول نہیں کر رہی ہے۔۔۔۔زویا نے سنجیدگی سے ایک نظر آرزو کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہیں۔۔۔آرزو نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ہم بات کرتے ہیں نہ مسکان اور مہک سے۔۔۔آرزو نے حل بتایا۔۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے وہ ہماری بات سنے گی کبھی نہیں۔۔۔زویا کو معلوم تھا مہک اور مسکان اُنکی بات نہیں سنے گی۔۔۔جب تک زویا اور آرزو کی زندگی میں سب صحیح نہیں ہو گا تب تک وہ اپنی زندگی بھی شروع نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

زویا نے آرزو کو کچن میں ہوئی ساحل اور مسکان کے مابین ہوئی بات چیت کے بارے میں بتایا۔۔۔

پھر۔۔۔کیا کرے اب۔۔آرزو نے زویا سے پوچھا۔۔۔۔

کچھ تو کرنا ہی پڑے گا میں نہیں چاہتی کہ وہ دونوں ہماری وجہ سے اپنی زندگی روک کر رکھے اُنہیں بھی اپنی زندگی جینے کا پورا حق ہے۔۔۔۔۔۔زویا کی بات پر آرزو نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

----,----------,---------,----------,----------,-------

---------,----------,----------,-------

میٹنگ روم میں بیٹھے وہ سب زین کی طرف متوجہ تھے جو پریزنٹیشن سلائیڈز دیکھا کر پروجیکٹ کے بارے میں بات کر رہا تھا زم انٹرپرائزز کی مدد سے وہ یہاں اپنی ایک کمپنی بنوانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

پریزنٹیشن کے دوران بھی اُس کی نظریں زویا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جو اسپاٹ چہرہ لئے اُسکی طرف متوجہ تھی۔۔۔۔

جبکہ وہ تینوں بھی زین کی بات کم سن رہے تھے اور مہک مسکان۔اور آرزو کی طرف زیادہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

میم۔۔۔ مسٹر اوزگان کی کال ہے۔۔۔عدنان نے میٹنگ روم میں آکر کہا۔۔۔

اسکی بات پر اُن چاروں کے چہرے کھل سے گئے۔۔۔

عدنان ہنی کی کال ائی ہے۔۔۔۔مہک فوراً سے بولتی ہوئی اُس کے ہاتھ سے موبائل لیتی باہر بھاگی۔۔۔

جبکہ فیضان جو پانی کا گلاس منہ سے لگائے پانی اپنے حلق سے اُتار رہا تھا مہک کے منہ سے ایسا نام سن کر اُسے زور کا پھندا لگا۔۔۔۔

زویا مسکان اور آرزو بھی زندگی سے بھرپور مسکان لئے مہک کے پیچھے میٹنگ روم سے نکلی ۔۔۔۔۔

لیکن پیچھے موجود وجود کے تن بدن میں بے چینی سی بھر گئی۔۔۔۔

میٹنگ کے دوران جس طرح سے وہ عدنان کی بات سن کر اُٹھی تھی اور انکے چہروں پر جو مسکراہٹ اور خوشی تھی وہ اُنہیں جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔

کون ہے یہ اوزگاں۔۔۔۔فیضان نے دانت پیستے ارمان کی جانب دیکھتے اُس سے ایسے پوچھا جیسے وہ اُنہیں جانتا ہو۔۔۔۔۔

میرا چچا ہے۔۔ارمان نے بھی اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

فضول نہ بول کیسے خوش ہوتے ہوئے گئی ہے وہ۔۔۔اور مسکراہٹ تو دیکھو۔۔۔کیسے اُس کا نام سن کر انکے چہرے پر چمٹ گئی تھی۔۔۔۔۔فیضان نے ارمان کی قمر میں دھموکا رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ساحل نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔۔۔جبکہ زین کا حال بھی اُس سے مختلف نہ تھا۔۔۔۔

ہنی۔۔۔۔بتاتا ہوں تمہیں میں ہنی کی بچی۔۔۔فیضان نے مہک کے کہے لفظ اپنی زبان پر دوہراتے ہوئے کہا۔۔۔

کون ہے یہ ہنی جس کی کال پر تم اتنی بے چین ہوتی بھاگی تھی۔۔۔فیضان نے لفٹ میں داخل ہو کر۔طنزیہ لہجے میں۔۔مہک سے کہا۔۔۔جو ارجنٹ گھر جا رہی تھی۔۔۔

تم سے مطلب۔۔۔مہک نے ایک نظر فیضان کو دیکھا اور پھر تیزی سے کہتے اپنے پرس میں سے اپنا موبائل نکالا۔۔۔۔اور فیضان کو نظر انداز کیا۔۔۔

شاید تم بھول گئی ہو تمہارے سارے مطلب مجھ سے ہی ہے۔۔۔فیضان نے مہک کی بات پر غصے میں آکر مہک کا بازو اپنی گرفت میں لے کر اُسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے کہا۔۔۔

اُسکی گرم سانسیں مہک کے چہرے پر پڑ کر اُس کا چہرہ لال کر گئی تھی۔۔۔مہک کو اپنے چہرے پر بھاپ سی نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

Hey mister stay away from me.....

مہک نے سنبھل کر غصے سے تیز آواز میں کہتے ہوئے اپنا بازو فیضان کی گرفت سے نکالا۔۔۔۔۔

اُسکی بات پر فیضان کا غصّہ سوا نیزے پر پہنچا۔۔۔۔

کس حق سے ہاتھ لگا رہے ہیں۔۔۔اپنی حد میں رہے آپ۔۔۔۔۔مہک نے فیضان سے دوری بناتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا کس حق سے ہاتھ لگا رہا ہوں۔۔۔محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔

فیضان نے اپنے غصے پر ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مہک نے فیضان کی بات پر قہقہہ لگایا۔۔۔اور زور زور سے ہسنے لگی۔۔۔فیضان۔۔۔نہ سمجھی سے اُسکی جانب دیکھتا گیا۔۔۔

محبت۔۔۔کیا کہا تم نے محبت۔۔۔۔کیا تم مردوں نے محبت کو مذاق سمجھا ہوا ہے جب دل بہلانا ہوتا ہے تب محبت یاد آجاتی ہے۔۔۔اور جب دل بھر جاتا ہے تو پھر کہاں کی محبت کون سی محبت۔۔۔۔

تب کہاں تھی محبت جب انا میں آکر مجھے چھوڑ گئے تھے یاد کرو اس کے بعد بھی ائی تھی تم سے ملنے۔۔۔بات کرنے۔۔۔۔میں بیوقوف یہ سمجھ رہی تھی کہ جو کیا ارمان اور زین نے کیا تم نے کچھ نہیں کیا تھا تو تمہیں سزا کیوں دو لیکن پھر تمہارے الفاظ سن کر مجھے لگا میں مر جاؤں گی اور مہک اُسی دن مر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

جب اپنی محبت کے منہ سے یہ سنا کے وہ تو وقت گزاری کر رہا تھا۔۔۔کیا اتنی تھی میری اوقات کہ وقت گزاری کا سامان بنتی میں۔۔۔۔

مہک کے الفاظ تھے یہ چابک جو فیضان کے سینے میں گھپ رہے تھے۔۔۔اُسے نہیں پتہ تھا کہ اپنے دوستوں کو اپنی طرف سے بفیکر کرنے کے لیے جو وہ بول رہا تھا وہ مہک نے سن لیا ہو گا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔یقین نہیں آرہا۔۔۔سب سن لیا تھا میں نے سب۔۔۔ مسٹر فیضان۔۔۔۔ مہک نے اُسکی آنکھوں میں حیرانی دیکھ کر استحزایہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

مہک وہ سب میں نے صرف ارمان اور زین کو اپنی طرف سے بفکر کرنے کو کہا تھا۔۔۔۔ فیضان نے وضاحت دی۔۔۔۔

اوواؤ۔۔۔۔ کیا بات ہے آپکی مطلب آپکا ضمیر اتنا گرا ہوا تھا کہ آپ اپنی محبت کو چار لوگوں کے سامنے وقت گزاری کا سامان کہہ رہے تھے تاکہ وہ آپ کی طرف سے بفکر ہو جائے۔۔۔۔ مہک نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور چلے اس بات کو رہنے دے۔۔۔اب کیا ہوا ہے واپس کیوں آئے ہیں سچ سامنے آگیا ہے ۔۔۔۔اور اگر یہ سچ سامنے نہیں آتا تو۔۔۔۔ مہک نے فیضان کے قریب اتے ہوئے سوالیہ لہجہ میں کہا۔۔۔۔

تو میں بتاتی ہوں آپ انا پرست مرد کبھی مر کر بھی میری طرف نہیں دیکھتے۔۔۔بلکہ آپ نے تو کی ہی نہیں محبت۔۔۔آپ کے لیے تو آسانی ہو گئی تھی پیچھا چھوٹ گیا تھا مجھ سے۔۔۔

تو اب میری زندگی میں دخل اندازی مت کریے۔۔۔ورنہ اپنی زندگی میں دخل اندازی کرنے والوں سے مجھے اچھی طرح نپٹنا آتا ہے۔۔۔مہک نے فیضان کی طرف اپنی انگلی بڑھا کر کہا۔۔۔اور لفٹ کے روکنے پر سٹل کھڑے فیضان کو ایک نظر دیکھتی باہر بڑھ گئی۔۔۔

فیضان کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کیا کرے۔۔۔اُسے نہیں پتہ تھا اُسکی زبان سے نکلنے والے الفاظ اُسکی زندگی میں اتنی بڑی مصیبت لے آئے گے۔۔۔۔۔۔

مہک کا یقین ٹوٹا تھا اور فیضان کو لگ رہا تھا وہ اب کبھی بھی اُس پر یقین نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

لیکن انہوں نے ہار نہیں مانی تھی غلطی کی تھی تو معافی بھی مانگی تھی۔۔۔اور اُنہیں یقین تھا ایک نہ ایک دن تو سب صحیح ہونا ہی ہے۔۔۔۔

--,------------------,----------------,---------------

---,--------,------,--------------------

رات کا پہر تھا ہر سو خاموشی ایسے میں دو ہیولے۔۔ تعبیر محل کے گیٹ سے اندر کودے ۔۔۔دونوں نے ہڈی پہنی ہوئی تھی اور اپنے چہرے کو ڈھاپا ہوا تھا۔۔۔۔

دونوں اندر کودے۔۔۔پھر دروازے پر ایک کاغذ رکھا۔۔۔

سرخ رنگ کی ڈبی سے رنگ اپنی انگلی پر لے کر دروازے پر کروس کا نشان بنایا۔۔۔

جلدی کر کیا فلموں کی طرح سولو مومیں کر رہا ہے کام۔۔۔فیضان نے ارمان کی قمر پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا جو جھک کر دروازے پر یہ ساری کارستانی کر رہا تھا۔۔۔

ہو گیا۔۔۔وہ ایسا کام کبھی کیا نہیں نہ پہلے تو تھوڑا سا پھیل ہو رہا تھا۔۔۔بس۔۔۔ارمان نے آٹھ کر اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

چل۔۔۔۔فیضان نے ایک نظر چاروں طرف دیکھا پھر ارمان سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

رُک جا۔۔۔ارمان نے کہتے ساتھ پاس رکھا گملا۔۔۔اٹھا کر الٹ دیا۔۔۔۔۔۔اور اپنی جیب میں موجود چاقو نکال کر اُسی کاغذ پر رکھ کر کہا۔۔۔

اب چل ہو گیا کام۔۔۔۔۔۔ارمان کے کہنے پر فیضان نے بھی باہر کی راہ لی اور جس طرح سے آئے تھے اُسی طرح سے واپس پلٹے۔۔۔۔۔

یہ جو تم دونوں نے کیا ہے تمہیں لگتا ہے وہ ان سب سے ڈر کر ہمیں اپنے گھر رینٹ پر رکھ لیں گی۔۔۔فیضان اور ارمان کے باہر آتے ہی۔۔دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے ساحل نے پوچھا ۔۔۔زین بھی اسی کے پاس تھا۔۔۔

لگتا نہیں یقین ہے ہمیں۔۔۔فیضان نے پورے اعتماد سے کہا۔۔۔

دیکھتے ہے۔۔۔۔زین نے کہا اور ایک بیتاب نظر گلاس وال کی جانب دیکھا شاید اُس کی ایک جھلک دیکھنے کو مل جائے لیکن ہر بار کی طرح اس بار بھی ناکامی ہوئی۔۔۔۔۔

میں جا گنگ پر جا رہی ہوں تم میں سے انا ہے کسی نے۔۔۔ مہک نے لاؤنج میں آ کر کہا۔۔

نہیں تم چلی جاؤ۔۔۔ زویا نے ایک نظر مہک کو دیکھ کر کہا جو بلیک رنگ کے جا گنگ سوٹ میں بالوں کی اونچی ٹیل بنائے میکپ سے پاک سادہ شفاف چہرہ لیے کھڑی تھی۔۔۔

اوکے۔۔۔ مہک نے کہا اور آگے بڑھی۔۔۔

آاہ۔۔۔ مہک کے چیخنے کی آواز پر زویا اور مسکان کچن سے فوراً باہر بھاگی آرزو جو اپنے موبائل میں مصروف صوفے پر بیٹھی تھی وہ بھی اُٹھی۔۔۔

سامنے دیکھا تو مہک زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔

میری تو قمر ٹوٹ گئی۔۔۔ بھری جوانی میں۔۔۔۔۔ اب مجھ سے شادی کون کرے گا۔۔۔ یہ اللہ کیا اب میں ساری عمر بستر پر پڑی رہو گی۔۔۔ میری دوستیں کیا ساری زندگی میری خدمات کرتی رہیں گی۔۔۔

مہک اپنی قمر پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کئے دہائیاں دینے میں مصروف تھی جبکہ وہ تینوں اُس کے سر پر کھڑی اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

یہ اللہ کیا منحوس چیز تھی یہ۔۔۔ مہک نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے پیروں کی طرف دیکھا

جہاں پر ایک کاغذ تھا جس پر پر رکھنے کی وجہ سے وہ زمین پر گری تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہو تم۔۔۔زویا نے مہک کا بازو پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہوں لیکن ہڈی ٹوٹنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس منحوس کاغذ نے۔۔۔مہک نے کہا تو سب کی نظر کاغذ پر پڑی۔۔۔

اور ساتھ ساتھ کروس کے نشان پر بھی۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔آرزو ہے فوراً جھک کر وہ کاغذ اٹھایا۔۔۔

یہ ریڈ کروس کیوں بنا ہوا ہے کیا خون سے بنا ہے یہ۔۔۔۔مسکان نے کروس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پتہ نہیں تم کاغذ تو کھولو۔۔۔۔زویا نے بھی ایک نظر دیکھتے ہوئے آرزو سے کہا مہک بھی اپنی قمر میں اٹھتے درد کو برداشت کرتے ہوئے آرزو کی طرف متوجہ تھی۔۔۔

میرا اگلا شکار۔۔۔چار خوبصورت لڑکیاں۔۔۔۔آرزو نے کاغذ پر لکھی تحریر پڑھ کر سنائی۔۔۔۔

تحریر پڑھ کر ان چاروں کے چہروں پر خوف لہرایا۔۔۔۔

کیا بھدا مذاق ہے یہ۔۔۔۔زویا نے غصے سے کہا اور کاغذ پر لکھی تحریر دیکھی۔۔۔۔

چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر چاروں ہنسی۔۔۔۔

یہ لوگ سمجھتے ہیں ہم جان نہیں پائے گے کہ یہ سب کیوں کر رہے ہیں وہ اور کس لئے ۔۔۔۔آرزو نے کندھے اچکا کر کہا اور کاغذ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا۔۔۔

اب آئے گا مزہ ذرا فون کرو عدنان کو بولوں اریج کرے کوئی کرائے دار۔۔۔زویا نے آرزو سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مہک کو تو انتہاء کا غصّہ آرہا تھا اُن لوگوں پر جن کی وجہ سے وہ صبح صبح گر گئی تھی۔۔۔۔۔

چاروں ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی اُسکے بعد اُنہیں آفس بھی جانا تھا۔۔۔۔۔

----,----------,----------,---------,---------,------

-------,----------,----------,-------

جلدی چلو یار اور کتنی دیر لگاؤ گے۔۔۔فیضان نے ارمان اور زین کے مشترکہ کمرے میں اتے ہوئے کہا۔۔۔

بس ہو گئے تیار۔۔۔ تمہیں بری جلدی ہے۔۔۔زین نے اپنے ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہوئے کہا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے دیکھنا بھی تو ہے جو عمل ہم کر کے آئے ہے اُسکا کاردِ عمل ایا ہے۔۔۔فیضان نے اپنی ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔۔اسکی بات پر زین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

ارمان بھی فریش ہو کر باہر ایا۔۔۔ساحل بھی اب کمرے میں آگیا تھا۔۔۔

آج سائڈ دیکھنے جانا تھا ان لوگوں نے۔۔۔

---,----------,----------,---------,---------

-------,----------,----------,----------

گڈ مارننگ سر۔۔۔آپکا ہی انتظار تھا آئے۔۔۔۔عدنان نے زین لوگوں کو افس میں داخل ہوتے ہی کہا اور اُسے لیے۔۔۔میٹنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

زین میٹنگ روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ بالوں کا جوڑا بنائے سفید رنگ کی شرٹ اور ریڈ رنگ کی پینٹ پہنے لبوں پر گہری سرخ رنگ کی لپسٹک لگائے۔۔۔بیٹھی تھی۔۔۔۔

بغیر دوپٹہ اُسے ااس حلیہ میں دیکھ کر زین کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔زویا اُس طرح کا لباس نہیں پہنتی تھی لیکن آرزو اور مہک کی زبردستی کرنے پر وہ یہ لباس پہننے پر مجبور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مہک مسکان اور آرزو۔۔۔میٹنگ روم میں موجود نہیں تھی کل جمعہ تھا اور انہوں نے کل کا پورا دِن آرفیج میں بچوں کے ساتھ گزارنا تھا اسی لیے وہ تینوں مال سامان لینے گئی تھی پھر انہوں نے آفس انا تھا۔۔۔

زویا کی نظر بھی سامنے اُٹھی تو زین کو سرخ آنکھیں لئے خود کی طرف دیکھتا پا کر اُسکے گلے میں گلٹی اُبھری۔۔۔۔

ساحل ارمان اور فیضان تو اپنی والیوں کو سامنے نہ پا کر بری طرح جھنجھلائے تھے۔۔۔۔

میں نے سائڈ پر موجود منیجر سے بات کر لی ہے ہمیں اگلے دس منٹس میں وہاں جانا ہے۔۔۔زویا نے اُن چاروں کے بیٹھنے پر اُن کو بتایا۔۔۔

تو کون چلے گا آپ میں سے۔۔۔زویا نے زین کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں جاؤنگا۔۔زین کی سرد آواز میٹنگ روم میں گونجی۔۔۔زویا کو پتہ تھا زین ایسا ہی کچھ بولنے والا ہے۔۔اُسے رہ رہ کر اُن تینوں پر غصّہ آرہا تھا جو اُسے آج آفس اکیلے بھیجا۔۔۔۔

زویا نے زین کی آواز پر اُسکی طرف دیکھا تو اُسے خود کو گھورتا پا کر فوراً اپنی نظریں جھکائیں۔۔۔اور اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

بھا۔۔سوری مس زویا۔۔۔باقی ممبرز نظر نہیں آرہے۔۔۔وہ تینوں جو اُن تینوں کو یہاں نہ دیکھ کر پیچین ہو گئے تھے آخر فیضان سے رہا نہ گیا تو پوچھ بیٹھا۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح زویا کو بھابھی بولنے والا تھا لیکن زویا نے اُسے جن نظروں سے دیکھا تھا اُس نے نہ بولنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر میں آفس آجائے گی پھر آپ جو کام رہ گئے ہے اُن سے ڈسکس کر لی جیئے گا تب تک میں اور مسٹر زین سائڈ کا وزٹ کر کے اتے ہے انتظار کے لیے معذرت۔۔۔وہ بس انے والی ہو گی۔۔۔۔

زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔گندمی شفاف چہرے پر مسکراہٹ۔۔۔اور ہونٹوں پر لگی سرخ لپسٹک میں وہ حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی کہ زین کی نظریں اُس پر سے ہٹنے سے انکاری تھی لیکن زین کو افس میں اُسکا اتنا تیار ہو کر انا اور اُس کے کپڑے ایک آنکھ نہیں بھائے تھے۔۔۔۔

چلے مسٹر زین۔۔۔زویا کا دل اندر سے کانپ رہا تھا زین کا چہرہ دیکھ کر جو اس وقت غصے کی وجہ سے تنا ہوا تھا اور اُسے اندازہ بھی تھا کہ زین کو غصّہ کیوں ایا ہے لیکن پھر بھی نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

زین زویا کی بات پر بغیر کچھ بھی بولے اُس کے پیچھے اپنے قدم بڑھائے لگا۔۔۔۔

اپنے پیچھے بھاری قدموں کی دھمک سن کر زویا کا دل دھڑکا لیکن سختی کا لبادہ اوڑھے۔۔۔ چلتی رہی۔۔۔۔

جبکہ زین کی نظریں افس میں موجود میل اسٹاف پر ٹکی ہوئی تھی جن کی آنکھوں میں زویا کو دیکھ کر چمک اور ستائش اُبھر رہی تھی۔۔۔اور یہ سب دیکھ کر زین کا پورا وجود جل رہا تھا اسکا دل چاہ رہا تھا آگے چلتی لڑکی کو اپنے اندر اس طرح چھپالے کہ کوئی اُسکی طرف دیکھ ہی نہ پائے۔۔۔ لیکن ابھی اُسے زویا پر انتہاء کا غصّہ تھا۔۔۔۔

-------,----------,----------,----------,--------

---,--------,----------,----------,-----

زویا نے چپ چاپ اپنی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔زین بھی چپ چاپ آکر اُسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

زویا نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔بظاھر وہ اپنے چہرے سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی کہ اس وقت اُسکے دل میں کتنی ہلچل مچی ہوئی ہے اصل میں وہ انتہاء کی نروس ہو رہی تھی لیکن اپنے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر ظاہر ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

زین اپنے ایک ہی ہاتھ کی مٹھی بنائے اپنے لبوں پر رکھے کوہنی ونڈو پر ٹکائے جیسے اپنے آپ پر ضبط کر رہا تھا۔۔۔

گاڑی سگنل پر رکی۔۔تو زین کی نظریں زویا کی ونڈو سے باہر گئی جہاں پر بائک پر دو لڑکے بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں کی نظریں زویا کے وجود پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔

یہی تک زین اب برداشت کر سکتا تھا۔۔۔زین کو لگ رہا تھا کچھ ہی دیر میں اُسکا وجود جل کر راکھ ہو جائے گا۔۔۔۔غصے کی زیاتی سے زین کی ہاتھوں اور ماتھے کی نسیں پھول کر واضح ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔زین سرد آواز میں زویا سے مخاطب ہوا۔۔

کیا مطلب۔۔۔زویا جو پورا راستہ زین کی نظریں اپنے وجود پر برداشت کر رہی تھی زین کے بولنے پر نہ سمجھی سے بولی۔۔۔۔

اردو سمجھ نہیں اتی۔۔۔یہ دوسرے ملک میں آکر تمہارے لباس کے ساتھ ساتھ کان بھی خراب ہو گئے ہے۔۔۔زین جو کب سے برداشت کیا جا رہا تھا آخر پھٹ پڑا۔۔۔۔

زین کی بات پر زویا کا رنگ سرخ پڑا۔۔۔

رو کو یہاں سے ہی ادھر اؤ۔۔۔زویا جو زین کی بات اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی تھی ۔۔۔زین کی بات پر غصے سے پلٹی۔۔۔

یہاں سے کیسے اؤادھر تمھاری گود میں نہ بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔زویا نے غصے میں جھنجھلا کر کہا۔۔اسکی بات پر زین کے بھینچے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

مجھے تو کوئی مسلہ نہیں انا ہے تو آجاؤ۔۔۔میں تو ساری زندگی تمہیں اپنی گود میں بٹھا سکتا ہوں۔۔۔زین نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن پل بھر میں اُسکے چہرے سے شوخی غائب ہوئی کیونکہ وہ لڑکے ابھی بھی زویا کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

اوہ جوک تھا ہنسا تھا اس پر ہی ہی ہی۔۔۔زویا چیرتے ہوئے لہجے میں بول کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر جا کر بیٹھی۔۔۔

زویا کے سیٹ سے ہٹنے پر زین نے جلدی سے ڈرائنگ سیٹ سنبھلی۔۔۔کیونکہ سگنل کھل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے اگے انا چاہا۔۔جب۔۔۔زین نے گاڑی سٹارٹ کی زویا اپنا آپ نہ سمنبھالتی ہوئی سیدھا زین کی گود میں گری۔۔۔۔

دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے اتنے نزدیک تھے کہ دونوں ایک دوسرے کی گرم جھلستی ہوئی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہے تھے۔۔۔

اتنے پاس سے زویا کی بھوری آنکھیں سرخ رنگ میں رنگے ہونٹ اور محبوب چہرہ اتنے پاس دیکھ کر زین کی بھی دھڑکنے تیز ہوئی۔۔۔زویا بھی اپنے اتنے پاس اپنے ستمگر کو دیکھ کر سٹل ہو گئی۔۔یہ ایک چہرہ تھا جسے زویا نے حد سے بڑھ کر چاہا تھا۔۔۔کالی گھٹا جیسی آنکھیں۔۔۔کھڑی

ناک۔۔انابی لب۔۔۔۔چہرے پر کالی داڑھی کالے بال جو جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔۔۔کتنا چاہتی تھی

وہ اِس انسان کو اور شاید آج بھی کہیں نہ کہیں یہ انسان اپنی جگہ اُسکے دل میں بنائے ہوئے تھا۔۔۔

آج بھی یہ انسان۔۔زویا کے دل کی ایک خاموش جگہ پر راج کر رہا تھا جسکو وہ جھٹلا رہی تھی۔۔۔۔۔

اور نہ جانے کتنی ہی لمحے ایسے گزرتے زین بھی بیخودی میں زویا کے چہرے پر جھکنے لگا تھا جب پیچھے سے اتے گاڑیوں کے ہورن کو سن کر دونوں جھٹکے سے ہوش میں آئے اور زویا جلدی سے اپنی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔دل کی دھڑکن رفتار پکڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

زین بھی اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا ڈرائیونگ پر متوجہ ہوا۔۔۔

زیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔زویا نے تُرش لہجے میں کہا۔۔۔

کوئی پروبلم ہے۔۔۔زین نے اُسکے سرخ پڑتے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بہت بڑی کیا ہے نہ تم ایسے مسکراتے ہوئے زہریلے لگ رہے ہو۔۔۔اور میں کسی زہریلے انسان کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی۔۔۔اسی لیے۔۔۔زویا نے زین کے چہرے کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ۔۔۔اب تو پوری زندگی اس زہریلے انسان کے ساتھ ہی گزرنے والی ہے اب کیا ہو گا۔۔۔زین نے اپنے ہونٹوں کو گولائی کی شکل میں دیتے ہوئے کہا۔۔۔

غلط فہمی ہے آپکی۔۔۔میں مرنا پسند کرونگی تمہارے ساتھ زندگی گزارنے سے بہتر ہے مرنا۔۔۔زویا نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر زین کا چہرے پر سے بھی شوخی غائب ہوگئی تھی۔۔۔زویا نے اپنا رخ ونڈو کی جانب کر لیا زین بھی خاموشی کے ساتھ ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔۔

--,----------,---------,---------

--,----------,----------,----------,----------,---------

_____

دونوں سائڈ پر پہُنچ گئے تھے۔۔۔چاروں طرف ہریالی تھی۔۔جبکہ موسم کے تیور بھی بدلے ہوئے لگ رہے تھے کینیڈا میں زیادہ تر موسم ابر آلود ہی رہتا تھا۔۔۔

زویا باہر نکلی تو سامنے ہی اُسے منیجر نظر آیا سامنے عمارت بننے کی تیاری شروع ہو چکی تھی سارا سامان پہنچ گیا تھا۔۔۔

good morning beautiful lady....

مسٹر جیک نے آکر زویا کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا۔۔۔۔

زین جو خود بھی گاڑی سے نکل گیا تھا ایک انگریز کو زویا کے سامنے ہاتھ بڑھاتا دیکھ اور اُسکے لفظ زین کا خون کھولا گئے تھے۔۔۔وہ تو پہلے سے زویا کی بات پر تپا ہوا تھا اب یہ۔۔۔۔

زویا نے مسکراہٹ کے ساتھ جیک کا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔۔

جب زین نے جلدی سے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر جیک کا ہاتھ تھاما۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔زین نے جیک کے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے کہا۔۔۔

hello sir....

جیک نے زبردستی مسکراتے ہوئے زین کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا۔۔۔۔

لال رنگ آپکے لیے ہی بنا ہے شاید۔۔۔جیک پھر بھی باز نہ ایا اور زویا کو ایک اور جملہ کہا۔۔۔

میرے خیال سے تمہیں کام پر دیہان دینا چاہیے۔۔۔ہم یہاں سائڈ دیکھنے آئے ہیں وہ ہم خود دیکھ لے گے جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔۔۔زین نے غصے میں سخت لہجے میں جیک سے کہا جیک بھی زین کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔۔۔

زویا بھی جیک کے فری ہونے پر گھبرا گئی تھی پہلے بھی بہت سے لوگ اُس کی تعریف کر دیتے تھے کیونکہ وہ ایک بزنس وومن تھی لیکن یہ گھبراہٹ زین کے ساتھ ہونے پر تھی۔۔۔۔

تم یہاں آکر سب کچھ بھول گئی ہو۔۔۔کس طرح کے کپڑے تم نے پہنے ہے۔۔۔زین نے زویا کے سامنے آکر غصے سے اپنی لال آنکھیں اُس کی بھوری آنکھوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

میں جو بھی کپڑے پہنو تمہیں اُس سے کیا۔۔۔زویا کو خود بھی آج اپنی ڈریسنگ بری لگ رہی تھی لیکن زین کو غصے سے بولا۔۔۔۔

میری بات کان کھول کر سن لو کپڑے وہ پہنو جس سے تمہارا جسم چھپ جائے تمہارے خدوخال ظاہر نہ ہو پورے راستے نہ جانے کتنی میلی نظروں نے تمہیں دیکھا ہے اور نہ جانے کیسے میں نے اپنے اوپر ضبط کیا ہے۔۔۔۔

لیکن آئندہ کے بعد ایسا لباس تم نہیں پہنو گی ائی سمجھ۔۔۔بلکہ ابھی گھر جا کر تم اپنا یہ لباس بدلو گی ۔۔۔زین نے ایک ہاتھ سے زویا کا بازو اپنی گرفت میں لے کر کہا۔۔اس کا لہجہ بلا کا سخت تھا۔۔۔ اور میں تمھاری بات کیوں مانو گی۔۔۔زویا کا ارادہ بھی گھر جا کر چینج کرنے کا تھا لیکن زین کا اسکو حکم دینا ایسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔۔

زویا میرا ضبط نہیں آزماؤں ورنہ یہ بات بھی تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں اپنی بات منوانے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔زین نے زویا کی بات پر اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی۔۔۔غصّہ ضبط کرنا چاہا ہو جیسے۔۔۔۔

زبردستی کرو گے۔۔۔اس کے علاوہ اتا بھی کیا ہے تمہیں۔۔۔زویا نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں کرونگا زبردستی حق رکھتا ہوں میں تم پر اس بات کو جیتنا جھٹلا سکتی ہو جھٹلاؤ لیکن تم بھی یہ بات اچھی طرح جانتی ہو کہ میں کتنا حق رکھتا ہوں تم پر۔۔۔۔زین نے زویا کے گال پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

حق کی بات مت کرو زین یہ حق تم تب ہی کھو چکے تھے جب بھری یونی میں تم نے مجھے اپنی بیوی ماننے سے انکار کیا تھا۔۔۔۔تب تم نے مجھے بیوی نہیں مانا تھا اب میں تمہیں اپنا شوہر نہیں مانتی

۔۔۔۔زویا نے زین کا ہاتھ جھٹک کر کہا۔۔اور سیدھا جا کر گاڑی میں بیٹھی اور وہاں سے چلی گئی

۔۔۔۔۔

زین نے غصے میں اپنے بالوں کو جکڑا۔۔۔۔

آخر کب تک ایسا چلے گا۔۔۔زین نے سوچا۔۔۔

میں معافی مانگ کر رہو گا آخر کب تک مجھ سے ناراض رہو گی ایک نہ ایک دن تو معاف کرو گی نہ

اور میں اپنی آخری سانس تک کوشش کرتا رہو گا۔۔۔۔

زین نے کہا اور پھر خود کام دیکھنے کی غرض سے آگے بڑھ گیا۔۔

سمجھتا کیا ہے آخر خود کو۔۔۔ حق حق کہاں کا حق پانچ سال پہلے یاد نہیں ایا تھا اُسے اب اچانک یاد

آگیا ہے میری مرضی جو کپڑے پہنوں۔۔۔

زویا غصے سے بولتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔۔۔

گھر میں کوئی نہیں تھا اور اب اُسکا موڈ بھی نہیں تھا واپس جانے کا اسی لئے چینج کر کے سونے کا پلین

کیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں میٹنگ روم میں ہی بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔۔۔جب میٹنگ روم میں ایک وجود داخل ہوا تینوں نے اپنی بیتاب آنکھیں اُس کی طرف کی۔۔۔

لیکن توقع کے بر عکس۔۔۔وہاں پر ایک خوبرو نوجوان کھڑا تھا نیلی پینٹ میں بلیک ہائینک پہنے وہ نوجوان اندر اُنہیں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سر آپ بیٹھ جائے میڈم اتی ہی ہو نگی۔۔۔عدنان کے بولنے پر وہ آرام سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔۔ارمان فیضان اور ساحل تفتیشی نظروں سے اُسے گھور کر دیکھ رہے تھے۔۔اور وہ اُنکی ایسی نظروں سے خائف ہو رہا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ اُس لڑکے سے کچھ پوچھتے جب وہ تینوں اندر داخل ہوئی تینوں نے لونگ شرٹ کے ساتھ جینز پہنی ہوئی تھی مفلر گلے میں لپیٹے اچھی لگ رہی تھی۔۔۔مسکان نے اپنے بالوں کو باندھا گیا تھا لیکن مسکان اور آرزو نے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔

سو آپ ہے مسٹر احمد۔۔۔۔۔مسکان نے اتے ساتھ اپنی کرسی پر بیٹھ کر سامنے موجود وجود سے پوچھا جبکہ وہ دونوں بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی فیضان ارمان اور ساحل کو فل نظر انداز کیا تھا۔۔۔۔

جی میں ہو۔۔۔احمد نے مسکراتے ہوئے کہا ویسے بھی تین خوبصورت لڑکیاں اُس کے سامنے موجود تھی اُسکی آنکھوں میں چمک سی آگئی تھی اور یہ چمک وہاں موجود لڑکوں نے بھی دیکھ لی تھی اسی لیے تینوں نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔۔۔

مسکان کے نمبر پر زویا کی کال ائی تو وہ باہر چلی گئی۔۔۔ساحل بھی فوراً سے اُس کے پیچھے نکلا۔۔۔ارمان اور فیضان احمد کو ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے ابھی سالم نگل جائے گے ۔۔۔۔

آپکو عدنان نے بتادی ہو نگی ساری ٹرم اور کنڈیشن۔۔۔اب اگر آپ رینٹ پر رہنا چاہتے ہیں تو شام کو گھر دیکھنے کے لیئے آجائے ایک بار گھر دیکھ لے گے تو شاید آپکو اور تسلی ہو جائے۔۔۔

مہک نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے کہا یہ صرف صرف فیضان کو دکھانے کے لیے کیا گیا عمل تھا۔۔۔۔

اسکے اتنے دلفریب انداز پر سامنے موجود احمد کی آنکھیں اور چمکی اور فیضان کا دل کیا اپنی چوڑیل کے بال ہی کاٹ کر اُسے گنجا کر دے۔۔۔۔

تسلی تو پہلے ہی ہو چکی ہے لیکن آپ اتنے پیار سے بلا رہی ہیں تو پھر میں شام میں اتا ہو گھر دیکھنے اور کل شفٹ ہو جاؤ گا۔۔۔احمد نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی جی بلکل آپ ایک کام کرے اپنا نمبر دے دیں مجھے تاکہ رابطہ رہے۔۔۔۔ابکی بر آرزو نے اپنے لہجے میں مٹھاس سمو کر کہا۔۔۔

جی آپ اپنا نمبر بتائے میں کال کرتا ہو۔۔۔احمد کو اور کیا چاہیئے تھا فوراً سے آرزو کا نمبر مانگا جو آرزو نے اسکو دے دیا۔۔۔

جبکہ ارمان کا دل کر رہا تھا یہ تو سامنے سے آرزو کو غائب کر دے یہ پھر اس جعلی انگریز کا گلا دبا دے

ایک منٹ آپ یہاں بیٹھے ہم ابھی اتے ہے۔۔۔مسکان نے فوراً سے کہا اور آرزو کے ساتھ آٹھ کر میٹنگ روم سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

ارمان اور فیضان کی تو جیسے دل کی مراد پوری ہو گئی تھی۔۔۔انکے جاتے ہی دونوں اپنی جگہ سے اٹھے۔۔۔

تو کیا نام ہے تمہارا۔۔۔ارمان نے احمد کے سامنے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔جبکہ ساتھ ساتھ اپنی آستینیں بھی اوپر کر رہا تھا۔۔۔۔

اح۔۔۔احمد۔۔۔احمد نے اُن دونوں کو یوں اپنے سر پر بیٹھے دیکھ دھیمی آواز میں کہا اُسے ان دونوں کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

تو گھر رینٹ پر چاہیئے تمہیں۔۔۔۔فیضان نے ابکی بار اپنی آواز کو بھاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

احمد نے پہلے نفی میں سر ہلایا پھر یکدم اثبات میں سر ہلایا۔۔بھلا وہ کیوں ڈرتا ان دونوں سے پورے افس میں لوگ تھے اگر یہ لوگ کچھ کرتے تو وہ وہ شور مچا دیتا ایسا احمد کا سوچنا تھا۔۔۔۔

ابھی جس کو تو دیدے پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جانتا ہے وہ کون ہے۔۔۔ارمان نے کہا۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔اور زور سے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے اگلا جملہ کہا۔۔۔

اِدھر احمد کا منہ ارمان کے تھپڑ سے دائیں جانب کو مڑا تھا فیضان کے تھپڑ مارنے پر واپس بائیں جانب کیا۔۔۔

ارمان نے اُسکا فون اٹھایا اور اُس میں سے آرزو کا نمبر ڈیلیٹ کیا۔۔۔

چل اب نکل یہاں سے اور کوئی گھر تُجھے رینٹ پر نہیں چاہیئے۔۔۔ورنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تُجھے ایسا گھر میں بھیج دونگا جہاں سے کبھی نکل نہیں پائے گا سمجھا۔۔۔فیضان نے احمد کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا نہیں کیا تم نے میرے ساتھ۔۔۔ان دو تھپڑ کو یاد رکھوں گا میں اور تم بھی یاد رکھنا۔۔۔احمد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھی بات ہے یاد رکھنا یہ اور اب یہاں آس پاس بھی نظر مت انا۔۔۔ارمان نے سخت لہجے میں کہا اور واپس آکر بیٹھ گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔

یار بہت زور سے مارا ہے انہوں نے مجھے۔۔۔مہک اور مسکان جو میٹنگ روم میں لگے کیمرے کی مدد سے سب کچھ دیکھ رہی تھی احمد کے اندر آکر کہنے پر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

سو سوری احمد۔۔۔اور شکریہ بھی تمھاری مدد کا۔۔۔آرزو نے معذرت خواہ لہجے میں کہا۔۔۔

احمد اُنکی سوسائٹی میں ہی رہتا تھا اور اُنکی جان پہچان بھی تھی اسی لیے انہوں نے احمد کو یہ سب کرنے کو کہا تھا۔۔

ارے شکریہ کی کیسی بات۔۔ تم لوگ بھی تو اتنی دفعہ میرے کام آئے ہو جب کبھی مصیبت میں ہوتا ہوں تو آجاتی ہو بچانے کے لیے۔۔۔ بری بہنوں کی طرح۔,۔۔۔۔۔۔۔

احمد بولتا ہوا سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔وہ ان چاروں کے بارے میں اچھی طرح سب کچھ جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

تم بیٹھو ہم اتے ہے ابھی۔۔۔ ذرا اُنہیں یقین تو دلائے کہ ہم واقعی ڈرے ہوئے ہے۔۔۔ مسکان نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے یہ کہاں گیا۔۔۔ آرزو نے اندر اتے حیران ہونے کا ناٹک کیا۔۔۔۔

وہ چلا گیا ہے کہہ رہا تھا اُسے کوئی اور گھر پسند آگیا ہے۔۔۔ فیضان نے فوراً سے جھوٹ کہا۔۔۔۔

اوہ اچھا اب ہم کیا کرے گے آرزو۔۔۔ مہک نے افسردگی سے کہا۔۔

پتہ نہیں۔۔۔ آرزو بولتی ہوئی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔ارمان نے ان دونوں کو اس طرح منہ لٹکائے بیٹھا دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

ایک بات بتاؤ۔۔۔ وہ جو تم دونوں اُس دن اُس سیریل کلر کا بول رہے تھے وہ مارتا کیسے ہیں مطلب کیا وہ پہلے دھمکی وغیرہ دیتا ہے۔۔۔۔ آرزو نے اپنے چہرے پر ڈر ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر ارمان اور فیضان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔اور آنکھوں میں جیسے ایک دوسرے کو اشارہ کیا کہ انہوں نے جو کیا تھا وہ صحیح تھا انکا پلین کامیاب ہو رہا ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔وہ جس کو مارنا ہوتا ہے اُسکے دروازے پر ایک لیٹر اور چاقو چھوڑ جاتا ہے۔۔۔پر تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔فیضان نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بس ایسے ہی۔۔۔مسکان نے بھی اپنے چہرے پر زبردستی مسکان لاتے ہوئے کہا۔۔۔

گھر رینٹ پر دے رہی ہو تم لوگ۔۔۔ارمان نے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔آرزو نے جھٹ سے کہا۔۔

کیا فائدہ ہمیں تو دو گی نہیں گھر رینٹ پر۔۔ویسے فیضی تُجھے پتہ ہے وہ سیریل کلر جیل سے فرار ہے نہ جانے اب کس کو مارے گا۔۔۔ارمان نہ پہلے مہک اور آرزو سے کہا اور پھر فیضان سے گویا ہوا۔۔۔

آپ کو چاہیئے تھا نہ رینٹ پر گھر آج آجائے گھر پر میں آپکو دکھا دونگی۔۔۔مہک فوراً سے بولی۔۔۔

اوہ پر آپ نے تو منع کر دیا تھا۔۔۔فیضان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں پر اب دینا ہے۔۔مہک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے ہم آکر پہلے گھر دیکھے گے پھر ہی بتائے گے کہ رہنا ہے یہ نہیں۔۔۔ارمان نے نخریلے لہجے میں کہا۔۔۔

ٹھی ک ہے پھر شام کو ہوتی ہے آپ سے ملا قات۔۔۔آرزو بولتی ہوئی باہر نکل گئی اُسکے پیچھے مہک بھی ہولی۔۔جبکہ وہ دونوں جو اُن سے بات کرنا چاہتے تھے دیکھتے رہ گئے لیکن پھر آگے کا سوچ کر مسکرا اٹھے۔۔۔

وہ دونوں یہ سمجھ رہے تھے کہ لڑکیاں اُن کے جھوٹے بنائے گئے سیریل کلر سے ڈر گئی ہے اسی لیے جلدی سے انکو گھر رینٹ پر دینے کے لیئے راضی ہوگئی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے یہ لڑکیاں اُن کو تگنی کا ناچ نچانے کے لیے اُنہیں گھر رینٹ پر دے رہی ہے۔۔۔۔

اور لڑکیاں یہی چاہتی تھی کہ اُن کو لگے کہ وہ ڈر کی وجہ سے ہو رینٹ پر دے رہی ہے اگر وہ ویسے ہی انکو رینٹ پر دینے کا کہتی تو وہ سمجھ جاتے کہ کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔

--,----------,----------,----------,----------

----,---------,----------,----------

اہ دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔۔مسکان جو ابھی زویا سے بات کر کے پلٹی تھی اپنے پشت پر موجود ساحل کے سینے سے ٹکرائیں۔۔۔

کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔ساحل نے ایسے پوچھا جیسے اُن دونوں کے درمیان سب کچھ صحیح ہو۔۔۔

زویا سے۔۔۔مسکان کو پتہ تھا کچھ الٹا بولے گی تو یہ سامنے موجود کٹھائی۔آنکھوں والا اُسکی جان نہیں چھوڑے گا۔۔۔

ہٹے راستہ دے۔۔۔مسکان نے جانا چاہا جب ساحل اُسکے سامنے آگیا اُس نے دوسری طرف سے جانا چاہا لیکن ساحل وہاں بھی سامنے آگیا۔۔۔

بات کرنی ہے تم سے۔۔۔ساحل نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر گھمبیر لہجے میں کہا اسکی بات پر مسکان نے اپنا جھکا سر اٹھایا۔۔۔

سفید ٹی شرٹ کے اوپر بلیو رنگ کی جینز کی جیکٹ نما شرٹ پہنے۔۔بلیو پینٹ میں بالوں کو لاپرواہ انداز سے ماتھے پر گرائے وہ مسکان کی دل کی دھڑکن بڑھا گیا تھا۔۔۔

اگر پروجیکٹ کے بارے میں کوئی بات ہے تو چل کر میٹنگ روم میں بات کرتے ہیں۔۔۔مسکان نے اسپاٹ انداز سے کہا۔۔

اپنی زندگی سے اپنی زندگی کے بارے میں بات کرنی ہے۔۔۔ساحل نے جھک کر اپنے کندھے تک اتی مسکان کے کان کے پاس سرگوشی کی۔۔۔۔

اسکی بات پر ایک پل کو مسکان کا دل دھڑکا اُس نے فوراً اُسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں اُس کے لئے محبت کا ایک جہان آباد تھا۔۔

لیکن پھر تلخیٔ سے مسکرائی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا اب کچھ بات کرنے کو رہ گیا ہے۔۔اور نہ ہی میں اپنی زندگی ہوں۔۔مسکان نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔کچھ ادھوری باتیں رہ گئی ہے ہمارے درمیان جو ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔ساحل نے مسکان کے تلخ لہجے کا جواب بھی نرمی سے دیا۔۔۔۔

دیکھے۔۔۔مسکان نے ضبط سے انگلی اٹھا کر ساحل کو کہنا چاہا۔۔۔۔

دیکھائے۔۔۔۔ساحل نے اُسکی انگلی میں اپنی انگلی لوک کی۔۔اور دلفریب انداز میں کہا۔۔۔اسکی اس حرکت پر پھر سے مسکان کی دل کی دھڑکن بڑھی پانچ سال پہلے کے سوئے ہوئے سارے جذبات جیسے تازہ ہو رہے تھے۔۔۔۔

تم پاس تھی تو محبت کے مراحل پر تھا جب تم دور ہوئی تب پتہ چلا کہ محبت کے مراحل تو کب کے ختم ہو گئے ہیں اب تو عشق کا سفر ہے۔۔۔جس میں محبوب اگر مل جائے تو آب حیات ہے اور اگر نہ ملے تو اُسکا ورد کرتے پوری زندگی گزارنی ہے۔۔۔ساحل نے مسکان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے لبوں تک لاتے چوم کر کہا اسکی بات اور حرکت پر مسکان کو سمجھ نہ ایا وہ کیا کہے وہ اُسے لفظوں کے جال میں بری طرح اُلجھا گیا تھا۔۔۔

محبت میں اعتبار بہت بری چیز ہوتی ہے۔۔۔محبت کی دیوار ہی اعتبار کی بنیاد سے بنتی ہے اور آپ نے وہی نہیں کیا تھا میرا۔۔۔مسکان نے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر کہا۔۔۔۔

اعتبار تم پر تھا اور ہے۔۔لیکن اُس وقت حالات ایسے تھے کہ میں کسی ایک کو ہی چنتا۔۔۔اور تم نے بھی تو سامنے لا کر ایک شرط رکھ دی تھی۔۔۔پھر کیا کرتا میں۔۔۔۔۔اپنی بچپن کی دوستی کو اپنی محبت کے آگے قربان کر دیتا۔۔۔۔

ساحل کو سمجھ نہ ایا کس طرح اپنی بات مسکان کو سمجھائے۔۔۔۔

جو بھی تھا بات ختم ہو چکی ہے سب ختم ہو چکا ہے۔۔۔مسکان نے سخت لہجے میں کہتے جانا چاہا۔۔۔۔

جب ساحل نے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

عشق سامنے ہو اور تم میں اتنی ہمت بھی ہو کہ اسکو اپنی زندگی میں لا سکتے ہو اور خدا موقع بھی دے رہا ہوں تو پھر ہر عاشق پر فرض ہے کہ وہ آخری سانس تک اپنے عشق کو پانے کی کوشش کرے۔۔۔

ساحل نے مسکان کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اگر نصیب میں ہی نہ ہو آپکے پھر۔۔خدا نے کچھ اور لکھا ہو تو۔۔۔۔۔مسکان نے ساحل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بیخودی سے کہا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا کینڈا انا پھر ہمارا یہاں انا تم سے سامنا ہونا۔۔ محض اتفاق ہے نہیں مسکان۔۔۔۔۔۔میرے رب نے مجھے موقع دیا ہے اپنی زندگی کو واپس پانے کا۔۔۔اور میں یہ موقع ضائع نہیں کرونگا۔۔۔۔

ساحل کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا اب کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں آپ میری بات۔۔۔مسکان نے تنگ اتے ہوئے کہا اس انسان کی باتیں اُسے ایک اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

سمجھ تم نہیں رہی ہو۔۔۔ غلطی تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے۔۔۔ میں معافی مانگ رہا ہو۔۔۔ کیوں ہماری محبت کو تم ایسے تماشا بنا رہی ہو۔۔۔ ساحل نے غصے میں آکر مسکان کو ایک دم سے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

میری دوستیں۔۔۔ مسکان نے کچھ کہنا چاہا جب ساحل نے اُسکی بات کاٹی۔۔۔۔

ٹھیک ہے سمجھ گیا تمہیں جو کرنا ہے وہ تم کرو اب مجھے جو کرنا ہے وہ میں کرونگا۔۔۔ لیکن یہ بات اپنے دل و دماغ میں بیٹھالو ہونا تمہیں میرا ہی ہے جلد یہ بدیر۔۔۔ کسی اور کو نہ تمھاری زندگی میں انے دونگا اور نہ تمہیں کسی اور کا ہونے دونگا۔۔۔

ساحل سمجھ چکا تھا وہ صرف زویا اور آرزو کی وجہ سے اپنے قدم اُسکی طرف نہیں بڑھا رہی تھی ۔۔۔اور اب اُسے پتہ تھا اُس نے کیا کرنا ہیں اس لیئے غصے سے بولتا ہوا وہاں سے روانہ ہوا۔۔۔

اُسکے جاتے ہی ایک آنسو مسکان کی آنکھ سے نکلا۔۔

اُسے لگتا تھا اگر وہ اپنا ایک قدم بھی اُسکی طرف بڑھائے گی تو اپنی دوستوں کا بھروسہ توڑ دے گی۔۔۔ ساحل کی غلطی یہ تھی کہ اُس نے اُس وقت اپنے دوستوں کو چنا تھا اور اُسے چھوڑ دیا تھا اور اگر ساحل کی جگہ وہ خود ہوتی تب بھی وہ یہی کرتی۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا اور ابھی وہ چاروں لاؤنج میں بیٹھی اپنے اپنے ہاتھ میں پکڑے سنیک سے لطف اندوز ہو رہی تھی مہک اور آرزو بتا چکی تھی اُنہیں کہ شام میں اُن چاروں نے انا ہے گھر دیکھنے ۔۔۔۔۔دوسری طرف ارمان اور فیضان بھی ساحل اور زین کو بتا چکے تھے۔۔۔۔

سب چیزیں دیکھ لی ہے نہ تم نے۔۔۔مسکان نے آرزو سے پوچھا اس کی بات اور زویا اور مسکان کو کافی دیر سے خاموش بیٹھی تھی آرزو کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں سب دیکھ لیا ہے۔۔آرزو نے کہا اتنے میں دروازے پر نوک ہوا۔۔۔

لگتا ہے اگئے۔۔۔۔۔زویا نے کہا اور فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی ساتھ میں وہ تینوں بھی آٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ایک منٹ میں کھولو گی دروازہ رُک جاؤ۔۔۔مہک نے جلدی سے اردو کو جاتے ہوا کہا۔۔اور سامنے رکھے ٹیبل سے ایک خوفناک صورت والا ماسک اٹھا کر چہرے پر پہنا جس سے اُسکے بال اور چہرہ چھپ گیا تھا۔۔۔۔۔

فیضان اور ارمان جو بلکل دروازے کے ساتھ کھڑے تھے فیضان اپنے ہاتھوں سے بال سیٹ کر رہا تھا۔۔۔جب مہک نے دروازہ کھولا۔۔۔

آآاء۔۔۔۔

اور اُسے دیکھتے ہی فیضان اور ارمان کی چیخ نکلی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔سوسوری مجھے پتہ نہیں تھا آپ لوگ ہے۔۔۔مہک نے ماسک اُتار کر مصنوعی میٹھے لہجے میں کہا۔۔۔

زین اور ساحل کو دیکھ کر ہی زویا اور مسکان واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

زویا تو ان لوگوں کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن مہک اور مسکان کا کہنا تھا وہ اُنہیں اپنے سامنے رکھ کر اذیت دینا چاہتی ہے اسی لئے رینٹ پڑ گھر دے رہی ہے۔۔۔

زویا اور مسکان کے یوں اندر واپس چلے جانے پر زین اور ساحل نے اپنے لب بھینچے۔۔۔۔۔

آجائے آپکو گھر دیکھا دیتے ہیں۔۔۔آرزو نے بول کر اپنے قدم گھر کے باہر رکھے۔۔۔

اُن چاروں کو حیرت ہوئی وہ تو یہ سمجھے تھے کہ گھر میں ہی رینٹ پر دینا ہے۔۔۔۔

زین نے ساحل کو اپنی آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔اور وہی رُک گئے فیضان اور ساحل مہک اور مسکان کے پیچھے چل پڑے۔۔۔۔

کہاں ہے گھر۔۔۔ارمان نے ساتھ چلتی آرزو سے پوچھا جس کے بال ہوا سے لہرا رہے تھے۔۔۔

بلیک رنگ کی کرتی کے نیچے کھلا ٹراؤزر پہنے وہ مشرقی لباس میں ارمان کے سارے ارمان جگا چکی تھی۔۔۔۔

بس یہ رہا۔۔۔آرزو نے ہاتھ سے اشارہ سامنے کی طرف کرتے ہوئے اُنکی توجہ سامنے مذبول کروائی۔۔۔

جہاں ایک چھوٹا سا کاٹیج نما گھر بنا ہوا تھا جو دیکھنے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ صرف دو ہی کمروں پر مشتمل ہے۔۔۔۔

فیضان اور ارمان نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر دوسری نظر اس گھر کی طرف کی۔۔۔جو تعبیر محل کے ساتھ ہی بنا ہوا تھا لیکن اُنکی نظر اُس پر نہیں پڑ پائی تھی جب بھی وہ یہاں آئے تھے۔۔۔۔۔

چلے اندر۔۔۔مہک نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا۔۔۔۔۔

ارمان نے دروازہ کھولا۔۔۔فیضان بھی اُسکی تقلید میں اندر بڑھ رہا تھا جب مہک نے اپنا پاؤں اُسکے آگے کیا اور یہ فیضان صاحب اپنے نئے کرائے کے گھر کی دہلیز پر پورے سیدھے منہ کے بل گرے تھے۔۔۔۔

ارمان جو حیرت سے اندر کا منظر دیکھ رہا تھا دھڑام کی آواز پر پیچھے مڑا تو فیضان کا سر بلکل اُسکے پاؤں کے نیچے تھا اور سامنے ہی مہک معصوم سا چہرہ لئے کھڑی تھی آرزو اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں لال ہو گئی تھی۔۔۔۔

فیضان کو کچھ پل لگا کہ اُسکی ناک کی ہڈی ٹوٹ ہی گئی ہو گی۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا یہ کارستانی مہک نے ہی انجام دی ہیں۔۔۔دانت پیستے وہ اٹھا۔۔۔۔

اور پھر گونجا تھا آرزو کا قہقہہ جبکہ فیضان کی شکل دیکھ کر ارمان کی بھی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔۔

مہک بھی اپنی ہنسی پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

کیونکہ گھر میں موجود مٹّی اُس کے پورے منہ پر لگ گئی تھی اور ناک فرش پر لگنے کی وجہ سے لال ہو گئی تھی۔۔۔ جس سے صاف واضح تھا کہ اُسے ناک پر لگی ہے۔۔۔۔۔

ایک پل کو اُسکی ناک پر سرخ نشان دیکھ کر مہک کو اُسکی فکر ہوئی لیکن پھر صبح اپنا گرنا یاد آیا تو ساری فکر اُرن چھو ہوئی۔۔۔۔

چپ کر۔۔۔ارمان جو ہنس رہا تھا فیضان غصے میں اُس سے گویا ہوا۔۔۔۔

فیضان نے غصے بھری آنکھوں سے مہک کی طرف دیکھا۔۔ جس نے اپنے کندھے اچکا دیے تھے ۔۔۔

فیضان بھی اُس سے بعد میں نپٹنے کا سوچ کر گھر کی طرف متوجہ ہوا تو اُس کا منہ بھی ارمان کی طرح حیرت سے کھول گیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ گھر میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں کبوتر کی بیٹ نہ پڑی ہو جبکہ کہیں کہیں تو کبوتر اپنی اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یہ لاؤنج کا منظر تھا۔۔۔ جہاں ہر طرف مٹّی ہی مٹّی اور بیٹ ہی بیٹ تھی۔۔۔۔۔

یہ گھر ہے۔۔۔ فیضان کے منہ سے صدمے کی صورت یہ لفظ ادا ہوئے تھے۔۔۔

جی بلکل وہ کیا ہے نہ ہمیں کبوتر پالنے کا بہت شوق ہے بلکہ ہر جانور پالنے کا۔۔۔۔۔اسی لیے ہم نے یہاں اپنے کبوتر پالے تھے جب آپ لوگوں کو رینٹ کا بولا تو پھر مجبوراً ہمیں سب کبوتر یہاں

سے روانہ کرنے پڑے۔۔۔ لیکن یہ جو تین چار آپکو نظر آرہے ہیں نہ یہ بچوں والے تھے تو اس لیے انکو ہم نے یہاں سے اٹھایا نہیں۔۔۔۔

مہک نے اندر راتے ہوئے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر ارمان اور فیضان کا دل کیا ان دونوں لڑکیوں کا گلا دبادے ایک تو پہلے ہی وہ جو یہ سوچ کر آئے تھے کہ تعبیر محل میں ہی رہے گے وہ ارمان بہہ گیا تھا اور اب یہ۔۔۔۔

آپ لوگوں کو لینا ہے تو بتائے ورنہ ایک اور بھی ہے جنکو گھر پسند آگیا ہے اور وہ تیار بھی ہیں ۔۔۔آرزو نے انکے حیرت زدہ چہرے دیکھتے ہوئے ایک اور ڈاؤ کھیلا۔۔۔۔

نہیں ہم نے لینا ہے بلکہ سمجھو لے لیا ہے۔۔۔ فیضان نے جلدی سے کہا وہ بس ان کے قریب رہنا چاہتے تھے اب چاہیں اُنہیں اس میں ہی کیوں نہ ایڈجسٹ کرنا پڑے ایسا نہیں تھا وہ کوئی فلیٹ نہیں لے سکتے تھے لیکن بس بات ان چاروں کے پاس اور انکو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے کی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر یہ رہی چابی۔۔۔ لیکن پہلے ہمارا کرایہ دے دیں۔۔۔ مہک نے چابی فیضان کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے اپنی آنکھیں پٹ پٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

فیضان نے اپنی جیب سے پیسے نکال کر مہک کے ہاتھ میں رکھے جس سے مہک کا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے ٹچ ہوا۔۔۔

ایک دوسرے کے لمس کو محسوس کر کے دونوں کے دل کی حالت عجیب ہوئی۔۔۔۔

مہک نے فوراً سے چابی۔۔۔ارمان کی طرف بڑھائیں۔۔۔

ارمان بھی آرزو کو دیکھ رہا تھا اب وہ یہاں تک پہنچ گیا تھا بہت جلد وہ اپنے اور آرزو کے درمیان سب صحیح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

آرزو اور زویا جلدی سے گھر سے نکلی۔۔ پیچھے وہ دونوں اب یہ سوچ رہے تھے کہ اس گھر کی صفائی کیسے کرنی ہیں۔۔۔۔

,----------,----------,----------,----------,----------,----------,----------,----------

#

زویا زین کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اپنے روم میں آگئی تھی اپنے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے۔۔۔اور خود اپنے دیہان میں مگن واشروم میں چلی گئی۔۔۔

میں تو کپڑے باہر ہی بھول ائی۔۔۔زویا کو اندر جا کر یاد آیا تو فوراً سے باتھ گاؤن پہن کے باہر ائی۔۔۔

ابھی وہ اپنے کپڑے اٹھا کر پلٹی ہی تھی کہ دروازے کی آواز پر متوجہ ہوئی جہاں سے کالی شرٹ اور پینٹ میں۔ملبوس زین اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ اندر ایا تھا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔

زویازین کو یوں اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ بھڑک کر بولی۔۔۔اپنے حلیہ سے بے نیاز

۔۔۔

زین نے ایک گہری نظر زویا کے سراپے پر ڈالی جو پنڈلیوں تک اتے باتھ گاؤن میں اُسکے سامنے

اپنی آنکھوں میں غصے سمائے بول رہی تھی پل میں اُسکی آنکھوں میں خمار اُترا۔۔۔

ملنے ایا ہوں اپنی بیوی سے۔۔۔زین نے جذبات سے بوجھل ہوتی آواز میں کہا۔۔۔

فضول نہیں بولا کرو۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔

زویا ابھی بولنے ہی لگی تھی کہ گیٹ پر سے اتی مسکان کی آواز سن کر اُسکی آنکھیں حیرت سے پہلے

اور تیزی سے زین کا ہاتھ پکڑ۔۔۔کر وہ واشروم میں داخل ہو کر دروازہ بند کر گئی اپنا ایک ہاتھ زین

کے لبوں پر رکھے۔۔۔وہ زین کے حد درجہ قریب تھی زین نے بھی موقع کا فائدہ اٹھا کر اُسکی قمر

کے گرد اپنا حصار باندھا۔۔۔۔

زویا کہاں ہو تم۔۔۔۔مسکان نے زویا کے کمرے میں آکر پوچھا۔۔۔۔

میں شاور لے رہی ہوں مسکان۔۔۔زویا نے اندر سے آواز لگائی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم شاور لے رہی لیکن کپڑے تو باہر ہی رہنے دیے ہیں۔۔۔مسکان نے بیڈ پر رکھے

کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں وہ میں لے لو گی۔۔۔زویا نے کہا جبکہ زین اپنا منہ اُسکے بالوں کے قریب کر کے اُسکی مہک کو اپنی سانسوں میں اُتار رہا تھا۔۔۔اور زویا اُسکی اس حرکت پر غصے سے لال انگارا ہو گئی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ مسکان زین کو اُسکے کمرے میں دیکھ لیں۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر میں کافی بنا لیتی ہوں۔۔۔مسکان بولتی ہوئی روم سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

زویا نے زین سے جلدی سے فاصلہ بنایا۔۔۔۔

کیا حرکت تھی یہ۔۔۔زویا نے غصے اور شرم کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ زین کا اُسکی قمر پر اپنی گرفت رکھنے پر اشارہ کیا۔۔

کچھ نہیں جب بیوی اتنے پاس آئے گی تو کون ایسا شوہر۔۔ہو گا جو اُسے اپنے مزید نزدیک نہیں کر لے۔۔۔۔۔۔۔زین نے زویا کے قریب اتے ہوئے اُسکی قمر پر دوبارہ سے اپنی گرفت کر کے اُسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

مسٹر زین دور ہٹے میں نہیں ہوں آپکی بیوی۔۔میرے قریب مت آئے۔۔۔۔زویا نے خود کو اُسکی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے کہا لیکن زین کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

پانچ سال ہجر میں تڑپا ہوں وصل کے لمحات کا شدت سے انتظار کیا آج جب پاس ہو۔۔۔تو کیسے خود کو تمہارے پاس انے سے روک سکتا ہوں۔۔۔۔۔زین کا لہجہ اور اُسکی آنکھیں خماری لئے ہوئے تھی۔۔۔۔

زین نے کہتے ہوئے اپنے لب زویا کی شہ رگ پر رکھے۔۔۔۔زین کے لمس پر زویا کی دھڑکنیں انتہاء کی تیز ہوئی۔۔۔۔۔

زین دور ہٹ جائے مجھ سے۔۔۔زویا نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔۔اس شخص کا لمس اُسے اپنے آپ میں نہیں رہنے دیتا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔زین نے ایک نظر زویا کی بند پلکوں کو اور سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور واپس اُسکی گردن پر جھک ایا۔۔۔۔

بس کر دے زین بس کر دے۔۔۔مجھے بے بس کر کے آپکو سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔مت دے اور اذیت مت دے۔۔۔۔یہ ہجر آپ نے ہی اپنی قسمت میں لکھا ہے خود آپ نے۔۔۔۔کیسے آپ میرے ساتھ وہ سب کچھ کر کے مطمئن ہے کیسے۔آخر۔۔۔۔

جب آپکا دل کیا آپ نے اپنا بنا لیا جب دل کیا دھتکار دیا کیوں آخر کیوں۔۔۔۔

میں بھی ایک جیگتی جاگتی انسان ہوں میرے بھی کچھ جذبات ہے میرے بھی کچھ خواب ہے ۔۔۔مجھے پورے بھرے مجمعے میں رسوا کیا اور اُسکے بعد اگئے مجھ سے معافی مانگنے۔۔۔اور اب کہتے ہے مجھ سے محبت ہے آپکو۔۔۔

کیسے معاف کر دو۔۔۔ نہیں کر سکتی نہیں معاف لوگوں کی نظریں انکے بولے گئے جملے نہیں نکلتے میرے ذہن سے زین نہیں نکلتے۔۔۔۔۔

زین جو زویا کی قربت پاتے ہی بیخود ہو گیا تھا اُسکی زویا پر گرفت ہلکی ہوئی تو زویا اُسے ڈھکا دیتی ہوئی روتی ہوئی بول پڑی۔۔۔زویا روتے روتے دیوار سے لگ کر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

زین نے اُسکا ہر لفظ اپنے دل پر چنگاری بن کر گرتا ہوا محسوس کیا تھا۔۔۔اُسے پتہ تھا اُس نے جو کیا وہ معافی کے قابل نہیں ہے لیکن وہ زویا کو کسی حال پر چھوڑ نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔وہ خود غرض تھا زویا کے معاملے میں۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے جو میں نے کیا وہ معافی کے قابل نہیں ہے۔۔۔لیکن پھر بھی میں اپنی آخری سانس تک تم سے معافی مانگتا رہو گا کبھی تو میرے لئے تمہارا پتھر دل پگھل جائے گا کبھی تو وہ دین آئے گا اور میں اُس کے لئے کوشش کرتا رہو گا۔۔۔۔

زین نے قرب زدہ لہجے میں کہا اسکے لہجے میں نمی گھل گئی تھی وہ ہستی جسے اُس نے سب سے زیادہ چاہا تھا آج اُس کے سامنے بلک بلک کر اُسی کی وجہ سے رو رہی تھی اور وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا کیسی بے بسی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپکی ہر کوشش بیکار ہے۔۔۔۔زین کی بات پر زویا نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے ہی جواب دیا۔۔۔۔

میں کوشش کرتا رہوں گا کبھی نہ کبھی تو اُس کا صلہ ملے گا مجھے۔۔۔زین نے زویا کی بات پر اذیت بھری مسکان چہرے پر سجا کر کہا۔۔۔۔

کبھی نہ کبھی تو تمہارا پتھر دل میرے لئے نرم ہو گا۔۔۔ کبھی تو مجھے اپنی پورانی زویا ملے گی جو مجھ سے شدت سے محبت کرتی تھی۔۔۔۔زین کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اُس کے گال سے بہتا ہوا اُسکی داڑھی میں جذب ہوا اور پھر وہ رکا نہیں وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے زویا کے رونے میں اضافہ ہو گیا۔۔۔۔

زویا تو اج بھی آپ سے محبت کرتی ہیں بے انتہا کرتی ہیں لیکن آپ نے جو کیا اُس کے بعد یہ محبت دل کے ایک کونے میں صمنبھال کر رکھ لی ہے معاف نہیں کر سکتی۔۔۔ میں۔۔۔زویا ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔۔۔

آسان نہیں ہوتا اپنی محبت سے نفرت کا پرچار کرنا۔۔ جس سے سچی محبت کی جاتی اُسے کبھی بھولا نہیں جاتا ہم جیتنا کہہ لے کہ ہم بھول گئے ہیں لیکن وہ محبت آج بھی ایک حسین یاد کی صورت میں دل کے کسی کونے میں محفوظ ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اور کبھی اذیت کی صورت میں۔۔

زویا نے دھڑکتے دل کے ساتھ یونی میں قدم رکھا تھا باقی تینوں بھی ساتھ ہی یونی میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

یونی میں داخل ہوتے ہی ہر کوئی رُک کر اُنہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا کچھ کی آنکھوں میں غصّہ تو کچھ کی آنکھوں میں حیرتِ اور ترس تھا جبکہ کچھ تمسخر آمیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

یہ۔۔یہ لوگ کیوں ہمیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔زویا نے ساتھ چلتی آرزو سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں شاید پہلے ان لوگوں نے حسین لڑکیاں نہیں دیکھی اس لئے۔۔۔اُن لوگوں کا دیکھنا تو آرزو مہک اور مسکان کو بھی عجیب لگ رہا تھا۔۔۔۔

مہک کی نظر اچانک دیوار پر پڑی اور دیکھتے ہی دیکھتے اُسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔فوراً سے آرزو کا بازو ہلا کر اُسے متوجہ کیا۔۔۔

اُن دونوں کو حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ ایک جگہ دیکھ کر زویا اور مسکان بھی اُس طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

لیکن نظر پڑتے ہی زویا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔جہاں پر اُسکی اور زین کی کچھ تصاویر لگی ہوئی تھی جن میں جب زویا نے زین کو تھپڑ مارا تھا اور اُسکے بعد زین کا لال انگارا ہوتی نظروں سے اُسکی طرف دیکھنے کی بھی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔۔

زویا کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی ابھی تو اُسے یہاں اے زیادہ وقت بھی نہیں ہوا تھا اور ابھی سے یہ سب۔۔۔

مہک یہ سب۔۔۔زویا سے بولا نہ گیا۔۔

کچھ نہیں ہے چلو تم۔۔۔کلاس میں چلو۔۔ نظر انداز کرو یہ سب۔۔۔آرزو نے زویا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

کیسے نظر انداز کرو آرزو میری تصاویر لگی ہوئی ہے ہر جگہ۔۔۔زویا کی آنکھیں پل میں نمی سے بھر گئی تھی۔۔۔۔

تم کیوں فکر کرتی ہو ہم ابھی جا کر دین سے بات کرتے ہیں اور جس نے یہ حرکت کی ہے اُسے چھوڑو گی نہیں میں۔۔۔ مہک نے نرمی سے زویا سے کہا اور اُسے لیے کلاس کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔۔ پیچھے سب لوگوں میں چے مگوئیاں شروع ہو گئی تھی۔۔۔

یونی کی پارکنگ میں ایک تیز رفتار جیپ رکی۔۔۔۔

جس میں سے سفید ہوڈی اور بلیک جینز پہنے بالوں کو لاپرواہ انداز میں ماتھے پر چھوڑے سفید رنگ کے ہی جوگرز پہنے کندھے پر بیگ ڈالے زین اُترا تھا۔۔۔

خوبصورت چہرہ بلکل اسپاٹ تھا کالی گھوڑ جیسی نگاہوں میں سختی کا تاثر تھا۔۔۔۔

اُسکے ساتھ ہی لال رنگ کی بٹنوں والی شرٹ جو کھلی ہوئی تھی اندر سفید سفید ٹی شرٹ اور کالی پینٹ میں ساحل اُترا۔۔۔۔

ساتھ ہی نیلے رنگ کی ٹی شرٹ اور سر پر ہمیشہ کی طرح کیپ پہنے فیضان ایک چھلانگ کے ساتھ جیپ سے اُترا تھا انکے اترتے ہی ارمان جو ڈارک گرین رنگ کی شرٹ اور وائٹ پینٹ میں ملبوس تھا جیپ کو پارک کرنے کی نیت سے جیپ آگے بڑھا گیا۔۔۔۔۔

کچھ ہی منٹ بعد ارمان بھی آگیا اور پھر چاروں ایک ساتھ یونی میں داخل ہوئے۔۔۔۔

لیکن یونی میں جاتے ہی جب زین کی نظر اپنی اور زویا کی تصویر پر پڑی۔۔۔اُس کی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔آنکھیں جو پہلے ہی سختی کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھی پل میں لال ہو گئی۔۔۔

کس نے کیا ہے یہ سب پتہ کرو۔۔۔زین نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ جس نے یہ کیا ہے وہ اُسے اپنے ہاتھوں سے زندہ زمین میں دفنا دے۔۔۔۔اُسے پتہ تھا یونی میں انکے گروپ کی ہر چھوٹی سی چھوٹی بات پر بھی نظر رکھی جاتی ہے۔۔۔ایک طرح سے اُسے پتہ تھا کہ اس بات کا بتنگڑ بھی بنایا جائے گا۔۔۔۔

اور کون کر سکتا ہے۔۔۔اُسی خبیث انسان نے کیا ہو گا یہ۔۔۔ساحل نے غصے سے کہا۔۔۔۔

اسکی بات سنتے۔۔۔زین کے قدم آڈیٹوریم کی جانب بڑھے۔۔۔۔

پیچھے وہ تینوں بھی اُسکی تقلید میں چل پڑے۔۔۔اُنہیں پتہ تھا آج عمیر نے زین کے ہاتھوں بچنا نہیں ہے۔۔۔۔

عمیر ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔شروع سے ہی اُسکی زین سے نہیں بنتی تھی اور وجہ یہ تھی کہ پوری یونی اُس سے زیادہ زین اور اُسکے گروپ کی فین تھی۔۔۔ہر جگہ اور ہر کسی کی زبان پر بس زین اور اُسکے گروپ کا نام ہوتا تھا۔۔۔اور یہی بات عمیر سے ہضم نہیں ہوتی تھی۔۔حسد کا شکار عمیر ہمیشہ زین کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔اور خود ہی اپنا تماشا کروا بیٹھتا تھا۔۔۔زین کی ہر چیز میں جیت اُسے بلکل نہیں پسند تھی۔۔۔وہ بس زین کو ہارتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا اور کل جو کچھ ہوا اُسے موقع مل گیا تھا۔۔۔۔۔

زین جیسے ہی آڈیٹوریم پہنچا سامنے ہی اُسے عمیر چند لڑکوں کے ساتھ بیٹھا دیکھا۔۔۔

زین نے اُس تک پہنچتے پوری قوت سے اُسکے منہ پر مکا مارا عمیر جو اس وار کے لیے تیار نہیں تھا پیچھے کو گرا۔۔۔

ہزار بار تُجھے وارن کیا ہے میرے معاملات سے دور رہیں لیکن تُجھے سمجھ نہیں آتی۔۔۔زین نے اُسے اٹھنے کا موقعہ دیے بغیر اُسکے چہرے پر لگاتار وار کیا۔۔۔۔

زین بس کر۔۔۔ارمان اور ساحل نے زین کو پیچھے کیا ورنہ شاید اج زین عمیر کو مار دیتا۔۔۔کل کا سارا غصے بھی اُس نے عمیر پر ہی نکال دیا تھا فیضان تو پاس کھڑا بل گم چباتا لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔

عمیر کے ساتھ موجود لڑکوں نے جلدی سے نڈھال سے عمیر کو اٹھایا تھا۔۔۔

زین نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر اپنے اشتعال پر قابو کرنا چاہا۔۔۔لیکن غصّہ تھا جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا بار بار نظروں کے سامنے زویا کا سراپا لہرا رہا تھا۔۔۔۔اور باہر لگے پوسٹر جن میں جعلی الفاظ میں "یونی کے موست ہینڈ سم زین کو پڑا لڑکی کا تھپڑ" کے الفاظ اُسکی آنکھوں کے پردے پر لہرا رہے تھے۔۔۔۔

میں گھر جا رہا ہو۔۔۔زین نے فقط اتنا۔۔کہا اور باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

---,---,---,---,---,---,---

,---,---,---,---

اُن چاروں نے دین سے شکایت کی تھی جنہوں نے فوری طور پر یونی میں لگے تمام پوسٹر اُتروا لیے تھے۔۔۔

زویا اب بھی کشمکش میں تھی کہ ایا وہ زین سے جا کر معافی مانگے یہ نہیں۔۔۔ کیونکہ ان سب کے بعد تو اُسے لگ رہا تھا زین اُسکا گلا دبا دے گا۔۔۔۔۔

وہ چاروں گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھی جب زویا کی نظر زین پر پڑی۔۔۔۔ جو سامنے ہی شاید گھر جانے کے لیے یونی کے خارجی دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میں اتی ہو۔۔ تم لوگ یہی رہنا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ زویا نے جلدی سے کہا اور اُن تینوں کو چھوڑتی تیز قدموں کے ساتھ زین کی طرف بڑھی۔۔۔۔

وہ تینوں بھی زویا کے ساتھ جانا چاہتی تھی لیکن پھر رُک گئی۔۔۔

بات سنے۔۔۔ زویا نے ہمت کرتے زین کے پیچھے اپنے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنے پیچھے ایک نرم نسوانی آواز پر زین کے چلتے قدم رُکے۔۔۔۔

زین کے رکنے پر زویا نے اپنا سانس بحال کیا جو تیز تیز چلنے سے پھول گیا تھا۔۔۔ اور زین کے سامنے ائی دل تو زور وسے دھڑک رہا تھا لیکن اُسے معافی مانگنی تھی۔۔۔۔۔

زین اپنے سامنے زویا کو دیکھتے اپنی لال ہوتی انکھیں بند کر گیا۔۔ ابھی وہ بہت غصے میں تھا اور زویا کے سامنے انے پر اور بڑھ گیا تھا۔۔۔

مجھے۔۔۔آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔زویا نے بہت ہمت کر کے یہ الفاظ بولے۔۔لہجہ ویسے ہی نرم تھا۔۔۔

لڑکی تم اپنا پہلے ہی بہت نقصان کروا چکی ہو مجھے ٹھپر مار کر جو میں نے ابھی تک تمہیں پہنچایا نہیں ہے لیکن بہت جلد ارادہ رکھتا ہو۔۔۔اب بہتر یہی ہو گا کہ میرے سامنے مت اؤ۔۔۔ورنہ تمھاری ننھی سی جان اتنا نقصان برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔زین کے لہجے میں بلا کی سختی تھی جو زویا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ڈورا گئی تھی اوپر سے اُسکے الفاظ اُسکے ڈر کو مزید بڑھا گئے تھے۔۔۔۔

پر میری بات تو سنے۔۔۔زویا کی آنکھوں میں نمی کا عنصر تھا اور یہ نمی چہرے پر معصومیت اور نرم لہجہ زین کو بہت بری طرح ڈسٹریکٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

پرور کچھ نہیں میں بہت اچھے طرح جانتا ہو تم جیسی لڑکیوں کو جن کے دماغ میں یہی بات ہوتی ہے کہ پہلے کسی امیر لڑکے کو اپنی اس معصومیت کے جال میں پھسائو۔۔اُس سے پیار کا ناٹک کرو ۔۔۔پھر اُس کے خوب پیسے حربوں۔۔۔اور چلی جاؤ۔۔۔زین شدید غصے میں یہ الفاظ بول رہا تھا۔اوپر سے زویا کا چہرہ جو اُسے بری طرح ڈسٹرکٹ کر رہا تھا اُسے خود نہیں پتہ تھا وہ کیا بول رہا ہے۔۔۔۔

میں آپ سے معافی مانگنے ائی تھی لیکن آپ اس قابل ہے ہی نہیں کہ آپ سے معافی مانگی جائے۔۔مجھے پتہ تھا میں نے غلطی کی ہے لیکن اب لگ رہا ہے بلکل صحیح کیا تھا آپ جیسی نیچ سوچ

رکھنے والے انسان کے ساتھ یہی کرنا چاہیئے۔۔۔۔زین کی باتوں پر زویا کی آنکھوں میں حیرانی اُبھری اُس کا ایسا تو کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔اور نہ وہ ایسی گھٹیا سوچ رکھتی تھی۔۔۔۔

اسی لیے سخت لہجے میں بولی۔۔۔

اور پیار وہ بھی آپ سے۔۔۔آپ جیسے انسان سے صرف زویا خان نفرت کر سکتی ہے پیار نہیں نہ ہی میرے اتنے برے دِن آئے ہے کہ آپ جیسی سوچ رکھنے والے انسان سے پیار کا ناٹک بھی کرو۔۔۔زویا کے لہجے میں سختی غصے تھا وہ کہتی ہوئی فوراً سے وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے جو لہجہ شہد کی طرح میٹھا تھا اُس میں بلا کی سختی آگئی تھی۔۔۔۔۔۔

زین نے ضبط سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔

یہ لڑکی اج بھی اُس کا ضبط آزما کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

زویا خان۔۔۔زین نے زیرِ لب نام دوہرایا۔۔۔۔اور یونی سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔زویا کے الفاظ اُسے کے اشتعال کے گراف کو مزید بڑھا گئے تھے۔۔۔۔

زویا کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔وہ جب اُن تینوں کے پاس ائی جو کب سے اُسے اور زین کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔تینوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

کیوں ہر دفعہ عورت کے کردار کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔۔کیوں ہر دفعہ مرد کی غلطی کو چھوڑ کر عورتوں کو اُنکے نے کردہ گناہوں کی سزا دی جاتی ہے میں معافی مانگنے گئی تھی کہ غلطی میری تھی لیکن اس نے تو پلٹ کر میرے کردار کو ہی بول دیا۔۔۔زویا نے ہچکی بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک نے فوراً سے اُسکو گلے لگایا۔۔۔جبکہ اُن تینوں کو زین پر انتہا کا غصّہ آرہا تھا۔۔۔جس نے انکی معصوم دوست کو رُلا دیا تھا۔۔۔

زویا چپ ہو جاؤ ہم یہاں پر پڑھنے آئے ہے ہمیں ان سب معاملات سے دور رہنا ہے ٹھیک ہے ۔۔۔یہاں کسی سے بھی کوئی بھی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

آرزو نے زویا سے کہا۔۔۔

مسکان کا تو بس نہیں چل رہا تھا سا حل کا گلا دبا دے جو سارے فساد کی جڑ تھا۔۔۔۔

آرزو کی بات پر زویا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔اُسے اس انسان سے نفرت سی محسوس ہو رہی تھی کیا تھا یہ انسان جس نے دو ملاقاتوں میں ہی زویا کو خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زین غصے میں گھر آیا تھا اور اتے ساتھ اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا۔۔۔بیڈ پر بیٹھا ہاتھ میں سگریٹ تھامے وہ مسلسل زویا کے بارے میں سوچا جا رہا تھا۔۔۔

بچپن سے لے کر آج تک اس پر کسی نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا پھر زویا کا اس کو تھپڑ مارنا تمام یونی کے سامنے لوگوں کی نظروں میں اپنا مذاق دکھتا ہوا محسوس ہوا تھا زین کو جس طرح سے سب اسکو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اور پھر آج عمیر کا اُسکی امیج خراب کرنا اور پھر اُسی لڑکی سے ہوئی تکرار۔۔۔زین نے ایک گہرا کش لیتے اپنا سر بیڈ کراؤن سے لگایا تھا۔۔۔۔

اُسے پتہ تھا وہ غصے میں زیادہ بول گیا تھا لیکن پھر زویا کا یہ بولنا کہ وہ اس جیسے انسان سے پیار کا ناٹک بھی کرنا اپنی توہین سمجھتی ہے اُسکی مردانا انا کو ٹھیس پہنچا گیا تھا۔۔۔

ایک دم سے غصّہ عود آیا۔۔۔

تمہیں حساب تو دینا ہو گا زویا خان۔۔۔۔

زین نے کہتے ساتھ ہاتھ میں تھاما سگریٹ بجھایا۔۔۔

ایک دم سے اُسکا معصوم چہرہ اور بھیگی آنکھیں ذہن کے پردوں پر لہرائیں۔۔۔۔لیکن پھر سر جھٹک دیا۔۔۔۔اور فون اٹھایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔زویا خان کراچی یونیورسٹی کی سٹوڈنٹ صبح تک ساری ڈیٹیلز مجھ تک پہنچ جانی چاہئے ۔۔۔۔

دو دو غلطیاں کر دی تم نے زویا خان۔۔۔دونوں کا حساب دینا پڑے گا۔۔۔

فون پر اپنے خاص بندے کو حکم دیتا وہ اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔اب جب تک یہ زویا سے تھپڑ کا بدلہ نہیں لے لیتا اُسے چین نہیں انا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا کا دل تو تھا کہ ہوسٹل چلی جائے لیکن کل بھی اُن لوگوں نے کلاس نہیں لی تھی اسی لیے اُسے رکنا پڑا۔۔۔۔۔

یار تم لوگ کلاس میں جاؤ میں ذرا پانی کو بوتل لے کر اتی ہوں لانا بھول گئی تھی میں ہوسٹل سے۔۔۔آرزو نے عجلت بھرے انداز میں کہا اور کینٹین کی طرف بڑھ گئی۔۔۔وہ تینوں نفی میں سر ہلاتی کلاس لینے چلی گئی۔۔۔۔

آرزو ابھی کینٹین میں داخل ہونے ہی لگی تھی کہ باہر نکلتے ارمان سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔۔آرزو نے غصے سے کہہ کر جب سامنے دیکھا تو آنکھوں میں بھی غصّہ بھر گیا۔۔۔۔

ارمان بھی آرزو کو دیکھ کر ایک دم سے لال ہو گیا اس کی بچپن کی عادت تھی جب بھی وہ غصّہ ہوتا تھا اس کی کان کی لو لال ہو جاتی تھی اور اب بھی یہی ہوا تھا۔۔۔۔

میں دیکھ کر ہی چل رہا تھا لیکن شاید آپ کی آنکھیں خراب ہو گئی تھی۔۔۔ارمان نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

جس پر آرزو نے اپنی آنکھیں گھمائیں اُسے جلدی جانا تھا اسی لیے نظر انداز کرتی ہوئی آگے بڑھی کہ ارمان جو غصے سے بھرا بیٹھا تھا اپنا پاؤں آگے کیا۔۔۔

جس سے آرزو سیدھا زمین پر گرتی لیکن بروقت ٹیبل کا سہارا لیتے خود کو گرنے سے بچایا۔۔۔

بچ بچ اس بار تو بچ گئی اگلی بار نہیں بچ سکو گی۔۔۔ارمان کو تھپڑ مارنے کی سزا رہتی ہے بیبی ڈول ۔۔۔ارمان نے اُسکے قرب جھک کر تمسخرانہ لہجے میں کہا۔۔۔اور اپنی ایک آنکھ دبائی ۔۔۔۔آرزو اُسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوہ بیبی بوائے کو ایک تھپڑ اتنا برا لگ گیا۔۔۔۔کہ سب کچھ چھوڑ کر دوسروں کو گرانے کی کوشش کرتا پھر رہا تھا۔۔۔۔۔ارمان کے پیچھے ہٹتے ہی آرزو نے ایڑیاں اونچی کرتے ہوئے اس کے چہرے سے چند انچ کے فاصلے پر اُسکے چہرے پر جھکتے ہوئے کہا اور اسی کی طرح اپنی ایک آنکھ دبائی۔۔۔

ارمان کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔۔۔اتنی ہمت آج تک اس کے سامنے کسی نے نہیں کی تھی۔۔۔

آرزو مسکراتی ہوئی پیچھے ہوئی۔۔۔

ارمان نے اپنی زندگی میں پہلی لڑکی دیکھی تھی جو ڈٹ کر بغیر ڈرے اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی تھی۔۔۔

دیکھ لو نگا میں تمہیں۔۔۔ارمان جو یک تک حیرت اور ستائش سے آرزو کی ڈارک براؤن آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اُس کے ہٹنے پر حصار سے نکلتا ہوا بولا۔۔۔

ابھی دیکھ لو۔۔۔آرزو جو پانی کی بوتل لینے کے لئے مڑی تھی ارمان کی بات پر پلٹ کر کھا جانے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

ارمان ایک تیز نظر اُس پر ڈال کر آگے بڑھا کینٹین کے سارے لوگ اُن کی طرف متوجہ تھے اور کافی دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔اسی لئے ارمان نے وہاں سے جانا ہی ضروری سمجھا۔۔۔

جب آرزو نے فوراً سے اپنا پاؤں آگے کیا۔۔۔ارمان زمین پر گرتے گرتے بچا۔۔۔۔

چچ چچ چچ دیکھ کر دوسروں کو گرانے کے چکر میں خود نہ گر جانا آپ۔۔۔۔آرزو نے اپنی آنکھوں میں معصومیت سمو کر معصومانہ لہجے میں کہا ایک پل کو اسکا معصوم چہرہ دیکھ کر ارمان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی جس کو اُس نے فوراً سختی کے لبادے میں چھپا لیا۔۔۔۔

اور بغیر کچھ بولے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

ہو گئی فلم ختم۔۔۔اب آپ سب اپنا اپنا کام کر سکتے ہیں۔۔۔آرزو نے پلٹ کر تیز آواز میں سب سے کہا جو اپنا کام چھوڑ کر اُن دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔آرزو کے بولنے پر سب اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یونی سے آکر وہ چاروں اب ہوسٹل میں ساتھ بیٹھی ہوئی تھی زویا نے زین کا بولا گیا ہر لفظ اُن تینوں کے گوش گزار کر دیا تھا اُسکی بات پر تینوں پریشان بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

ارے میری جند جانی کیوں ٹینشن لیتی ہو۔۔۔بتاؤ یہ کوئی فلم ہے جہاں وہ اب تم سے بدلہ لے گا اور اگر لیں بھی تو منہ طور جواب دینا جانتے ہے ہم۔۔۔۔مہک نے زویا کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے شریر لہجے میں کہا اسکے انداز پر زویا مسکرا گئی۔۔۔

اللہ ماشااللہ کیا خوبصورت چیز دیکھ لی میں نے یہ تو دنیا کی سب سے حسین چیز ہے۔۔۔مہک نے ڈرامائی انداز میں کہا۔۔۔۔

کیا دیکھ لیا۔۔۔زویا جلدی سے سنجیدہ ہوتی ادھر اُدھر نظریں ڈورا کر پوچھنے لگی۔۔۔مسکان اور آرزو نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔

یہ چیز۔۔مہک نے اپنی انگلیوں کی مدد سے زویا کے لبوں کو مسکراہٹ کی شکل دیتے ہوئے کہا اسکی بات پر اور تعریف پر زویا کا رنگ لال ہوا۔۔۔۔

بس اب ٹینشن نہیں لینے کا بلکہ دینے کا۔۔۔آرزو نے اپنی انگلی زویا کی طرف اٹھا کر کہا۔۔زویا نے اسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔جتنا وہ زین کی دھمکی سے ڈر گئی تھی اتنا ہی اُسکی عزیز جان دوستوں نے اُسکی ہمت بڑھادی تھی۔۔۔۔۔

زویا کو ریلیکس کر کے اب وہ تینوں سوچ چکی تھی پہلے تو مسکان نے ساحل سے بات کرنی تھی اور پھر تینوں نے مل کر پوسٹر لگانے والے کو ڈھونڈھنا تھا جس کی وجہ سے اسکی دوست اتنی ٹینشن میں تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا کی ساری معلومات اس وقت زین کے موبائل پر تھی جسے وہ بہت غور سے پڑھ رہا تھا ساتھ میں ملی زویا کی تصویر کو اُس نے نہ جانے کتنی بار زوم کر کے دیکھا تھا۔۔۔

زویا کی براؤن آنکھیں۔۔۔گلابی لب اور گندمی رنگت کا چہرہ اُسے بار بار اپنی جانب راغب کر رہا تھا۔۔۔۔

ایک آخری نظر موبائل پر ڈال کر اُس نے اپنی جیب میں رکھا آئینے میں خود کو دیکھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔لال ہوڈی اور بلیک جینز میں اپنے ہاتھ میں بیش قیمتی گھڑی پہنے۔۔۔وہ یونی جانے کے لئے بلکل تیار تھا وہ زیادہ تر ہوڈی ہی پہنتا تھا جو اس پر جچتی بھی بہت تھی۔۔۔

بیگ کو کندھے پر ڈال کر وہ یونی کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ تینوں باہر جیپ میں اُسکا انتظار کر رہے تھے۔۔

وہ چاروں ابھی کلاس لے کر نکلی ہی تھی جب ایک لڑکی آن کے پاس ائی

۔۔۔آپ میں سے زویا کون ہے۔۔۔

میں ہو۔۔۔زویا نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کو دین نے اپنے آفس میں بلایا ہے۔۔۔لڑکی بولتی ہوئی فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

تم لوگ جاؤ لائبیری میں وہی اتی ہوں۔۔۔۔زویا نے تینوں سے کہا جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

مجھے بھی ایک کام ہے میں بھی اتی ہوں۔۔۔زویا کے جاتے ہی مسکان نے آرزو اور مہک سے کہا۔

۔

کیا کام ہے۔۔مہک نے مشکوک نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔

ہیں بس تم دونوں جاؤ میں اتی ہوں۔۔۔مسکان بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

پیچھے وہ دونوں بھی پوسٹر لگانے والے کا پتہ کرنے نکل پڑی اتنی آسانی سے تو وہ چھوڑے گی نہیں اسکو۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مسکان یونی میں چاروں طرف ساحل کو ڈھونڈ رہی تھی جو ملنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔کہ اُسکی نظر فیضان پر پڑی۔۔۔۔جو ایک طرف بیٹھا موبائل پر مصروف تھا۔۔۔۔

اُس نے فیضان کو ساحل کے ساتھ دیکھا تھا اسی لیے پہچان گئی تھی۔۔۔۔

بھائی بات سنے۔۔۔مسکان نے فیضان کے پاس جا کر اُسے پُکارا۔۔۔

ایک لڑکی کی آواز اور وہ بھی بھائی الفاظ سن کر فیضان نے حیرانگی سے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

وہ پہچان گیا تھا مسکان کو۔۔۔

جی بولے۔۔۔ جس طرح مسکان نے اُسے ادب سے پُکارا تھا اسی لیے وہ بھی تمیز سے مسکان سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

وہ۔۔۔ آپ کے دوست کہاں ہے۔۔۔ مسکان نے دھڑکتے دل سے پوچھا نہ جانے وہ کیا سمجھے کہ ساحل سے اُسے کیوں ملنا ہیں۔۔۔۔

میرے تین دوست ہے بہنا کون سے والے کا پوچھ رہی ہے آپ۔۔۔۔ مسکان کی بات پر فیضان نے مسکراتے ہوئے پوچھا سامنے کھڑی لڑکی واقعی میں بہت معصوم تھی۔۔۔۔

وہ جنہوں نے مجھے واشروم میں بند کیا تھا۔۔۔۔ ساحل کی حرکت یاد کرتے ہی مسکان کا لہجہ سخت ہوا۔۔۔

اوہ آپ ساحل کی بات پر کر رہی ہیں۔۔۔ وہ اندر فٹبال کلب میں ہے۔۔۔ فیضان نے شُکر ادا کیا کہ مسکان کو پتہ تھا نہیں تھا ساحل کو اُس نے ہی وہ سب کرنے کو بولا تھا ورنہ وہ اتنی معصومیت اور اپنائیت سے اُس سے بات نہ کرتی۔۔۔۔

شکریہ بھائی۔۔۔۔ مسکان فیضان سے کہتی ہوئی فوٹبال کلب کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

پیچھے فیضان بھی مسکراتا ہوا دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مسکان نے جیسے ہی قدم فٹبال کلب میں رکھا سامنے ہی وہ پیلے رنگ کی سینڈو میں پسینے سے تر کھیلتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔

شور کی آواز پر مسکان نے دائیں طرف دیکھا تو وہاں پر کچھ لڑکیاں ساحل کے نام کے نعرے لگانے میں مصروف تھی۔۔۔

فوراً سے اُس کے ماتھے پر ناگواری سے بل آئے اُسے بلکل نہیں پسند تھا ایسے لڑکیوں کا کسی مرد کے لئے چیخنا چلانا اکثر ٹیوی شو پر بھی جب آرزو اور مہک کا کوئی پسندیدہ ہیرو آتا تھا اور وہ چیختی تھی تب بھی مسکان انکو اچھی طرح ڈانٹتی تھی۔۔۔۔

فوٹبال کھیلتے ساحل کی نظر جیسے ہی مسکان پر گئی وہ رُک گیا۔۔۔۔

ایک نظر مسکان پر ڈال کر اُس نے اپنے ساتھ موجود لڑکوں پر ڈالی تو تقریباً سبھی نے سینڈو پہنی ہوئی تھی اور کسی نے تو شارٹس بھی پہنے ہوئے تھے۔۔۔ایک دم اُس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔

اُسے پسند نہیں آیا تھا مسکان کا ایسا منہ اٹھا کر چلے انا۔۔۔۔ باقی لڑکیوں کی یہاں موجودگی سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا لیکن مسکان کی موجودگی سے ضرور پڑا تھا۔۔۔۔

کیوں ائی ہو یہاں۔۔۔ ساحل نے فوراً سے مسکان کے قریب آکر سوال کیا۔۔۔ لہجہ سخت تھا۔۔۔۔

ایک نظر اُس کے معصوم چہرے پر ڈالی جو پنک رنگ کی شلوار قمیض پہنے سر پر سفید حجاب لیے دوپٹہ سینے پر اچھی طرح پھیلائے اُسکے سامنے کھڑی تھی نظریں پہلے دِن کی طرح ہی جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔ساحل کے دل میں اودھم سا مچا۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔مسکان نے ساحل کے کہنے پر اُسکی طرف دیکھا کر کہا پھر فوراً اپنی نظریں جھکالی۔۔۔

تو تمہیں یہی جگہ ملی تھی انے کی باہر چلو اتا ہوں میں۔۔۔ساحل نے ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں اُسکے ساتھ موجود لڑکے اُن دونوں کی طرف شوخ نظروں سے دیکھ رہے تھے اور کچھ کی نظریں مسکان کے چہرے کا طواف کر رہی تھی لہجے میں خود بہ خود سختی در آئی۔۔۔

مسکان خود بھی یہاں بات نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے فوراً سے باہر نکل کر ایک کونے پر کھڑی ہو گئی۔۔۔لیکن اُسے عجیب ضرور لگا تھا ساحل کا ایسا لہجہ۔۔۔

کل شروع کرے گے باقی کی پریکٹس۔۔۔ساحل نے کہتے اپنے قدم باہر۔ کی طرف بڑھائے۔۔۔لڑکیاں جو حسد بھری نظروں سے اس مغرور لڑکے کو دیکھ رہی تھی جو ایک لڑکی سے آج پہلی دفعہ بات کر رہا تھا ورنہ تین سالوں سے اُن چاروں مغرور لڑکوں نے یونی کی کسی لڑکی سے کوئی فضول بات تک نہ کی تھی۔۔۔جلتے بھنتے وہاں سے نکل گئی۔۔۔

بولو۔۔۔ساحل نے کونے پر کھڑی اپنے حجاب کو انگلیوں میں لپیٹے زیرِ لب بڑبڑاتی۔۔۔مسکان کے پاس جا کر پوچھا۔۔۔

دل تو جیسے چاہتا تھا وہ یوں ہی آنکھیں جھکائے اُس سے بات کرتی رہے۔۔۔اُسکی اس ادا نے تو ساحل کا دل بے قابو کیا تھا۔۔۔۔

دیکھے جو کچھ ہوا آپکی وجہ سے ہوا تھا آپ نے مجھے بند کیا جب میری دوستوں کو پتہ چلا تو وہ غصے میں آگئی اور جب اُس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے آپکی طرف اشارہ کیا لیکن آپ نے اور آپکے دوست نے ایک جیسے رنگ کی شرٹ پہنی تھی اسی لیے غلط فہمی ہو گئی اور میری دوست نے آپکے دوست کو تھپڑ مار دیا حالانکہ وہ تھپڑ آپکو مارنا چاہیئے تھا۔۔۔مسکان جو ساحل کا انتظار کرتی الفاظ سوچ رہی تھی اُس کے پوچھنے پر جلدی جلدی طوطے کی طرح بولتی چلی گئی۔۔۔ساحل جو اُسکی بات مسکرا کر سن رہا تھا آخری بات پر اُسکی تیواری چڑھی۔۔۔۔

مطلب میری غلطی تھی۔۔اور تھپڑ بھی مجھے پڑنا چاہیئے تھا۔۔ساحل نے اپنے ہاتھ اپنے سنے پر باندھتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

جی بلکل ساری غلطی آپکی تھی۔۔۔مطلب میرا مطلب تھا غلطی آپکی بھی تھی اور میری بھی لیکن میری غلطی اتنی بڑی نہیں تھی مجھے اسکو صحیح طرح بتانا چاہیئے تھا لیکن آپ کی وجہ سے ہوا ہے نہ سب آپ نہ میرے ساتھ وہ گھٹیا مذاق کرتے نہ یہ سب ہوتا۔۔۔مسکان جو اپنی رو میں بول رہی تھی ایک دم سے ساحل کی آنکھوں میں غصے دیکھ کر بات پلٹتی ہوئی بولی۔۔۔اسکی اس ادا پر ساحل کے چہرے پر مسکان آگئی جو مسکان سر جھکا ہونے کی وجہ سے نہیں دیکھ پائی۔۔۔۔

تو اب میں کیا کر سکتا ہُوں۔۔۔ساحل نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

آپ اپنے دوست کو سمجھائے کہ میری دوست کی کوئی غلطی نہیں اُسے پریشان مت کرے۔۔۔اُسے ان سب چیزوں کی عادت نہیں ہے۔۔۔مسکان کے لہجے میں زویا کے لیے صرف صرف پیار اور فکر تھی اسکے لہجے سے ساحل اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ زویا سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔۔

اور اگر میں نہ سمجھاؤ تو۔۔۔ساحل نے اپنی آبرو ریز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دیکھے غلطی آپکی تھی ایک طرح سے آپکا فرض بنتا تھا کہ آپ اپنے دوست کو برے کام کرنے سے بچائے ایسے صنف نازک سے لڑنا اُسے پریشان کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے سمجھے۔۔۔ایک دم سے مسکان کا لہجہ سخت ہوا بات یہاں اُسکی دوست کی تھی اور سامنے والا اُسکی بات نہیں سن رہا تھا۔۔۔

جی سمجھ گیا۔۔۔ساحل نے اُسکی غصے سے لبریز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔پورے وقت میں صرف ایک دفعہ اُس نے ساحل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کوئی بات کی تھی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔مسکان بولتی ہوئی تیز قدموں سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔اور ساحل اُسکی پشت کو تکتا رہ گیا۔۔۔

وہ زین سے بات کرنے کا ارادہ کر چکا تھا یہ لڑکی تو پہلی ملاقات میں ہی اس دل کو بھانے لگی تھی ۔۔۔۔

مسکان کی غصے سے بھری آنکھیں یاد آئی تو مسکرا پڑا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا دین کے آفس کی طرف جا ہی رہی تھی جب کسی نے اُسکا بازو پکڑ کر اُسے کلاس کے اندر کھینچا۔۔۔

زویا کی چیخ بیساختہ تھی جسے زین کے ہاتھ کی سخت گرفت نے دبا دیا۔۔۔

زویا آنکھیں پھاڑے اپنے نزدیک زین کو دیکھ رہی تھی جس نے اُسکا بازو اپنی گرفت میں لے کر دیوار کے ساتھ لگایا ہوا تھا اور اُسکے منہ پر بھی ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔

ڈر خوف غصے بیک وقت تین احساس زویا کی آنکھوں میں اُبھرے تھے جنہیں زین بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زویا کے کسمسانے پر زین زویا سے دور ہٹا۔۔۔۔

زین کے پیچھے ہوتے ہی زویا دروازے کی طرف بڑھنے لگی جب زین نے سرعت سے اُسکا بازو پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

زین کے کھینچنے پر زویا زین کے کشادہ سینے سے ٹکرائی۔۔۔ جبکہ اُسکے لب زین کے دل کے مقام پر ثبت ہوئے۔۔۔۔

زویا کی آنکھیں حد درجہ پھیل گئی۔۔البتہ زین کو زویا کا یہ لمس سکون سا پہنچا گیا۔۔۔دل میں گُدگُدی سی مچ گئی۔۔۔۔

زویا نے فوراً سے اپنا بازو اُسکی گرفت سے آزاد کروایا اور سرخ رنگت کے ساتھ پیچھے ہوئی۔۔۔

زین جو ابھی تک زویا کے لمس میں کھویا ہوا تھا ایک دم ہوش میں آیا اور اُسکی سرخ رنگت دیکھ کر بے اختیار چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

اس حرکت کا مطلب پوچھ سکتی ہوں میں آپ سے۔۔۔اندر سے زویا کا دل تیز دھڑک رہا تھا کچھ اکیلے کلاس میں ایک غیر لڑکے کے ساتھ ہونے پر دوسرا ابھی جو حرکت ہوئی۔۔۔۔لیکن لہجے کو سخت کرتی ہوئی زین سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

زین نے بھی فوراً سے اپنے تاثرات پر قابو کیا ورنہ دل میں تو ہلچل مچی ہوئی تھی اس ایک لمس سے۔۔۔۔

زویا خان۔۔۔عمر بیس سال حیدر آباد کی رہائشی۔۔۔ایک بھائی جس کی عمر دس سال ہے اور ماں باپ۔۔۔باپ جو ایک معمولی سی نوکری کرتا ہے۔۔۔اپنا گھر ہے۔۔۔اور یہاں پڑھنے ائی ہے۔۔۔زین نے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر زویا کو اُسکے متعلق سب بتایا۔۔۔

زویا کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔۔۔یہ انسان اُسکے بارے میں سب جان گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا حیران نہیں ہو۔۔۔یہ تو میرے لیے چند سیکنڈ کا کام تھا تمہارے بارے میں سب معلوم کرنے کا۔۔۔زین نے جب اُسکے چہرے پر حیرانی دیکھی تو مسکراتا ہوا بولتا ہوا سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا چاہتے ہو۔۔۔زویا کو پتہ تھا زین کسی مقصد کے تحت یہ سب بول رہا ہے اسی لیے سیدھا مدے کی بات پر آئی وہ اپنی فیملی کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچنے دے سکتی تھی۔۔۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ دین کے آفس کا صرف بہانہ تھا۔۔۔جو زین نے اس لڑکی سے بلوایا تھا۔۔۔

معافی۔۔۔۔پوری یونی کے سامنے تم زویا خان زین صفدر سے معافی مانگو گی۔۔۔۔زین نے سخت لہجے میں زویا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں پر اسکو اُسکے گھر والوں کے لیے فکر نظر آئی تھی۔۔۔

میں کل آئی تھی معافی مانگنے لیکن تم اس قابل نہیں تھے۔۔۔زویا نے تیز لہجے میں کہا زین نے اسکی بات پر اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر نہ مانگو معافی اُسکے بعد جو ہو گا اُسکی ذمے دار تم خود ہو گی۔۔۔۔کیا پتہ کل تمہارا بھائی اسکول سے جا رہا ہو اور کوئی گاڑی اُسے مارتے ہوئے چلی جائے۔۔یہ پھر تمہارے پیارے بابا جان کی نوکری ختم ہو جائے۔۔یہ پھر یہ کرتے ہیں تمہارے بابا کو فون کر کے کو پوسٹر کل یونی کی زینت بنے تھے اُنکے متعلق بتا دیا جائے۔۔۔زین نے زویا کے سامنے کھڑے ہو کر نہایت سفاکی سے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زویا کا دل دہل اٹھا جو شخص اُسکے بارے میں سب جان سکتا ہے وہ اُسکی فیملی کو کسی بھی قسم کا نقصان بھی پہنچا سکتا تھا۔۔۔اور بابا کو اگر پتہ چل جاتا کہ یونی میں اتنے ساتھ یہ سب کچھ ہوا

ہے تو وہ زویا کو واپس بلا لیتے۔۔۔وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ زویا پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ اُسکی فکر میں اسکو اپنے پاس بلا لیتے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں تیار ہوں معافی مانگنے کے لیے۔۔۔لیکن اس کے بعد آئندہ ہم دونوں کے درمیان کسی قسم کی کوئی بات نہیں ہو گی۔۔۔۔۔نہ میں آپکو کچھ کہو گی نہ آپ مجھے کسی بات پر پریشان کرے گے۔۔۔۔زویا نے کسی غیر مرئی نقطہ کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔

زین جو اُسکے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا زویا کی آواز سن کر سیدھا ہوا۔۔۔۔زویا کی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔اُسکی آخری بات ناگوار ضرور گزری تھی۔۔۔

زویا نے ایک نظر زین کے مغرور چہرے پر ڈالی۔۔۔۔

کاش جیتنا حسین چہرہ تمہارا ہے ویسے ہی تمہارا باطن ہوتا۔۔۔۔زویا نے اُسکے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔زین خود بھی زویا کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔زویا کا یوں بخیالی میں خود کی طرف دیکھنا اُسکے دل میں اُدھم مچا رہا تھا۔۔۔

چلے۔۔۔زویا نے اسپاٹ تاثرات کے ساتھ کہاں۔۔۔اسکی بات زین کو سمجھ نہیں آئی۔۔اسی لیے نہ سمجھی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

معافی مانگنی ہے نہ یونی کے سامنے۔۔تو ابھی چلتے ہے۔۔۔میں اور اس بات کو بڑھا نہیں سکتی ۔۔۔زویا نے دانت کچکچا کر کہا زین کے دیکھنے پر جیسے دانتوں کے بیچ میں زین کی گردن ہو۔۔۔۔۔

اور چپ چاپ کلاس سے نکل کر گراؤنڈ کی طرف چل دی۔۔۔زین بھی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے باہر نکلا۔۔۔

میں کون سا بات کو بڑھانا چاہ رہا تھا اچھا ہے آج ہی ختم ہو جائے۔۔۔۔زین بڑبڑایا۔۔دل میں کہیں زویا کا ایسا کہنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔

زویا بیچ گراؤنڈ میں کھڑی تھی اسکو دیکھ کر کچھ لوگ اُسکی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

جب اُسکے پیچھے زین کو دیکھا تو سب نے ہی اپنی ساری توجہ اُن دونوں کی طرف متوجہ کر لی۔۔۔۔

مسکان جو واپس ائی تھی زویا اور زین کو ایک دوسرے کے مقابل دیکھ کر اُسے کسی انہونی کا خدشہ ہوا فیضان نے بھی جلدی سے ارمان اور ساحل کو میسج کر کے جلدی انے کو بولا تھا۔۔۔۔

آرزو اور مہک مسکان کا فون نہیں اٹھا رہی تھی جو وہ کب سے کر رہی تھی۔۔۔۔

زین یک تک زویا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں اُسے اس وقت اپنے لیے فقط غصّہ اور نہ پسندیدگی نظر ائی۔۔۔سامنے زویا بھی اس مغرور انسان کو دیکھ رہی تھی زویا کو معافی مانگنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ تو کل بھی معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن زین کے بولے گئے الفاظ سن کر اُس نے اپنا ارادہ بدل لیا تھا لیکن زین کا اُسکی فیملی کو لے کر دھمکانے پر وہ معافی مانگنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔۔۔اور ویسے بھی وہ تنگ آ گئی تھی ان سب چیزوں سے اگر یہ بات ختم ہوتی تو ہی وہ سکون سے پڑھ پاتی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے غلط فہمی میں آپکو تھپڑ مار دیا تھا جس کی وجہ سے میں بہت شرمندہ ہو۔۔اور آپ سے معافی مانگتی ہوں۔۔زین صفدر آئی ایم سوری۔۔۔زویا نے اسپاٹ لہجے میں زین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے قدرے تیز آواز میں کہا۔۔۔۔

اُمید کرتی ہوں اب ہمارا امنا سامنا نہ ہو۔۔۔زویا نے اب دھیمے لہجے میں کہا اور آنکھوں میں ائی نمی کو چھپاتی ہوئی واپس پلٹتی چلی گئی۔۔۔۔۔

اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر جانے کیوں لیکن زین کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔پھر سر جھٹک گیا اور سامنے کھڑے فیضان کی جانب چلا گیا۔۔۔باقی سب بھی تماشا ختم ہوتے ہی اپنی اپنی چے میگوئیاں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔فیضان نے جب زین کو دیکھ کر افسوس میں سر ہلایا تو زین نے کندھے اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

اچھا نہیں کیا تو نے۔۔بس ایک غلط فہمی تھی تو اس سے اکیلے میں بھی معافی منگوا سکتا تھا۔۔۔۔۔

ساحل جو سب کچھ دیکھ چکا تھا افسوس سے بولا۔۔۔۔

جب تھپڑ مارا تھا تب کیا اکیلے میں مارا تھا۔۔۔نہیں نہ تو۔۔۔۔زین کو الجھن ہوئی ویسے ہی زویا کی نم آنکھیں ذہن کے پردے پر چپک گئی تھی۔۔۔۔

بس ختم کرو یار ہو گیا سب ختم معافی منگوالی۔۔اب کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔زین نے لاپرواہی سے کہا جبکہ دل تو بول رہا تھا کہ روز اُسکا سامنا زویا سے ہو۔۔۔۔

ٹھیک ہے سب ختم کر دیا ہے نہ اب مت پریشان کرنا اسکو۔۔۔ساحل نے مسکان کی بات یاد کرتے ہوئے کہا۔۔اُسکی بات پر زین کی آبرو ریز ہوئی۔۔۔۔

تُجھے کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے اُسکی۔۔۔۔زین نے اپنی گردن کی بیک رب کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اُسے اچھا نہیں لگا تھا ساحل کا زویا کے لئے بولنا۔۔۔

چلو یار بات جب ختم ہو گئی ہیں تو دوبارہ کیوں اس بات کو چھیڑنا۔۔۔اس سے پہلے ساحل کچھ کہتا ارمان نے بات ختم کی۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا ٹھیک ہو تم۔۔۔مسکان نے زویا کے پیچھے اتے ہوئے کہا۔۔۔مسکان کی آواز پر زویا پلٹی اور اُسکے گلے لگی۔۔۔کب سے رکے ہوئے آنسو گالوں پر لڑھک گئے۔۔۔۔

ٹھیک ہوں میں۔۔۔زویا نے خود کو سمنبھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کم سے کم اب سکون سے پڑھ تو سکو گی میں ایک طرح سے اچھا ہی ہوا بات ختم ہو گئی۔۔۔زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زویا کی بات پر مسکان کی بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔

کہاں ہے وہ دونوں۔۔۔زویا نے مہک اور مسکان کے بارے میں پوچھا۔۔۔اب دل کو تسلی تھی کہ وہ مغرور انسان اب اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔۔

پتہ نہیں کال کی ہے لیکن اٹھا نہیں رہی۔۔۔مسکان نے کندھے اچکا کر بتایا کہ وہ دونوں سامنے سے اتی دکھائی دی۔۔۔۔

کہاں تھی تم دونوں۔۔۔مسکان نے دونوں کو آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

پتہ کرنے گئے تھے کہ کون تھا جس نے پوسٹر لگوائے ہے۔۔۔مہک نے جواب دیا۔۔۔

پھر۔۔۔مسکان نے پوچھا۔۔۔

جس نے لگوائے تھے اسکو زین نے اتنا مارا ہے کہ بیچارہ اپنے منہ کے نشان چھپانے کے لیے گھر پر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔آرزو نے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زویا کو حیرانگی ہوئی لیکن پھر تلخئ سے مسکرادی۔۔۔۔

اب کوئی بات نہیں ہو گی اس بارے میں پڑھائی پر دیہان دینا ہے اب۔۔۔چلو چلے پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔زویا نے اسپاٹ لہجے میں کہا اور آگے چل پڑی۔۔۔

کیا ہوا ہے اسکو۔۔۔آرزو نے اُسکا لہجہ محسوس کرتے مسکان سے پوچھا۔۔۔

چلو بتاتی ہوں۔۔مسکان نے کہا اور تینوں نے اپنے قدم زویا کی تقلید میں بڑھائے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زین اور وہ تینوں اس وقت ریسٹورانٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔زین کی سوچوں کے دھاگے تو زویا کی طرف ہی اُلجھے ہوئے تھے۔۔۔

اُسکی نم آنکھیں اُس کے ذہن سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

ایک طرح سے اُسکے دل کو زویا کی معافی سے سکون ملنا چاہئے تھا لیکن دل بے چین ہوا پڑا تھا۔۔۔

زین۔۔۔ارمان نے اُسکا بازو جھنجھوڑا۔۔۔

ہم ہاں۔۔۔زین اپنی سوچوں سے نکل کر بولا۔۔۔

کہاں گم ہے یار۔۔۔ارمان نے پوچھا۔۔۔

کہیں نہیں بس ایسے ہی۔۔زین نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو نے سنا بھی ہیں ساحل نے کیا کہا ہے ابھی۔۔۔فیضان نے اس سے پوچھا۔۔۔

کیا کہا ہیں۔۔۔زین ہوش میں ہوتا تو سنتا نہ۔۔۔

ساحل صاحب کو ایک لڑکی اچھی لگا گئی ہے۔۔۔فیضان نے شوخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

ہیں واقعی۔۔۔۔زین کو یقین نہیں آیا۔۔جبکہ ساحل کے چہرے پر حسین مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

ہاں ابھی تک تو صرف پسند آئی ہے آگے کا نہیں پتہ محبت بنتی ہے یہ نہیں۔۔۔۔ساحل نے جوس کا گلاس لبوں سے لگا کر کہا۔۔

وہ چاروں ایسے ہی تھے کوئی بھی بات اپنے دل میں نہیں رکھتے تھے سب باتیں ایک دوسرے کو ضرور بتاتے تھے۔۔۔۔

ایک خیال کے تحت زین کا ماتھا ٹھنکا۔۔۔۔

کون ہے وہ لڑکی۔۔۔اپنے آپ سے انجان وہ یہ دعا کر رہا تھا کہ وہ لڑکی زویا نہ ہو۔۔۔کیوں یہ اُسے بھی نہیں پتہ تھا لیکن بہت جلد پتہ لگ جانا تھا۔۔۔۔

بتاؤ گا۔۔۔بعد میں۔۔۔ساحل نے اپنی ایک آنکھ دبا کر شریر لہجے میں کہا اسکی بات پر زین پھیکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔

مسکان نے مہک اور آرزو کو سب بتا دیا تھا جسے سن کر پہلے تو اُنھیں غصّہ آیا لیکن پھر زویا کے سمجھانے پر کہ بات ختم ہو گئی ہے وہ پر سکون ہوئی۔۔۔۔۔

زویا کا دل اب قدر پر سکون تھا کہ زین اب اُسے کچھ نہیں بولے گا لیکن یہ اُسکی خام خیالی تھی۔۔۔بہت جلد اُسکا سامنے زین سے ہونا تھا۔۔۔۔

وہ جب جب زین کے متعلق سوچتی۔۔۔اُسے غصّہ سے زیادہ نفرت سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اُسکے دل میں صرف اور صرف زین کے لئے نہ پسندیدگی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اگلا دن زویا کے لیے بہت خوبصورت تھا نومبر کا مہینہ تھا کراچی میں ہلکی ہلکی سردی پڑنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

اج چاروں نے ایک جیسی کلیوں والی فروک زیب تن کی تھی جو بلکل سادی تھی۔بس رنگ الگ تھے۔۔۔مہک نے لال رنگ، زویا نے نیلا، آرزو نے کالا، اور مسکان نے فالسے کے رنگ کی فروک پہنی تھی۔۔۔سر پر ہم رنگ حجاب لیے۔۔۔سادہ چہرہ جس پر الگ ہی رونق سی تھی۔۔۔وہ

چاروں اتنی زیادہ حسین نہیں تھی لیکن دیکھنے والے کا دل دھڑکانا جانتی تھی۔۔۔ معصومیت ہمت اور اعتماد اُنکے چہرے سے بیک وقت تین چیزیں نظر اتی تھی۔۔۔۔۔

زویا نے کہیں نہ کہیں دل میں یہ دعا ضرور مانگی تھی کہ اُسکا سامنا زین سے نہ ہو۔۔۔۔

چاروں نے ایک ساتھ یونی میں قدم رکھا تھا۔۔۔

ساحل، زین، ارمان اور فیضان جو اج گراؤنڈ میں ہی بیٹھے تھے۔۔ زین اور ساحل کی نظریں تو جیسے دروازے پر ہی چپک گئی تھی زین لاشعوری طور پر زویا کا انتظار کر رہا تھا جب وہ یونی میں آئے تھے تو وہ کہیں نہیں دکھائی دی تھی۔۔۔۔ سامنے سے اتی ہوئی وہ اُس کا دل دھڑکا گئی تھی آج چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ شاید آرزو کی کسی بات پر مسکرائی تھی۔۔۔۔

زین کی نظریں پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔ اور کچھ یہی حال ساحل کا بھی تھا البتہ فیضان اور ارمان کی نظر نہیں پڑی تھی اب تک ان پر۔۔۔۔

زین جب اپنے دھڑکتے دل پر قابو نہ پا سکا تو سرعت سے اپنی نظریں پھیری لیکن ساحل کی نظروں کا ارتکاز جب زویا کی طرف دیکھا تو ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔ جانے کیوں اُسے اس لڑکی پر ساحل کی نظریں بری لگ رہی تھی لیکن بیچارہ ساحل تو زویا کے ساتھ اتی مسکان کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔ زین کے چہرے کے تاثرات پل میں اسپاٹ ہوئے۔۔۔۔

کس کو دیکھ کر مسکرایا جا رہا ہے۔۔ فیضان نے جب ساحل کو مسکراتا پایا تو چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔

فیضان کی بات پر ساحل نے مسکان پر سے نظر ہٹائی۔۔۔

چپ کر۔۔۔ساحل نے فیضان کو جھرکا۔۔فیضان جو اپنے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا منہ بنا گیا جبکہ اس کی بیزتی پر ارمان کا قہقہہ گونجا۔۔زین کا تو اب کچھ کرنے کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔۔

زویا کا جیسے ہی گزر ہوا زویا نے زین کو دیکھتے ہی آنکھیں پھیر لی۔۔مسکان آرزو اور مہک کی آنکھوں میں بھی ناگواری ائی تھی۔۔۔

زویا کے آنکھیں پھیر لینے میں زین نے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔۔جبکہ وہ نظر انداز کرتی ہوئی اندر کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ناگواری تو ساحل بھی مسکان کی آنکھوں میں دیکھ چکا تھا۔۔۔پر ابھی وہ حق پر تھی۔۔۔جو کچھ اُن لوگوں کے ساتھ ہوا ہے اُس پر وہ پھولوں کا ہار تو پہنانے سے رہی ان لوگوں کو۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہیلو۔۔۔وہ چاروں جو کلاس کی طرف جا رہی تھی عمیر کے سامنے انے پر رُک گئی۔۔۔

مسکان اور زویا نے پہچانا نہیں تھا لیکن مہک اور آرزو ضرور اُسے پہنچان گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہیلو۔۔۔مہک نے ترخ لہجہ میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر عمیر کا مسکراتا چہرہ سیدھا ہوا۔۔۔جبکہ زویا نے مہک کو آنکھیں دکھائی۔۔۔۔

جی بولے کوئی کام تھا۔۔۔زویا نے سنجیدگی سے عمیر سے دریافت کیا۔۔۔

زویا چلو کوئی ضرورت نہیں ہے اس سے بات کرنے کی یہ وہی ہے جس نے تمھاری تصویر لگائی تھی۔۔۔آرزو نے زویا کو ٹوکتے ہوئے کہا اور عمیر کی طرف غصے سے دیکھا۔۔۔

آرزو کی بات پر زویا نے افسوس سے عمیر کی طرف دیکھا۔۔

دیکھیے میں اُس ہی بارے میں آپ سے بات کرنے ایا ہوں ایک بار میری بات تو سن لے آپ۔۔۔۔۔زویا کو جاتا دیکھ عمیر جلدی سے بولا۔۔۔

عمیر کی بات پر زویا پلٹی۔۔۔

جی بولے میں سن رہی ہوں۔۔۔زویا کے چہرے پر اس وقت صرف سنجیدگی تھی۔۔۔

مگر زویا۔۔۔مہک نے کچھ بولنا چاہا جب زویا نے اُسے ٹوکا۔۔۔

نہیں مہک میں اب ان سب معاملات میں نہیں پڑنا چاہتی اس لیے بہتر ہے سب ابھی کلیئر ہو جائے۔۔۔زویا نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا وہ تنگ آگئی تھی ان چیزوں سے۔۔۔۔

دیکھئے زویا میں بہت شرمندہ ہُوں اپنی اس حرکت پر میری اور زین کی آپسی لڑائی میں۔۔۔میں نے آپکو بھی شامل کر لیا اس لیے میں معذرت چاہتا ہوں آپ سے۔۔۔عمیر نے اپنے چہرے پر ندامت بھرے تاثرات ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا نے ایک نظر اُس کے چہرے پر ڈالی وہ ایک خوش شکل نوجوان تھا جس کے چہرے پر آنکھ کے نیچے لال نشان تھا جبکہ گال اور ہونٹ کے کنارے پر بھی نشان واضح تھا۔۔۔

یقیناً یہ زین کی مار سے ہی انے والے نشان تھے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔آپ اپنے کئے پر شرمندہ ہے یہی کافی ہے لیکن آئندہ کبھی کسی لڑکی کو اپنی آپسی لڑائی میں شامل مت کریں۔۔۔۔زویا نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اُسے تھوڑا سا رحم سا ایا

تھا عمیر کی حالت دیکھ کر لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عمیر جیسا انسان رحم کھانے کے لائق نہیں ہے۔۔۔

اسکی بات پر عمیر بھی مسکرا دیا۔۔۔

لیکن یہ مسکراہٹ دور کھڑے شخص کے پورے وجود میں آگ سی لگا گیا تھا۔۔۔وہ اپنے دل کی کیفیات نہیں سمجھ پا رہا تھا ایک طرف وہ اُس لڑکی سے معافی منگوا کر اپنا بدلہ لے چکا تھا لیکن دوسری طرف وہ نہیں چاہتا تھا وہ لڑکی اُس سے دور ہو یہ اُس پر کسی کی نظر بھی پڑے۔۔۔اُسے کیوں اچھا نہیں لگ رہا تھا جب ساحل اُسکی حمایت میں بول رہا تھا۔۔۔کیوں زویا کو دیکھتے ہی اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی تھی۔۔۔۔

عمیر کے جانے کے بعد زویا اور وہ چاروں بھی کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

عمیر کی نظر جیسے ہی سامنے زین کے سرخ ہوتے چہرے پر پڑی۔۔تو اپنی ایک آنکھ دبا کر زین کو مزید تپا گیا۔۔۔۔

زین نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بند کی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اُن چاروں کی کلاس ہو گئی تھی اور اگلے کلاس کچھ ٹائم بعد تھی مہک کو لائبریری میں کچھ کام تھا تو وہ وہاں چلی گئی تھی باقی وہ تینوں کینٹین کی طرف بڑھ گئی تھی

فیضان جو لائبریری میں بیٹھا لیپ ٹاپ میں اپنا اسائمنٹ مکمل کر رہا تھا۔۔۔۔

کام مکمل کر کے جیسے ہی اُس نے لیپ ٹاپ کو بند کیا نظر سامنے اُٹھی اور وہی ٹھہر گئی۔۔۔لال رنگ کی فروک میں سادہ چہرہ لال ہی رنگ کا حجاب ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ لئے وہ سامنے والی ٹیبل پر ہاتھ میں کوئی کتاب لیے اُسے پڑھنے میں محو تھی۔۔۔

اُس نے جب مہک کو پہلی بار دیکھا تھا تب بھی وہ اُسے اچھی لگی تھی خونخوار نظروں سے اُسکی طرف دیکھتی ہوئی لیکن اج۔۔اج وہ اُسکا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔وہ کسی حسین مورتی کی طرح اُسے اپنی طرف راغب کر گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔اور مہک کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

مہک کی ٹیبل کے قریب پہنچ کر اپنے ہاتھ سے ٹیبل پر دستک سی دی۔۔۔مہک جو ناول میں گم سی تھی اپنے قریب انے والی آواز پر ناگواری سے اُسکی جانب دیکھا۔۔

فرمائے۔۔۔فیضان کو سامنے دیکھ کر وہ پہچان گئی تھی اوپر سے اُسکے انے کی وجہ سے جو اُس کی ناول کی امجنیشن ٹوٹ گئی تھی دانت پیسے ہوئے فیضان سے مخاطب ہوئی۔۔۔

اس کے طرز پر فیضان کے ماتھے پر بل پڑے اج تک کسی لڑکی نے اُس سے ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔

پہنچان تو گئی ہو نگی آپ مجھے۔۔۔فیضان نے اپنا کیپ صحیح کرتے ہوئے مہک سے پیچھا جس نے اس کی بات پر تیز نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

ارے ہاں پہنچان گئی میں آپکو۔۔۔آپ تو نہیں وہی ہے جو ہر مسجد کے باہر ہاتھ میں کٹورا لیے کھڑے پائے جاتے ہے۔۔مہک نے کتاب بند کر کے پر جوش لہجے میں کہا۔۔اسکی بات پر فیضان نے نہ سمجھی سے اُسکی طرف دیکھا لیکن جب بات سمجھ میں ائی تو اُسکی تیوری چڑھی۔۔۔۔

اوہ ہیلو۔فیضان عالم نام ہے میرا۔۔۔پوری یونی کا سب سے ہینڈسم لڑکا ہوں میں۔۔فیضان نے اپنے نہ نظر آنے والے کولر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر مہک کا قہقہہ گونجا جس کو لائبریری میں ہونے کی وجہ سے وہ اپنے ہونٹوں کو آپس میں دبا کر روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اندھے ہیں بیچارے۔۔۔مہک نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔

فیضان کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی تھی یہ سن کر وہ لڑکی کھلے عام اُسکی خوبصورتی کا مذاق بنا رہی تھی بقول فیضان کے۔۔۔۔

ذرا غور سے دیکھو۔۔۔کیا کبھی تم نے ایسی گرے رنگ کی آنکھیں دیکھی ہے۔۔کہیں۔۔۔یہ کہیں پر ایسی حسین مسکراہٹ دیکھی ہے بتاؤ بتاؤ۔۔۔۔فیضان نے پہلے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا پھر ذرا سا مسکرا کر اپنی مسکان کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

اُسکے کہنے پر مہک نے اسکو غور سے دیکھا۔۔۔واقعی اُسکی گرے رنگ کی آنکھوں میں شوخی اور مستی کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔شرارتی سی آنکھیں جن میں بچوں جیسی شرارت سی نظر اتی

تھی۔۔۔اور اُسکی مسکان۔۔وہ واقعی دیکھنے کے قابل تھے۔۔سفید رنگت کھڑی ناک گرے آنکھیں ہلکی ہلکی داڑھی وہ واقعی ایک خوبرو نوجوان تھا۔۔۔

مہک جیسے کسی حصار میں بندھی اُسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔فیضان نے بھی اُسکے چہرے پر غور کیا کالی آنکھیں سفید رنگت گلابی لب اور بھرے بھرے گال دائیں گال پر ایک چھوٹا سا تل ۔۔۔چہرے پر معصومیت۔۔۔وہ حسین تھی اوپر سے لال رنگ پہنے وہ کسی اپسرا کی مانند نظر آ رہی تھی۔۔۔دونوں کے دل ایک ہی لے پر دیکھے۔۔

نہ جانے اور کتنے پل وہ ایک دوسرے کی جانب دیکھتے رہتے جب مہک کے ہاتھ سے کتاب گرنے پر وہ دونوں ہوش میں آئے۔۔۔مہک نے جلدی سے سمنبھل کر کتاب اٹھائی۔۔۔فیضان نے بھی خود کو سمنبھالا تھا۔۔۔

لگتا ہے تم نے جہان کو نہیں دیکھا۔۔۔ایک بار اسکو دیکھنا پھر پتہ چلے گا سب سے زیادہ ہینڈسم کون ہے۔۔۔مہک نے اپنے آپ کو فیضان کے سحر سے نکال کر واپس اپنی ٹون میں اتے ہوئے کہا۔۔۔

کون ہے یہ جہان۔۔۔۔اور کہاں ملے گا۔۔۔۔۔فیضان کو بلکل اچھا نہیں لگا تھا اُسکے منہ سے کسی لڑکے کا نام سننا اور وہ اُسے اُس سے زیادہ ہینڈسم بول رہی تھی یہ بات تو اُسے ہضم ہی نہیں ہو رہی تھی اسی لئے تیز لہجے میں بولا۔۔۔۔

جہان سکندر۔۔۔یہ لو اس میں ملے گا اور ہاں پڑھ کر مجھے واپس کر دینا۔۔۔۔فیضان کی بات پر مہک نے اپنے ہاتھ میں موجود جنت کے پتّے ناول فیضان کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔فیضان کو سمجھ نہ ایا۔۔۔۔

اہم مطلب سمجھ میں آجائے گا یہ پڑھو گے تو۔۔۔۔مہک نے بولا اس طرح سے کہ فیضان نے اُسکے ہاتھ سے کتاب اپنے ہاتھ میں تھامی۔۔۔مہک مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

مطلب وہ ایک خیالی کردار ہے۔۔۔لیکن پڑھو گا تو صحیح دیکھو تو سہی کیا ہے آخر اس جہان میں جو محترمہ مسکراتی ہوئی اُسکے بارے میں بتا رہی تھی۔۔۔فیضان نے جلے بھنے لہجے میں خود سے کہا۔

۔۔۔اور اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے کتاب کو اپنے ہاتھ میں تھامے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔پہلی لڑکی تھی جو اُسے اٹریک کر رہی تھی اپنی طرف۔۔۔اور وہ اُسے ہینڈسم نہیں سمجھتی تھی یہ تو کھلے عام بے عزتی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مہک بھی کینٹین ہی چلی ائی تھی اپنا آرڈر دیتے وہ چاروں ابھی اپنی باتوں میں مصروف تھی

۔۔جب وہ چاروں بڑی شان سے چلتے ہوئے کینٹین میں داخل ہوئے۔۔۔۔

وہ چاروں جو ہنس کر ایک دوسرے سے بات کر رہی تھی اُن کے انے پر چپ سی ہو گئی۔۔۔۔

جوان چاروں نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

ارمان کی نظر اب آرزو۔پر پڑی تھی۔۔۔۔

میں ذرا لے کر اؤ کھانا تم لوگ بیٹھو۔۔۔آرزو نے اُن تینوں کو کہا اور اپنا آرڈر لینے کے لئے آگے بڑھی۔۔۔۔

ارمان بھی اپنے ٹیبل سے اٹھا تھا آرزو کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

میرا آرڈر۔۔۔آرزو نے کینٹین والے سے پوچھا۔۔۔

جس نے جلدی سے ایک ٹرے تیار کر کے ارمان کی جانب بڑھادی تھی۔۔۔

یہ دیکھ کر آرزو کا منہ کھلا رہ گیا مطلب وہ یہاں کب سے ائی ہوئی تھی اور اُس نے ہی پہلا آرڈر دیا تھا لیکن اُسے دینے کے بجائے وہ اس سریل انسان کو دے رہا تھا۔۔۔۔

یہ میرا آرڈر تھا پہلے میں نے آپ سے کہا تھا۔۔۔آرزو نے غصے سے کہا ارمان بھی دلچسپی سے آرزو کی چھوٹی سی ناک کو غصے سے لال ہوتی دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا فرق پڑتا ہے میڈم بس پانچ منٹ رُک جائے میں آپکا آرڈر بھی تیار کر دیتا ہوں۔۔۔ کینٹین والے نے عاجزی سے کہا۔۔۔۔

ایسے کیسے پانچ منٹ میں انتظار کر لو پہلے ہی اتنی دیر انتظار کیا ہے اور آپ یہ نہ انصافی کر رہے ہیں یہ میرا آرڈر ہے میں یہی لے کر جاؤ نگی۔۔۔

آرزو نے غصے سے بولتے ہوے ارمان کے سامنے رکھی ٹرے اٹھائی۔۔۔۔

ارمان جو کافی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا آرزو کی حرکت پر فوراً سے ہوش میں ایا اور ٹرے اپنی طرف کھینچی۔۔۔

چھوڑو اسے میں فالتو کی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔۔۔ارمان نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

میں بھی اور تم چھوڑو اسے۔۔۔آرزو نے بھی سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

دیکھو میری بات سنو میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی مجھے تم سخت زہریلی لگ رہی ہوں۔۔۔ارمان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔اُسے آرزو کالے رنگ کی فروک میں پیاری لگی تھی اسی لئے اپنی نفی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔اسکی بات پر آرزو کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے انسان کا خوبرو چہرہ اپنے ناخنوں سے نوچ ڈالے۔۔۔۔

اوہ اچھا دماغ ہے تمہارے پاس اور اگر اتنی ہی زہریلی لگ رہی ہو تو کھا کر مر جاؤ۔۔۔آرزو کے منہ میں جو ایا غصے سے بولتی چلی گئی۔۔۔اسکی بات پر ارمان کے چہرے سے پل بھر میں سختی غائب ہوئی۔۔ہونٹوں پر اُمڈتی مسکان کو ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبا کر چھپایا۔۔۔۔

اُسے پتہ تھا سامنے کھڑی جذباتی لڑکی اپنی بات کا مطلب نہیں جانتی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

میرا ٹیسٹ اتنا بُرا نہیں ہے۔۔۔ارمان نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

آرزو کچھ بولتی کہ زویا نے آکر اُسکا بازو پکڑ کر اُسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

چلو آرزو کلاس شروع ہونے والی ہے۔۔۔۔وہ تینوں کب سے آرزو کا انتظار کر رہی تھی چونکہ تینوں کی پشت کاؤنٹر کی طرف تھی اسی لئے وہ دیکھ نہیں پائی کہ پیچھے الفاظوں کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔۔۔

زویا کب سے اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی اور جانتی تھی کہ کون اُسے دیکھ رہا تھا کچھ یہی حال مسکان کا تھا مہک تو سب سے بینیاز اپنے موبائل میں مصروف تھی۔۔۔اور یہی بات سامنے بیٹھے فیضان کو پریشان کر رہی تھی کہ وہ موبائل میں کیا کر رہی ہے ادھر ساحل چاہ رہا تھا

مسکان ایک نظر اُسکی طرف دیکھ لے توزین صاحب کے دل میں بھانپڑ سے اٹھ رہے تھے زویا کی آنکھوں میں اپنے لئے ناگواری دیکھ کر اور اُسکی مسکان کا سمٹ جانا اسکو دیکھ کر۔۔۔۔

زویا جو تنگ آگئی تھی آرزو کی تلاش میں پیچھے پلٹ کر دیکھا تو آرزو کو ارمان سے بحث کرتا پا کر وہ اپنا سر پیٹتے رہ گئی۔۔۔اسی لئے فوراً سے اُٹھی۔۔۔۔

زویا کے کہنے پر آرزو نے ٹرے واپس کاؤنٹر پر رکھی۔۔۔

یہ تم ہی لے جاؤ جیسی تمھاری صحت ہے تمہیں کھانے کی بہت ضرورت ہے۔۔آرزو تھی تو کیسے چپ کر جاتی اسی لیے ارمان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

ارمان کو اُسکی بات پر حیرت ہوئی ایک نظر اُس نے اپنے آپ کو دیکھا کسرتی جسامت کا مالک تھا وہ پھر وہ کیوں ایسا بول رہی تھی۔۔۔

مہک اور مسکان بھی زویا اور آرزو کو اتے دیکھ آٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اور بغیر اُنکی طرف دیکھے کینٹین سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

ارمان غصے میں ٹرے اٹھا کر ٹیبل تک ایا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔فیضان نے اُسکی کان کی لو لال دیکھی تو سمجھ گیا وہ غصے میں ہے اسی لیے پوچھا۔۔۔

تمہیں نہیں پتہ۔۔۔ارمان نے حیرت سے اُنکی طرف دیکھا۔۔وہ تو بلکل سامنے ہی بیٹھے تھے انکو تو سب نظر ایا ہو گا۔۔۔

نہیں۔۔۔تینوں نے یک زبان کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ارمان نے غصے سے کہااور رول اٹھا کر کھانے لگا۔۔۔وہ سمجھا تھاوہ آرزو کو ڈرائے گا تو وہ ڈر جائے گی لیکن پہلی ہی بار میں وہ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بغیر ڈرے بات کر گئی تھی اور آج بھی اُسے ڈھونڈنے سے بھی اُسکی آنکھوں میں خوف نہیں دکھا۔۔۔ورنہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو ایک لڑکے کو تھپڑ مارنے کے بعد ڈری ڈری پھر رہی ہوتی کہ کہیں وہ لڑکا اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچادے۔۔۔۔

یہ تو کون سی کتابیں پڑھنے لگ گیا ہے۔۔۔ساحل نے فیضان کے پاس رکھے ناول کو اٹھا کر پوچھا۔۔۔۔۔

اسکی بات پر فیضان کا فرائز کھاتا ہاتھ رکا۔۔۔۔

فیضان نے اپنی اور مہک کے مابین ہوئی بات اُن تینوں کے گوش گذار کی۔۔جس پر وہ تینوں ہی ہنس دیے۔۔۔۔۔

یہاں دوست کی عزتافزائی ہو گئی ہے اور تم لوگ ہنس رہے ہو۔۔۔فیضان کو ذرا اچھا نہیں لگا انکا ہنسنا۔۔۔۔

مطلب اب تو اپنا اور اس خیالی کردار کا موازنہ کرے گا۔۔۔ارمان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

فیضان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

چل ٹھیک ہے پھر پڑھ تو یہ پھر ہمیں بھی بتانا کون زیادہ ہینڈسم ہے۔۔۔۔ساحل کے کہنے پر فیضان نے اُسے کینہ توز نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

ویسے خیر تو ہے نہ ایک لڑکی کے کہنے پر تو یہ کتاب پڑھ رہا ہے۔۔ساحل نے پوچھا۔۔۔

بس یار کیا کرو دل کو لگی ہے ٹھاکر کے۔۔۔فیضان نے مہک کا چہرہ یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تُم دونوں تو گئے کام سے۔۔۔۔ارمان نے ساحل اور فیضان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب تم دونوں کی باری ہے۔۔۔ساحل نے زین اور ارمان سے کہا تو اُن دونوں کی نظروں کے سامنے پل میں زویا اور آرزو کا سراپا لہرایا۔۔۔۔۔۔

ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔دونوں نے کہ منہ سے بیک وقت یہ الفاظ نکلے۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔۔فیضان اور ساحل نے بھی دو بدو کہا۔۔۔۔۔

مسکان کی معصومیت نے ساحل کو اپنی طرف جھکنے پر مجبور کر دیا تھا وہ پسند کرنے لگا تھا اُسے ۔۔۔۔۔اور کچھ یہی حال فیضان کا بھی تھا۔۔۔۔لیکن یہ پسندیدگی بہت جلد محبت میں بدلنے والی تھی۔

وہ چاروں ورڈرن سے اجازت لے کر ساحلِ سمندر پر آئی تھی تین لڑکیاں اور بھی تھی اُن کے ساتھ۔۔۔۔

اب وہ ساحلِ سمندر پر کھڑی ٹھنڈی ہواؤں کو اپنے آر پار گزرتی محسوس کر رہی تھی سردیوں کا آغاز تھا ایسے میں شام کے وقت ہوائیں ٹھنڈی چلنی شروع ہو جاتی تھی اور ساحلِ سمندر پر تو ویسے ہی ٹھنڈ ہوتی تھی۔۔۔۔

کتنا خوبصورت ہے نہ یہ سب۔۔۔ مہک نے پانی کی لہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں واقعی۔۔۔مسکان نے آنکھیں بند کر کے ایک لمبی سانس لے کر سمندر کی خوشبو کو اپنے اندر اُتارا۔۔۔

پتہ ہے میں کراچی صرف اس سمندر کے لئے ائی ہوں۔۔۔ایک دفعہ بچپن میں ائی تھی یہاں تب سے یہاں سے ایک انسیت ہو گئی تھی۔۔۔یہ سمندر یہ ٹھنڈی ہوائیں۔۔۔لہروں کا شور مجھے بہت پسند ہے۔۔۔۔زویا نے ایک جذب کے عالم میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر وہ تینوں بھی مسکرا دی اچھی طرح جانتی تھی، زویا کو سمندر بہت پسند ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے مغرب کی اذان ہو جائے ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔مسکان نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

چلتے ہیں پر پہلے۔۔ گول گپے کھالیں وہ دیکھو کتنے مزیدار لگ رہے ہیں۔۔۔۔مہک نے سامنے لگے گول گپے کے اسٹال کو دیکھ کر کہا۔۔۔

چلو چلتے۔۔۔زویا نے کہا اور وہ تینوں آگے بڑھ گئی۔۔۔۔کہ اچانک سامنے سے اتے بچے سے زویا ٹکرائیں اور اُسکا فون پاس پڑے پتھر پر گرنے کی وجہ سے ٹوٹا۔۔۔

ٹھیک ہو آپ بیٹا۔۔۔۔زویا نے بچے کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

جی آپو اور سوری۔۔۔بچے نے انتہائی معصومیت سے کہا اسکی بات پر زویا مسکرا گئی۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔اور جھک کر اپنا فون اٹھایا۔۔ جس کی سکرین پوری ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

اب کیا کرو۔۔زویا نے موبائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

صحیح کروانا پڑے گا۔۔۔مہک نے زویا کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے کہا۔۔

لیکن یہاں تو ہم کسی کو جانتے ہی نہیں ہے اور ابھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔آرزو نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

کیا ہوا لیڈیز کوئی پرو بلم ہے۔۔۔۔مردانا آواز پر اُن چاروں نے اپنا سر اٹھایا تو سامنے عمیر کو کھڑے پایا۔۔۔جو اپنے دوستوں کے ساتھ ایا ہوا تھا۔۔۔

نہیں کوئی پرو بلم نہیں ہے۔۔۔آرزو نے اسپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔۔

لگتا ہے موبائل ٹوٹ گیا دیکھائے۔۔۔۔آرزو کی بات سنے بنا ہی وہ مہک کے ہاتھ سے موبائل لے چکا تھا۔۔۔

جی موبائل ٹوٹ گیا ہے۔۔۔۔زویا نے بتایا۔۔یہ موبائل احسان صاحب نے اُسے گفٹ کیا تھا اور اس کے دل کے قریب بھی تھا۔۔۔۔

فکر کی کوئی بات نہیں ہے میرا دوست ہے وہ یہ سب جانتا ہے اگر آپ کہیں تو میں صحیح کروا دیتا ہوں۔۔۔عمیر نے ایک نظر زویا کے معصوم چہرے پر ڈال کر کہا۔۔۔

نہیں شکریہ ہم کروا لے گے۔۔۔آرزو نے پھر سے جواب دیا اُسے اس انسان سے مثبت فیلنگ نہیں اتی تھی۔۔۔۔

دیکھئے میری طرف سے معذرت سمجھ لی جئے گا اتنا تو بھروسہ آپ لوگ کر سکتی ہے میں کروادونگا اور کل یونیورسٹی میں آپکو دے دونگا۔۔۔۔

آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہے میں اسے صحیح کروا کر صبح یونی میں دے دونگا آپکو۔۔۔یہ پھر میں یہ سمجھو کہ آپ نے میری معذرت قبول ہی نہیں کی۔۔۔عمیر نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

وہ بھی کہاں خوار ہوتی پھرتی موبائل کے لئے۔۔۔ویسے بھی اُنھیں بہت دیر ہو گئی تھی۔۔۔

شکریہ آپکا عمیر۔۔۔آپ یہ صحیح کروادے۔۔۔زویا نے مسکراتے ہوئے کہا اسکی بات پر عمیر بھی مسکرا گیا۔۔۔

لوک لگادے اس پر صرف سکرین ہی ٹھیک ہونی ہے اسکی۔۔۔عمیر نے زویا سے کہا۔۔اُسکی نظریں مستقل زویا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔۔۔

جی لگا ہوا ہے۔۔۔زویا نے بتایا۔۔

اب ہم چلتے ہے پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔مہک کے کہنے پر زویا نے الوداعی کلمات کیے اور پھر وہ چاروں وہاں سے نکل گئی۔۔۔

زویا۔۔۔عمیر نے فون اپنی ہتھیلی پر مارتے ہوئے مسکرا کر زویا کا نام پکارا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کا سما تھا جہاں ہر ذی روح سو رہی تھی وہی وہ نومبر کی سردی میں کالی بنیان پہنے ہاتھ میں سگریٹ تھامے اپنے کمرے کی بالکنی پر کھڑا۔۔ مسلسل اپنے دماغ میں ایک وجود کو بیٹھائے اُسکو ہی سوچے جا رہا تھا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کیوں اُسے عمیر کے ساتھ بات کرتا دیکھ اُسے اپنے دل میں چھبن سی محسوس ہوئی تھی کیوں اُسکے لمس سے اُسے اپنے دل میں سکون سا اترتا محسوس ہوا تھا وہ چاہتا تھا وہ اُسکے سامنے رہے۔۔اُسکی طرف اٹھتی عمیر کی نظر اُسے بری لگ رہی تھی۔۔۔

ابھی بھی وہ سب یاد کرتے اُس کے دل میں جلن کا احساس پیدا ہوا تھا۔۔اور پھر ساحل وہ کیوں نہیں چاہتا تھا کہ ساحل جس کو پسند کرتا ہے وہ زویانہ ہو۔۔۔۔

میں نے اس لڑکی کو کچھ زیادہ ہی دماغ پر سوار کر لیا ہے۔۔۔زین نے سر جھٹکتے ہوئے سوچا۔۔۔

اس نے تھپڑ مارا میں نے پوری یونی کے سامنے اس سے معافی منگوائی بات ختم۔۔۔زین جیسے خود کو یقین دلا رہا تھا کہ بات ختم ہو چکی ہے لیکن بات تو اب شروع ہوئی تھی۔۔۔

محبت اپنی جگہ بنانے لگی تھی دل میں جس کی خبر زین کو نہیں تھی۔۔۔لیکن بہت جلد ہو جانی تھی۔۔۔محبت تو پل کا کھیل ہوتی ہے۔۔۔آنکھوں سے دل میں اترتی ہے پھر روح تک میں سما جاتی ہے۔۔۔۔

اب میرا کوئی لینا دینا نہیں اُس لڑکی سے وہ چاہے جس سے بھی بات کرے جو بھی اُسے پسند کرے۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔یہ سوچتے ہوئے بھی ایک چھبن کا احساس ہوا تھا اُسے لیکن نظر انداز کر گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا۔۔۔وہ چاروں اپنی کلاس سے باہر نکلی تھی جب عمیر کی آواز پر زویا رکی اور پلٹی۔۔۔کوئی اور بھی وجود تھا جو عمیر کے پکارنے پر رک کر قہر زدہ نظروں سے اُنہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔وہی نرم لہجہ جو زین کو پکارتے وقت تھا۔۔۔

زین جس کی کلاس زویا کی کلاس کے برابر میں ہی تھی وہ اپنی کلاس سے نکل رہا تھا جب عمیر کو زویا کو پکارتے دیکھا اُس نے غصے سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔پھر زویا کا نرم لہجے میں جی کہنا اُسے تپا گیا تھا۔۔۔

ساحل ارمان اور فیضان بھی زین کی سرخ رنگت دیکھ رہے تھے جس کو نظر عمیر اور زویا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ آپکا موبائل۔۔۔عمیر نے موبائل زویا کی طرف بڑھایا۔۔۔جس کو پکارتے ہوئے اُسکی اُنگلیاں عمیر کی انگلیوں کی مس سی ہوئی یہ منظر دیکھ کر زین نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ضبط سے۔۔۔

بہت بہت شکریہ عمیر۔۔۔۔زویا نے موبائل کو صحیح دیکھ کر مسکراتے ہوئے شکریہ کہا اُسکی آنکھوں میں چمک اور چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر جہاں عمیر مسکرایا وہی زین کی برداشت سے باہر ہوئی۔۔وہ اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائے کبھی بند کر رہا تھا کبھی کھول رہا تھا چہرہ لال ہو رہا تھا آنکھوں کے کنارے بھی ضبط سے لال ہو گئے تھے۔۔۔۔

وہ تینوں تو حیرت سے زین کی طرف دیکھ رہے تھے جو وہ سوچ رہے تھے اگر وہ سچ تھا تو انکو خوشی کے ساتھ ساتھ زویا پر ترس بھی آرہا تھا کیونکہ وہ اس جنونی آدمی کو جانتے تھے۔۔۔۔

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے آپکو کبھی بھی کوئی بھی پرو بلم ہو مجھے بتا سکتی ہے۔۔۔عمیر نے زویا سے کہا جو اپنا موبائل دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی بلکل۔۔۔زویا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

میں چلتا ہوں تھوڑا کام ہے مجھے۔۔۔عمیر بول کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔زویا اپنے موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔پیچھے وہ تینوں بھی کھڑی تھی۔۔۔۔

زین کیا تو نے مرچے کھائی ہے۔۔۔فیضان جو اُسکی حالت سمجھ گیا تھا انجان بنتا ہوا بولا۔۔۔۔

زین نے اُسکی بات پر اُسے قہر بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

مطلب جس طرح تو ہل رہا ہے ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔فیضان نے اُسکی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر کہا۔۔۔۔

زین نے اُسکی بات پر کچھ نہ کہا بس عمیر اور زویا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔کل جو کہہ رہا تھا کہ فرق نہیں پڑتا تاج اُسے اچھی طرح فرق پڑ رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ارے میں اپنی کتاب اندر بھول گئی تم لوگ جاؤ میں لے کر آتی ہوں۔۔۔زویا نے کہا اور کلاس میں چلی گئی۔۔۔اُسکی بات سن کر وہ تینوں بھی باہر کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

زین جو کب سے اپنی لال ہوتی انکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا فوراً زویا کے پیچھے گیا۔۔۔۔

بھائی کا بھی کام تمام ہو گیا ہے۔۔۔فیضان کے کہنے پر ساحل اور ارمان بھی مسکرا گئے اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

زویا جو اپنی جگہ سے کتاب اٹھا رہی تھی دروازہ بند ہونے کی آواز پر حیرت سے پلٹی۔۔۔۔

وائٹ ہوڈی اور نیلی پینٹ میں ملبوس زین کو اپنے سامنے دیکھ کر اُسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہو گئی اوپر سے اُسکی لال آنکھیں دیکھ کر خوف سے اُسکا دل دھڑکا۔۔۔۔۔۔

کی۔۔۔کیا ہوا ہے دروازہ کیوں بند کیا ہے۔۔۔خوف کے تحت زویا کی زبان لڑکھڑائی۔۔۔۔۔

کیا بات ہے مجھے دیکھ کر تمہاری ان حسین آنکھوں میں خوف نفرت اور غصّہ آتا ہے عمیر کو دیکھ کر یہ سب جذبے کیوں نہیں اُبھرتے تمہاری انکھوں میں۔۔۔۔۔زین نے زویا کی آنکھوں میں خوف اور نفرت دیکھ کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا اسکے لہجے میں صاف جلن کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اپکا۔۔۔زویا نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

میرا مطلب یہ ہے کیوں تم اس خبیث انسان سے مسکرا کر بات کر رہی تھی بلکہ تم بات ہی کیوں کر رہی تھی اس سے۔۔۔زین نے زویا کے قریب پہنچ کر اس کے بازو جکڑ کر تیز لہجے میں کہا اُسکی ماتھے کی رگ ابھری ہوئی تھی جس کا مطلب تھا وہ شدید غصے میں کہا۔۔۔

ایک منٹ چھوڑے مجھے آپ ہوتے کون ہے مجھ پر پابندی لگانے والے میری مرضی میں کسی سے بھی بات کرو۔۔۔زویا نے اپنا آپ زین کو گرفت سے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں کر سکتی کسی سے بھی بات تم سوائے میرے سمجھی نہیں پسند مجھے تمہارا کسی سے مسکرا کر بات کرنا۔۔۔مجھے نہیں پتہ میں یہ سب کیوں چاہتا ہوں لیکن برداشت نہیں کر پا رہا ہوں میں یہ سب ۔۔۔۔زین نے زویا کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زویا کی آنکھیں بیقینی سے پھیل گئی تھی۔۔۔۔

پلیز چھوڑ دے مجھے۔۔۔زویا نے نمی لی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

آئندہ مجھے تم عمیر کے ساتھ نظر نہ اؤ سمجھ ائی بات۔۔۔ورنہ انجام کی ذمے دار تم خود ہو گی۔۔۔۔زین نے زویا کی براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں ہلکی ہلکی نمی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

میں پہلے ہی آپ سے نفرت کرتی ہوں مزید یہ سب کر کے اپنے لیے نفرت مت بڑھائے۔۔۔۔زویا نے زین کی کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نفرت کرو یہ محبت کرو صرف مجھ سے کرو۔۔۔ باقی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ زین نے استحاق بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

پر آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپکے کہنے پر معافی تو مانگ لی تھی میں نے پھر کیوں مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔ زویا کا آنسو دغا دیتے ہوئے اُسکے گال پر بہہ گیا جسے زین نے کسی انمول موتی کی طرح اپنی انگلی سے چنا۔۔۔۔

یہ سب میں کیوں کر رہا ہو اس کا جواب میں بہت جلد لے کر تمہارے پاس اونگا۔۔۔ بس دعا کرنا جواب وہ ہو جو تم برداشت کر سکو۔۔۔۔

زین کا لہجہ زویا کے آنسو دیکھ کر خود با خود نرم ہوا تھا۔۔۔۔

کیونکہ زین کی نفرت یہ محبت دونوں ہی بّرداشت کرنا آسان نہیں ہے اور مجھے تو دونوں میں سے کوئی ایک وجہ لگتی ہے یہ سب کرنے کی۔۔۔ کیونکہ اتنا شدت پسند میں ان دو چیزوں میں ہی ہوں ۔۔۔ زین ایک جذب کے عالم میں زویا کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا ذرا سا رونے پر یہ درد کی شدت پر اُسکی گندمی رنگت لال ہو گئی تھی۔۔۔۔

زین نے کہنے پر زویا کو اپنے دل کی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی وہ تو سمجھی تھی اب سب ختم ہو گیا ہے لیکن زین کی باتیں اُسکی سانس روک رہی تھی۔۔۔۔

آخری بار بول رہا ہوں۔۔۔ عمیر سے دور رہنا۔۔۔ زین نے کہتے ساتھ زویا کے ہاتھ سے موبائل لیا۔۔۔۔

وہ موبائل کی سکرین ٹوٹ گئی تھی وہ صحیح کر کے دی ہے۔۔۔زین کے موبائل لیتے ہی نہ جانے کیوں زویا نے جلدی سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔زین نے ایک نظر موبائل کی طرف دیکھا اور زویا سے کہا وہ یقیناً اُسکی باتوں کے حصار میں تھی اسی لیے چپ تھی۔۔ورنہ کچھ نہ کچھ بولتی ضرور اُسے۔۔۔

مو۔۔موبائل۔۔۔زویا نے موبائل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

کل مل جائے گا۔۔۔یہ سکرین ہٹا کر دوسری سکرین لگوائو گا میں نہیں چاہتا اُس انسان کی کوئی بھی چیز تمھارے پاس ہو۔۔۔۔زین کی بات پر زویا نے حیرانی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

زویا کو لگا شاید زین کا دماغ اُسکی جگہ سے ہل گیا ہے۔۔۔

زویا جانے لگی جب زین کی بات پر رکی۔۔۔۔

میری باتوں کو اپنے دل و دماغ میں حفظ رکھنا زویا۔۔۔زویا نے بغیر کوئی جواب دیے دروازہ کھولا اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

پیچھے زین نے موبائل اپنی جیب میں واپس رکھا۔۔۔زویا سے بات کر کے دل کو تھوڑا سکون ملا تھا لیکن خود کی بھی سمجھ نہیں ائی تھی اس نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔۔

کل تک وہ بول رہا تھا کہ اس لڑکی سے کوئی لینا دینا نہیں رکھے گا اور اج اس لڑکی کو کسی کے ساتھ مسکراتا دیکھ کر وہ اپنا آپا کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔

لیکن کچھ بھی تھاوہ اس لڑکی کو نظرانداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔زویا کا ڈراہوا معصوم چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تو مسکراہٹ نے خود باخود چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اُسکے سب سوالوں کا جواب کس کے پاس ہو گا اور وہ اُن سے بات کرنے کا ارادہ بھی لگتا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مسکان ابھی گراؤنڈ میں آرزو اور مہک کے ساتھ بیٹھی تھی جب۔۔۔ساحل وہاں آیا۔۔۔

ساحل کے ساتھ ارمان اور فیضان بھی تھے۔۔۔۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔ساحل نے مسکان کو مخاطب کیا کو آسمانی رنگ کی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔

کیا بات کرنی ہے۔۔۔مسکان کے بولنے سے پہلے ہی آرزو نے جواب دیا۔۔۔

بات اُس نے ان سے کرنی ہیں تم سے نہیں اسی لئے چپ رہو۔۔۔ارمان نے آرزو کے کہنے پر طنزیہ کہا۔۔۔

تم چپ کرو دوست میری ہے وہ۔۔۔اور کیا بات کرنی ہے تمہارے دوست نے تاریخ گواہ ہے جب بھی تم لوگوں سے ہمارا جب بھی سامنا ہوا ہے ہمارے ساتھ کچھ برا ہی ہوا ہے۔۔۔آرزو نے بڑی سمجھداری سے کہا۔۔۔

اسکی بات پر مہک نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مسکان کیا دو منٹ تم میری بات سن سکتی ہوں۔۔۔ساحل نے مسکان سے پوچھا۔۔جس نے بغیر دیر کیے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

بس دیکھ لیا میری دوست بھی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔آرزو نے ارمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں چاہتا تھا اکیلے میں تم سے یہ سب بولوں لیکن تمہاری مرضی ایسے ہے تو ایسے ہی ٹھیک۔۔۔ساحل کے بولنے پر مسکان کا دل دھڑکا وہ کیا بولنے جا رہا تھا۔۔۔

میں تمہیں پسند کرتا ہوں نہیں جانتا یہ محبت ہے یہ صرف پسندیدگی لیکن جو بھی ہیں مجھے یہ احساس بہت سکون دے رہا ہے چاہتا تو اپنا یہ جذبہ تم سے چھپا سکتا تھا لیکن میں چاہتا ہوں تمہیں بھی یہ بات معلوم ہو کہ تمہیں کوئی پسند کرتا ہے تاکہ تم بھی میرے بارے میں سوچو۔۔۔ساحل نے مسکان کے نزدیک بیٹھ کر اُسکی کالی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈال کر کہا اسکی بات پر مسکان کا رنگ فوراً لال پڑا مہک اور اور آرزو تو منہ کھولے ساحل کی بات سن رہی تھی۔۔۔ارمان اور فیضان مسکرا رہے تھے۔۔۔

ہائے ایسا تو بلکل ناول میں ہوتا ہے۔۔۔مہک کی بات پر فیضان نے اُسکی طرف دیکھا جس نے پینٹ پڑ گول بند فروک جو گھٹنوں سے نیچے اتی تھی اور ہم رنگ حجاب لیا ہوا تھا۔۔۔چہرے پر مسکراہٹ جبکہ آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔

ارمان نے آرزو کی طرف دیکھا جو بیزار سا منہ بنا گئی تھی شروع سے اُسے اس طرح کی باتیں پسند نہیں تھی ہاں لڑائی جھگڑا بہت پسند تھا۔۔۔

انرومنٹک۔۔ارمان نے دل میں آرزو کو خطاب دیا۔۔۔۔۔

مسکان کو سمجھ نہ آیا کیا کہیں اُس نے تو ایسا کچھ سوچا بھی نہیں تھا وہ تو پڑھنے ائی تھی یہاں۔۔۔

میں یہاں پڑھنے ائی ہو آپکی چند دنوں کی پسندیدگی کی وجہ سے اپنے بابا کا سالوں کا بھروسہ نہیں تور سکتی میں اس لیے معذرت چاہتی ہوں۔۔۔آپ پسند کرتے ہیں وہ آپکا مسئلہ ہے میری طرف سے ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔مسکان نے سخت لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

اُسکی بات سن کر ساحل جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ مسکراہٹ سمت گئی۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتے جب زویا اُنکی طرف ائی۔۔۔

اُسکی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر وہ تینوں پریشان ہوئی۔۔۔۔

گھر چلے۔۔۔زویا کے بولنے پر تینوں نے اثبات میں سر ہلایا اور اُسکے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئی

۔۔۔۔

اس نے میری پسند کو چند دنوں کا کہا۔۔ایسا کیسے کہہ سکتی ہے وہ۔۔۔۔ساحل نے یقینی سے ارمان اور فیضان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

حوصلہ رکھ میرے بھائی اور یہ دیکھ وہ کتنے مضبوط کردار کی مالک ہے وہ اپنے باپ کا بھروسہ نہیں طور سکتی۔۔۔تو پہلے اپنے آپ سے پوچھ تُجھے اُس سے محبت ہے یا یہ صرف پسند ہے کیونکہ پسند تو

چند دنوں بعد بدل جاتی ہے محبت رہ جاتی ہے اور اگر محبت ہے تو پھر شرعی طریقے سے اپنی محبت حاصل کر۔۔۔ارمان نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساحل کو یہ بات سمجھائی۔۔۔جو اسکو سمجھ بھی آگئی۔۔۔

اور تیرے لیے بھی ہے یہ بات۔۔ارمان نے فیضان کو کہا جو خود بھی اُسکی بات غور سے سن رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔زین نے اُنکی طرف اتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے ذرا آپ بتائے کیا ہوا ہے۔۔۔فیضان نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں ہوا جب ہو گا تب نام بھی بتا دونگا اور مٹھائی بھی۔۔۔زین نے ایک آنکھ دبا کر بیبا کی سے کہا۔۔۔

اسکی بات پر اُن تینوں نے نفی میں سر ہلایا اور ساحل نے سب بتایا۔۔۔

زین کے دل کو تھوڑا سکون ملا یہ جان کر کے وہ مسکان کو پسند کرتا ہے زویا کو نہیں۔۔۔۔۔

البتہ زین نے انہیں کچھ نہیں بتایا تھا وہ پہلے خود اپنی کیفیت سمجھنا چاہتا تھا پھر ہی ان سب کو بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

اتنا تو وہ تینوں سمجھ گئے تھے کہ زین زویا میں انٹرسیٹنگ ہے۔۔لیکن جانتے تھے جو بھی ہو گا زین خود ہی انکو بتا دے گا اسی لئے اُسے مجبور نہیں کیا بتانے سے۔۔۔۔

زویا کیا ہوا ہے میری جان۔۔۔۔وہ لوگ ہوسٹل پہنچ گئے تھے۔۔اور زویا کے کب سے رکے آنسو بہہ گئے تھے۔۔۔

وہ کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔۔۔زویا نے روتے ہوئے ساری بات اُن تینوں کو بتادی۔۔۔۔۔

آخر چاہتا کیا ہے وہ ضرورت نہیں ہے تمہیں اُسکے بارے میں سوچنے کی تمہاری اپنی مرضی ہے تم کسی سے بھی بات کرو۔۔۔۔آرزو نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

مجھے تو محبت لگتی ہے۔۔۔مہک نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔۔۔

بکواس مت کرو۔۔۔۔۔

تینوں نے یک زبان مہک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا اور تھا بھی مطلب تم لوگوں نے ناول نہیں پڑھے کیا یہ سب تو محبت میں ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

مہک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں چاہیئے کوئی محبت۔۔۔خاص کر اُس انسان کی تو بلکل بھی نہیں۔۔۔۔زویا نے سخت لہجے میں۔کہا۔۔اُسکی بات پر وہ تینوں خاموش سی ہو گئی۔۔۔۔

اج ہوئے واقع کے بعد زویا کو اور زین سے نفرت ہو گئی تھی کیسے وہ اس پر حکم چلا سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس پر اپنا حکم صادر کرتے ہوئے چلا گیا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پائی تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ اُسکا حکم نہیں مانے گی اُسکی اپنی زندگی ہے وہ جس سے چاہے بات کرے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

گھراتے ساتھ ہی زین نے جلدی سے فون ملایا تھا وہ یہاں اکیلا رہتا تھا باقی فیملی اُسکی گاؤں میں تھی کبھی کبھی پوری فیملی شہر میں اتی رہتی تھی رہنے کے لئے۔۔۔

اپیا۔۔۔زین نے فون اٹھاتے ہی مٹھاس بھرے لہجے میں کہا ایسا لہجہ صرف دوستوں اور گھر والوں کے لیے ہوتا تھا۔۔۔

جی بیٹے۔۔۔فون کی دوسری طرف ایک نرم آواز گونجی۔۔۔

آپیا آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔مطلب میں آپکو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔زین نے معصوم لہجے میں کہا۔۔۔ابھی کے زین میں اور یونی والے زین میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

کیا کوئی پروبلم ہے میرے شہزادے کو۔۔۔

اپیا ایک لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اب جب کوئی اُسکی طرف دیکھتا ہے یہ وہ کسی سے مسکرا کر بات کرتی ہیں مجھے بلکل۔اچھا نہیں لگتا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اپیا۔۔۔میں چاہتا ہوں وہ ہمیشہ میرے سامنے رہے۔۔اُسکی آنکھوں اور لہجے میں نرمی اور محبت صرف میرے لیے ہو۔۔۔اپیا ۔۔۔اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا میں یہ سب کیوں چاہتا ہوں۔۔۔۔۔زین نے سب کچھ بتا کر آخر میں یہ سب کہا۔۔۔

پہلی بات یہ اگر اس بچی نے غلط فہمی میں تھپڑ مار ہی دیا تھا پھر بھی آپکو وہ سب نہیں کرنا چاہیئے تھا اس بات پر ہم ناراض ہے آپ سے اور جلدی ماننے والے بھی نہیں ہے۔۔۔۔

اب آجائے دوسری بات پر۔۔جب ہمیں سامنے والے وجود سے نفرت ہوتی ہے تو وہ ہم سے محبت کرے یا نفرت کرے ہمیں فرق نہیں پڑتا وہ کسی کے ساتھ بھی ہو کہیں بھی ہو اسکو جو بھی دیکھے۔۔۔ ہمیں اس سے رتی برابر فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ لیکن جس سے ہم محبت کرتے ہے اگر وہ وجود ہم سے نفرت کرے تو ایسا لگتا ہے جیسے ہمارا دل کسی نے چیڑھ دیا ہو۔۔۔وہ کسی تیسرے انسان کے ساتھ دکھائی دے تو وہ منظر قیامت کا منظر ہوتا ہے۔۔۔اُسکی ہر چیز سے ہمیں فرق پرتا ہے۔۔۔ہم چاہتے ہیں جس سے ہم محبت کرے بس وہ ہم سے نفرت نہیں کرے۔۔۔اب آپ خود سوچے آپکو اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر فرق پڑتا ہے یا نہیں آپکو آپکا جواب خود ہی مل جائے گا اور جب جواب مل جائے تو اپنی اپیا کو ضرور بتانا ہے آپ نے۔۔۔۔

وہی نرم آواز زین کی ساری الجھنے سلجھا گئی تھی۔۔۔فون بند ہوتے ہی زین بیڈ پر نیم دراز ہوا۔۔۔۔

فرق تو پڑتا ہے وہ کسی کے پاس جائے اسکو کوئی دیکھے۔۔فرق پڑتا ہے اُسکی ہر چیز سے فرق پڑتا ہے اُسکی آنکھوں میں موجود اپنے لیے نفرت دیکھ کر بھی فرق پڑتا ہے۔۔۔تو یہ محبت ہے۔۔۔زین صفدر کو زویا خان سے محبت ہو گئی ہے۔۔اور اب یہ محبت دن بادن بڑھتی جائے گی۔۔۔۔۔۔

زین صفدر کو زویا خان سے محبت ہے۔۔۔زین نے تیز آواز میں کہا اور زویا کو سوچتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔

پوری رات ساحل مسکان کے بارے میں سوچتا رہا تھا وہ اُس کے بنا رہ بھی نہیں سکتا تھا دو ملاقاتوں میں ہی وہ لڑکی اُس کی روح میں بسنے لگی تھی۔۔۔

اُسے لگ رہا تھا یہ پسند یدگی ہے لیکن بات شاید پسند پر نہیں رکی تھی بلکہ بڑھ گئی تھی اُسے مسکان اپنی زندگی میں چاہیئے تھی اپنے پاس۔۔۔اور ایسا ہوا بھی تو پہلی دفعہ تھا پہلی دفعہ اُسے ایک لڑکی پسند آئی تھی وہ اُسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔اُسکی معصومیت اُسکے بولنے کا انداز سب اُس کے دل دھڑکانے کا باعث بنے تھے ایسے پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا پہلے بھی اُس نے کئی لڑکیاں دیکھی تھی۔۔۔لیکن ایسے جذبات پہلے کسی کے لئے اُس کے دل میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔۔۔

ایسا اگر مسکان کے لئے ہوا تھا تو بات پسند کی نہیں تھی بات محبت کی تھی اور محبت کو تو پل لگتے ہیں کسی وجود میں اترنے کے لئے۔۔۔۔اُس کا دل کسی ایک وجود کے لیے پابند کرنے میں۔۔۔۔

موم دید۔۔۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔ناشتے کی ٹیبل پر اتے ساتھ ساحل نے مسز کامل اور کامل صاحب کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

ساحل ان کی ایک ہی اولاد تھی جو اُنہیں بہت عزیز تھی۔۔۔۔

جی بیٹے آئے۔۔۔مسز کامل نے اُسکی طرف دیکھ کر پیار بھرے لہجے میں کہا جو بلیک ٹی شرٹ کے اوپر لال کھلے بٹنوں والی شرٹ اور کالی پینٹ پہنے۔۔۔کالی آنکھوں اور بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا وہ چاروں دوست ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔۔۔

موم میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں۔۔۔ ساحل نے ٹیبل پر اتے ساتھ کرسی کی پشت پر اپنے ہاتھ رکھ کر کہا اسکی بات پر کامل صاحب کو پھندا سا لگا۔۔۔۔

اُنہیں پتہ تھا اُنکی اولاد بہت بیشرم ہے لیکن اسکو کوئی لڑکی پسند آجائے ممکن نہیں تھا۔۔۔۔

کیا بیٹے آپ سچ بول رہے ہیں کون ہے وہ لڑکی کہاں رہتی ہے۔۔۔۔ مسز کامل خوشی سے جلدی جلدی بولی۔۔۔ وہ تو چاہتی ہی یہ تھی کہ ساحل کی شادی ہو جائے تاکہ انکے گھر میں بھی رونق لگ جائے لیکن ساحل کی سنجیدہ طبیعت اور لڑکیوں سے دوری پر وہ ہمیشہ چپ کر جاتی تھی۔۔۔۔

جی موم میں سچ بول رہا ہوں اور چاہتا ہو آپ اُسکے گھر جا کر بات کر آئے۔۔ باقی لڑکی کون ہے کہاں رہتی ہے یہ آکر بتاؤ گا۔۔۔ ساحل نے مسز کامل کا ماتھا چوم کر کہا۔۔۔۔

ضرور ہمارے بچے کی خوشی جس میں ہے ہم بھی اسی میں خوش ہے بس آپ جلدی سے آکر ہمیں بتادے اور پھر جلدی سے ہم اپنی بہو کو اپنے گھر لے آئے۔۔ کامل صاحب کے لہجے میں بھی خوشی کا عنصر تھا ساحل انکی بات پر مسکرا دیا وہ جانتا تھا اُس کے والدین کے لیے اُسکی خوشی بہت اہمیت رکھتی ہے۔۔۔

مسکان کا وجود اپنے گھر میں تصور کر کے اُسکے ہونٹوں پر ایک حسین مسکراہٹ نے اپنا بسیرا کیا۔۔۔

جی بابا۔۔۔شکریہ آپ دونوں کا بہت بہت میں آپ دونوں سے بہت زیادہ پیار کرتا ہوں۔۔۔۔ساحل نے باری باری دونوں کے ماتھے چوم کر کہااور موبائل پر میسج کی آواز پر جلدی سے باہر بھاگا کیونکہ وہ تینوں باہر آگئے تھے۔۔۔

میں بہت خوش ہوں کامل اب گھر میں میری بہو بھی آجائے گی اور دیکھا تھا آپ نے اُسکی آنکھوں میں اُس لڑکی کا ذکر کرتے ہوئے کتنی خوشی اور چمک تھی۔۔۔

مسز کامل نے مسکراتے ہوئے کامل صاحب سے کہا جو انکی بات پر مسکرا دیے تھے۔۔۔

ہاں ماشاللہ سے بس اللہ نصیب اچھے کرے۔۔۔۔کامل صاحب نے صدق دل سے دعا کی۔۔۔

امین۔۔۔مسز کامل نے کہااور ایک مسکراہٹ کے ساتھ ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

ساحل صبح کا ناشتہ نہیں کرتا تھا اُسکی عادت تھی وہ فجر کی نماز ادا کر کے صرف کچھ پھل اور کافی لیتا تھا۔۔اسی لئے وہ اُسکی طرف سے بفکر تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ تیری آنکھیں کیوں لال ہے۔۔۔ساحل نے جیپ میں بیٹھتے ہی فیضان سے پوچھا جس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔۔

پوری رات جاگ کر جب ناول پڑھے گا تب یہی ہو گا۔۔۔ابھی ابھی ناول کا آخری صفحہ پڑھا ہے اس نے۔۔۔ارمان نے ہنستے ہوئے ساحل کی طرف سر موڑ کر کہا۔۔۔زین بھی مسکراتے ہوئے جیپ چلا رہا تھا۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔ساحل کو یقین نہ ایا کیونکہ فیضان کبھی بھی اپنی نیند سے غفلت نہیں برتتا تھا اپنی نیند ہر حال میں پوری کرتا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ارمان کے بولنے پر ساحل بھی ہنس دیا۔۔۔

ویسے یار قسم سے جہان سکندر سے جل کر ناول پڑھ رہا تھا لیکن آخر میں اُسکا فین ہو گیا میں۔۔۔فیضان نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مطلب تو مانتا ہے وہ تُجھ سے زیادہ ہینڈسم ہے۔۔ارمان نے پوچھا۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔فیضان نے گردن اکڑا کر کہا۔۔۔وہ تو اب جہاں کے بارے میں کچھ سن ہی نہیں سکتا تھا اتنا وہ اُسکا فین ہو گیا اور ہوتا بھی کیوں نہ جہان کا کردار ہی ایسا تھا کہ جو اُسے پڑھے وہ اُسکا دیوانہ ہو جائے۔۔۔۔

فیضان کی بات پر وہ تینوں مسکرا دیے۔۔۔

زین کی نظروں کے سامنے زویا کا عکس لہرایا دل دیدارِ کرنے کے لیے تڑپ رہا تھا محبت میں نظریں محبوب کو ہر پل اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتی ہے کچھ یہی حال ساحل کا بھی تھا وہ بھی یونی پہنچ کر مسکان سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں ارمان بھی آرزو کو دیکھنا چاہتا تھا وہ بس ایک دفعہ آرزو کی آنکھ میں خوف دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔اور آج وہ اُس کا پکا ارادہ کر کے یونی جا رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

پوری رات اُسکی آنکھوں میں کٹی تھی اُس نے بہت کوشش کی زین کی باتیں اپنے دماغ سے نکالنے کی لیکن سب بے ضرر رہ رہ کر اُسکی باتیں اُسکے دماغ میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔

سر میں شدت سے درد ہو رہا تھا۔۔۔مہک مسکان اور آرزو نے تو یونی جانے سے منع کیا تھا لیکن وہ نہیں مانی تھی۔۔۔۔

اب بھی کلاس میں وہ دکھتے سر کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

سو کلاس آپ سب کے نیکسٹ اسائنمنٹ میں کے لئے آپکا گروپ بنایا گیا ہے جس میں آپکے ساتھ سینئر ہونگے۔۔۔اور پھر اسائنمنٹ

مکمل ہو گا۔۔ سی آر کو میں نے لسٹ دے دی ہے اپنے اپنے پارٹنر کا نام ملنے کے بعد آپ نے انکے ساتھ مل کر اپنا کام مکمل کرنا ہے۔۔ سر کی بات پوری کلاس نے خاموشی سے سنی تھی۔۔۔

سر کے کلاس سے جانے کے بعد پوری کلاس میں شور سا مچ گیا تھا ہر لڑکی اپنے زین ارمان ساحل اور فیضان کے ساتھ اپنا پیئر بننے کی دعا کر رہی تھی ایسے میں وہ چاروں ہی تھی جو اپنا پیئر اُن چاروں کے ساتھ نہ بننے کی دعا کر رہی تھی۔۔۔۔

مہک فیضان۔۔۔ ساحل اور مسکان۔۔ آرزو ارمان۔ اور زویا اور عمیر سی آر کے نام لینے پر اُن چاروں کے منہ اترے تھے۔۔۔ زویا نے ایک طرح سے شُکر ادا کیا تھا کہ اُسکا نام زین کے ساتھ نہیں ایا لیکن عمیر کا نام انے پر اُسے زین کی دھمکی سے ڈر ضرور لگا تھا لیکن جو ہو گا دیکھا جائے گا میں کیوں ڈرو اُس سے سوچ کر وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

ارمان کے ساتھ اپنا نام سن کر آرزو کو لگا جیسے اُس نے کروا بادام چبا لیا ہو۔۔۔ وہ ارادہ رکھتی تھی اپنا سی آر سے بات کر کے اپنا پاٹنر تبدیل کرنے کا۔۔۔۔ فیضان کا نام سن کر مہک نے کوفت سے اپنی آنکھیں گھمائی۔۔۔ مسکان کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی ساحل کا نام سن کر وہ کیسے اُس کے ساتھ کام کر سکتی تھی جب وہ اُسے پسند کرنے کا دعویٰ کر چکا تھا۔۔۔۔

ایشا کیا پاٹنر تبدیل نہیں ہو سکتے۔۔۔۔ آرزو نے جاتی ہوئی سی آر کو روک کر پوچھا۔۔۔

نہیں آرزو سر نے فائنل کر کے دیے ہے یہ نام اسی لیے تبدیل نہیں ہو سکتے۔۔۔ایشار سانیت سے کہا۔۔اسکی بات پر آرزو نے منہ بنایا۔۔اب پورے چار دن اُسے ارمان کی منحوس شکل دیکھنی پڑے گی بقول آرزو کے۔۔۔

آرزو نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو مہک اور مسکان کا بھی حل کچھ اُس کی طرح ہی تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں اسائنمنٹ تو جمع کروانا ہی ہے نہ۔۔۔کیا کر سکتے ہیں۔۔۔زویا کی نرم آواز پر اُن تینوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

بات سنو۔۔۔مہک نے فیضان کی پیچھے کھڑے ہو کر آواز دی جو اُسکی طرف سے پشت کیے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

نسوانی آواز پر فیضان مڑا تو سامنے مہک کو کھڑا پایا۔۔صبح صبح دیدارِ یار پا کر دل پر سکون ہوا۔۔۔

میرا اور تمہارا اپیئر بنا ہے اسائنمنٹ کے لیے۔۔مہک نے یہ جملہ ایسا بولا تھا جیسے واقعی میں اُس نے کوئی کڑوی چیز کھالی ہو۔۔۔

اچھا ہاں سر نے بتایا تھا اور یہ رہا تمہارا ناول۔۔۔فیضان نے اُسکی بات پر کہا اور اپنے بیگ سے ناول نکال کر مہک کی طرف بڑھایا۔۔۔

کیا تم نے پورا پڑھ لیا ہے یہ ناول۔۔۔ مہک نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔ فیضان نے یک لفظی جواب دے کر اُسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں حیرانی تھی مسکان اور اُسکی دونوں کی آنکھوں کا رنگ کالا تھا۔۔۔

واقعی میں ایک ہی دِن میں۔۔ مہک نے فیضان کی لال ہوتی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔اب اُس نے غور کیا تھا فیضان کی آنکھیں لال ہو رہی تھی یقیناً وہ پوری رات پڑھتا رہا ہے۔۔۔

ہاں ایک ہی دِن میں۔۔۔ تم نے کہا تھا تمھاری بات کیسے ٹال سکتا تھا۔۔ فیضان نے لہجے میں دلکشی سموئے کہا۔۔۔۔

تو پھر پتہ چلا کون زیادہ ہینڈسم ہے۔۔۔ مہک نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

ہاں جہان ہینڈسم ہے لیکن تمہارے لیے پوری دنیا میں صرف ایک ہی لڑکا ہینڈسم ہو سکتا ہے اور وہ میں ہو۔۔۔ فیضان اپنے کیپ کو صحیح کرتے ہوئے کہا اسکی بات پر مہک نے ایک نظر اسکو دیکھا کو بیگی گرین رنگ کی شرٹ پہنے سر پر کالا کیپ اور کالی پینٹ میں چہرے پر مسکراہٹ لیے اُسکے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

ٹھرک پن مت جھاڑو۔۔۔ مہک نے دانت پیستے ہوئے فیضان سے کہا لیکن اُسکے دلکش لہجے میں دل ضرور دھڑکا تھا۔۔۔۔

ٹھرک پن نہیں ہے۔۔۔ محبت ہے میری۔۔۔ فیضان نے مہک کی بات پر اُسکے چہرے کے نزدیک جھکتے ہوئے کہا اُسکا چہرہ مہک کے چہرے سے چند انچ کی دوری پر تھا دونوں کی گرم جھلستی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔

فیضان کی بات پر مہک کو صدمہ لگا آنکھیں بھی صدمے کے تحت پھیل گئی۔۔۔ ہونٹ بھی اوہ کی شکل میں وا ہوا۔۔۔

اُسکے گلابی لب اتنے نزدیک دیکھ کر فیضان اپنے اوپر ضبط کرتا اُس سے دور ہوا تھا۔۔۔

منہ بند کرو یار مکھی گھس جائے گی۔۔۔ فیضان نے شرارتی انداز میں اُسکے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک نے اُسکے کہنے پر جلدی سے منہ بند کیا۔۔۔

کیا بولا تُم نے ابھی مسٹر۔۔۔ اگر مذاق تھا تو بہت گھٹیا تھا۔۔۔ مہک نے اپنے ہاتھ میں تھاما ناول فیضان کے کندھے پر رسید کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔ فیضان کی بات پر جیسے اُس کے دل کی دھڑکن رک سی گئی تھی۔۔۔

اگر میں کہو مذاق نہیں تھا تو۔۔۔ فیضان نے سنجیدگی بھرے لہجے میں دریافت کیا۔۔۔

اسکے سنجیدہ ہونے پر مہک نے بھی اُسے سنجیدگی سے دیکھا۔۔۔

اتنی جلدی کسی کو کسی سے محبت نہیں ہو جاتی۔۔مہک نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

مذاق کر رہا تھا۔۔مہک کے لہجے کی سختی پر فیضان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آپکا اور میرا ایسا کوئی رشتا نہیں ہے جس میں مذاق کی گنجائش ہو۔۔۔ہم صرف یونی کے اسائنمنٹ کے لیے اکھٹے ہوئے ہیں بہتر یہی ہے کہ اس کام پر غور کرے۔۔۔۔مہک نے سخت لہجے میں فیضان کی گرے آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر فیضان نے لب بھنیچے۔۔۔اُسے مہک پسند تھی کہیں نے کہیں محبت بھی دل میں اپنی جگہ بنانے لگی تھی یہ پہلی لڑکی تھی جس کے منہ سے کسی لڑکے کی تعریف اُسے اتنی بری لگی تھی کہ اُس نے پوری کتاب ایک ہی رات میں پڑھ لی تھی تاکہ اُس لڑکے کو جان پائے۔۔۔۔

میرے خیال سے تو محبت پہلی نظر میں ہی ہو جاتی ہے کسی کی آدھی جھلک سے بھی ہو جاتی ہے۔۔۔محبت تو اُس انسان سے بھی ہو جاتی ہے جو نظروں کے سامنے نہیں ہوتا۔۔خیر سب کا اپنا اپنا سوچنے کا نظریہ ہے۔۔۔محبت کبھی پیغام دے کر نہیں اتی بس چپکے سے دل میں نزول ہو جاتی ہے۔۔۔فیضان نے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔اسکی بات اور لہجے پر مہک کے پورے بدن میں سنسنی سی دور گئی۔۔۔۔

ابھی میری کلاس ہے کلاس کے بعد لائبریری میں ملو گا تمہیں۔۔۔وہی آجانا تم۔۔۔فیضان بولتا ہوا چلا گیا اُسے مہک کی بات بری لگی تھی جس نے کہا تھا اُن دونوں کے مابین کوئی رشتا نہیں ہے

بہت جلد سب سے مضبوط رشتا ہونا ہے ہمارے درمیان۔۔۔فیضان نے سرگوشی میں اپنے آپ سے کہا۔۔۔

پیچھے مہک اپنے دل کی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی سعی کرنے لگی جو فیضان کے الفاظوں پر تیز چلنے لگی تھی۔۔۔۔

پھر یہ سوچ کر کہ وہ مذاق کر رہا تھا اپنا سر جھٹک گئی۔۔۔لیکن دل کے کہیں کونے پر دھیمے الفاظ میں یہ سرگوشی ضرور ہوئی تھی کہ یہ سچ ہوتا وہ واقعی اُس سے محبت کرتا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آرزو کافی دیر سے ارمان کو ڈھونڈ رہی تھی وہ کلاس میں بھی دیکھ آئی تھی لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔آخری کینٹین بچی تھی۔۔۔۔

آرزو نے کینٹین میں قدم رکھے تو سامنے ہی وہ کھانے میں مصروف تھا۔۔۔

آرزو دانت پیستے ہوئے اُسکی طرف بڑھی۔۔۔

سر نے تمہارا میرا پیئر بنایا ہے۔۔اسائنمنٹ کے لیے۔۔آرزو نے اپنے ہاتھ میں موجود کتاب ٹیبل پر رکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

اسکی آواز پر ارمان نے اپنا سر اٹھایا۔۔۔اور اطمینان نے بوتل اٹھا کر اپنے منہ سے لگائی اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔۔۔

جبکہ آرزو کا دل کر رہا تھا اُسکا سر پھار دے۔۔۔

ٹھیک ہے کیا کرنا ہے اب۔۔۔ تقریباً پورے دس منٹ کے بعد ارمان نے اپنی بوتل ختم کر کے کہا تھا انداز اب بھی سرسری سا تھا۔۔۔

اب تیز آواز میں گانا لگانا ہے اور اس پر ناچنا ہے۔۔۔آرزو جو کب سے اُسکا اطمینان بھرا انداز دیکھ رہی تھی غصے سے بولی۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے پھر انتظام کرتے ہیں۔۔۔ارمان نے ابکی بار بھی اطمینان سے کہا اُسے آرزو کے چہرے پر پھیلی جھنجھلاہٹ مزہ دے رہی تھی۔۔۔۔

مسٹر ارمان۔۔ میں گراؤنڈ میں آپکا انتظار کر رہی ہو آپ اپنے بھوجن سے فارغ ہو کر گراؤنڈ میں تشریف لے آئے تاکہ ہم اسائنمنٹ کے بارے میں کام کر سکے۔۔۔آرزو سمجھ گئی تھی وہ اُسے زچ کر رہا ہے۔۔۔اسی لیے دانت پیستے بولتی ہوئی اپنی کتاب اٹھائی۔۔۔

ٹھیک ہے مس آرزو آپ اپنا تشریف کا ٹوکرا اٹھا کر گراؤنڈ میں جائے میں آپکو تقریباً دس منٹ بعد اپنے درشن کرواتا ہو۔۔۔ارمان نے بھی اُسے کے لہجے میں جواب دیا۔۔آرزو پاؤں پٹختی ہوئی

کینٹین سے باہر نکلی اسائنمنٹ کے نمبر اُن کے مڈز میں جمع ہونے تھے اسی لیئے وہ اس انسان کے منہ لگ رہی تھی ورنہ وہ ارمان سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ارمان آرزو کا جھنجھلایا ہوا چہرہ یاد کر کے مسکرا کر رہ گیا۔۔۔اور دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوا اُسکا کوئی ارادہ نہیں تھا آرزو کے پاس جانے کا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زین اپنے دیہان میں گراؤنڈ کی طرف جا رہا تھا جب ایک جگہ اُسکی نظر رکی اور پھر وہی جم گئی۔۔دیکھتے دیکھتے آنکھوں کی رنگت بدل کر سرخ ہو گئی۔۔چہرے پر بھی سختی آگئی۔۔۔۔

سامنے پیلے رنگ کی شلوار قمیض میں حجاب کیے زویا بیٹھی کتاب میں کچھ لکھ رہی تھی اور اُس کے ساتھ بیٹھا۔۔عمیر یک تک زویا کے چہرے کی طرف دیکھا جا رہا تھا۔۔۔۔

زین کو لگا تھا اُسکی رگے پھٹ جائے گی خون میں اُبال اٹھتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔عمیر کی نظریں زویا کے چہرے پر دیکھ کر اُسکا دل کر رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے۔۔۔

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ تیز قدم اٹھاتا زویا کی طرف بڑھا وہ برداشت نہیں کر سکتا اور۔۔۔۔

زین نے قریب پہنچ کر عمیر کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بنا اُسے گریبان سے اٹھا کر اُس کے منہ پر مکّہ رسید کیا۔۔۔۔

اس افتاد پر زویا بھی ہڑبڑا کر اُٹھی تھی۔۔۔

زین کے مکے سے عمیر زمین پر گر گیا تھا زویا جہاں بیٹھی تھی وہاں پر زیادہ تر لوگ نہیں تھے۔۔۔۔

اپنی غلیظ نظروں سے دیکھا کیسے تو نے اُسے۔۔۔اُس کے پاس بیٹھا کیسے تو۔۔۔۔۔زین نے ڈھاڑتے ہوئے عمیر کے منہ پر درپر درمکّہ رسید کیے تھے۔۔۔

میں تیری آنکھیں نکال لونگا۔۔۔اُسکی طرف دیکھنے پر وہ میری ہے اُسے دیکھنے کا حق بھی میرا ہے

۔۔۔۔

زین غراتے ہوئے بولا۔۔اسکی بات پر زویا نے حیرت اور ڈر سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں چھوڑے اُسکو۔۔۔زویا نے ہوش میں اتے ہی چیخ کر کہا اُسے کہاں عادت تھی لڑائی جھگڑا دیکھنے کی۔۔۔۔

زویا کے بولنے پر بھی زین نہیں رکا تھا۔۔۔زین عمیر کو مکہ مار رہا تھا جب اُس نے اپنا سر دوسری طرف موڑا اور زین کا ہاتھ سیدھا زمین سے لگا۔۔۔خوں کی لکیر زین کے ہاتھ سے بہتی ہوئی نظر ائی تھی زویا نے روتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

زین پلیز چھوڑ دے اسکو مر جائے گا وہ۔۔زویا نے نم آواز میں روتے ہوئے زین سے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زین نے ایک جھٹکے سے عمیر کو چھوڑا۔۔۔اور لال انگارا آنکھیں لئے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔

زین کے چھوڑنے پر زویا جلدی سے عمیر کی طرف بڑھنے لگی۔۔جو کراتا ہوا زمین پر اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔جب زین نے اُسکی کلائی اپنے زخمی ہوئے ہاتھ میں پکڑی۔۔۔

وہ مر جائے گا۔۔۔دیکھنے تو دے اُسے۔۔۔۔زویا نے روتے ہوئے عمیر کی طرف دیکھ کر کہا وہ شروع سے نرم دل کی مالک تھی اور ابھی جو کچھ ہوا وہ خود کو اسکا قصوروار سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

زویا کی عمیر کی فکر مندی دیکھ کر زین کی گرفت زویا کے کلائی پر اور مضبوط ہوئی۔۔۔اُسے لگ رہا تھا اُس کا سر پھٹ جائے گا وہ نہیں برداشت کر سکتا تھا زویا کی ہمدردی اُسکی فکر کسی کے لیے۔۔۔وہ ہمیشہ اپنی چیزوں کو لے کر حد سے زیادہ جنونی رہا تھا۔۔اور یہاں تو بات اُسکی محبت کی تھی۔۔۔

زین تقریباً کھینچتا ہوا زویا کو اپنے ساتھ لئے خالی کلاس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔آف ٹائم تھا اسی لئے زیادہ تر کلاس خالی ہو چکی تھی۔۔۔۔

زویا عمیر کی فکر چھوڑ کر اب اپنے لیے خیر کی دعا کر رہی تھی۔۔۔جس طرح کے زین کے تیور تھے۔۔اُس کا ڈرنا بجا تھا۔۔۔

چھوڑ دے مجھے۔۔۔زویا نے روتے ہوئے کہا۔۔اُسکے رونے کی آواز پر زین نے اُسے کلاس میں لاتے چھوڑا۔۔۔

کیوں بیٹھی تھی اُسکے ساتھ جب میں نے منع کیا تھا کہ آئندہ کے بعد اُسکے اس پاس نظر مت انا ۔۔۔زین نے زویا کے بازو دبوچ کر اُسے دیوار کے ساتھ لگا کر زور سے اپنا زخمی ہاتھ دیوار پر مارتے ہوئے ڈھاڑتے ہوئے کہا اسکی بات پر زویا ہے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔

میں خود نہیں گئی تھی سر نے اُسکے ساتھ پیئر بنایا تھا۔۔۔وہ جو کل یہ بول چکی تھی کہ وہ زین سے نہیں ڈرتی اور نہ ڈرے گی وہ سارا بھرم پانی پانی ہو گیا تھا زین کے تیور دیکھ کر اسی لئے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اُسکے معصومیت سے کہنے پر اور آنکھیں میچ لینے پر زین کا سارا غصا پل میں ختم ہوا تھا۔۔۔۔مطلب یہ لڑکی اُس سے ڈرتی بھی تھی اور انتہا کی معصوم بھی تھی۔۔۔

سر کو منع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔زین نے اپنا لہجہ سخت رکھے پوچھا۔۔۔اور بے قرار نظروں سے زویا کے چہرے کے نقش کو حفظ کرنے لگا۔۔۔بند آنکھیں لمبی پلکیں جو رونے کی وجہ سے سرخ عارض پر سایہ فگن تھی درمیانہ ناک گلابی لب۔۔۔اور ناک پر وہ چھوٹا سا تل جو آنکھوں سے تھوڑا سا نیچے اور ناک کا بیچ میں تھا۔۔۔۔۔۔

وہ حسین تھی یہ زین کو ہی سب سے زیادہ حسین لگ رہی تھی محب کو اپنا محبوب ہی دنیا میں سب سے زیادہ حسین لگتا ہے۔۔۔۔

منع کیا تھا سر نے کہا فائنل ہے۔۔زویا نے نم آواز میں کہا وہ زین کی تپش زدہ۔ سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی اسی لیے اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے تھی وہ کیوں اس انسان کے سامنے بے بس ہو جاتی تھی اُسے نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔

پتہ تھا کیسی نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔عمیر کی نظریں یاد آتے ہی زین کا لہجہ پتھریلا ہوا جبڑے بھینچ گئے۔۔۔۔۔

زویا نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

زویا خان میں آخری بار تمہیں وارن کر رہا ہوں عمیر سے دور رہو۔۔۔ورنہ ابھی جو اُسکا حال کیا ہے اُس سے بھی بُرا حال کرونگا میں اُسکا۔۔۔زین نے تپش زدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

زویا نے اثبات میں سر ہلایا زین نے جس طرح عمیر کو مارا تھا وہ بہت ڈر گئی تھی اُس سے۔۔۔۔

چلو اب جلدی سے پٹی کرو میری۔۔۔زین نے ایک بھرپور نظر اُسکے معصوم چہرے پر ڈالی اس سے پہلے محبت میں بہکتا وہ کچھ غلط کر جاتا اُس سے دور ہوتے ہوئے زین نے سامنے ٹیبل پر بیٹھ کر

اطمینان سے کہاابھی تھوڑی دیر پہلے جو غصّہ تھاوہ محبوب کے سامنے ہونے پر زائل ہو چکا تھا

زویانے حیرت سے آنکھیں کھول کر حیرت سے زین کی طرف دیکھاجواُسکے سامنے بیٹھا آنکھوں میں نرمی لئے اُسے لودیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آجاؤ جلدی دیکھو خون نکل رہا ہے۔۔۔زین زویا سے ایسے مخاطب تھا جیسے ان دونوں کے درمیان جانے کتنی اچھی بات چیت ہو۔۔۔۔۔

زویانے ایک نظر اُسکے ہاتھ کی طرف دیکھا جہاں سے واقعی خون نکل رہا تھا زمین پر موجود پتھر اُس کے ہاتھ کو زخمی کر گئے تھے۔۔۔۔

زویا ہلکے ہلکے قدم اٹھا کر زین کی طرف ائی جس کی نظریں اُسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی اور زویا کے ہاتھوں میں گھبراہٹ کی وجہ سے پسینہ آرہا تھا۔۔۔۔۔

زویانے کانپتے ہاتھوں سے زین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور اپنے پاس موجود رومال اُسکے ہاتھ پر باندھنے لگی۔۔زویا کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے زین کو طمنائیت بھرا سکون اپنی رگو جان میں اترتا محسوس ہوا اتنے پاس سے زویا کے وجود سے اٹھتی دلفریب خوشبو۔۔۔اُسکے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔۔

زویا نے کانپتے ہاتھوں سے پٹی باندھ کر زین کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں خمار لیے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔زویا فوراً سے اُس سے دور ہوئی۔۔۔۔۔

کل بولا تھا نہ بہت جلد اونگا تمہارے پاس بتانے کے لیے کہ تمہارے لیے میں کیا محسوس کرتا ہوں۔۔۔زویا جو جانے کے لیے اپنے قدم بڑھا رہی تھی زین کہ کلائی پکڑنے اور الفاظوں پر ٹھٹھک کر رکی۔۔۔۔۔

تو زویا خان زین صفدر تم سے محبت کرتا ہے اتنی کہ تمہارے وجود تمہاری سانسوں پر تمہاری زندگی پر اپنا اختیار چاہتا ہیں۔۔۔اتنی کہ تم پر کسی غیر مرد کی نظر تک پڑنا برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔اور زین صفدر کی یہ محبت بڑھتی جائے گی وقت کے ساتھ ساتھ اور عشق کے مراحل طے کرے گی۔۔۔زین نے جذب میں عالم میں کہا ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

زویا کو لگا ساتھوں آسمان اُس پر گر گئے ہو وہ آنکھوں میں بیقینی لیے پلٹی تھی۔۔۔۔

لیکن میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔۔زویا نے زین کی آنکھوں میں دیکھتے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر زین کو لگا جیسے کسی نے اُس کے دل پر گھونسا مارا ہو۔۔۔لیکن وہ فقط مسکرا گیا۔۔۔

میں محبت کرنے پر مجبور کر دونگا۔۔۔زین نے زویا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جانے دے مجھے۔۔میں آپ سے صرف نفرت کرتی ہُوں اور نفرت کرنے پر مجبور بھی آپ نے ہی کیا ہے۔۔۔زویا نے اپنی کلائی زین کی گرفت سے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین نے زویا کی کلائی اپنی گرفت سے آزاد کری تو زویا بنا ایک بھی نظر ڈالے فوراً وہاں سے بھاگی۔۔۔

خود سے محبت کرنے پر بھی میں ہی مجبور کر دونگا تمہیں۔۔۔زین نے ایک عزم سے کہا۔۔۔دل میں درد سا اٹھا تھا زویا کے منہ سے نفرت کا لفظ سن کر لیکن جیتنا وہ اُسکے ساتھ کر چکا تھا اُسکے بعد وہ یہی بولتی۔

مسکان کو گراؤنڈ میں بیٹھے بیس منٹ ہو گئے تھے لیکن ارمان نہیں ایا تھا۔۔اُسے اب شدت والا غصّہ ارمان پر آرہا تھا۔۔وہ کینٹین میں بھی دیکھ ائی تھی وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

تمہیں تو میں چھوڑو گی نہیں۔۔۔آرزو نے دانت پیستے ہوئے تصور میں ارمان سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

آرزو کا بس نہیں چل رہا تھا ارمان سامنے ہو اور وہ اُسے جان سے مار دے۔۔۔۔

غصے میں موبائل نکال کر مہک کو فون کرنے لگی۔۔۔۔

ابھی وہ فون کرنے لگی ہی تھی کہ اُسکے موبائل پر کسی انجان نمبر سے میسج ایا۔۔۔

"شام میں یونی کے پاس بنے کیفے میں مل کر اسئمنٹ پر کام کرتے ہیں ارمان۔۔۔

میسج پڑھ کر آرزو کی تیوری چڑھی۔۔۔۔

نمبر کہاں سے ایا اس کے پاس۔۔۔آرزو نے اوکے کا میسج کر کے سوچا۔۔۔پھر ارمان کو اچھا خاصا سنانے کا سوچ کر پر سکون ہوئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مسکان اس وقت ساحل کے سامنے کھڑی تھی وہ جو اپنے موبائل میں مصروف تھا مسکان کے سامنے انے پر اپنی ساری توجہ اُسکی طرف مرکوز کی تھی اور پیار بھری نظروں سے اُس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کہو کیا کہنا ہے۔۔۔جب کافی دیر تک وہ کچھ نہ بولی تو ساحل نے اپنی گھمبیر آواز میں پوچھا۔۔۔

سر نے پیئر بنایا ہے ہمارا اسئمنٹ کے لئے۔۔۔۔مسکان نے اسپاٹ آواز میں کہا۔۔

سر نے اسئمنٹ کے لئے بنایا ہے اور اللہ نے پوری زندگی کے لئے۔۔۔ساحل نے مسکان کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کہا اسکی بات پر مسکان کا دل دھڑکا۔۔

چلو پھر کرتے ہے اسیمنٹ۔۔۔مسکان کی طرف سے جب کوئی جواب نہیں آیا تو ساحل نے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ چاہتا تو تھا ابھی اسکو بتادے کہ بہت جلد اُسکے والدین زندگی بھر کے لئے اُسے ساحل کے ساتھ باندھنے کے لیے اُسکے گھر جارہے ہیں لیکن کسی خیال کے تحت رُک گیا۔۔وہ بھی مسکان کی آنکھوں میں اپنے لیے پیار دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

ساحل کی بات پر مسکان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور دونوں پاس ہی نیچے زمین پر بیٹھ گئے۔۔۔۔

اپنے قریب مردانا پرفیوم کی خوشبو محسوس کر کے مسکان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔وہ ساحل کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی لیکن اپنے وجود پر اُسکی گہری تپش زدہ نظریں ضرور محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

مسکان نے کتاب نکال کر اُس پر لکھنا چاہا لیکن ہاتھوں کی کپکپاہٹ سے لکھ نہ پائی ساحل اُسکے چہرے پر پسینا اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ دیکھ چکا تھا۔۔۔اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔ضرور یہ اُسکی گہری نظروں کی وجہ سے تھا۔۔۔

آپ مجھے دیکھنا بند کریں گے۔۔۔۔مسکان نے تنگ آکر کہا۔۔

میں کب تمہیں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ساحل نے دوبدو جواب دیا۔۔۔

اسکی بات پر مسکان کی کالی آنکھوں میں غصّہ بھرا۔۔۔۔

اُس نے ضبط کرتے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سے کتاب پر جھک گئی جب اُسے پھر اپنے اوپر ساحل کی تپش بھری نظریں محسوس ہوئی۔۔۔مسکان نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تو ساحل اپنے موبائل پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

میسنا۔۔۔مسکان اچھے سے جانتی تھی وہ اُسکی طرف دیکھ رہا ہیں اور جان بوجھ کر یہ سب کر رہا ہے اسی لیے خود کو مضبوط کرتی۔۔۔کام پر دیہان دینے لگی۔۔۔۔

بیچ بیچ میں ساحل بھی اُسکی مدد کر رہا تھا لیکن مسکان کا دل اُسکی ہر بات پر زور وسے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ بہت مشکل سے خود کو سمنبھال کر بیٹھی ہوئی تھی دل کہیں خوش بھی تھا اور پر سکون بھی ایک انجانی سی خوشی بھی اسکو ساحل کی موجودگی میں محسوس ہو رہی تھی جب ہمیں یہ پتہ چلے کہ کوئی انسان ہمیں پسند کرتا ہے یہ احساس دل میں گُدگُدی سی پیدا کر دیتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی ہم اس بات کو سوچتے ضرور ہے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مہک کب سے بیٹھی فیضان کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

جب وہ اُسکی طرف دیکھتی وہ اُس پر سے نظریں ہٹا لیتا کئی بار تو مہک نے بھی فیضان کی طرف دیکھا تھا وہ سمجھی تھی فیضان کو نہیں پتہ لیکن وہ اپنے اوپر اٹھتی اُسکی نظریں محسوس کر کے اندر ہی اندر خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں کام ہی کر رہے تھے کہ مہک کے فون پر آرزو کی کال ائی جو گھر جانے کے لئے اُسے بلا رہی تھی۔۔۔۔

آج کے لیے اتنا بہت ہے ہم نے تین بزنس آئیڈیا سوچ لیے ہے بس اب آگے کا کام کرنا ہے وہ کل کرے گے۔۔۔ مہک عجلت بھرے انداز میں اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔ فیضان نے جلدی سے کہا۔۔۔

کس کا۔۔۔ مہک نے نہ سمجھی سے اُسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔

تمہارا۔۔۔ میرا مطلب ہے ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔ فیضان نے جلدی سے وضاحت دی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ لاؤ موبائل اپنا۔۔۔ مہک نے کہتے ساتھ اپنی ہتیلی فیضان کے سامنے بڑھائیں۔۔۔۔

فیضان نے بغیر سوچے سمجھے اپنا موبائل اُسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

مہک نے جیسے ہی سکرین اوپن کی۔۔۔اُسکی آنکھوں میں غصّہ ایا۔۔کیونکہ سامنے ہی وال پیپر پر کترینہ کیف کی تصویر برے آب وتاب سے نظر آرہی تھی۔۔۔۔

مہک کے چہرے پر غصّہ دیکھ کر فیضان کھسیانی ہنسی ہنس دیا۔۔۔

مہک نے اپنا نمبر سیو کر کے فون اُسکی جانب بڑھایا۔۔۔

فیضان نے اپنا فون پکڑ کر ایک گہری نظر مہک کے چہرے پر ڈالی جو سفید رنگ کی شلوار قمیض میں حجاب کیے ہونٹوں پر ہلکی سی پنک رنگ کی لپسٹک لگائے اُسکا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔مہک نے اپنا بیگ اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے ایک نظر فیضان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر فیضان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

جس طرح اُسکی محبت والی بات پر مہک کا لہجہ سخت ہوا تھا وہ ڈر گیا تھا کہیں مہک اُسکی محبت کو جھوٹی نہ سمجھے۔۔۔

ارمان کی باتیں اُسکے دماغ میں گھومی جب وہ ساحل کو سمجھا رہا تھا اُسے پتہ تھا آگے کیا کرنا ہے۔۔۔

موبائل میں مہک کا نمبر دیکھا جو مہک نے اپنے نام سے سیو کیا تھا۔۔۔ارمان نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ اُسکا نام ہٹا کر زندگی کے نام سے سیو کیا۔۔۔

زندگی بن گئے ہو تم۔۔۔گنگناتا ہوا وہ مہک کے بارے میں سوچنے لگا ابھی جب تک وہ پاس تھی اُسکے ساتھ تھی یہ خاموش سی لائبریری بھی اُسے ایک حسین جگہ سی لگ رہی تھی اب جب وہ چلی گئی تو جیسے ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

موبائل جیب میں ڈال کر لائبریری سے باہر نکلا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آرزو اور مہک ساتھ کھڑی تھی اور دونوں کو ہی مسکان اور زویا کا نہیں پتہ تھا۔۔۔

فون بھی نہیں اٹھا رہی ہے دونوں۔۔۔آرزو نے کان سے فون ہٹا کر کہاں۔۔۔

لو آگئی زویا۔۔۔مہک نے تیز قدموں سے اپنی طرف اتی زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کہاں تھی تم زویا۔۔۔آرزو نے زویا سے پوچھا۔۔لیکن جب اُسکی لال آنکھیں دیکھی۔۔۔تو دونوں کو حیرت ہوئی۔۔۔

کہہ دو اج پھر اُس زین نے تمہیں تنگ نہیں کیا۔۔۔آرزو نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

زویا نے ایک نظر آرزو کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

کیا کیا اُس نے اب۔۔۔مہک نے پوچھا۔۔۔

جس پر زویا نے اُن دونوں کو سب بتا دیا۔۔۔

میں کہتی نہ تھی پکا محبت کا معاملہ ہے۔۔۔دیکھو کتنا جنونی ہو گیا تمہیں عمیر کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔مہک نے خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن جب آرزو اور زویا کی غصے بھری نظروں پر نظر پڑی تو اُسکی چلتی زبان کو بریک لگی۔۔۔۔

پر مجھے نہیں ہے اُن سے محبت۔۔۔جب سے ملے ہے کوئی ایک دِن بھی میرا اچھا نہیں گزرا۔۔۔زویا نے اُن دونوں کی طرف دیکھ کر نروتھے لہجے میں کہا۔۔۔

پر اگر غور کرو تو بندہ تو واقعی شاندار ہے اُسکی شخصیت سب سے الگ ہے۔۔۔بلکل ہیرو جیسا۔۔۔مہک نے پھر سے گرم جوشی سے کہا۔۔اسکی بات پر زویا کی آنکھوں میں چھن سے زین کا وجود اُترا۔۔۔واقعی اُسکی شخصیت سب سے الگ تھی۔۔۔ایک دم سے دل کی دھڑکن نے رفتار پکڑی۔۔۔۔

ہو گیا تمہارا۔۔۔آرزو نے تیکھے لہجے میں مہک سے کہا جس پر مہک نے منہ بنایا۔۔۔۔

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔مسکان کہاں ہے چلنا نہیں ہے کیا ہوسٹل۔۔۔زویا نے مسکان کی تلاش میں ادھر اُدھر نظریں گھوما کر پوچھا۔۔۔۔

پتہ نہیں میں کال کرتی ہوں۔۔آرزو بول کر اپنا موبائل لئے تھوڑا سا دور ہوئی۔۔۔

زویا جانو۔۔۔ویسے زین میں کوئی برائی نہیں ہے مطلب غلط فہمی ہمیں ہوئی تھی تھپڑ تم نے مارا اور میری جان تمہیں کوئی مسئلہ بھی نہیں تھا نہ معافی مانگنے سے تو بس۔۔۔مجھے تو لگتا ہے وہ تم سے شدت والی محبت کرتا ہے۔۔۔مہک نے زویا کے کندھے پر اپنا اپنا بازو رکھتے ہوئے کہا۔۔اسکی آخری بات پر زویا کا دل پھر دھڑکا۔۔۔ابھی مہک کچھ اور بولتی کہ پیچھے سے سر پر پڑنے والے تھپڑ سے اُسکی زبان بند ہوئی۔۔۔۔

فضول نہ بولا کرو تم۔۔۔ائی بات سمجھ میں۔۔۔۔۔جو انسان اُس سے پوری یونی کے سامنے معافی منگوا سکتا ہے تمہیں لگتا ہے وہ محبت کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

آرزو نے سخت لہجے میں کہا اسکی بات پر زویا نے بھی اثبات میں سر ہلایا لیکن مہک اس سے اتفاق نہیں کر رہی تھی۔۔۔

اب چلو۔۔مسکان گراؤنڈ میں ہے۔۔۔آرزو نے کہا اسکی بات پر وہ دونوں بھی گراؤنڈ کی طرف چل دی۔۔۔

مسکان جو ساحل کی نظروں سے پریشان تھی اُن تینوں کے انے سے پر سکون ہوئی۔۔۔۔

میں چلتی ہوں باقی کا کام کل کر لیں گے۔۔۔مسکان نے اپنے ازلی نرم لہجے میں ساحل سے کہا وہ جو کوئی شوخ جملہ بولنا چاہتا تھا آرزو زویا اور مہک کی موجودگی میں چپ کر گیا۔۔۔اور فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

مسکان اُن تینوں کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔ایک بار پلٹ کر پیچھے ساحل کو دیکھا جو اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا جلدی سے پلٹی۔۔۔اور اپنی حرکت پر اپنے لب دانتوں کے بیچ دبا گئی۔۔۔

ساحل بھی اسکی اس حرکت پر مسکرا گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شام کا وقت تھا ہوسٹل میں مغرب کے بعد کوئی لڑکی باہر نہیں جا سکتی تھی اسی لیے آرزو وارڈن سے اجازت لے کر یونی کے پاس بنے کیفے جا رہی تھی۔۔۔۔

مہک نے کہا تھا کہ وہ اُسکے ساتھ چل لیتی ہے لیکن آرزو نے منع کر دیا تھا۔۔۔

یونی انکے ہوسٹل سے بیس منٹ کے فاصلے پر تھی اور کیفے تقریباً پندرہ اسی لیے وہ پیدل جا رہی تھی۔۔۔

جب اُسکی نظر سڑک کے کنارے کھڑی ایک لڑکی پر پڑی جو گھٹنوں سے کچھ اوپر پینٹ پہنے اُسکے اوپر سفید رنگ کی چست شرٹ پہنے ہوئے تھی۔۔اور پاس کھڑے خواجہ سرا کو اُس نے ایک دم سے دھکا دیا جو شائد اس سے پیسے مانگ رہے تھی۔۔۔

بول رہی ہو نکلو یہاں سے پتہ نہیں کہاں سے آجاتے ہے منہ اٹھا کر۔۔۔ بھکاری۔۔۔ وہ لڑکی نہایت ہی ہتک آمیز لہجے میں اُس خواجہ سرا سے بولی تھی۔۔۔ اور آرزو کا یہ سب دیکھ کر دماغ گھوما تھا۔۔۔

وہ تن فن کرتی اُس لڑکی تک پہنچی تھی۔۔۔

آرزو نے پہلے نیچے گرے خواجہ سرا کو اٹھایا۔۔۔۔

تمیز نہیں ہے تم میں اور نہ انسانیت کوئی ایسے کیسے کر سکتا ہے اگر تھوڑے پیسے تم دے دیتی تو کیا ہو جاتا اور اگر نہیں دے رہی تھی تو دھکا دینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ آرزو نے تیز لہجے میں اُس لڑکی سے کہا جس نے آرزو کی بات پر اُسے اوپر سے لیں کر نیچے تک دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اوہ گرل۔۔۔ پلیز یہ فضول کا لیکچر مجھے مت دو۔۔۔ اور اپنے کام سے کام کرو۔۔۔ اگر تمہیں پیسے چاہیئے تو یہ لو۔۔ لیکن پلیز اسکو میں نہیں دے سکتی پتہ نہیں ایسے لوگ زندہ ہی کیوں رہتے ہے۔۔۔ لڑکی نے حقارت سے آرزو کے پیچھے کھڑے خواجہ سرا کو دیکھتے ہوئے کہا اور چند پیسے نکال کر آرزو کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

اسکی حرکت اور لفظوں پر آرزو کا تو دماغ ہی گھوم گیا لوگوں نے رش بھی لگا لیا تھا دیکھنے کے لیے

۔۔۔

آرزو نے اوڈ یکھا نہ تاؤ اور رکھ کر تھپڑ اُس لڑکی کے گال کی زینت بنا دیا۔۔۔

یو بلڈی۔۔۔وہ لڑکی غصے سے آرزو کی طرف اسکو مارنے کے لیے بڑھی۔۔جب آرزو نے اُسکا بازو پکڑ کر موڑا۔۔۔۔

مجھے یہ سمجھ نہیں آتا تم جیسے کمظرف لوگ کیوں زندہ ہے اس دنیا میں اس سے پہلے کہ میں تمہیں مار مار کر تمہارے میکپ سے چھپے بعد رونق چہرے کو سب کے سامنے عیاں کرو معافی مانگو ان سے ۔۔آرزو نے سخت لہجے میں اُس لڑکی سے کہا۔۔۔

جو درد نہ برداشت کرتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی اگر وہ اور پنگا لے گی تو آرزو کا کوئی بھروسہ نہیں وہ یہ بھی کر گزرتی۔۔۔۔۔

آرزو نے ایک جھٹکے سے اُسے چھوڑا۔۔

مانگو معافی۔۔۔آرزو نے تیز آواز میں کہا۔۔مجمعے میں جمع لوگ بھی حیرت اور خوشی سے آرزو کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔اُس لڑکی نے جلدی سے کہا اور غصے بھری نظروں سے آرزو کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔مجمعے میں جمع سب لوگوں کی نظریں وہ اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

خواجہ سرا تو آرزو کو دعائیں دیتے ہوئے نکل گئی تھی۔۔۔

کیاہوا ثنا۔۔۔

مردانا آواز پر آرزو نے جھٹکے سے پلٹ کر دیکھا جہاں ارمان کو کھڑا دیکھ اُسے حیرت ہوئی۔۔۔۔

جان اس لڑکی نے مجھے سب کے سامنے تھپڑ مارا۔۔۔ ثنا روتی ہوئی بغیر لوگوں کی پرواہ کیے ارمان کے سینے سے لگ کر آرزو کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ثنا کی بات پر ارمان نے ایک نظر آرزو کو دیکھا جو جامنی رنگ کی شلوار قمیض پہنے سر پر ہم رنگ حجاب کیے۔۔۔ بنا میکپ کے آنکھوں میں حیرانگی لئے اُسی کی طرف دیکھتی اُس کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔

ثنا کے ایسے ارمان کے سینے سے لگنے پر آرزو کو تھوڑا عجیب لگا اور آنکھیں بھی حیرت سے بڑی ہوئی ۔۔۔

اپنی جان کو پوری بات بتاؤ نہ ننھی کا کی کہ میں نے تھپڑ کیوں مارا۔۔۔ آرزو کو نہیں پتہ تھا اُسے جلن کا احساس کیوں ہو رہا ہے لیکن وہ پھر بھی دانت پیستے ہوئے ثنا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اسکی بات پر ارمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی جسے جلدی وہ چھپا گیا۔۔۔

اور آرزو بھی ایک نظر اُنکی طرف دیکھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی واپس ہوسٹل کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔ اُسکا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا ارمان کی شکل دیکھنے کا۔۔۔۔

پیچھے ارمان نے اُسکی پشت کو تکا۔۔اور ثنا کے رونے پر اُسکی طرف متوجہ ہوا۔۔اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا آرزو بنا کسی وجہ سے کسی سے نہیں لڑتی ضرور ثنا نے کچھ ایسا کیا ہو گا کیونکہ وہ ثنا کو بھی جانتا تھا۔۔۔

میں چھوڑو گی نہیں دیکھنا تم اُسے۔۔۔ثنا نے غصے سے آرزو کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ابھی گھر چلتے ہیں۔۔۔اُسکی بات نہ جانے کیوں ارمان کو اچھی نہیں لگی تھی اسی لیے سنجیدگی سے بولا۔۔۔

ثنا اسکی بات پر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ثنا ارمان کی گرلفرینڈ وہ اور ثنا بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے تھے کیونکہ اُنکے والد آپس میں دوست تھے۔۔۔

کچھ ہی عرصہ پہلے وہ ثنا کے ساتھ ریلیشن میں ایا تھا اسکے اس فیصلے سے کوئی بھی خوش نہیں تھا حتیٰ کہ زین فیضان اور ساحل بھی لیکن ارمان کا کہنا تھا وہ بچپن سے مجھے جانتی ہے تو ہمارا ساتھ اچھا رہے گا لیکن بہت جلد اسکی بات غلط ہونی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا۔۔اتنی جلدی کیسے واپس آگئی۔۔۔آرزو جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی مسکان نے پوچھا۔۔۔

بس نہ پوچھو۔۔۔آرزو نے اپنا حجاب اُتارتے ہوئے کہا۔۔۔

آرزو نے ایک نظر زویا اور مہک کو دیکھا جو سو رہی تھی جبکہ یہ کہنا صحیح ہو گا مہک اپنا سارا بوجھ زویا پر ڈالے سو رہی تھی۔۔۔اُسکا ہاتھ زویا کے گرد باندھا تھا اور ایک ٹانگ بھی زویا کے اوپر تھی۔۔۔

یہ دونوں ابھی تک نہیں اُٹھی۔۔۔آرزو نے مسکان سے پوچھا۔۔کیونکہ دونوں یونی سے اتے ہی سو گئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔زوئی۔۔تمہیں کیا لگتا ہے جو تم نے مجھے بتایا ہے زین کا کیا وہ سچ میں زویا سے محبت کرنے لگا ہے۔۔۔مسکان نے ایک نظر زویا کے چہرے پر ڈال کر فکر مندی سے کہا۔۔۔

پتہ نہیں مسکان۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا ہمیں پتہ ہے وہ کتنی حساس ہے میں نہیں چاہتی اُسے کوئی دکھ ملے۔۔اور دادا ابو کی موت کے صدمے کی وجہ سے اُسکی دماغی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ کوئی اور صدمہ برداشت کرے۔۔۔آرزو نے بھی زویا کے معصوم چہرے کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

زویا بچپن سے اپنا دادا سے حد سے زیادہ اٹیچ تھی اور پھر اُنکی موت بھی زویا کی گود میں ہوئی۔۔جس کے صدمے میں وہ ایک مہینہ ہاسپٹل میں داخل رہی تھی ڈاکٹر نے اُس کی دماغی حالت بہت خطرناک بتائیں تھی اُسکی حالت ایسی نہیں ہے کہ اب وہ کوئی اور صدمہ برداشت کر سکے۔۔۔۔

لیکن اگر وہ سچ میں ہماری زویا سے محبت کرتا ہوا تو ہو سکتا ہے اُسکی محبت سے ہماری زویا بلکل خوش رہے۔۔۔مسکان نے چائے کپ میں نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اگر محبت کرتا ہو گا تو اتنی آسانی سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔باقی دیکھتے ہیں۔۔۔آرزو نے بولتے ہوئے چائے کا کپ اٹھا کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔۔

وہ بس یہ نہیں چاہتی تھی کہ زین کی جھوٹی محبت سے زویا پھر سے ٹوٹ جائے۔۔۔لیکن اُسے کیا پتہ تھا زین کی محبت بلکل سچی ہے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زین۔۔۔زین۔۔۔زویا لال ساڑھی پر ھنے ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ پکڑے۔۔۔کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

زین جو کمرے کے صوفے پر زویا کی طرف پشت کیے بیٹھا تھا زویا کی آواز پر بھی ویسے ہی بیٹھا تھا۔۔۔

چونکا تو تب جب اپنے گرد نرم بازوں کا حصار محسوس ہوا۔۔۔

کھانا کھالیں کھانے سے کیسی ناراضگی۔۔۔زویا نے زین کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی۔۔۔

جس سے ناراضگی ہے اُسے کون سا فرق پڑا ہے۔۔۔زین جو زویا کی اتنی نزدیکی اور اپنے کان کے پاس اُسکے ہلتے لبوں کو محسوس کر کے اپنے اندر اُبھرتے جذبات پر پہرے بیٹھائے بیٹھا تھا ۔۔۔ناراضگی بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

فرق پڑتا ہے تبھی تو ناراضگی دور کرنے کے لئے اتنا اہتمام کیا ہے۔۔۔زویا نے زین کے گال پر اپنے سرخ رنگ سے رنگے ہونٹ رکھ کر کہا۔۔۔

زین کے دل میں اودھم مچا دل چاہا ابھی اس نازک وجود کو اپنے حصار میں قید کر لیں۔۔لیکن ضبط کرتے ہوئے بیٹھا رہا۔۔

زین یہ تو صحیح بات نہیں ہے نہ پہن لی ہے میں نے آپ کی لائی ہوئی ساڑھی دیکھے تو ذرا۔۔۔زویا اپنی حرکت پر بھی زین کو سٹل بیٹھا دیکھ پیچھے ہو کر نروٹھے پن سے بولی۔۔۔زین کے دل نے زویا کی بات پر چیخ چیخ کر کہا کہ ایک نظر دیکھ لیں لیکن ناراضگی بھی تو دیکھانی تھی۔۔۔

صحیح ہے مت دیکھے جا رہی ہوں میں چینج کرنے۔۔۔زین کے نہ دیکھنے پر زویا نے غصے سے کہا اور جانے کے لیے پلٹی۔۔۔زین جو سمجھ رہا تھا اُسکی بیوی اُسے پیار سے منائے گی زویا کے جانے پر جلدی سے اٹھ کر زویا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

زویا کسی کٹی ڈال کی طرح زین کے سینے میں سمائی۔۔۔زین مبہوت ہو کر زویا کو دیکھ رہا تھا جو لال رنگ کی ریشمی ساڑھی جس کا بلاؤز کمر سے اوپر تھا بالوں کو کھلا چھوڑے لال رنگ سے اپنے ہونٹوں کو رنگے براؤن آنکھوں کو کاجل سے سجائے۔۔اسکی طرف خفا نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچھا یار سوری نہ۔۔۔میں تو سمجھا تھا تم دوسرے گال پر بھی اپنے ان نرم ہونٹوں سے کس کرو گی تو مان جاؤ نگا میں لیکن تم تو خود ہی ناراض ہو گئی۔۔۔خمار بھرا لہجہ زین نے زویا کے لبوں پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ فری نہیں ہوا کرے آپ۔۔زویا نے خفا لہجے میں کہا۔۔۔

فری کب ہوا ہوں اب ہو نگا۔۔۔زین جو اُسکو اس سراپے میں دیکھ کر پوری طرح بہک گیا تھا اُسکے ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔۔۔

زین۔۔زین۔۔۔۔ایک دم فیضان کے ہلانے پر وہ ہوش میں ایا۔۔۔۔

اِدھر اُدھر اپنی نظریں گھمائی تو کچھ بھی ویسا نہیں تھا کمرہ تک وہ نہیں تھا تو زویا کا وجود خاک ہونا تھا۔۔۔۔

مطلب میں خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔زین ہلکی آواز میں بڑبڑایا۔۔

ہاں اور وہ بھی بڑا مسکرا کر۔۔۔فیضان نے زین کے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا وہ چاروں اس وقت زین کے گھر میں تھے۔۔۔ٹیوی پر میچ دیکھنے پر مگن تھے جب زین صاحب سو گئے اور سونے کے بعد اپنی شادی کے بعد کی زندگی بھی دیکھ آئے۔۔۔

چپ کر تو۔۔میرا خواب توڑ دیا تھوڑی دیر بعد نہیں جگا سکتا تھا۔۔۔زین نے غصے سے کہا اُسے تو یہی گم کھائے جا رہا تھا کہ اُس نے زویا کو کس تک نہ کی۔۔۔۔

اوہو کچھ تو گڑ بڑ ہے دیا۔۔۔مطلب ارمان۔۔۔فیضان نے ارمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

زین نے بھی جب تینوں کی طرف دیکھا جو اُسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے تو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بیڈ کراؤن سے پشت ٹیکائی۔۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے مجھے تم لوگوں کو کچھ بتانا ہے۔۔۔زین جانتا تھا اب وہ چھپا سکتا نہیں ہے اور ویسے بھی اُس نے سب کچھ بتانا ہی تھا۔۔۔

میں زویا سے محبت کرتا ہوں۔۔۔زین نے بول کر اُن تینوں کی طرف دیکھا جو بلکل سنجیدہ بیٹھے تھے۔۔۔زین تو سمجھا تھا وہ اُس پر غصے کرے گے یہ بات نہ بتانے پر۔۔لیکن یہاں تو خاموشی تھی۔۔۔

ہمیں پتہ ہے۔۔۔وہ بتا جو تو ابھی خواب میں دیکھ رہا تھا۔۔پہلی بات تینوں نے ساتھ کہیں جبکہ دوسری بات فیضان نے کہیں۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتا وہ ہم میاں بیوی کا معاملہ ہے۔۔۔خواب یاد کرتے ہی زین کے لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آگئی۔۔۔خواب میں وہ سب اتنا حسین تھا وہ اُسکے پاس تھی اُسے منا رہی تھی حقیقت میں کتنا حسین ہو گا۔۔۔زین نے سوچا۔۔۔

کیا بول رہا ہے تو شرم نہ ائی شادی رچائی ہوئی ہے تو نے وہ بھی ہم سے چھپ کر اور اب ایک کنواری معصوم لڑکی سے محبت کے پینگے لڑا رہا ہے۔۔۔فیضان کی زبان کینچی کی طرح چلی۔۔۔۔

چپ کر جا۔۔کیمنے انسان۔۔۔بیوی میری زویا ہی بنے گی اُسکی بات کر رہا تھا میں۔۔۔زین نے ٹوکا۔۔۔۔

اوہ اچھا مطلب بھابھی کو دیکھا ہے تو نے۔۔۔زین کی بات پر فیضان نے اپنے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

کہیں خود کو بلین یہ ڈنڈے سے مار کھاتے ہوئے تو نہیں دیکھ لیا جو ہمیں نہیں بتا رہا۔۔۔فیضان کی بات پر ارمان اور ساحل ہنس دیے جبکہ زین کا دل کیا اُسکا گلا دبا دے۔۔۔

اسکو چپ کرا یار ایسا نہ ہو کل یہ اپنے چہرے کے نشان چھپاتا پھرے۔۔۔زین نے ارمان سے کہا۔۔۔اُسکی بات پر فیضان بھی چپ کر گیا اُسے کوئی بھروسہ نہیں تھا زین کا کیا پتہ مار بھی دیتا۔۔۔۔

میں کل ماما اور بابا کو بھیج رہا ہوں مسکان کے گھر۔۔۔ساحل کی بات پر وہ تینوں اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

بہت اچھی بات ہے یہ۔۔۔ارمان اور زین نے ایک ساتھ کہا۔۔

دراصل میں بھی چاہتا ہو کہ ماما بابا کو مہک کی طرف بھیج دو۔۔۔فیضان کی بات پر تینوں نے صدمے سے اُسکی طرف دیکھا فیضان سے اتنی سمجھداری کی توقع نہیں تھی اُنہیں۔۔۔

کیا پسند کرتا ہوں اُسے۔۔شادی کرنی ہے اُس سے۔۔اچھا ہے نہ پہلے میں ہی اپنا رشتہ لے جاؤ ورنہ جتنی پیاری وہ ہے۔۔۔لائن لگی ہونی ہے رشتوں کی۔۔۔فیضان نے منہ بناتے ہوئے کہا

۔۔۔اسکی بات پر تینوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

یہ بات تم دونوں کے لئے بھی ہے پیاری تو مسکان بھابھی اور زویا بھی ہے تیری والی کا میں کچھ نہیں کہہ سکتا وہ میکپ کی دکان ہے سمجھدار انسان تو اُسکے لیے رشتا لائے گے نہیں ہاں اگر ثنا کی جگہ آرزو ہوتی تو بول سکتا تھا۔۔۔فیضان نے اُن تینوں کو بھی چھیڑا۔۔۔

اسکی بات پر ارمان نے اُسکی گردن پر تھپڑ رسید کیا۔۔۔

آرزو کے رشتے کی بات پر اسے بُرا لگا تھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہونا وہ میری ہے اور میں اُسے اپنا بنا ہی لونگا۔۔۔اُس سے سچے دل سے محبت کرتا ہوں اور اللہ ضرور مجھے۔میری محبت دے گا کیونکہ میری نیت صاف ہے۔۔

زین نے ایک یقین سے کہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر ساحل نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

ارمان کی نظروں کے سامنے آرزو کا غصے سے بھرا چہرہ لہرایا۔۔سر جھٹک کر ثنا کو سوچا تو نہ دل دھڑکا اور نہ کوئی احساس ہوا۔۔۔لیکن پھر نظر انداز کرتے اُن تینوں کی طرف متوجہ ہوا۔۔

فیضان اپنے بیڈ پر لیٹا۔۔۔موبائل استعمال کر رہا تھا جب اچانک اُسکی نظر مہک کے آنلائن اسٹیٹس پر گئی۔۔۔

فیضان نے ٹائم دیکھا تو رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔کشادہ پیشانی پر بل پڑے۔۔۔

سیکنڈ کی دیر کیے بنا فوراً میسج کیا۔۔۔

آنلائن کیوں ہو اس وقت۔۔۔جلدی سے ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔۔۔

مہک جو دِن میں سو گئی تھی اور اب اُسکی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی اسی لیے وہ موبائل استعمال کرنے لگی۔۔۔واٹساپ کھول کر وہ اسٹیٹس دیکھ رہی تھی جب فیضان کا میسج اُس کے موبائل پر ایا۔۔۔

انجان نمبر سے میسج دیکھ کر مہک نے فوراً سے دیکھا دی پی پر فیضان کی تصویر دیکھ کر وہ پہچانی لیکن اُسکے میسج پر تیور بدلے۔۔۔

ایسے ہی۔۔۔مہک نے فوراً سے ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔۔۔

ایسے ہی کیوں اس وقت تو سونے کا ٹائم ہے کیوں آنلائن تھی تم۔۔۔فیضان اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

فیضان کا میسج دیکھ کر مہک کو غصّہ ایا جب بول دیا ایسے ہی تو پھر کیوں وہ اُس پر روب جھار رہا تھا۔۔۔

بوائے فرینڈ سے بات کر رہی تھی۔۔۔مہک نے دانت پیستے ہوئے ٹائپ کیا۔۔۔

دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا کون سا بوائے فرینڈ کہاں کا بوائے فرینڈ۔۔۔فیضان نے آگے غصے والے ایموجی لگا کر سینڈ کیا مہک کی بات پر غصّہ اور جلن کی شدید لہر اُسکے وجود میں اُتری تھی۔۔۔۔۔

فیضان کا میسج دیکھ کر مہک کو عجیب سا محسوس ہوا۔۔۔

کیا یہ جیلس ہو رہا ہے۔۔۔مہک نے سوچا۔۔۔ایک خوش کن احساس دل میں اُترا۔۔۔

کیا مطلب کون سا بوائے فرینڈ ہے بس۔۔۔ مہک نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا کر ٹائپ کیا۔۔۔

مہک کا میسج دیکھ کر فیضان کا بس نہ چلا وہ پاس ہوتی اور وہ اسکو اچھی طرح بتاتا۔۔۔۔

اُسے اچھی طرح پتہ تھا اُسکا کوئی بوائے فرینڈ نہیں ہے سب کچھ پتہ جو کروا چکا تھا وہ۔۔۔۔ لیکن پھر بھی مہک کی یہ بات اُسکے اشتعال کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔۔۔

مہک اپنا موبائل بند کرو اور سو جاؤ مجھے اب تم انلائن نظر نہیں انی چاہیئے ہو۔۔۔۔ فیضان نے وائس میل کیا۔۔

رات کے اُس پہر فیضان کی گھمبیر آواز سن کر مہک کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔ فیضان کی بات سن کر مہک جو اُس کو اور تنگ کرنا چاہتی تھی چپ چاپ موبائل بند کر کے سو گئی۔۔۔ اُسے خود کو نہیں پتہ تھا اُس نے فیضان کی بات کیوں مانی۔۔۔

آنکھیں بند کرتے ہی فیضان کا چہرہ آنکھوں کے پردوں پر لہرایا تو مسکراہٹ نے خود بہ خود چہرہ کا احاطہ کیا۔۔۔

اُدھر فیضان نے اپنے وائس میل کے سینے کے بعد اُسکا فون ڈیٹا بند دیکھا تو مسکراتے ہوئے واپس بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔

بہت جلد اس کمرے میں تمہارا وجود اپنی خوشبو بکھیر دے گا۔۔۔ فیضان نے ایک نظر اپنے خالی روم کو دیکھ کر لمبی سانس لی اور سونے کے لیے آنکھیں بند کی۔۔۔

گھر والوں سے وہ بات کر چکا تھا۔۔۔ بابا تو راضی ہو گئے تھے لیکن والدہ صاحبہ کو تھوڑا اعتراض تھا جو یقیناً مہک کو دیکھ کر دور ہو جانے تھے باقی بچی فیضان کی چھوٹی سی بہن وہ اپنے بھائی کی خوشی میں خوش تھی۔۔۔۔

پرسوں کا دِن رکھا تھا ساحل اور اُسکے والدین نے حیدر آباد جانے کے لئے۔۔۔ کیونکہ دونوں کو ایک ہی جگہ جانا تھا اسی لئے دونوں فیملی ایک ساتھ جا رہی تھی۔۔ اور ساحل اور فیضان کو بیسبری سے اُس دِن کا انتظار تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آرزو نے سر سے بات کر کے ارمان کی جگہ کسی اور سے پیئر بنانے کا کہا تھا جس کی لاکھ بولنے پر سر نے اُسکا پیئر حمزہ کے ساتھ بنایا تھا جو ارمان کی کلاس میں ہی پڑھتا تھا۔۔۔

وہ حمزہ سے مل چکی تھی اور اب دونوں کوریڈور میں بیٹھے۔۔۔ اسائمنٹ پر کام کر رہے تھے۔۔ حمزہ سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا اُسکی اور آرزو کی کافی حد تک جان پہچان ہو گئی تھی۔۔۔

ارمان جو ثنا کے ساتھ ہی اج یونی ایا تھا کیونکہ ثنا اُس کے ساتھ ہی پڑھتی تھی۔۔۔یونی میں داخل ہوتے ہی اُس کی نظریں بے اختیار آرزو کو ڈھونڈ رہی تھی جو اُسے کہیں نظر نہیں ائی۔۔۔

ابھی وہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ رہا تھا جب سامنے ہی کوریڈور میں آرزو کو حمزہ کے ساتھ بیٹھا کسی بات پر مسکراتے دیکھا۔۔۔

ہاتھوں کی مٹھیاں خود بہ خود بند ہو گئی۔۔۔ایسا لگا جیسے پورے جسم پر کانٹے سے چبنے لگے ہو۔۔اُسکے قدم ایک جگہ ہی جم گئے تھے۔۔۔

کیا ہوا ارمان چلو نہ۔۔۔ارمان کے کندھے سے چپکی۔۔ثنا نے اُسے ایک جگہ رکے دیکھ کر کہا۔۔

ثنا کی آواز پر آرزو بھی اُنکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ارمان کے ساتھ چپکی ثنا کو دیکھ کر آرزو کو بلکل اچھا نہیں لگا جلن کا احساس پورے جسم میں سرایت کر گیا۔۔۔

اپنی نظریں فوراً سے پھیرتے ہوئے حمزہ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ارمان کو تو جیسے کسی نے دہکتے ہوئے لاوے میں ڈال دیا ہو۔۔۔

آرزو کا یوں نظریں پھیر لینا اُس کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

تم جاؤ میں اتا ہوں۔۔ارمان نے ثنا سے کہا جسکی نظر ابھی تک آرزو پر نہیں پڑی تھی ثنا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی کلاس میں چلی گئی۔۔۔اور وہ تن فن کرتا آرزو کے سر پر پہنچا۔۔۔۔۔

چلو اسائمنٹ مکمل کرنا ہے۔۔۔ارمان نے سخت آواز میں آرزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جس نے اُسکی بات پر کتاب سے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

میں اسائمنٹ ہی کر رہی ہوں پیئر بدل چکا ہے حمزہ ہے اب میرا پاٹنر۔۔۔آرزو نے سادہ لہجہ میں جواب دیا۔۔ لیکن اسکی بات ارمان کو ناگوار گزری۔۔۔

کیا مطلب ہے بدل گیا ہے کوئی پاٹنر نہیں ہے تمہارا میں ہوں اٹھو یہاں سے چلو میرے ساتھ۔۔۔ارمان نے غصے سے آرزو کا بازو پکڑ کر اٹھایا۔۔۔

ارمان جا کر سر سے پوچھ لو آرزو میرے ساتھ اپنا اسائمنٹ مکمل کرے گی بتمیزی نہیں کرو اُسکے ساتھ۔۔۔حمزہ جو خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا آٹھ کر آرزو کا بازو ارمان کی گرفت سے نکالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

تو دور ہٹ یہ میرا اور اُس کا معاملہ ہے۔۔۔حمزہ کا ہاتھ آرزو کے بازو پر دیکھ کر ارمان نے درشت لہجے میں اُسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا جنگلی پن ہے یہ جب بول دیا ہے نہیں کرنا تمہارے ساتھ کام پھر کیوں یہ سب کر رہے ہو جاؤ اپنی گرل فرینڈ کے پاس جو اندر تمہارا انتظار کر رہی ہے اور چھوڑو مجھے۔۔۔آرزو نے تیز لہجے میں بولتے ہوئے اپنا بازو اُسکی گرفت سے آزاد کروایا۔۔۔

آرزو کے لہجے میں جلن کا عنصر محسوس کر کے ارمان کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی مطلب وہ اکیلا اس فیلنگ کو محسوس نہیں کر رہا تھا۔۔۔

جلن ہو رہی ہے تمہیں۔۔۔۔ارمان نے ریلیکس انداز میں اپنی جیب میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر کہا۔۔۔

جلن۔۔۔مجھے۔۔۔ جلتی ہے میری جوتی بلکہ میری جوتی بھی نہ جلے۔۔۔پر تمہیں دیکھ کر صاف واضح ہو رہا ہے کہ تمہیں ہو رہی ہے سو کالڈ جلن۔۔۔آرزو نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ پلٹ کر ارمان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر ارمان کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔

چلیں حمزہ۔۔آج کے لئے اتنا بہت ہے آپکا نمبر ہے میرے پاس مجھے کوئی بھی پرو بلم ہو گی میں آپکو کال کر لو نگی۔۔۔آرزو نے مٹھاس بھرے لہجے میں ہمزہ سے کہا جس نے اُسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا اور چلا گیا۔۔۔

جبکہ اُسکی یہ بات پھر ارمان کے غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔

اُسکا نمبر اپنے پاس رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ارمان نے لاکھ چاہا اُسکے لہجے سے جلن کا عنصر محسوس ہو لیکن سب بیکار۔۔۔۔

دیکھئے مسٹر ارمان یہ میری اپنی ذاتی زندگی ہے میں جو بھی کرو جس کا بھی نمبر اپنے پاس رکھو اس سے آپکا کوئی لینا دینا نہیں ہے تو برائے مہربانی اپنے کام سے کام رکھئے۔۔۔آرزو نے اسپاٹ لہجے میں اپنی بات کہی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

پیچھے ارمان اپنی کیفیت سے جھنجھلا گیا ثنا کے لیے تو کبھی وہ اتنا پوزیسو نہیں ہوا تھا لیکن آرزو کو حمزہ کے ساتھ بیٹھا دیکھ اُسے بلکل اچھا نہیں لگا اور پھر جب حمزہ نے اُسکے ہاتھ سے آرزو کا بازو نکالنا چاہا اُسکا دل کیا تھا حمزہ کا منہ توڑ دے۔۔۔

لیکن اُسے وہ سب کیوں محسوس ہو رہا تھا دل جواب دے رہا تھا لیکن دماغ نفی کر رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

عمیر کی غیر حاضری کی وجہ سے زویا کا پاٹنر بھی بدل چکا تھا۔۔۔اور وہ اچھے سے جانتی تھی عمیر کیوں غیر حاضر ہے۔۔۔

ابھی بھی وہ سامنے کھڑے زین کو غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جو سر کے سامنے کسی فرمانبردار بچے کی طرح سفید رنگ کی ہوڈی اور بلیو پینٹ پہنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔۔

چلے مسز زین اسائنمنٹ مکمل کرنے۔۔۔زین نے ہلکی آواز میں زویا کے پاس آکر کہا جس نے اُسکی بات پر پھیلی آنکھوں سمیت اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

کیابولا آپ نے۔۔۔زویانے زین سے پوچھاجواُسکے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔زویا کے حیرانگی سے پوچھنے پر زین نے لبوں کا کونا دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ چھپائی۔۔۔۔۔۔

میں نے بولا مس زویا چلے۔۔زین نے زویا کی بھوری آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈالتے ہوئے اُسکی طرف تھوڑا سا جھکتے ہوئے کہا۔

زین کے اس طرح بولنے پر زویا کی دھڑکن الگ ہی تال پر ڈھر کی۔۔۔

ہمم چلیں۔۔۔۔زویانے دو قدم دور ہو کر کہااور آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔

پیچھے زین جہاں جہاں زویا کے قدم پڑ رہے تھے وہی اپنے قدم رکھ کر اُسکے پیچھے پیچھے چلا۔۔

اس پاس دیکھتی نظریں حیرت سے اُس مغرور انسان کو دیکھ رہی تھی جو کبھی کسی کے پیچھے نہیں چلتا تھا جس کی چال میں ایک غرور سا ہوتا تھااور چہرے پر سنجیدگی اج ہونٹوں پر مسکراہٹ کالی آنکھوں میں چمک لیے۔۔۔زویا کے قدم پر قدم رکھ کر کسی محافظ کی طرح اُس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔۔۔

زویا ایک دم سے اپنے سامنے سے ایک لڑکی کے گزرنے پر رکی۔۔زویا کے رکنے پر زین جو اُسکے پیچھے تھا فوراً زویا کی پشت سے ٹکرایا۔۔۔اور زویا گے کو گرنے لگی۔۔۔۔۔۔

اُس سے پہلے ہی زین نے جلدی سے اُسکے پیٹ کے گرد اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے گرنے سے بچایا۔۔۔اور اپنی طرف کھینچا۔۔۔زویا کی پشت زور سے زین کے کشادہ سینے سے ٹکرائیں۔۔۔۔

زویا اپنی سانس تک روک گئی۔۔۔زویا کے جسم سے اٹھتی دلفریب خوشبو زین کے حواس سلب کر گئی۔۔۔

زین نے ایک گہرا سانس بھر کر اُسکی خوشبو اپنے وجود میں اتاری۔۔اپنے پیٹ پر زین کے مضبوط ہاتھ کا لمس اور گردن پر پڑتی اُسکی گرم سانسیں زویا کا رنگ پل میں بدل کر سرخ ہوا۔۔۔۔

دل کی دھڑکن اتنی تیز ہوئی کہ زویا کو لگا اب اگر کچھ پل اور زین کا ہاتھ اُسکے گرد لپٹا رہا تو دل بند ہو جائے گا۔۔۔

زویا کسمسائی۔۔۔زین جو زویا کے وجود سے اٹھتی خوشبو محسوس کر رہا تھا زویا کے کسمسانے پر فوراً ہوش میں ایا اور زویا کو چھوڑا۔۔۔

ٹھیک ہو تُم۔۔۔زین کی بھاری۔۔آواز سن کر زویا نے ایک لمبی سانس لے کر اپنے آپکو سمنبھالا۔۔۔

جی۔۔جی ٹھیک ہو۔۔۔زویا نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا اسکی حرکت پر زین کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی پنک رنگ کی سادہ سی گھٹنوں تک اتی فروک پر سفید رنگ کا حجاب کیے وہ ایک پھول کی جیسی نرم و نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔

میری گڑیا۔۔۔زویا پر ایک گہری نظر ڈال کر زین نے زیرِ لب کہا۔۔۔۔زویا کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر زین کو لگا وہ آج ہی اس لڑکی کو اپنے نام سے منسوب کر کے اُسکے وجود کو خود میں سمالیں گا اور وہ یہ بہت جلد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر زین کو دیکھا جو اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا زین کی آنکھوں میں نظر اتے محبت کے پیغام کو دیکھ کر زویا نے جلدی سے اپنی نظریں جھکائیں اور کینٹین میں داخل ہوئی۔۔۔۔

زویا اور زین کے بیٹھتے ہی کینٹین والے نے زین کے آگے لا کر برگر رکھا اور ایک پلیٹ زویا کی طرف بڑھادی۔۔کیونکہ زین کی عادت تھی وہ جب تک کچھ کھاتا نہیں تھا اُس سے کام نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

نہیں میں نہیں کھاؤ گی۔۔۔زویا نے فوراً سے منع کیا کیونکہ اُسے کھاتے ساتھ ہی نیند آجاتی تھی اور پھر وہ کوئی کام نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

کھالو کیونکہ کھائے بغیر مجھ سے کوئی کام نہیں ہوتا۔۔۔زین نے بولتے ہوئے ایک نظر زویا کے معصوم چہرے کی طرف دیکھا اور پھر اپنا برگر اٹھالیا۔۔۔

وہ اُسکے پاس تھی اُس کے سامنے اُس سے بات کر رہی تھی اور کیا چاہیے تھا زین کو زویا کا ساتھ اُس کے لئے ایک سکون سا تھا۔۔

زویا نے ایک نظر اُسکی طرف دیکھا جو کتاب کھول کر پڑھتا ہاتھ میں برگر تھامے کھا رہا تھا۔۔۔

زین کو اس طرح دیکھ کر اُسے لگا جیسے زین کوئی چھوٹا سا بچہ ہو۔۔۔۔۔زویا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں کام ہی کر رہے تھے وہ الگ بات ہے کہ زویا اپنے اوپر پڑتی اُسکی پیار بھری نظروں کی وجہ سے پل پل بڑھتی اپنی دل کی دھڑکن کو بھی سمنبھال رہی تھی۔۔۔کہ زویا نے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا جہاں پر وہ کتاب کی طرف دیکھ رہا تھا اور اُسکے گال پر ہونٹوں کے قریب کیچپ لگا ہوا تھا۔۔۔

زین۔۔۔زویا نے اپنے نرم لہجے میں اسکو مخاطب کیا اُسکی نرم آواز جیسے زین کے کانوں میں رس گھول گئی تھی بنا سیکنڈ کی دیر کیے اُس نے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ آپکے کیچپ لگا ہوا ہے۔۔۔زویا نے گال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔اتنی دیر سے وہ زین کے ساتھ تھی لیکن کل والے زین اور آج والے زین میں زمین آسمان کا فرق تھا اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی زین دل کا بُرا نہیں ہے بس غصّہ کا تیز ہے اوپر سے اُسکی آنکھوں میں اپنے لئے نظر آتی محبت سے کیسے وہ آنکھ چرا سکتی تھی۔۔۔

کہاں۔۔زین نے زویا کے اشارہ کرنے پر اپنے گال پر ہاتھ لگایا لیکن کیچپ صاف ہونے کے بجائے اُسکے ہاتھ میں لگا کیچپ بھی اُسکے گال پر لگ گیا گال کے ساتھ ساتھ مونچھوں پر بھی۔۔

زین کی شکل دیکھ کر زویا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔زین سٹل ہوتا زویا کو ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا یہ منظر اُسے دنیا کا سب سے حسین منظر لگا جہاں پر اُسکی محبت اُسکی وجہ سے اُسکے سامنے ہنس رہی تھی

۔۔۔۔۔

زویا نے اپنا موبائل زین کے سامنے کیا اور زین اُس میں اپنی شکل دیکھ کر ہنس پڑا۔۔۔۔

اب کچھ یوں تھا کہ وہ دونوں ایک ساتھ ہنس رہے تھے۔۔زین ابھی اپنا چہرہ صاف کرتا جب زویا نے اپنے ہاتھ میں تھامے رومال سے زین کے تھوڑا پاس ہو کر اُسکا چہرہ صاف کیا اپنے نزدیک زویا کا چہرہ دیکھ کر زین کی ہنسی سمٹی وہ بیخود ہوتا زویا کو دیکھ رہا تھا جس کی بھوری آنکھوں میں ہنسنے کی وجہ سے پانی جمع ہو گیا تھا ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی زیادہ ہنسی کی وجہ سے اُسکی ناک اور گال لال ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

زین کے لیے وہ سب سے حسین تھی اُسے لگ رہا تھا وہ اب زویا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ہے اسی لیے جلد ہی وہ اُسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

ہو گیا صاف بلکل بچوں جیسی حرکتیں کرتے ہیں آپ۔۔۔۔زویا نے صاف کر کے رومال واپس اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے ہنستے ہوئے زین سے کہا۔۔۔۔۔

تم تو نفرت کرتی تھی مجھ سے لیکن اب میرے ساتھ ہنس رہی ہو۔۔۔زین کی بات پر زویا کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔

جیسی آپ نے حرکت کری تھی نفرت تو ہو ہی جانی تھی۔۔۔زویا کی بات پر زین نے اپنے لب بھینچے۔۔۔۔۔

اور اگر میں یہ کہو کہ جو بھی کیا وہ غصے اور انا میں کیا لیکن اب اپنے کیے پر پیشمان ہو اور تم سے تمہارا ساتھ مانگتا ہُوں پھر۔۔۔زین نے زویا کے جھکے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔زویا نے اُسکی کالی آنکھوں میں صاف ندامت دیکھی تھی اور اپنے لئے بے انتہا پیار۔۔۔زبان جھوٹ بول سکتی ہے لیکن آنکھیں نہیں۔۔۔آنکھیں انسان کے اندر کے حالات کو بھی بیان کر سکتی ہے۔۔۔۔

اور زین کی آنکھیں تو ہر جذبے کو جو وہ محسوس کر رہا ہوتا ہے واضح کر دیتی تھی۔۔کالی شفاف آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔

آپ اپنے کیے پر شرمندہ ہے یہ بہت اچھی بات ہے لیکن میں اپنا ساتھ آپکو نہیں دے سکتی۔۔۔میں اتنی جلدی یقین کسی پر نہیں کر سکتی۔۔۔۔آپ نے جو کیا اُسکا آپکو احساس ہے بس یہی بہت ہے۔۔۔زویا نے زین کا ہاتھ اپنی تھوڑی پر سے ہٹا کر کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔پیچھے

زین زویا کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھ چکا تھا اُس نے کہا تھا وہ یقین نہیں کر سکتی پر اُس نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ محبت نہیں کر سکتی۔۔۔۔

وہ زین کے ہاتھ میں اُمید کی ایک دور تھما کر چلی گئی تھی اگر زین اُسے اپنی محبت پر یقین کروا دے تو وہ بھی اُس سے محبت کرنے لگے گی۔۔۔۔اُسکے قریب انے پر زویا کی دل کی دھڑکن کا بڑھ جانا اُسکے لمس پر اُسکا شرم سے لال ہو جانا کچھ بھی زین سے چھپا نہیں تھا۔۔۔۔

زویا جو زین کی آنکھوں میں اپنے لئے سچے جذبات دیکھ چکی تھی اُسے سمجھ نہ ایا کیا کرے۔۔۔دل اُسکی محبت پر یقین کرنے کا بول رہا تھا تو دماغ نفی کر رہا تھا وہ جو اُس سے نفرت کا بول رہی تھی وہ نفرت تو تھی ہی نہیں وہ تو غصّہ تھا جو اسکو زین کی حرکتوں پر ایا تھا۔۔۔۔

زین کے قریب انے پر سکون اُسکے لمس پر اُسکی دل کی دھڑکن بڑھ جانا۔۔۔ان سب کو وہ کیا کہتی اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

کیا وہ بھی زین سے محبت کرنے لگی تھی۔۔۔۔یہ سوال اُسکے پورے تن میں ایک بجلی سی دوڑا دیتا تھا اس کا جواب وہ چاہ کر بھی اخذ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

عمیر اپنے موبائل پر زویا اور زین کی تصویر دیکھ رہا تھا جس میں وہ دونوں ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ تصویر اُسکے دوست نے اسکو سینڈ کی تھی خود وہ اپنے گھر پر تھا۔۔

تمہیں میں چھوڑونگا نہیں زین۔۔۔۔ عمیر نے غصے سے کہتے ہوئے موبائل بیڈ پر پٹھکا۔۔۔۔

وہ زویا کو پسند کرنے لگ گیا تھا اُسے ہر حال میں زویا اپنے پاس چاہیئے تھی وہ اُسے زین کے نزدیک ہنستا ہوا دیکھ کر نہایت غصے میں تھا۔۔

زویا زین نکاح اسپیشل۔۔۔❤

ماضی۔۔۔❤

کیا بول رہے تھے تم۔۔۔۔ مہک نے لائبریری میں اتے ساتھ اپنی کتاب فیضان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اُسے اپنے اوپر غصّہ تھا اُس نے فیضان کی بات کو کیوں مانی اور خود سے زیادہ غصّہ اُسے فیضان پر آرہا تھا۔۔۔۔

کیا بول رہا تھا میں۔۔۔ فیضان نے مہک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو غصے بھری نظروں سے اپنی ہاتھ باندھے اُس کی طرف دیکھ رہی تھی اسکا انداز دیکھ کر فیضان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

بات سنو میری مجھے نیند آرہی تھی اسی لیے میں سوئی تھی ورنہ میں تمھاری بات کبھی بھی نہ مانتی۔۔۔یہ مت سوچنا میں نے تمھاری بات مان کر موبائل رکھا تھا۔۔۔مہک بولتی ہوئی فیضان کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اسکی بات پر فیضان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

میں تو کچھ بھی ایسا نہیں سوچ رہا یہی سچ ہو گا کہ تمہیں نیند آرہی ہو نگی تو تم نے موبائل بند کیا ہو گا۔۔۔

فیضان نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے مہک کی کالی آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔۔

فیضان کی گرے آنکھیں اپنے قریب دیکھ کر مہک کا دل دھڑکا۔۔۔۔۔

گرے آنکھوں والا بلا۔۔۔دل ہی دل میں نئے لقب سے نوازا گیا۔۔۔۔۔

ویسے تم کیوں جاگ رہے تھے اتنی رات تک اور آنلائن بھی تھے۔۔۔مہک نے خود کو کتاب میں مصروف دکھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ دراصل میں اپنی منگیتر سے بات کر رہا تھا۔۔۔فیضان کی بات پر مہک کے صفحہ پلٹتے ہاتھ تھمے اُس نے نظریں اٹھا کر فیضان کی طرف دیکھا وہ بھی اُسکی طرف ہی متوجہ تھا۔۔۔۔

تمھاری۔۔۔ منگیتر بھی ہے۔۔۔ مہک نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا فیضان کی یہ بات دل میں سوئی کی ماند چبی تھی۔۔۔ اُسے اپنا دل ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

ہمم ہیں نہیں پر بہت جلد ہو جائے گی۔۔۔۔ فیضان نے بغور مہک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں اُسکی بات پر ہلکی ہلکی نمی اور دکھ صاف نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔ بعد میں بنالیں گے ہم اسائمنٹ۔۔۔ مہک کا دل سب سے اچاٹ ہو گیا تھا بہت مشکل سے بولتی ہوئی وہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی آنکھوں میں نمی بس گئی تھی اُسے ڈر تھا کہیں آنسو اُسکے گال کی زینت نہ بن جاتے۔۔۔

مذاق کر رہا تھا۔۔۔ فیضان جو اُسکی آنکھوں میں اپنے بولے گئے الفاظ سے تکلیف دہ احساس محسوس کر چکا تھا مہک کے یوں جانے پر جلدی سے بولا۔۔۔۔

مہک فوراً سے فیضان کی بات پر پلٹی۔۔۔۔

بیہودہ انسان۔۔۔ یہ کون سا مذاق ہے شرم نہیں ائی مجھ سے ایسا مذاق کرتے ہوئے۔۔۔ مہک نے کتاب فیضان کے سر پر مارتے ہوئے چلا کر کہا۔۔۔ وہ دونوں ہی بھول گئے تھے کہ وہ لائبریری میں بیٹھے ہے۔۔۔۔

آپ دونوں خاموش ہو کر اگر بیٹھ سکتے ہیں تو یہاں پر بیٹھے ورنہ پلیز دوسرے بچوں کو تنگ مت کرے۔۔۔لائبرین کی آواز پر مہک غصے ضبط کرتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر بیٹھی۔۔

تمہیں اتنا کیوں فرق پڑ رہا تھا میری اُس بات سے۔۔۔فیضان نے مہک کے بیٹھتے ہی سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اُسکی بات پر مہک نے اُس سے نظریں چرائی۔۔۔

پتہ نہیں۔۔مہک نے کہتے ہوئے اپنی کتاب سمنبھالی۔۔۔

پتہ تو ہے تمہیں۔۔۔بس خود سے اُس بات کا اقرار نہیں کرنا چاہ رہی وہ الگ بات ہیں۔۔۔مہک اپنا بیگ پہن کر اٹھ کر جانے لگی جب فیضان کی آواز پر اُس کے قدم رکے۔۔۔۔۔

اور پھر وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

فیضان مہک کے جانے کے بعد کرسی سے پشت ٹکا کر مہک کا چہرہ یاد کر کے مسکرایا۔۔۔پسند تو مہک بھی اُسے کرتی تھی یہ شاید محبت بھی تبھی تو اس کے منگیتر والی بات سن کر اُس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زین صاحب آپ سے ملنے کوئی عمیر آئے ہیں۔۔۔زین جو ابھی ابھی یونی سے آکر نہا کر نکلا تھا ملازم کے بتانے پر اُسے حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

عمیر وہ بھی اُس سے ملنے۔۔۔لیکن پھر اُسکا زویا کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھنا یاد آیا تو زین کی آنکھوں میں غصّہ اُترا۔۔۔۔۔

خود ہی اپنی موت کے پاس آگیا ہے۔۔۔زین نے کالے رنگ کی بنیان پہنتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے سے نکلا۔۔۔

زین لاؤنج میں ایا تو سامنے ہی چہرے پر نشان لئے عمیر کھڑا تھا۔۔

کہو کیا کہنا ہے۔۔۔زین نے صوفے پر ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا سے۔۔۔عمیر نے ابھی زویا کا نام ہی لیا تھا جب زین نے اپنے سامنے پراوا اس اٹھا کر بلکل عمیر کے سر کے پاس مارا۔۔۔

محتاط رہیں یہ نام لینے سے پہلے بھی ورنہ یہ واس آپ کے سر پر بھی بج سکتا تھا جو فلحال پیچھے دیوار پر لگا ہے۔۔۔

زین نے سرد لہجے میں بولتے ہوئے سگریٹ جلا کر لبوں سے لگائی۔۔۔۔

زین کے وار سے وہ ڈر گیا تھا لیکن پھر بھی ڈھیٹ بنے بولا۔۔۔

اوہ اتنی شدت۔۔۔لگتا ہے پیار ہو گیا ہے تمہیں اُس سے لیکن میں تمہیں یاد کروادوں شاید وہ وہی لڑکی ہے جس نے تمہیں بھرے مجمعے میں تھپڑ مارا تھا۔۔۔عمیر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر زین کی کشادہ پیشانی پر بل پڑے۔۔۔۔

یہ پھر میں یہ کہو یہ سب پیار ویار کا ناٹک اُس سے سو کالڈ بدلہ لینے کے لیے کر رہا ہے تو۔۔۔عمیر نے زین کو چپ دیکھ کر ایک اور بات بولی۔۔۔

ہاں میں اُس سے بدلہ لینے کے لیے پیار کا ناٹک کر رہا تھا۔۔۔۔لیکن سچ بتاؤ اے یار تُجھ سے کیا چھپانا تو۔۔۔تو اپنا جگری دشمن ہے۔۔۔سچا والا عشق ہو گیا ہے تمھاری بھابھی سے۔۔۔زین نے اپنے قدم عمیر کی طرف بڑھاتے ہوئے پہلی بات کی پھر قریب پہنچ کر اُسکے گلے میں بازو ڈال کر دوسری بات کی۔۔۔۔۔

اسکی بات پر عمیر کو غصے ایا۔۔عمیر نے زین کا بازو جھٹکا۔۔۔۔

اور تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اُس کے جانے کے بعد زین نے ایک نظر دیوار پڑ لگے کیمرے میں دیکھا۔۔۔۔۔

وہ زویا کے لیے ایک سرپرائز۔پلین کر چکا تھا وہ کل یونی میں ہمیشہ کے لئے زویا سے اُسکا ساتھ مانگنے والا تھا اُسے یقین سا تھا زویا اب اُسے منع نہیں کرے گی اپنے لیے جذبات وہ بھی زویا کی آنکھوں میں دیکھ چکا تھا۔۔۔

کل کے بارے میں سوچتے ہوئے مسرور سا وہ اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زین کے گھر سے نکلتے ہی عمیر نے اپنے موبائل میں بنائیں گئی زین کی ویڈیو دیکھی۔۔وہ جس مقصد سے ایا تھا وہ پورا ہو گیا تھا۔۔اب یہ ویڈیو ایڈٹ کر کے وہ زویا کو دکھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔وہ نہیں چاہتا تھا زویا زین کی طرف اپنے قدم بڑھائے۔۔جس طرح زویا اُس کے ساتھ ہنس رہی تھی اور زویا کے ساتھ بیٹھنے پر زین نے اسکو جس طرح مارا تھا وہ سمجھ گیا تھا زین زویا سے محبت کرتا ہے۔۔اور اج تو زین نے خود ہی اپنے منہ سے اطراف کیا تھا۔۔۔

اب آئے گا مزہ۔۔ عمیر خباثت سے ہنستا ہوا موبائل اپنی جیب میں ڈال چکا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کا وقت تھا مہک اور آرزو سو گئی تھی لیکن زویا اور مسکان کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔۔۔

آج ساحل یونی نہیں ایا تھا اور مسکان کی آنکھیں اُس کی تلاش میں تھی دل بھی بیچین سا ہو گیا تھا۔۔اب بھی وہ ساحل کے بارے میں ہی سوچی جا رہی تھی۔۔۔وہ یونی کیوں نہیں ایا یہ بات اس کو سونے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

ہو سکتا ہے کوئی کام ہو اس وجہ سے نہیں ایا ہو گا۔۔مسکان نے خود سے کہا اور کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

دوسری طرف زویا۔۔زین کے بارے میں سوچی جا رہی تھی۔۔۔آنکھوں کے پردے پر معصومیت سے برگر کھاتے زین کا عکس اُبھرا تو ہونٹوں کو ایک مسکان نے چھوا۔۔۔۔

اپنے لیے زین کا پوزیسو انداز اور زین کا اُسکو گرنے سے بچانے کے لئے اُسکے گرد اپنا بازو رکھنا۔۔یہ سب یاد اتے ہی اُسکے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں اُسکے دل میں زین کے لئے جگہ بن رہی تھی۔۔۔زین کا چہرہ اپنی آنکھوں میں سما کر وہ اپنی آنکھیں موند گئی۔۔چاہے جانے کا احساس کتنا پیارا ہوتا ہے یہ اب زویا کو پتہ لگا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ یونی میں آ کر زین کو ڈھونڈ رہی تھی کینٹین میں بھی دیکھ ائی۔۔۔۔لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

کیا وہ اج نہیں آئے۔۔۔زویا نے بجھے دل سے پوچھا۔۔۔

اور پنج رنگ کی فروک جو اُسکے پیروں کو چھو رہی تھی جس پر جگہ جگہ کالے رنگ کے پھول بنے ہوئے تھے۔۔ہم رنگ دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھے۔۔۔وہ متلاشی نگاہوں سے زین کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ زین کو ڈھونڈ رہی ہے۔۔وہ یونی کے بیک گراؤنڈ میں آپکا انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔اُسی نے کہا تھا آپ نظر آئے تو آپکو بتادوں۔۔۔ایک لڑکی نے زویا کے قریب آکر کہا۔۔اور زویا کی آنکھوں میں الجھن دیکھ کر وضاحت دی۔۔۔۔

ٹھیک ہے شکریہ۔۔۔زویا نے رسانیت سے کہا اور یونی کے بیک گراؤنڈ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

دل ہمک ہمک کر زین کی جھلک دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔تیز تیز قدم بڑھاتی ہوئی وہ چل رہی تھی جب یکدم سے عمیر کے سامنے انے پر رکی۔۔۔۔

عمیر نے سر سے پاؤں تک زویا کی طرف دیکھا۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔عمیر نے زویا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔اسکے ایسے کہنے پر زویا کو عجیب لگا۔۔۔عمیر کی بدلی بدلی آنکھیں اُسے کسی انہونی کا خدشہ دے رہی تھی۔۔۔۔زویا نے زین کے ڈر سے اطراف میں نظریں گھمائیں۔۔۔اُس جنونی انسان کا کیا پتہ تھا ابھی کہیں سے آکر عمیر کی درگت بنا جاتا۔۔۔۔

کیسے ہیں عمیر آپ۔۔۔زویا نے اُسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے زبردستی کی مسکان چہرے پر سجا کر کہا۔۔۔

ٹھیک تو نہیں ہو میں دیکھ سکتی ہو۔۔۔ عمیر نے اپنے چہرے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے مظلومیت سے کہا۔۔۔

زویا نے عمیر کی بات پر کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے عمیر کی طرف دیکھا۔۔۔۔

مجھے تمہیں کچھ دیکھانا تھا زین کے متعلق۔۔۔۔ عمیر کب سے اُسکی بے چینی نوٹ کر رہا تھا اور اُسکا لاتعلق انداز بھی اسی لیے سیدھا بات پر ایا۔۔۔۔

اسکے کہنے پر زویا نے الجھن بھری نظروں سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

زین کے بارے میں کیا بات کرنی ہے آپکو۔۔۔زویا نے پوچھا۔۔۔

کرنی نہیں ہے کچھ دیکھانا ہے اور میں چاہتا ہوں تم محتاط رہو۔۔۔بس۔۔میں نہیں چاہتا کوئی تمہارا استعمال کرے۔ تم مجھے بہت عزیز ہو۔۔۔ عمیر اپنی جیب سے موبائل نکال کر زویا کے لیے اپنے لہجے میں فکر مندی شامل کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

زویا کا تو دماغ زین کی بات پر ہی اٹک گیا تھا کیا چیز تھی جو وہ زین کے متعلق دیکھانا چاہتا تھا اُس نے باقی لفظوں پر دیہان ہی نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

عمیر نے موبائل میں ویڈیو پلے کر کے زویا کے سامنے کیا۔۔۔

جہاں پر زین کھڑا تھا۔۔۔

)یہ پھر میں یہ کہو یہ سب پیار ویار کا ناٹک اُس سے سو کالڈ بدلہ لینے کے لیے کر رہا ہے تو۔۔۔ عمیر نے زین کو چپ دیکھ کر ایک اور بات بولی۔۔۔(

)ہاں میں اُس سے بدلہ لینے کے لیے پیار کا ناٹک کر رہا تھا۔۔۔۔(

عمیر نے زین کے آگے بولے گئے لفظ کاٹ دیے تھے اب وہ زویا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو یہ الفاظ سن کر بت سی بن گئی تھی۔۔۔ آنکھوں میں لبالب پانی جمع ہوا۔۔۔۔

اُسے لگا وہ احساسات جو وہ کچھ دنوں سے محسوس کر رہی تھی کسی نے بیدردی سے نوچ لیے ہو اُسکے دل سے۔۔۔۔

ابھی ابھی تو وہ زین کو اپنی آنکھوں میں بسانے لگی تھی اُسکی محبت پر یقین کرنے لگی تھی اور اب یہ۔۔۔ بیساختہ اُسکے قدم لڑکھڑائے۔۔۔۔ عمیر نے جلدی سے اُسکا ہاتھ تھاما۔۔۔ جسے زویا نے جھٹکا۔۔۔

اور بنا کچھ بھی بولے تیز قدم اٹھاتی ہوئی یونی کی بیک کی طرف بڑھی۔۔۔۔

عمیر پیچھے مسکرا گیا اُسکا کام ہو گیا تھا اب زویا نے زین کے بارے میں سوچنا بھی نہیں تھا اُس کے بقول۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا نے جیسے ہی یونی کے بیک گراؤنڈ میں اپنے قدم رکھے۔۔۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اُسکا وجود ساکت ہوا۔۔۔ آنکھیں برسنے لگی تھی۔۔۔

سامنے ہی ایک بڑے سے سفید رنگ کے بورڈ پر سرخ گلاب س (will you marry me) لکھا تھا اور وہاں تک پہنچنے کے لیے سرخ گلاب کی پنکھڑیوں سے روش بنائیں گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور سامنے ہی وہ کالے رنگ کی بلیک فل آستین والی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے کھڑا زویا کی طرف پشت کیے کھڑا پھولوں کو صحیح کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ سب دیکھ کر زویا کی دل کی دھڑکن بڑھی۔۔۔ وہ شاید بہت خوش ہوتی اور شاید وہ زین کو اج اپنا ساتھ بھی سونپ دیتی اگر عمیر نے وہ ویڈیو نہیں دکھائی ہوتی۔۔۔۔

ہوا کی وجہ سے اُسکا دوپٹہ اُسکے سر سے اتر گیا کالے گھنے بال جو نیچے سے گھومے ہوئے تھے ہوا سے لہرا رہے تھے۔۔۔

وہ بھاری قدم اٹھاتے زین کی طرف بڑھی۔۔۔۔

آنکھوں سے نکلتے آنسو پر ضبط باندھا۔۔۔

اور وہ جو دھڑکتے دل سے صبح سے یہ سب خود اپنے ہاتھوں سے سجا رہا تھا اپنے محبوب کی خوشبو اطراف میں محسوس کر کے دھڑکتے دل سے پیچھے مڑا۔۔۔۔۔

سامنے زویا کو دیکھ کر اُسکی دھڑکنیں اُسکے قابو میں نہیں رہی۔۔۔ کھلے بالوں میں دوپٹہ جو سر سے اُتر کر سینے پر پھیل گیا تھا اور ہوا کے دوش پر لہرا رہا تھا اور نج رنگ میں اُسکی گندمی رنگت نکھر رہی تھی۔۔۔اس سادہ سے حلیہ میں بھی وہ زین صفدر کا دل دھڑکا دیتی تھی۔۔۔۔

زین نے اپنے ہاتھ میں لال گلاب سے بھرا بکے تھاما۔۔۔اور زویا کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

کچھ ہی قدم کی دوری تھی اور وہ آمنے سامنے تھے۔۔۔۔

زویا ساکت نگاہوں سے زین کی طرف دیکھ رہی تھی اور زین اُسکی آنکھوں میں۔۔۔۔

اُسے عجیب لگا زویا کا یوں دیکھنا لیکن آج کی خوشی ہی اتنی تھی۔۔۔ کہ وہ نظر انداز کر گیا۔۔۔۔

زویا خان۔۔۔زین صفدر تم سے زندگی بھر کا ساتھ مانگتا ہے۔۔۔اُسکی زندگی میں رنگ بھرنے اُسکی محبت کو تکمیل دینے کے لیے۔۔۔اُسکے ساتھ ایک پیار بھری زندگی کی شروعات کرو گی۔۔۔

میں جو کبھی اللہ کے سوا کسی کے اگے نہیں جھکا آج تمہارے سامنے جھک کر تم سے اپنی محبت مانگتا ہوں کیا میری محبت قبول کر کے تم مجھے دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان کہلواؤ گی۔۔۔زین چمکتی آنکھوں کے ساتھ ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے اپنے گھٹنوں پر بیٹھتے ہوئے زویا کی طرف پھولوں کا بکے بڑھاتے ہوئے ایک آس سے بولا۔۔۔

زین کے الفاظ سن کر زویا کا ضبط کا دامن چھوٹا۔۔۔

جھوٹے انسان بس کرو یہ تماشا کیوں میری ذات کو تم نے مذاق بنایا ہوا ہے۔۔۔کیوں آخر۔۔۔زویا غصے زین کے ہاتھ سے بکے لیں کر دور پھینکتے ہوئے چیختی ہوئی بولی۔۔۔

زین حیرت زدہ سا کھڑا ہوا۔۔۔

کیسا تماشا زویا۔۔۔میں کیوں اپنی محبت کا مذاق بناؤ گا۔۔۔زین نے پریشانی سے زویا کے سسکتے وجود کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیا کہاں عمیر کو اپ نے کہ آپ مجھ سے پیار کا ناٹک کر رہے ہیں۔۔میں ہی بیوقوف تھی کیسے یقین کرنے لگی تھی آپکی محبت پر کیوں آپکو اپنے دل میں جگہ دینے لگی تھی۔۔۔

آپ اس قابل ہے ہی نہیں کہ آپ سے محبت کی جائے آپ کیا میرے ساتھ محبت کا ناٹک کرے گے میں آپ جیسے انسان کو اپنے پیار کے قابل ہی نہیں سمجھتی۔۔۔نہیں کرتی آپ سے محبت اور نہ

کرو نگی۔۔۔آپ سے اچھا تو عمیر ہے۔۔۔کم سے کم آپکی سچائی تو سامنے لیں کر آئے وہ میرے۔۔۔میں آپکی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی۔۔۔زویا روتے ہوئے بولتی ہوئی پلٹی ۔۔۔اپنے لفظوں سے وہ زین کا دل گھائل کر گئی تھی۔۔۔

اور زین کو سب سمجھ میں آگیا تھا کہ یہ سب کیا دھرا عمیر کا ہے۔۔۔اُس نے جاتی ہوئی زویا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔۔جو سیدھا اُسکے سینے سے لگی۔۔۔

بہت غلط کیا میری محبت کو جھوٹا بول کر بہت غلط کیا مجھے اُس عمیر سے ملوا کر۔۔۔زویا خان۔۔۔محبت تو تمہیں مجھ سے ہی کرنی ہیں اور ساری زندگی کرنی ہے۔۔۔لیکن اُس سے پہلے تمہیں اپنے نام کرنا ہو گا تاکہ اپنے عمل سے تمہیں بتا سکوں کہ زین صفدر کی محبت ایک ناٹک ہے یہ حقیقی۔۔۔زین کے لہجے میں آگ سی تپش سی۔۔وہ زویا کی بھوری آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈالتے ہوئے سخت لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔

زین کا سخت لہجہ اور اُسکا اپنی قمر پر لمس محسوس کر کے زویا کے پورے وجود میں سنسنی سی دور گئی ۔۔۔۔وہ پھٹی آنکھوں سے زین کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی جب اُسکی خوفزدہ آنکھوں اور نفی میں ہلتے سر کو دیکھ کر زین نے اثبات میں سر ہلا کر اُسکی گردن کی مخصوص رگ دبائیں جس سے زویا بیہوش ہوتی ہوئی اُسکے کندھے پر سر رکھ گئی۔۔۔زین نے فوراً سے ارمان کو فون ملا کر کار لانے کو بولا کیونکہ وہ جیپ میں اتا تھا۔۔۔

زین اپنے کندھے پر رکھے زویا کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔ معصوم سا چہرہ جہاں رونے کی وجہ سے پھولے ہوئے گال لال ہو گئے تھے۔۔۔ آنسو کے مٹے مٹے نشان۔۔ گلابی لب جو ابھی کچھ دیر پہلے بہت سی گستاخیاں کر چکے تھے۔۔۔۔ زین یک تک اُسکے چہرے کو دیکھتا رہا زویا کے بالوں سے اٹھتی مدھم سی خوشبو اُسکے جسم میں سرایت کرتے اُسے سکون بخش رہی تھی وہ اسکے اتنے پاس تھی کہ اُسکا نرم نازک وجود۔۔ زین کا غصّہ کم کر رہا تھا۔۔۔ اُسکا لمس زین کے وجود میں سکون سا بھر گیا تھا۔۔۔ ارمان کی مسیڈ کال پر

زین نے اپنے مضبوط بازؤں میں زویا کا نازک سا وجود اٹھایا۔۔۔ اور پھر اُسکی باتیں یاد کر کے آنکھوں میں وہی ازلی سرد پن نے اپنی جگہ بنائی جو زویا کے انے کے بعد کم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور قدم یونی کے بیک گیٹ کی طرف بڑھائے۔۔۔ یونی کی پارکنگ نے اس وقت بلکل سناٹا تھا کیونکہ کلاسز شروع ہو گئی تھی۔۔

۔

ارمان حیرت سے زین کی باہوں میں زویا کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ زین نے جلدی سے آکر بیک سیٹ پر احتیاط سے زویا کے وجود کو لٹایا۔۔۔۔

کیاایسے کیوں دیکھ رہاہیں ڈرائیونگ سیٹ سمنبھال اور فلیٹ لیں کر چل تمھاری بھابھی کواب آفیشلی تمھاری بھابھی بناناہیں۔۔۔زین نے ارمان کی حیرت سے پھٹی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور خود بھی جاکر بیک سیٹ پر زویاکا سر اپنی گود میں رکھے۔۔۔بیٹھ گیا۔۔۔ایک ہاتھ زویاکے بالوں کی نرمی کو محسوس کر رہاتھا۔۔۔۔

زین کیاتو یہ صحیح کر رہاہے۔۔۔ارمان نے ڈرائیونگ سیٹ پڑ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں اور میں کچھ نہیں جانتا مجھے زویا کسی بھی حال میں اپنے پاس چاہیئے۔۔۔۔اپنی زندگی میں۔۔اور اگر میں نے یہ نہیں کیاتو وہ مجھ سے دور ہو جائے گی جو میں نہیں چاہتا۔۔۔زین نے زویاکے چہرے پر اپنی نظریں جمائے ارمان سے کہااُسکے لہجے میں زویاکو کھو دینے کاخوف تھاجو ارمان اچھے سے محسوس کر گیا تھااسی لئے چپ چپ چاپ گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زویاکی آنکھ کھلی پہلے تو غائب دماغی سے وہ یہ سوچتی رہی کہ وہ ہے کہاں پھر ہلکے ہلکے زین کے باتیں یادانے لگی۔۔۔۔زویانے اطراف میں دیکھاتو خود کوایک کمرے میں پایا نظر چاروں طرف سے ہوتی ہوئی سامنے صوفے پر پڑی توزین کواپنی طرف لال آنکھوں سے دیکھتے۔۔۔اُس کے پورے وجود میں سرد لہریں دور گئی۔۔۔۔۔

ایک نظر خود کو دیکھا جہاں اُسکا دوپٹہ اچھی طرح اُسکے وجود سے لپٹا ہوا تھا۔۔۔آنکھیں نم ہوئی۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔زویا نے روتے ہوئے زین کی کالی لال آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے چلی جانا۔۔۔ابھی کچھ دیر میں مولوی صاحب اتے ہونگے نکاح ہو جائے اُس کے بعد میں تمہیں چھوڑاؤ نگا۔۔۔زین نے اطمینان سے کہتے ہوئے زویا کے وجود سے جیسے سانسیں کھینچی۔۔۔۔۔

کی۔۔کیا بول رہے ہو میں نہیں کرونگی نکاح۔۔۔زویا ہوش میں اتے چیخی۔۔۔۔

چیخو مت جاناں میرے کان خراب ہو جائے گے اور ابھی تو پوری زندگی تمھاری پیاری پیاری باتیں سننی ہے۔۔۔زین نے زویا کے چیخنے پر مسکراتے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور نکاح تو تمہیں کرنا ہی پڑے گا ورنہ تمھاری تین جان سے عزیز دوستیں اس وقت یونی میں تمہیں ڈھونڈ رہی ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے انکے ساتھ۔۔۔زین نے بولتے ساتھ سگریٹ جلائی ۔۔۔

اسکی بات پر زویا کی ہچکیاں بندھ گئی وہ بے یقینی سے زین کی طرف دیکھنے لگی۔۔جس نے اُس کے ایسے دیکھنے پر اپنی نظریں چرائی۔۔۔۔۔

اگلے دس منٹ میں تم مجھے باہر چاہیئے ہو۔۔۔ورنہ یاد رکھنا میں تمھاری دوستوں کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔زین سخت لہجے میں بولتا ہوا نکلتا چلا گیا اس سے زیادہ وہ زویا کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا ایک بار بس نکاح ہو جائے اُسکے بعد وہ اپنے اور زویا کے درمیان سب ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اگلے دس منٹ میں زویا سر پر اچھی طرح دوپٹہ اوڑھے زین کے برابر میں بیٹھی تھی چہرہ بلکل اسپاٹ تھا۔۔کب مولوی صاحب آئے کب نکاح ہوا۔۔۔کب اُسکی ساری زندگی زین کے نام کے ساتھ جڑ گئی اُسے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

ہوش تو تب ایا جب زین نے پورے حق سے اُسکا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔

زویا نے دیکھا تو اس پاس کوئی بھی نہیں تھا وہ اور زین اکیلے تھے۔۔۔دل انجانے خوف سے دھڑکا۔۔۔

ہاں تو بیگم۔۔۔اب باری اتی ہے آپکی سزا کی۔۔۔۔۔زین نے بولتے ہوئے اُسکی قمر کے گرد ہاتھ باندھ کر اُسے اپنے نزدیک کیا۔۔۔

زویا نے اپنی سانس روک لی اتنے نزدیک زین کا چہرہ اور اُسکی سانسوں کی تپش اُسکا چہرہ لال کر گئی تھی۔۔۔

کسی۔۔۔ کیسی سزا۔۔۔ زویا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین اُسکی آنکھوں میں خوف دیکھ کر محفوظ ہوا۔۔۔۔

میری محبت کو جھوٹا سمجھنے کی۔۔ مجھے اُس کمینے عمیر سے ملانے کی۔ زین اتنے نزدیک زویا کو دیکھتے اپنے حواس کھو رہا تھا اب تو اُسکے پاس پورا حق بھی تھا اُسے چھونے کا محسوس کرنے کا اُسکی نگاہیں زویا کے گلابی کپکپاتے لبوں پر تھی۔۔۔ اور زویا اُسکی نظروں کا ارتکاز دیکھ کر گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

تو اس میں کچھ غلط نہیں ہے آپ نے جھوٹا ناٹک کیا ہے محبت کا۔۔۔۔ زویا نے جلدی سے بول کر زین کا دیہان اپنے لبوں پر سے ہٹانا چاہا۔۔۔۔۔۔

جاناں اگر محبت جھوٹی ہوتی تو ابھی تم میرے نام سے منسوب ہو کر میری باہوں میں نہ ہوتی۔۔۔ بلکہ اپنے کمرے میں بیٹھی رو رہی ہوتی۔۔۔۔ زین نے زویا کی بات پر اُسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن عمیر کے۔۔۔ ہششششش۔۔۔ زویا نے کچھ بولنا چاہا جب زین نے اُسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھ کر اُسے چپ کروایا۔۔۔۔

جاناں دو مرتبہ تم اُس انسان کا نام اپنے لبوں سے ادا کرتے غلطی کر چکی ہو۔۔۔اُس نے جو تمہیں دکھایا وہ سچ نہیں تھا سچ یہ ہے۔۔۔۔زین نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے زویا کے سامنے ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھا کر ویڈیو چلائیں۔۔۔

جو دیکھتے زویا کی آنکھیں تحیر سے پھیلی۔۔۔زین کے بولے گئے لفظ پر اُسکا رنگ لال ہوا۔۔۔۔

اس کا کوئی فائدہ نہیں آپ محبت سچی کرتے ہے لیکن ابھی جس طرح آپ نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے اسکے لیے میں آپکو کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔میرے بابا کا بھروسہ ٹوٹ گیا ہے زین آپکی وجہ سے۔۔۔زویا بولتے بولتے سسک گئی۔۔۔۔۔

زین نے فوراً سے اُسے اپنے سینے سے لگایا ہے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ہے زویا میں سب ٹھیک کر دو گا یقین رکھو مجھ پر۔۔۔۔۔زین نے کہتے شدت سے اپنے لب زویا کے سر پر رکھے۔۔۔

کیسے ٹھیک کرے گے ہاں بولے کیسے کرے گے ٹھیک۔۔۔میری دوستوں کو مارنے کی دھمکی دے کر آپ نے مجھ سے نکاح کیا ہے میرے دل میں آپ کے لیے جگہ بننے لگی تھی جو آپکی اس حرکت پر ختم ہو گئی۔۔۔میں آپکی طرف بڑھنے لگی تھی لیکن آپ نے یہ سب کر دیا۔۔۔

زویا نے زین کی بات پر اُسکے سینے پر مکے برساتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

زویا کو بے قابو ہوتا دیکھ زین نے فوراً سے اپنے لب شدت سے زویا کے لبوں پر رکھے اور اپنی شدت اُس کے لبوں پر لٹانے لگا۔۔۔زویا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔

زین زویا کے لبوں کے لمس میں کھو سا گیا۔۔۔جتنی شدت سے وہ اُس پر جھکا تھا عمل میں نرمی اتی گئی۔۔۔وہ زویا کے لبوں کا جام پینے میں مصروف تھا اُدھر زویا کی سانس بند ہونے والی تھی۔۔۔۔

زویا کی بند ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے زین زویا سے دور ہٹا۔۔۔زین کے دور ہٹتے ہی زویا نے نڈھال ہو کر زین کے کندھے پر سر رکھ کر گہرا سانس بھرا۔۔۔زین مسرور سا مسکرا گیا۔۔۔

تشنگی بڑھ سی گئی تھی اسی لئے زویا کی گردن پر جھکتے اپنے لبوں کا لمس چھوڑا۔۔۔زویا جو زین کے دور ہو جانے پر اُس کے کندھے سے لگی اپنی سانس بحال کر رہی تھی زین کا سلگتا لمس اپنی گردن پر محسوس کر کے کانپ سی گئی۔۔۔۔۔۔۔

زی۔۔۔زین۔۔۔زویا نے اپنا سر اٹھا کر زین کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے دور کرنا چاہا۔۔۔۔

اُسکے لبوں سے اپنا نام سن کر زین بے قابو سا ہوتا دوبارہ اُسکے لبوں پر جھک گیا۔۔۔۔

زویا کو لگا اُس نے اُسے روک کر اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار لی ہو۔۔۔۔۔کیونکہ ابکی بار زین کی شدت زیادہ تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد زین زویا سے دور ہوا تو نظر زویا کی لال ہوتی گردن اور ہونٹوں پر پڑی۔۔۔نرمی سے اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر اُسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

زویا تم میری محبت ہو اور تم سے جُڑا ہر رشتا مجھے عزیز ہے تو کیسے میں اپنی محبت کی عزیز جان دوستوں کو نقصان پہنچا سکتا ہوں۔۔۔۔زین نے اُسکے گرد اپنی گرفت سخت کر کے کہا۔۔۔زویا اُسکے سینے سے لگی۔۔۔اُسکے دل کے مقام میں اپنا سر رکھے اُسکی دھڑکن سن رہی تھی۔۔۔۔۔

زین آپ نے صحیح نہیں کیا میں بابا کو کیا کہو گی انکا سامنا کیسے کرو نگی۔۔۔۔۔زویا کے آنسو زین کی شرٹ پر گرنے لگے۔۔۔۔۔۔

جاناں مجھ پر بھروسہ رکھو تم پر کوئی آنچ نہیں آنے دونگا سب ٹھیک کر دونگا۔ لیکن بس تمہارا ساتھ چاہیئے مجھے۔۔۔۔زین نے زویا کو یقین دلایا زویا کو بھی کہیں نہ کہیں پتہ تھا کہ زین سب ٹھیک کر دیں گا۔۔۔۔

ویسے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ تم اپنے اس چھوٹے سے دل میں مجھے جگہ دینے لگی تھی مطلب تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔۔زویا کو مسلسل آنسو بہاتا دیکھ زین نے اُسکا دیہان ہٹانا چاہا اور اُسکی توقع کے مطابق اب بھی وہ اُس سے دور ہوتی اُسے غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جی نہیں بہت بری غلط فہمی ہوئی ہے آپکو۔۔۔۔ سمجھے۔۔۔اب جب تک آپ سب کچھ صحیح نہیں کر دیتے مجھ سے ہم کلام ہونے کی کوئی ضرورت نہیں آپکو۔۔۔۔۔زویا نے کڑے تیور سے زین کو

گھورتے ہوئے کہا لیکن زین کی نظروں کا ارتکاز تو زویا کے لب تھے۔۔۔جسے دیکھتے اور کچھ دیر پہلے کا منظر یاد کرتے زویا لال ہوئی۔۔۔۔

غلط فہمی تو نہیں ہے صاف نظر آرہا ہے زویا خان پر زین صفدر کے عشق کا رنگ چڑھنے لگا ہے ۔۔۔زین نے زویا کے لال ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زویا چپ سی ہوئی۔۔۔سچ تو کہہ رہا تھا محبت تو اُسے بھی ہونے لگی تھی جب عمیر نے اُسے آدھی ویڈیو دکھائیں تھی تو زویا کو لگ رہا تھا اُسکی سانسیں بند ہو گئی ہو۔۔۔لیکن اب جب زین نے اُسے اپنے نکاح میں لیا تھا اور پوری ویڈیو اُس نے دیکھی تھی اُس کے دل کو ایک گویا سکون سا تھا لیکن ایک خلش تھی اپنے بابا کا بھروسہ توڑنے کی۔۔وہ یہی بات سوچ کر رو دی اور زین جو اُسکے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا اُسے واپس آنسو بہاتے دیکھ سمجھ گیا وہ کیا سوچ رہی ہیں اور اپنے لب بھینچے۔۔۔۔۔

مجھے ہوسٹل چھوڑ آئے۔۔۔مجھے اکیلے رہنا ہے۔۔زویا نے روتے ہوئے زین سے کہا جس نے اُسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا تھا وہ جانتا تھا ابھی وہ کچھ بھی بولے زویا نہیں سمجھے گی۔۔۔

زین نے گاڑی کی چابی اٹھا کر اپنا ہاتھ زویا کی طرف بڑھایا۔۔۔جس نے پہلے ایک نظر زین کی طرف دیکھا پھر اُسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اور اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔

زین نے زویا کے کھڑے ہوتے ہی زویا کے سر پر اور گردن پر اچھی طرح دوپٹہ لپیٹ کر اپنی شدتوں کے نشان چھپائے اور زویا کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے گھر سے نکلا۔۔۔

زویا نے ایک نظر اپنے اور زین کے ہاتھ پر ڈالی وہ اتنی مضبوطی سے زویا کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جیسے زویا کوئی چھوٹی سی بچی ہو جو گم ہو جائے گی۔۔۔۔

یہ انسان جس کے لیے اُسکے دل میں جذبات پیدا ہوئے تھے جس سے وہ محبت کرنے لگی تھی اب اُسکا محرم تھا۔۔ایک بار پھر اپنے بابا کا خیال ایا تو آنکھیں نم ہوئی۔۔۔لیکن ایک اُمید سی تھی کہ زین سب ٹھیک کر دیں گا۔۔

کیا ہوا تم دونوں کو۔۔۔مہک نے مسکان اور آرزو کے پاس آکر کہا جو پریشان سی تھی۔۔۔

زویا نہیں مل رہی مہک۔۔۔اور فون بھی نہیں اٹھا رہی اور اب تو یونی بھی بند ہونے والی ہے۔۔۔مسکان نے فکر مندی سے کہا۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا وہ تمہارے ساتھ نہیں تھی کیا۔۔۔مسکان کی بات پر مہک کو بھی فکر ہوئی زویا کی۔۔۔۔۔

نہیں میں تو حمزہ کے ساتھ تھی اور مسکان بھی اپنا اسائنمنٹ پورا کرنے کے لئے ساحل کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے وہ پوری یونی میں دیکھ لیا ہے میں نے۔۔۔آرزو نے تفصیل بتائی۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے ہوسٹل چلی گئی ہو۔۔۔مہک نے فوراً سے کہا۔۔۔

لیکن فون تو اٹھاتی نہ۔۔۔مسکان نے نفی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جب اچانک مہک کا فون بجا۔۔۔زویا کی کال دیکھ کر مہک نے جلدی سے فون اسپیکر پر ڈالا۔۔۔۔

ہیلو۔۔مہک تم لوگ فکر نہیں کرنا میری طبیعت خراب ہو گئی تھی اسی لئے میں ہوسٹل آ گئی ہوں۔۔۔۔زویا کی آواز سن کر تینوں کو تسلی ہوئی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے زویا تم بھی فکر مند نہیں ہو آرام کرو ہم لوگ بھی بس ہوسٹل آ رہے ہیں۔۔۔۔مہک نے رسانیت سے کہا۔۔۔

چلو چلتے ہے گھر۔۔۔صبح بابا کی بھی کال ائی تھی کہہ رہے تھے جب ہوسٹل جاؤ تب بات کرنا بہت ضروری بات ہے۔۔۔مسکان نے صبح انے والی اپنے بابا کی کال کے بارے میں بتایا۔۔۔۔

اللہ خیر کرے۔۔۔مہک اور آرزو دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

اور ہوسٹل کے لئے نکل گئی۔۔مسکان کی نظروں نے ایک بار پھر ساحل کو تلاش کرنا چاہا لیکن ناکامی کا سامنا ہوا۔۔۔وہ آج بھی یونی نہیں ایا تھا اور مسکان بجھے دل سے یونی سے نکلی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

پورے راستے وہ زین کی اپنے اوپر گہری نظریں برداشت کر رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو کی برسات بھی وقفے وقفے سے جاری تھی۔۔۔

جاناں اگر اب آپ چپ نہیں ہوئی۔۔۔تو پھر جیسے میں آپکو چپ کرواؤ گا وہ شاید نہیں حقیقتاً تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔۔زویا کو چپ نہ ہوتا دیکھ زین نے بھاری گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔۔

اسکی بات سمجھ کر زویا کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو بریک لگی۔۔۔

گاڑی ایک جھٹکے سے زویا کے ہوسٹل پر رکی۔۔۔۔

زویا نے حیرت سے زین کی طرف دیکھا تو کیا وہ اُسکا ہوسٹل بھی جانتا تھا۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو جاناں تمھاری یہ حیرت سے پھیلی آنکھیں ہر بار میرا ضبط آزماتی ہے۔۔۔اور پھر میرا دل چاہتا ہے ان حسین بھوری آنکھوں پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑ دوں۔۔۔زین نے زویا کی قمر کے گرد ہاتھ باندھ کر اُسے اپنے نزدیک کرتے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

آپکو میرا ہوسٹل پتہ تھا۔۔۔زویا نے زین کی بات پر اپنی پلکیں جھکا کر بات پلٹی۔۔۔زین کی باتیں اُسکی دھڑکن کو بڑھا رہی تھی اوپر سے یہ نزدیکی زویا کی سانسیں بکھیر رہی تھی۔۔۔

تم ہوسٹل کی بات کرتی ہو مجھے تو تمہارے گھر کا بھی پتہ ہے۔۔۔زین نے اُسکی بات پر مسکراہٹ لیے کہا۔۔۔۔

جاؤ میں۔۔۔زین جو اتنی نزدیکی سے زویا کے نقش اپنی آنکھوں میں حفظ کر رہا تھا زویا کی بات پر گہرا سانس بھر کر پیچھے ہوا۔۔۔۔

جاؤ کیونکہ اگر مزید یہاں میرے پاس رہی تو خود کو روک نہیں پاؤ گا۔۔۔تمہارے قریب انے سے۔۔۔زین نے زویا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اُسکی نظروں کی تپش اور خمار بھرے لہجے سے زویا کے پورے وجود میں سرد لہریں دور گئی۔۔۔۔

وہ فوراً سے گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔اور پھر بنا ایک نظر زین پر ڈالے ہوسٹل کے اندر بڑھ گئی۔۔۔ظالم بیوی کم سے کم ایک نظر تو دیکھ لیتی اپنے معصوم شوہر کو۔۔۔زین زویا کی پشت کو دیکھ کر بڑبڑایا ۔۔۔اور گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔

پورے وجود میں سکون سا تھا اُسکی محبت اُسکے نام سے منسوب ہو گئی تھی اُسے نئی زندگی سی مل گئی تھی۔۔۔زویا کے ہونٹوں کا لمس یاد آیا تو گلا خشک سا ہوا۔۔۔وہ منظر یاد کر کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔۔۔

وہ اب اُسکی تھی اُسے اس سے کوئی نہیں چھین سکتا تھا۔۔۔یہ بات زین کے لئے ایک سرور سی تھی

۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا ٹھیک ہو تُم۔۔۔تینوں نے ہوسٹل میں آکر فکر مندی سے زویا سے کہا۔۔۔

جس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ٹھیک ہوں میں۔۔زویا نے تینوں سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

اُدھر دیکھو۔۔۔یہ آنکھیں کیوں لال ہو رہی ہے۔۔۔مسکان نے اُسکے پاس جا کر پوچھا۔۔۔

وہ وہ۔۔۔وہ سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔تو اسی لئے میں رو گئی اور تم لوگ تو جانتی ہو نہ ذرا سا رونے پر میری آنکھیں لال ہو جاتی ہے۔۔۔زویا نے مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا دوائی لی ہے تم نے۔۔۔آرزو نے پوچھا۔۔۔

ہاں لی ہے بس سونے کا دل چاہ رہا ہے۔۔۔۔زویا کے اندر اب ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اپنی دوستوں سے یہ بات چھپائے لیکن وہ ابھی بتا نہیں سکتی تھی اسی لئے سونے کا بولا۔۔۔ویسے بھی اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد اسکو تھوڑی دیر کا سکون چاہیئے تھا۔۔۔

ہم سو جاؤ تم میری جان۔۔۔مہک نے کہتے ساتھ زویا کے لیٹنے پر اسکو کمفرٹر اڑایا۔۔۔۔۔

زویا نے کروٹ بدل کر اپنی آنکھیں بند کی۔۔تو پوری آب وتاب سے زین کے ساتھ بتائے گئے پل آنکھوں کے پردوں پر لہرائے۔۔۔ہونٹوں پر آسودگی بھری مسکراہٹ نے جگہ لی۔۔اُسے زین پر بھروسہ تھا وہ بابا کو منالیں گا۔۔۔۔

زین کے الفاظ یاد آئے جب اُس نے عمیر سے کہا تھا کہ اُسے زویا سے عشق ہو گیا ہیں۔۔۔دل کی دھڑکن یہ الفاظ یاد کرتے بڑھی۔۔۔وہ شاندار مرد اُسکا محرم تھا اُس سے بے انتہا محبت کرتا تھا جو اُسکی آنکھوں سے صاف جھلکتی تھی۔۔۔۔

جلد ہی وہ نیند کی وادی میں اُتر گئی تھی ایک تھکن سی تھی پورے وجود میں جس کی وجہ سے نیند نے اُس پر غلبہ کیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ دونوں بلکل بت سی بنی بیٹھی تھی دل نے کسی کے نام پر دھڑکنا شروع کیا تو بیٹی کا فرض بیچ میں آگیا۔۔۔

زویا اور آرزو بھی چپ چاپ بیٹھی اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے اُن کی اپنے بابا سے بات ہوئی تھی جنہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے مہک اور مسکان کا رشتا پکا کر دیا ہے۔۔۔اور اس اتوار کو واپس گھر بلایا تھا کیونکہ منگنی کی رسم ادا کرنی تھی۔۔۔۔

اور وہ دونوں اپنے بابا کی بات سن کر فقط اثبات میں سر ہلا گئی تھی اُن کے لئے محبت سے زیادہ باپ کا مان ضروری تھا۔۔۔۔

لیکن اس دل کا کیا کرتی۔۔۔جو کسی اور کے نام پر دھڑک رہا تھا اور اب بلکل مردہ سا ہو گیا تھا۔۔۔وہ دونوں یہ چاہتی تھی کہ چیخ چیخ کر روئے اور یہ جذبات اپنے دل سے اکھاڑ پھینکے۔۔۔لیکن یہ سب اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

مہک نے زویا اور آرزو کی طرف دیکھا جو دونوں محویت سے اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

کیا یار دوست کا رشتا پکہ ہو گیا ہے اور تم دونوں منہ لٹکا کر بیٹھی ہو۔۔۔مہک نے اپنے آپ کو سمنبھالتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اُسکے ہنسنے پر وہ دونوں بھی مسکرا گئی۔۔۔اور مسکان بھی۔۔جو ہونا تھا ہو گیا تھا۔۔وہ کچھ بدل تو سکتی نہیں تھی جو نصیب میں تھا وہی اُنہیں ملنا تھا۔۔۔۔

لیکن جیجو کی تصویر تو دیکھی نہیں ہم نے۔۔۔زویا نے معصوم سے لہجے میں کہا۔۔۔دل میں ایک گلٹ بھی تھا اپنی دوستوں سے بات چھپانے کا لیکن وہ مہک اور مسکان کے لئے خوش بھی تھی۔۔۔۔

وہ تو بابا نے نہیں دکھائی۔۔اور کیا فرق پڑتا تھا جب جائے گے تب دیکھ لینا۔۔۔مسکان نے نرمی سے کہا۔۔۔

اور آپ نے نہیں دیکھنا اپنے سیاں جی کو۔۔۔۔آرزو نے مسکان کی بات پر اسکو چھیڑا۔۔۔۔

ساری زندگی تو انہی کو دیکھنا ہے اب۔۔۔۔مسکان نے اپنی قمیض پر بنے پھول کے ڈیزائن پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ۔۔۔کیا بات ہے بھئی۔۔۔ابھی سے اتنی عزت دی جا رہی ہے انہی کہہ کر پُکارا جا رہا ہے۔۔۔مسکان نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔اسکی بات اور مہک اور زویا بھی ہنس پڑی۔۔۔۔

چاروں اپنے دل کے حال ایک دوسرے سے چھپائے ہوئی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا لال رنگ کی فروک میں سر پر سفید حجاب پہنے تیار کھڑی تھی دل کی دھڑکن اج الگ ہی انداز میں دھڑک رہی تھی۔۔۔

اُدھر مسکان اور مہک کا دل جیسے ہر چیز سے بیزار ہو گیا تھا۔۔۔۔

زویا جو اج عمیر سے ملنا تھا اُسے جاننا تھا عمیر نے اُسکے دل میں زین کے لئے غلط فہمی کیوں ڈالی۔۔۔۔۔

تم لوگ یونی جاؤ میری نوٹ بک ختم ہو گئی ہے میں لیتی ہوئی اجاونگی۔۔۔۔آرزو نے تینوں کو دیکھ کر کہا۔۔اور یونی سے کچھ دور بنے بک سٹور پر رکشہ رکوایا۔۔۔۔

آرزو کے اترتے ہی وہ تینوں یونی کے لیے نکل گئی۔۔۔۔

آرزو کتاب لیں کر بوک سٹور سے نکلی ہی تھی جب یونی جاتی ہوئی ثنا کی نظر اُس پر رکی۔۔۔۔اس سے اچھا موقع کب مل سکتا تھا اُسے۔۔۔

آرزو تیز تیز قدم اٹھا کر یونی کی طرف جا رہی تھی جب ثنا نے اسکو اپنی گاڑی سے ہٹ کیا۔۔۔۔۔

آرزو دھڑام سے زمین پر گری اور زمین پر پڑا پتھر اُسکے ہونٹ کے کنارے کو زخمی کر گیا۔۔۔ بازو بھی چھل گئے تھے۔۔۔۔

آرزو نے پلٹ کر دیکھا تو ثنا نے اُسے دیکھ کر اپنی ایک آنکھ دبائیں اور یونی کے اندر اپنی گاڑی بڑھا دی۔۔۔

آرزو نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن گرنے کی وجہ سے اُسکے گھٹنوں پر بھی چوٹ آگئی تھی۔۔ ہونٹ کے کنارے سے خون بھی نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

چھوڑو گی نہیں تمہیں میں چوڑیل۔۔۔ آرزو نے دانت پیستے ہوئے کہا اور کپڑوں پر لگی گرد ہٹائیں ۔۔اور اندر کی طرف بڑھی۔۔۔ چہرے پر بلا کا غصّہ تھا۔۔۔۔

آرزو نے کوریڈور میں قدم رکھا کہ سامنے ہی ارمان کسی لڑکے سے محو گفتگو تھا۔۔۔

آرزو نے قدم اُسکی طرف بڑھائے۔۔۔

کہاں ہے تمھاری گرل فرینڈ۔۔۔ آرزو نے ارمان کو شرٹ پیچھے سے اپنی مٹھی میں بھرتے اُسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔

ارمان جو اپنے اس طرح سے کھینچے جانے پر غصے سے پلٹا تھا سامنے آرزو کو دیکھ کر غصّہ کہیں جا سویا۔۔۔

اُسکی حالت دیکھ کر ارمان کو حیرت ہوئی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اشتعال نے پورے جسم کا احاطہ کیا۔

۔۔۔

آنکھیں لال ہوئی ماتھے اور ہاتھوں کی رگیں پھول گئی اُسے خود اندازہ نہیں تھا اُسے آرزو کو اس حالت میں دیکھ کر کیوں غصّہ آرہا ہے۔۔۔

کس نے کیا ہے یہ۔۔۔ارمان نے اپنی انگلی آرزو کے ہونٹ کے پاس سے نکلتے خوں پر لگاتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

آرزو جو غصے سے بھری بیٹھی تھی ارمان کی لال آنکھیں اور سرد لہجے دیکھ کر خاموش ہوئی۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں آرزو۔۔۔ کس نے کیا ہے یہ سب۔۔ارمان نے آرزو کو خاموش دیکھ کر نرم لہجے میں اُس سے پوچھا۔۔۔

جانے کیوں اُسکا نرم لہجے محسوس کر کے آرزو کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔۔

تمھاری گرل فرینڈ نے گاڑی سے ٹکر ماری تھی۔۔۔آرزو کا آنسو اُسکے گال پر لڑھک سا گیا اُسکے پورے جسم میں درد کی ٹیسیں آٹھ رہی تھی جسے وہ اپنا لب دانت میں دبا کر برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ سنتے ہی ارمان کا غصّہ سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا۔۔۔اُسے سمجھ نہ ایا آرزو کے لئے وہ کیوں اتنا فکر مند ہو رہا تھا۔۔۔۔

ارمان نے اپنا رومال نکال کر آرزو کے لب کے کونے سے نکلتے خون کو صاف کیا اُسکے چہرے اور ہاتھ پر لگی مٹّی بھی صاف کی اور رومال واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔۔۔اور آرزو برستی آنکھوں سے اُسکا فکر مند انداز دیکھ رہی تھی وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا۔۔۔۔

کوریڈور بلکل خالی تھا کیونکہ یہ حصہ سب سے آخر میں تھا اسی لیے یہاں کوئی نہیں تھا ارمان کے ساتھ موجود لڑکا کب کا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔ارمان نے آرزو کا ہاتھ پکڑا اور اُسے لئے اپنی کلاس کی طرف بڑھا۔۔اُسے پتہ تھا کلاس شروع ہونے سے پہلے ہی ثنا وہاں موجود ہوتی تھی کیونکہ اُسے اپنا ٹچ آپ کرنا ہوتا تھا۔۔۔۔

ارمان کلاس میں آرزو کا ہاتھ تھامے داخل ہوا تو فیضان ساحل اور زین حیرت سے اُسے دیکھ رہے تھے جس کی کان کی لو لال تھی اور چہرے پر بھی غصّہ تھا آرزو تو بت بنی اُسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی اُسے کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔۔

ثنا جو موبائل میں دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی غصے سے ارمان کے ہاتھ میں آرزو کا ہاتھ دیکھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

زین جو ڈیکس پر بیٹھا تھا فوراً سے کھڑا ہوا۔۔۔

ارمان۔۔یہ تم۔۔۔ثنا غصے سے بولنے لگی جب ارمان کی طرف سے پڑنے والے تھپڑ پر واپس اپنی جگہ پر بیٹھی۔۔۔۔

تھپڑ کی آواز پر آرزو بھی ہوش میں ائی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ثنا کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔ہمت کیسے ہوئی تمھاری۔۔۔ثنا غصے سے تیز آواز میں ارمان کا گریباں پکڑ کر بولی۔۔۔۔

اُن کے ریلیشن کو ایک سال ہو گیا تھا ارمان نے اُسے صاف بتا دیا تھا کہ اُس نے اُس سے اس لئے رشتا بنایا ہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ اُسے بچپن سے جانتی ہے تو دونوں ایک دوسرے کے لیے بہتر ہے وہ اُس کے ساتھ اپنی زندگی سکون سے گزار سکتا ہے۔۔۔وہ چاہتی تھی فیضان اُس کی ہر بات مانے اُسے اہمیت دے اُس کا ہر نکھرا برداشت کرے لیکن ارمان نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا ۔۔۔ارمان نے تو اُس کو کبھی ریلیشن میں انے کا بولا ہی نہیں تھا ثنا نے ہی اُسے مجبور کیا تھا یہ کہتے ہوئے کہ وہ اُس سے پیار کرتی ہے۔۔۔۔

لیکن جو احساسات اُسے ثنا کے لئے محسوس کرنا چاہیئے تھے وہ آرزو کے لیے محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ثنا حد سے آگے مت بڑھو تم نے اُسے گاڑی سے ہٹ کیا تمھاری وجہ سے اسے چوٹ ائی ہے۔۔۔ارمان نے ثنا کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے ہوئے تیز آواز میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر ثنا استحضائیہ لہجے میں ہنسی۔۔۔۔۔

اوہ واؤ ارمان کیا تم بھول گئے ہو تمھاری گرل فرینڈ میں ہو۔۔۔میں ہو جس سے تم شادی کرنا چاہتے ہو لیکن فکر تم اُسکی کر رہے ہو۔۔۔اس دو ٹکے کی غریب لڑکی کی۔۔۔ثنا نے آرزو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ثنا کی پہلی بات آرزو کے دل میں چب سی گئی جبکہ دوسری بات پر اُسے شدید غصّہ ایا۔۔۔

زبان سمنبھال کر بات کرو ثنا۔۔۔اور میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آکر میری گرل فرینڈ بنو نہ میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ میں تم سے شادی کرونگا تم ہی تھی جو ہماری دوستی کو بدلنا چاہتی تھی تم ہی تھی جس نے آکر مجھ سے یہ سب کہا تھا میں نے کبھی نہیں کہا تھا یہ سب۔۔۔

ارمان ڈھاڑا تھا۔۔۔زین ساحل اور فیضان خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے مسٹر ارمان تو ابھی جو آپ نے یہ سب کیا ہے اس کو میں کیا سمجھو آپ کو اس سو کالڈ لڑکی سے محبت ہو گئی ہے یہی سوچو میں۔۔۔ثنا نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔اُسے سخت نفرت محسوس ہو رہی تھی آرزو سے۔۔۔

ہاں یہی سمجھو ہو گئی ہے محبت۔۔۔ہے محبت مجھے اُس سے۔۔۔آئندہ کے بعد اگر تم اُسکے پاس بھٹکی بھی تو مجھ سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکے گا اور یہ بات تم بھی اچھے سے جانتی ہو۔۔۔ارمان جو کب سے اپنے دل کی یہ بات جھٹلاتا آرہا تھا آج بول بیٹھا اُسکے اس انکشاف پر آرزو نے بے یقینی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

زین ساحل فیضان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔ثنا نے انتہائی نفرت سے آرزو کی طرف دیکھا۔۔۔

اور میں اسکو چھوڑو گی نہیں یہ بات تمہیں بھی پتہ ہے۔۔۔کہ ثنا کو جو چیز نہیں ملتی وہ اُسے کسی اور کے پاس بھی رہنے نہیں دیتی۔۔۔اور بچا سکتے ہو تو بچا لینا اسکو کیونکہ اس نے ثنا کی چیز لی ہی ازالہ تو بھرنا پڑے گا۔۔۔ثنا کہتی ہوئی وہاں سے تنفر کرتی چلی گئی۔۔۔ارمان نے اُسکی بات پر سر جھٹکا تھا

۔۔

ارمان کی نظر زین ساحل اور فیضان پر گئی جو مسکراہٹ کے ساتھ اُسکی طرف دیکھ رہے تھے۔

۔۔۔۔

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔ارمان نے پھار کھانے والے انداز میں اُن تینوں سے کہہ کر اپنا رخ آرزو کی طرف کیا۔۔۔

آرزو۔۔۔ارمان نے ساکت کھڑی آرزو کو پُکارا۔۔۔

چپ کرو تُم خبیث انسان تمھاری وجہ سے یہاں میری ایک دشمن بن گئی ہے۔۔۔آرزو نے غصے سے تیز آواز میں کہااور ارمان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

قہقہہ کی آواز پر ارمان نے پلٹ کر خشمگیں نگاہوں سے اُن تینوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پہلی بار محبت کا اظہار کرنے پر ایسا جواب سننے کو ملا ہے۔۔۔فیضان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔اُسکی بات پر زین اور ساحل کی ہنسی بھی بڑھ گئی۔۔۔

چپ کرو تُم گھدوں تمہارا وقت بھی آئے گا جب میں بھی تم لوگوں کی طرح اپنے دانت پھار کر ہنسو گا۔۔۔ارمان نے جلے بھنے لہجے میں کہا آرزو کا یہ بول کر جانا اُسے اندر تک جلا کر چلا گیا تھا

۔۔۔۔

ارمان کی بات پر زین کی نظروں میں زویا کا عکس اُبھرا۔۔۔

میں ایاذرا تم لوگوں کی بھابھی کو دیکھ اؤ۔۔۔زین بولتا ہوا اپنا بیگ اٹھائے باہر بھاگا۔۔۔۔

میں بھی۔۔ساحل بھی کھسیانی سی ہنسی ہنستا ہوا باہر بھاگا۔۔۔۔

میرا تو تُجھے پتہ ہے دیدارِ نہ کرو تو سانس رُک جاتا ہے تو میں بھی ایا تو کلاس اٹینڈ کر۔۔۔۔فیضان بے شرمی سے کہتا ہوا باہر بھاگا۔۔۔۔

محبت کیا ملی دوست کو بھول ہی گئے۔۔۔ارمان نے منہ بسور کر کہا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا کیونکہ کلاس میں بچے انا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

آرزو کا چہرہ آنکھوں میں لہرایا تو لبوں پر مسکراہٹ آگئی آخر وہ مان ہی گیا تھا اُسے آرزو سے محبت ہے۔۔اور آرزو کو بھی اُس سے محبت ہے یہ بات وہ اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔۔ تبھی تو اُسے ثنا کے ساتھ دیکھتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں جلن کا عنصر ظاہر ہوا تھا۔۔اور لہجے میں بھی جلن کی آمیزش شامل تھی۔۔۔۔

ثنا کی بات دماغ میں گردش کری تو اُسے آرزو کی فکر ہوئی کیونکہ وہ ثنا کو جانتا تھا وہ کسی بھی حد تک جانے والی لڑکی تھی اُسے اب ثنا سے آرزو کی حفاظت کرنی تھی۔۔۔

ساحل اور فیضان کے والدین نے مسکان اور مہک کے گھر پہنچ کر رشتے کی بات کی تھی۔۔اور سیدھی طرح بتا دیا تھا کہ اُن کے بیٹے اُن کی بیٹی کو پسند کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔مسکان اور مہک کے والدین سمجھدار تھے اگر کوئی لڑکا عزت سے رشتا لیں کر گھر آیا ہے تو اُنہیں کوئی خرابی نہ لگی۔۔۔۔

انہوں نے کچھ وقت مانگا تھا تاکہ وہ اپنی طرف سے معلومات کر کے مطمئن ہو سکے۔۔۔۔اور پھر جب انہوں نے سب کچھ معلوم کیا تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ آج کل کے زمانے میں جہاں اچھا رشتا

ڈھونڈنے سے بھی بہت مشکلوں سے ملتا ہے وہاں اُنہیں یہ اچھا رشتا گھر بیٹھے ہی مل گیا مہک کی والدہ تو اپنی بیٹیوں کے اچھے نصیب کی دعا کی جا رہی تھی۔۔۔۔

مہک اور مسکان کے گھر والوں کی طرف سے ہاں ہوتے ہی پیر کے دن منگنی کی رسم طے پائی تھی اور یہ بات ساحل نے خود جا کر مسکان کے والدین سے کی تھی کہ مسکان اور مہک کو لڑکوں کی تصویر نہ دکھائیں جائے۔۔۔۔

مسکان اور مہک کے والدین تو اپنے دونوں خوبرو دامادوں کو دیکھ کر رب کا شُکر ادا کیے جا رہے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مہک لائبریری میں بیٹھی خاموش سی فیضان کے متعلق سوچے جا رہی تھی اُسے خبر ہی نہیں ہوئی کب فیضان آ کر اُس کے سامنے بیٹھا اور اُسے کسی سوچ میں ڈوبے دیکھ دیکھتا رہا۔۔۔

ہوش تو تب ایا جب اپنے اوپر کسی کی گہری تپش بھری نظریں محسوس ہوئی۔۔۔۔ مہک نے فوراً سے فیضان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تم نے کہا تھا تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ سچ تھا یہ مذاق۔۔۔۔ مہک نے کھوئے کھوئے لہجے میں فیضان کی گرے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے سوال کا جواب جاننا چاہا۔۔۔۔

فیضان نے اُس کی بات پر اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ غم بھی نظر آرہا تھا

مذاق تھا یار۔۔۔ فیضان نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اُسکی آنکھوں میں اُداسی دیکھ کر فیضان کا دل کیا اُسے بتادے کہ پاگل لڑکی تمہارا جس سے رشتا طے ہوا ہے وہ میں ہی ہوں کیسے اپنی محبت کو کسی دوسرے کا ہونے دیتا۔۔۔۔

لیکن ضبط کر گیا۔۔۔

اسکی بات پر مہک جس کا دل پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا مزید ٹوٹ گیا۔۔۔

مطلب مذاق تھا۔۔۔ اگر میری شادی کسی اور سے ہو جائے تو بھی تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا ہے نہ۔۔۔ مہک کی آواز میں نمی کی آمیزش تھے۔۔۔

آف کورس جب محبت نہیں کرتا تو پھر تم جس سے بھی شادی کرو کیا فرق پڑتا ہے اور تمہیں ہوا کیا ہے ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو۔۔۔ مہک کی نمی لی ہوئی آواز سن کر فیضان کا دل کیا اُسے اپنے بازوں میں چھپالیں۔۔۔ لیکن پھر کندھے اچکا کر بے فکری سے بولا جبکہ یہ سب بولتے ہوئے اندر دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

اسکی بات پر ایک آنسو دغا دیتے مہک کی آنکھ سے نکلا وہ خود اذیتی سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتی اپنے ہاتھ میں بک تھامے وہاں سے اُٹھی۔۔اور ایک بھی نظر فیضان پر ڈالے بنا وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

اُسکے جانے کے بعد فیضان نے ٹیبل پر اپنا ہاتھ مارا۔۔اُسکا یہ سرپرائز اُسکی ہی جان کا وبال بن گیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مسکان تم یہاں پر رکو میں ابھی آئی۔۔۔زویا نے مسکان سے کہا جو گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھی

مسکان کا دل تو پہلے سے ہی عجیب ہو رہا تھا اسی لئے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

زویا عمیر کی تلاش میں اندر بڑھ گئی اُسے عمیر سے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

مسکان بیٹھی ہوئی تھی جب اپنے پاس مردانا پرفیوم کی جانی مانی خوشبو محسوس کر کے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔۔

سامنے ساحل کو دیکھ کر اُس کی دھڑکن بڑھی۔۔۔۔

آپ۔۔۔مسکان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جی میں۔۔۔ساحل نے اُسکے روبرو ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مسکان ساحل کے اپنی طرف دیکھنے پر اپنا سر جھکا گئی۔۔۔۔

کوئی کام تھا آپکو۔۔۔مسکان نے ویسے ہی سر جھکا کر پوچھا۔۔۔۔

محترمہ شاید بھول گئی ہے آپ اسائمنٹ بنانا تھا ہم نے۔۔۔ساحل اُسکے لہجے اور آنکھوں کی اداسی بھاپ گیا تھا اور وجہ بھی خوب سمجھتا تھا۔۔۔

میں نے مکمل کر لیا ہے شُکریہ۔۔۔مسکان کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی جب ساحل کے لفظوں پر اُسکے قدم رکے۔۔۔

جب کسی انسان کو کسی سے محبت ہو تو بتا دینا چاہیئے۔۔۔۔

اور اگر کوئی انسان کسی انسان کو پسند یہ محبت کرتا ہوں تو اُس کو پانے کے لیے شرعی طریقہ اپناتا ہے نہ کے اظہار کر کے اسے چھوڑ دیتا ہے۔۔۔مسکان نے ساحل کی بات پر دو بدو ہو کر سخت لہجے میں کہا اور قدم آگے بڑھائے۔۔۔ساحل اُسکے لہجے میں غصّہ محسوس کر کے مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

پسند کرتا ہو اور شاید محبت کہاں گئی وہ پسند ختم سب بس دو دِن کی انکی محبت ہوتی ہے پھر بھول جاتے ہے۔۔۔مسکان چلتی ہوئی بڑبڑائی۔۔۔آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی جسے وہ صاف کرتی سامنے سے اتی مہک کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

زویا سیکنڈ فلور پر عمیر کو ڈھونڈنے کے لئے جا رہی تھی جب اوپر پہنچتے ہی سیڑھی کے کونے پر عمیر نظر آیا۔۔۔

میں بات کو گھماؤ گی نہیں۔۔۔آپ نے زین کے خلاف جھوٹ کیوں بولا۔۔۔زویا نے آس پاس نظریں گھوما کر عمیر سے پوچھا۔۔۔اکا دکا ہی لوگ وہاں پر موجود تھے۔۔۔

میں کیوں زین کے خلاف جھوٹ بولوں گا جو بھی تھا سچ تھا تم نے خود دیکھا ہے زویا۔۔۔زویا کے اچانک بولنے پر عمیر گڑبڑایا تھا پھر سنبھل کر بولا۔۔۔

جھوٹ مت بولے عمیر سچائی میں جانتی ہوں اس لیے مجھے وجہ بتائے زین کو میری نظروں میں کیوں غلط کرنا چاہتے تھے آپ۔۔۔۔

زویا کا لہجہ اب سخت ہوا تھا۔۔۔۔

تمہیں پسند کرتا ہوں نہیں دیکھ سکتا تھا تمہیں اُسکے ساتھ نہیں برداشت ہوتا مجھ سے جب جب وہ تمھاری طرف دیکھتا ہے۔۔۔عمیر نے زویا کی بات پر تیز لہجے میں کہا اسکی بات پر زویا بے یقینی سے اُسکی طرف دیکھے گئی۔۔۔اُس نے تو کبھی عمیر کے لیے یہ سب نہیں سوچا تھا۔۔۔نہ اُس نے کچھ ایسے اقدام کئے تھے کہ عمیر اُسکی طرف راغب ہوتا۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ دماغ ٹھیک ہے آپکا۔۔۔زویا نے ڈرشت لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے دماغ میرا زویا تم میری ہو جاؤ میں تمہیں سب کچھ دونگا جو زین کے پاس ہے اُس سے بڑھ کر۔۔۔ تمھاری ہر خواہش پوری کرونگا۔۔بس تم میری ہو جاؤ۔۔۔ عمیر ہزیانی انداز میں زویا کا بازو پکڑ کر بولا۔۔۔

زویا کو اسکے لمس سے لگا جیسے کسی بچھو نے اُسے دس لیا ہو اسی لیے اسکو جھٹکا دیتے خود سے دور کیا۔۔۔۔

آپ واقعی پاگل ہے۔۔ نہیں کرتی میں آپکو پسند کیسے آپ میرے ساتھ زبردستی کر سکتے ہیں اپنے الفاظوں پر غور کرے آپ۔۔۔۔اور دور ہو مجھ سے۔۔۔زویا چیخی تھی عمیر کا ایسا رویہ دیکھ کر اُسے پچھتاوا ہوا تھا یہاں انے کا۔۔۔شدت سے دل نے زین کو پُکارا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہوں میں پاگل۔۔۔پیار کرنے لگی ہو اسکو ہیں نہ تبھی میری بولی ہوئی بات اتنی بری لگ رہی ہے۔۔۔عمیر نے دوبارہ زویا کے قریب آکر اُسکے چہرے پر تقریباً جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زویا سیڑھی کے بلکل کونے تک پہنچ گئی تھی۔۔۔۔۔

ہاں کرتی ہو محبت کرتی ہو اُس سے بہت کرتی ہو کیا کرلوگے۔۔۔عمیر کی بات پر زویا کو غصّہ ایا اسی لیے غصے سے بولی۔۔۔

کیا کرلونگا اگر میری نہیں ہوئی تو کسی کی بھی نہیں ہو گی۔۔ عمیر نے پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے زویا کو دھکا دیا۔۔۔۔

لمحوں کا کھیل تھا زویا کم سے کم پچیس سیڑھیوں سے نیچے گرتی چلی گئی۔۔۔۔

آخری سیڑھی کا کونا اُسکے سر کے پیچھے لگا اور سفید حجاب سیکنڈ میں خون سے بھر گیا۔۔۔۔

زین جو زویا کو ڈھونڈتا ہوا اسی طرف ایا تھا اوپر سے گرتے وجود کو دیکھ کر پھر اُسکے حجاب کو خون میں بھیگتا دیکھ کر اُسکی دھڑکن رکی۔۔۔۔

وہ اُسکی زویا تھی اُسکا عشق۔۔۔۔جو اپنی بھوری لال آنکھوں جن میں درد کی تحریر تھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی

زین کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئے تھے۔۔۔۔

سانس جیسے سینے میں سما گیا تھا۔۔۔زویا نے بند ہوتی انکھوں سے زین کو دیکھا اور آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔۔۔۔

بھوری آنکھیں جیسے ہی بند ہوئی۔۔زین دوڑتا ہوا اُس کے پاس ایا۔۔۔

زویا جاناں اٹھو میری جان۔۔۔۔زین نے زویا کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔اُسکی کالی مغرور آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئی تھی۔۔۔۔۔

جاناں اٹھو۔۔۔ کس نے کیا یہ۔۔۔زین نے ڈھاڑتے ہوئے کہا جب اُسکی نظر عمیر پر پڑی۔۔۔کالی آنکھیں لال ہوئی۔۔۔۔۔

جلدی سے زویا کا بے جان وجود اپنے بازوں میں اٹھایا اور باہر بھاگا۔۔۔

زویا کی بند ہوئی آنکھیں اُسکی دل کی دھڑکن روک گئی تھی۔۔۔۔

وہ پاگل سا ہوا اٹھا تھا۔۔۔

باہر نکلتے سب نے اُسکی باہوں میں زویا کا خون میں بھیگا وجود دیکھا تھا مسکان اور مہک جو آرزو کے ہاتھ کی پٹی کر رہی تھی انہوں نے بھی اُسکی طرف دیکھا اور زویا کو اس حالت میں دیکھتے وہ تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔

زویا۔۔۔تینوں چلاتی ہوئی اُسکی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔۔

زین پاگلوں کی طرح تقریبا باہر بھاگا تھا ساحل فیضان اور ارمان کوئی بھی یہاں نہیں تھا اُسے یاد آیا وہ تو جیپ میں ایا تھا۔۔۔۔

زویا کے سر سے خون رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا اور زین کی دل کی دھڑکن رکتی جا رہی تھی۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔زین نے روڈ پر جاتی گاڑی کو دیکھتے چیختے ہوئے کہا لیکن اندر بیٹھے بے حس لوگ گاڑی آگے بڑھا گئے۔۔

پلیز رک جاؤ۔۔۔میری زویا کی جان خطرے میں ہے۔۔زین نے چیختے ہوئے کہا آس پاس سے گزرتے لوگ رشک بھری نظروں سے اس خوبرو نوجوان کو دیکھ رہے تھے جو بھکرے حلیہ میں اپنی محبت کو اپنی باہوں میں لیے چیخ رہا تھا۔۔۔

ایمبولینس کو فون کرو۔۔۔اپنے پیچھے۔۔۔مسکان کو دیکھ۔کر زین۔نے چیختے ہوئے کہا جس نے اُسکی بات پر روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا آرزو تو زین کا پاگل پن دیکھ رہی تھی اُس نے پہلی مرتبہ کسی مرد کو روتے دیکھا تھا۔۔۔۔

پلیز انکل پلیز میری مدد کرے میری زندگی خطرے میں ہے پلیز۔۔ایک رکشہ کے رکنے پر زین نے گر گراتے ہوئے کہا۔۔۔

رکشے والے کو بھی شاید اس دیوانے پر رحم آگیا تھا زین جلدی سے زویا کو بازوں میں لیے رکشہ میں بیٹھا تھا پیچھے وہ تینوں بھی روتے ہوئے رکشہ رکواتے اُس میں سوار ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ انسان جس کو ہر چیز اسکے بولنے سے پہلے مل جاتی تھی اج اپنی محبت کے لیے وہ لوگوں کے آگے گڑ گڑایا تھا۔۔۔

میری جان کچھ نہیں ہو گا تمہیں ابھی تو ہم نے پوری زندگی ساتھ گزارنی ہے تمہارا زین تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔۔زین نے زویا کے ماتھے پر لب رکھ کر بھیگی آواز میں کہا۔۔۔

ساتھ ہی آیت الکرسی پڑھ کر اُس پر پھونکی۔۔اُسکی آسمانی رنگ کی ہوڈی زویا کے خون سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

رکشہ والا بھی رشک اور رحم بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔زین کے آنسو زویا کے بالوں پر گر رہے تھے وہ مسلسل کچھ پڑھ کر زویا پر پھونک رہا تھا۔۔۔

یہ اللہ مجھ سے میری زندگی مت چھیننا۔۔ابھی ابھی تو مجھے وہ ملی ہے نہیں جانے دونگا اُسے خود سے دور۔۔۔زین نے زویا کے ماتھے سے ماتھا ٹیکا کر نم آواز میں کہا۔۔۔

ہسپتال کے سامنے رکشہ رکا۔۔۔

بیٹا ٹھیک ہو جائے گی تمھاری بیوی اللہ تُم پر رحم کرے گا وہ بڑا بے نیاز ہے۔۔۔رکشہ والے نے صدق دل سے دعا دی۔۔۔۔

زین جلدی سے زویا کو لیں کر باہر نکلا۔۔۔

زویا کو اسٹریچر پر لیتا لیا گیا تھا ایمرجنسی کیس تھا اسی لئے اُسے جلدی سے ایمرجنسی روم میں لے جایا گیا تھا۔۔زویا کے جاتے ہی زین وہی گھٹنوں کے بل دہہ سا گیا۔۔۔

ارمان فیضان اور ساحل جو کینٹین میں بیٹھے تھے۔۔۔ایک لڑکے کے آکر بتانے پر وہ بھی مسلسل زین کو فون ملا رہے تھے تاکہ ہاسپیٹل کا پتہ کر سکے۔۔۔۔

کہاں ہے زویا۔۔۔آرزو نے اتے ہوئے زین سے پوچھا۔۔جس نے اُسکی بات پر اپنی سرخ کالی آنکھیں جن میں پانی جمع تھا اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا نہیں دکھا تھا آرزو کو اُسکی آنکھوں میں زویا کو کھو دینے کا خوف زویا کے لیے فکر زویا کے لیے بے انتہا محبت۔۔۔

ایمرجنسی میں لیں کر گئے ہے۔۔۔زین کی آواز میں نمی شامل تھی۔۔۔۔

آپ اٹھے بھائی۔۔۔مسکان نے نرم لہجہ میں زین سے کہا۔۔۔

ہمت نہیں ہو رہی کیسے اٹھو بس وہ صحیح ہو جائے۔۔۔زین نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔لہجے میں بے بسی شامل تھی۔۔۔

انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی آپ ہمت کرے۔۔۔۔وہ تینوں سمجھ گئی تھی کہ زین کس حد تک زویا سے محبت کرتا ہے۔۔اُسکے ہر عمل سے اُسکی زویا سے محبت واضح تھی۔۔۔

زین اثبات میں سر ہلاتا ہوا کھڑا ہوا تھا۔۔۔جب فون پھر سے بجا۔۔۔زین نے کال پک کی۔۔۔

ارمان کو ہسپتال کا نام بتا کر وہ ایک کونے میں رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا لب مسلسل دعا کر رہے تھے وہ قرآنی آیات پڑھ رہا تھا اور بیشک اللہ کے کلام میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ تینوں بھی مسلسل زویا کے لئے دعا گو تھی گھر فون کر کے کچھ نہیں بتایا تھا معلوم تھا سب وہاں حد سے زیادہ پریشان ہو جائے گے۔۔۔۔

ارمان فیضان ساحل بھاگتے ہوئے ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ سامنے اپنے دوست کو بکھرے بال خون آلود شرٹ میں ایک ٹانگ مسلسل ہلاتے زیرِ لب کچھ پڑھتے ہوئے آنکھوں میں نمی لئے بیٹھا دیکھا تو تینوں تڑپ اُٹھے دوستی تھی ہی ایسی کسی ایک کو کوئی تکلیف ہو درد سب کو ہوتا تھا۔۔۔

زین۔۔۔ ارمان نے قریب آ کر زین کو پُکارا۔۔۔

ارمان کی آواز پر زین فوراً سے اٹھ کر اُس کے گلے لگا آنسو ارمان کا کندھا گیلا کرنے لگے۔۔۔ فیضان اور ساحل نے بھی ارمان اور زین کے گرد اپنا حصار باندھا۔۔۔۔

اُسکا خون بہت بہا ہے ارمان۔۔۔ وہ میری طرف دیکھ رہی تھی جیسے وہ میرا انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔ اپنے ان ہاتھوں میں اُس کا بے جان وجود اٹھا کر لایا ہوں اُسے کچھ نہ ہو ورنہ میں مر جاؤں گا وہ میری نس نس میں شامل ہے زویا خان اگر نہیں تو پھر زین صفدر بھی نہیں۔۔۔ زین نے نم آواز میں ارمان سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہو جائے گی بھابھی ہم سب دعا کر رہے ہیں میرے یار اللہ رحم کرے گا۔۔۔ارمان نے تسلی دی وہ تینوں جانتے تھے زین کو وہ محبت اور نفرت دونوں شدت سے کرتا تھا۔۔اور یہاں تو محبت تھی اُسکی۔۔۔۔

کیسے ہوا یہ سب۔۔۔ساحل نے زین سے پوچھا جواب واپس کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ساحل کی بات پر عمیر کو یاد کر کے زین کے خون میں اشتعال کا لاوا ابلا۔۔۔

عمیر نے کیا ہے۔۔جہاں بھی ہو وہ مجھے وہ چاہیئے۔۔۔ہر قیمت پر۔۔۔۔۔زین کے لہجے میں سختی درائی تھی۔۔۔اُسکی بات پر اُن تینوں کو بھی عمیر پر غصّہ آیا تھا۔۔۔جس نے اُن کے دوست سے اُسکی محبت چھیننے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

ارمان کی نظر آرزو پر پڑی جو کسی معصوم بچے کی طرح بار بار گال پر گرتے آنسو اپنے ہاتھ سے صاف کرتی کوئی دعا پڑھ رہی تھی اُسے اس پر ٹوٹ کر پیار آیا یہ اس آرزو میں اور اُس آرزو میں بلا کا فرق تھا جو اُسکی ہر بات کا جواب دیتی تھی۔۔۔۔

یہی حال ساحل اور فیضان کا تھا مسکان اور مہک کے ہر آنسو پر اُن کو تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا جب ڈاکٹر روم سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

زین فوراً سے ڈاکٹر کی طرف لپکا۔۔۔

کیسی ہے وہ۔۔۔زین کے لہجے میں بیتابی تھی وہ تینوں بھی ڈاکٹر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

وہ اب ٹھیک ہے سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے اُن کے بازو میں فریکچر ایا تھا باقی سر پر بھی چوٹ لگی تھی۔۔۔جس میں ٹانکے لگا دیئے ہیں باقی ابھی وہ ہوش میں نہیں ہے شام تک انکو ہوش آجائیگا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا اسی لئے انہیں خون کی بوتل بھی چڑھائی ہیں۔۔۔۔فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا۔۔۔۔

زین نے ڈاکٹر کی بات سن کر وہی پر اللہ کے حضور سجدہ کیا تھا۔۔۔۔اُن تینوں نے بھی سُکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

ابھی مل سکتے ہیں کیا ہم اُن سے۔۔۔آرزو نے فوراً سے پوچھا۔۔۔

جی لیکن ایک ایک کر کے۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے کہا۔۔۔۔

میں زویا سے مل کر اتی ہوں۔۔۔آرزو جلدی سے بول کر جانے لگی۔۔۔۔زین جو زویا کو ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا آرزو کے بولنے پر چپ ہو گیا اُسکی دوستوں کا بھی حق تھا اُس پر۔۔۔۔

آرزو جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی چمکتی معصومیت بھری بھوری آنکھیں بند تھی شادابی چہرہ مرجھا سا گیا تھا۔۔۔اُسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔۔

جلدی سے ہوش میں آجاؤ میری جان تمہیں بہت سارا ڈانٹنا ہے کیوں اپنی فکر نہیں کرتی ہو تُم دیکھو چوٹ لگوا کر بیٹھ گئی نہ۔۔۔آرزو نے زویا کے پٹی بندھے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے ناراض لہجے میں کہا۔۔۔۔

تمہیں ایک بات بھی بتانی۔۔۔اج ہم نے دیکھا کہ زین صفدر واقعی تم سے پاگلوں کی طرح عشق کرتا ہے۔۔۔اُسکی تڑپ ہم نے دیکھی ہے تمھارے لیے۔۔۔اور ہم تینوں بہت خوش ہے زویا میری جان کہ تمہیں ایک سچا پیار کرنے والا مل گیا ہے۔۔۔آرزو نے زویا کے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔۔

اب میں جاتی ہو باہر مہک انتظار کر رہی ہے اندر انے کا دیر کری تو ایسا نہ ہو اندر ہی آجائے وہ۔۔۔آرزو نے زویا کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا اور باہر نکلی زویا کو اُس حالت میں دیکھ کر اُس کا دل تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

آرزو نے باہر نکلتے اپنے آنکھوں سے آنسو صاف کیے جو ارمان کی زیرک نگاہوں سے نہ چھپ سکے ۔۔۔۔

آرزو کے نکلتے ہی مہک جلدی سے اندر بڑھی۔۔۔۔

زین بے صبری سے اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

مہک کی بھی حالت آرزو جیسی ہی تھی کہاں وہ اپنی جانو کو اس حال میں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔

جانو یہ تو صحیح نہیں ہے نہ میں تمہیں چھوڑ کر لائبریری کیا گئی تم اپنے ساتھ یہ کروا بیٹھی۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نہ تمھاری مہک تم سے کتنا پیار کرتی ہے۔۔۔ لیکن ایک بات بتاؤ اب کوئی اور بھی ہے جو مہک سے زیادہ زویا سے پیار کرتا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی تمہارے لیے میں ہی پہلے نمبر پر آتی ہو۔۔۔۔

میں کہتی تھی نہ زین بھائی سچا والا عشق کرتے ہے تم سے۔۔۔ لیکن۔ تم تینوں نے میری بات نہیں سنی لیکن اج زوئی اور مسکان نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔۔اب بس تم جلدی سے ہوش میں آجاؤ پہلے تو میں نے تم سے بات نہیں کرنی پھر تُم دو مرتبہ میرا نام اپنی میٹھی سی پیاری سی آواز میں لینا میں مان جاؤ نگی جیسے ہمیشہ مان جاتی ہو۔۔۔ مہک نے نم آنکھوں سے زویا کا ہاتھ پکڑ کر جس میں ڈرپ لگی ہوئی تھی کہا اور اُسکے ہاتھ پر اپنے لب رکھے۔۔۔ایک نظر اُسکی طرف دیکھ کر وہ باہر نکلی تھی اور چپ چاپ سی جا کر آرزو کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔ فیضان کی گہری نظریں اُس پر ہی ٹک گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اب مسکان کی باری تھی لیکن وہ کب سے زین کو دیکھ رہی تھی جو اندر جانے کے لئے بیتاب ہو رہا تھا۔۔۔۔

آپ چلیں جائے اندر بھائی میں بعد میں مل لو نگی۔۔۔اُسے ترس اگیا تھا زین پر جس کی آنکھوں میں اُسکی عزیز جان دوست کے لئے سچے جذبات تھے۔۔۔

اسکی بات پر ساحل مسکرا گیا اُسے پتہ تھا وہ حساس ہے۔۔۔

زین نے تشکرانا نظروں سے مسکان کی طرف دیکھا۔۔۔اور جلدی سے اندر گیا۔۔۔

پیچھے مسکان اُن تینوں کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔فیضان جلدی سے وہاں سے کچھ کھانے کے لئے لینے چلا گیا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زین نے دھڑکتے دل سے اندر قدم رکھا تھا نظر سامنے اُٹھی جہاں وہ ہاتھ میں پلستر لگے ماتھے پر سفید پٹی لگائے۔۔۔اپنی بھوری آنکھوں کو بند کیے۔۔۔۔پھیکا سا چہرہ لئے بے سدھ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

زین کو کل اُسکی شدت سے لال ہوتا زویا کا چہرہ یاد آیا کتنا فرق تھا اُس چہرے میں اور اس چہرے میں۔۔۔۔

وہ بھاری قدم اٹھاتا اُس کے قریب ایا بیڈ پر موجود تھوڑی سی جگہ پر بیٹھ کر زویا کا ڈرپ لگا ہاتھ تھاما

۔۔۔۔

تم نے ڈرا دیا زویا زین صفدر تم نے زین صفدر کو ڈرا دیا تھا۔۔۔زین نے بھاری ہوتے لہجے میں کہا۔۔اُسکی نظریں زویا کے چہرے پر ٹکی تھی۔۔۔۔

زویا کا ہاتھ وہ اپنے لبوں تک لایا اور پھر اپنی آنکھیں بند کئے اُس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھے اُس کے لمس سے اپنے وجود میں سکون بھرتا رہا۔۔۔

بند آنکھوں سے آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہوا۔۔۔۔

تمہیں تو پتہ بھی نہ ہو تمہیں خون میں لٹ پٹ دیکھ مجھ پر کیا گزری تھی۔۔۔۔تمہارا بے جان وجود اپنے بازوں میں تھامے کیسا میرا دل بند ہونے کو تھا۔۔۔۔میں جو آج تک رب کی ذات کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرا اج تمہیں کھو دینے کا خوف میری جان نکال گیا تھا میں ڈر گیا تھا۔۔۔نہیں رہ سکتا زین اب زویا کے بنا۔۔۔۔۔۔

زین نے زویا کی گردن میں منہ دیئے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے اج میں سب کے سامنے رویا بھی ہوں اور جب تُم ٹھیک ہو گی تو میرے ہر آنسو کا حساب دو گی۔۔۔میری جتنی مرتبہ سانس رکی ہے میں تمھاری سانسیں بند کر کے اس کا بدلہ لونگا۔۔

زین نے گھمبیر لہجے میں بولتے زویا کے آپس میں پیوست لبوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔اُسکے لمس سے اُس کے تڑپتے دل کو راحت ملی تھی۔۔۔۔

تمہیں خود کی حفاظت کرنی تھی میرے لئے جو تم نے نہیں کی اس بات کی سزا بنتی ہے جاناں لیکن میں تمہارا شوہر تم سے وعدہ کرتا ہو تمہارے خون کا ایک ایک قطرہ جو بہا ہے اُسکا حساب عمیر کو دینا ہو گا جتنی تکلیف تمہیں ہوئی ہے اُس سے زیادہ جب تک عمیر کو نہ دوں میں سکون سے نہیں بیٹھو گا۔۔۔اور نہ تمہارے سامنے اونگا۔۔۔۔

زین کے لہجے میں بلا کی سختی تھی۔۔۔عمیر کو وہ کسی صورت نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔۔زویا کے بال کندھے سے پیچھے کرتے وہ زویا سے گویا ہوا تھا۔۔۔۔

زین نے زویا کی پلکوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔وہاں سے لبوں نے اُس کے گال کا رخ کیا اور پھر دوبارہ اپنا لمس زویا کے لبوں پر چھوڑ کر وہ ماتھے پر اپنے لب رکھ کر زویا سے دور ہوا۔۔۔۔۔۔

ایک بھرپور نظر زویا کے وجود پر ڈال کر وہ باہر نکلا تھا۔۔۔

یہ پی لیں۔۔۔فیضان نے جوس مسکان آرزو اور مہک کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

نہیں دل نہیں چاہ رہا۔۔۔مسکان نے کہا اسکی بات پر ساحل نے اپنے لب بھینچے اتنی دیر سے مسلسل وہ رو رہی تھی اور اب جوس بھی نہیں پینا تھا۔۔۔

پی لیں تھوڑی طاقت آجائے گی اتنی دور سے میں لیں کرایا ہوں میرا نقصان ہو جائیے گا۔۔۔فیضان نے معصوم لہجے میں کہا جس پر آرزو اور مسکان نے جوس اُس کے ہاتھ سے تھاما البتہ مہک ویسی ہی بیٹھی رہی۔۔۔۔

آپ کے لئے بھی ہے۔۔۔فیضان نے مہک کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے نہیں پینا۔۔۔مہک نے سخت لہجے میں کہا اور اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔۔۔

میں ایک کام کرتی ہوں زویا کے لئے صاف کپڑے لے اتی ہوں یہ تو خون میں ہوئے وے ہے۔۔۔آرزو کی آواز پر فیضان نے اپنی نظریں مہک سے ہٹائیں مہک کے انکار پر غصّہ تو بہت ایا تھا مگر ضبط کر گیا تھا۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔لیکن تم اکیلے کیسے جاؤ نگی۔۔۔مسکان نے آرزو کی بات پر کہا۔۔۔

میں لے چلتا ہوں آپکو۔۔۔آرزو کوئی جواب دیتی جب جلدی سے ارمان بولا۔۔۔۔

نہیں میں چلی جاونگی۔۔۔آرزو نے ارمان کو دیکھتے اسپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

اکیلے جانا سیو نہیں ہے آجاؤ میں لے چلتا ہوں۔۔۔آرزو کو نفی کرتے دیکھ ارمان بھی بے تاثر آواز میں بولا۔۔۔۔

ہاں تم ارمان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔مسکان کے کہنے پر آرزو لب بھینچے اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔

ارمان نے بھی اپنے قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

زین باہر نکلا تو فیضان اور ساحل نے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔مسکان اور مہک بھی اُسکی طرف متوجہ ہوئی جس کی آنکھیں ضرورت سے زیادہ لال ہو رہی تھی۔۔۔۔

میں جا رہا ہوں فیضان۔۔۔۔۔۔اور ساحل بھی میرے ساتھ جا رہا ہے زویا کی حفاظت کی ذمے داری تم پر ہے۔۔۔۔

اور ان دونوں کی بھی۔۔۔زین نے بے تاثر آواز میں مسکان اور مہک کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اس شہر میں وہ چاروں اکیلی ہے۔۔۔اس لئے فیضان کو خاص تاکید کی تھی۔۔۔۔

فیضان نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔اور زین اور ساحل وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

چھوڑو مجھے۔۔۔کوئی ہے یہاں پر نکالوں مجھے۔۔۔خالی کمرے میں کرسی سے بندھے وہ مسلسل چلا رہا تھا۔۔۔اُسے سمجھ نہ ایا وہ تو کلب میں بیٹھا ہوا تھا زویا کو گرانے کے بعد وہ زین سے خوفزدہ ہو کر کلب چلا گیا تھا تاکہ وہاں پر چھپ سکے۔۔۔کیونکہ زین اُسکی رہائش جانتا تھا۔۔۔لیکن کلب میں بھی چار کالے کپڑوں میں ہٹے کٹے۔۔۔آدمی اُسے زبردستی پکڑ کر لیں آئے تھے اور اب وہ کرسی پر بندھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ دوبارہ چیختا جب۔۔۔زین اندر داخل ہوا۔۔۔کالی سینڈو پہنے کالی جینز پہنے اُسکے مضبوط توانا بازو اور باڈی دیکھ کر عمیر کا منہ بند ہوا۔۔۔۔

اُسکی کالی آنکھوں میں اس وقت وہشت ناچ رہی تھی چہرہ بلکل اسپاٹ تھا۔۔۔ماتھے اور ہاتھوں کی رگیں پھولی ہوئی تھی۔۔۔۔

تو کیسے ہو عمیر۔۔۔زین نے اُسکے سامنے کرسی رکھ کر اُسکی آنکھوں میں اپنی کالی وحشت زدہ آنکھیں گاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم۔۔۔تم مجھے یہاں لائے ہو۔۔عمیر نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم یہ سمجھتے ہو کہ تم۔زین صفدر کی زندگی کو نقصان پہنچانے کے بعد کسی غلیظ جگہ پر جا کر چھپ جاؤ گے۔۔۔اور زین صفدر تمہیں ڈھونڈ نہیں پائے گا۔۔۔۔مضحکہ خیز۔۔۔۔زین نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے جانے دو۔۔۔میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا تھا وہ خود آئی تھی میرے پاس۔۔۔عمیر نے جلدی سے بولا کیونکہ وہ جانتا تھا اب زین اُسے چھوڑے گا نہیں۔۔۔

اُسکی بات پر زین نے زوردار مکّہ اُسکے جبڑے پر رسید کیا۔۔۔

جھوٹ مت بول تیری وجہ سے وہ گری تھی تو نے اُسے نقصان پہنچایا۔۔۔تیری وجہ سے اُسکا اتنا خون بہا۔۔۔زین نے ڈھاڑتے ہوئے اُس کے منہ پر درپر درمکّہ رسید کیے۔۔۔۔

زین ریکارڈنگ آگئی ہے۔۔۔ساحل کی آواز پر وہ عمیر سے دوڑ ہوا جو اُسکی اتنی سی مار پر ہی خونم خون ہو گیا تھا۔۔۔۔

لگاؤ۔۔۔زین نے بے تاثر آواز میں کہا۔۔۔

جیسے جیسے ریکارڈنگ چلتی گئی عمیر کی سانس بند ہوتی گئی اُسے پتہ تھا ریکارڈنگ دیکھنے کے بعد تو زین اسکو موت کے منہ میں ضرور ڈال دے گا۔۔۔۔

اور ادھر زین کی ماتھے کی رگ غصے سے پھولتی گئی۔۔۔۔

اس ہاتھ سے پکڑا تھا نہ اُسکا ہاتھ اس ہاتھ سے۔۔زین نے عمیر کا اُلٹا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔اور جھٹکے سے اُسے موڑ دیا۔۔۔ہڈی ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ عمیر کی دلخراش چیخ اس خالی کمرے میں گونجی تھی۔۔۔۔۔

اس کے بعد بھی زین نہیں رکا تھا وہ اُس پر مکّوں سے وار کرتا گیا تھا۔۔۔۔۔

زین پولیس آگئی ہے۔۔۔ ساحل جو کب سے پیچھے کھڑا زین کو عمیر کو مارتا دیکھ رہا تھا اُسے اطلاع دی۔۔۔

لیں جاؤ اسے ریکارڈنگ دکھا دینا۔۔۔ اور بولنا یہ جیل سے نکلنا نہ پائے۔۔۔۔۔ زین نے دور ہوتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

پیچھے ساحل نے عمیر کو اٹھا کر پولیس کے حوالے کیا تھا۔۔۔۔

عمیر کی حالت دیکھ کر جہانگیر صاحب نے غصے بھری نظروں سے ساحل کو دیکھا تھا جس پر وہ زبردستی کا مسکرا گیا۔۔۔ جہانگیر صاحب ساحل کے چچا تھے اور اچھی طرح وہ زین کو بھی جانتے تھے۔۔۔

چاچو ہو جاتا ہے کبھی کبھار۔۔۔ ساحل نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔

ملتا ہُوں میں تم سے اور اُس سے بھی۔۔۔۔ جہانگیر صاحب نے غصے سے کہا اور عمیر کو لئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یہاں سے لیفٹ۔۔۔آرزو نے ارمان کو راستہ بتایا۔۔پورے راستے میں یہ پہلا جملہ تھا جو آرزو نے بولا تھا۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی تھی۔۔۔ارمان نے گاڑی ایک سائڈ پر روک کر اُسکی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پر مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔آرزو نے ارمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دیکھو آرزو تم جان گئی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اچھی طرح میں تمہاری اہمیت بتا چکا ہوں ۔۔۔۔ثنا سے میں پیار نہیں کرتا تھا میں بس یہ سمجھتا تھا کہ وہ بچپن سے ساتھ ہے تو مجھے اچھی طرح سمجھتی ہے۔۔۔۔لیکن میں غلط تھا جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میں وہ سارے احساسات جو اُسکے لئے محسوس کرنے تھے تمہارے لئے کرنے لگا ہوں۔۔۔میں تُم سے محبت کرتا ہوں اور جانتا ہُوں تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ارمان نے وضاحت دی۔۔۔۔

ایک منٹ کس نے کہا میں آپ سے محبت کرتی ہو۔۔۔میں آپ سے محبت نہیں کرتی مسٹر ارمان نہ ہی آپ کے لئے کوئی جذبات اپنے دل میں رکھتی ہُوں۔۔۔۔۔

ارمان کے اس طرح وضاحت دینے پر اُس کی دل کی دھڑکن بڑھی تھی وہ سچ تو کہہ رہا تھا محبت تو وہ بھی کرتی تھی لیکن ماننا نہیں تھا اُس نے اتنی آسانی سے۔۔۔۔

جھوٹ۔۔۔صاف نظر آرہا ہے تمھاری ان تیز ترار آنکھوں میں کہ جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔آرزو کی بات پر ارمان کو غصّہ ایا تھا لیکن پھر بھی تحمل سے اُسکی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

غلط نظر آرہا ہے آپکو۔۔۔جلدی چلے مجھے زویا کے پاس جانا ہے۔۔۔آرزو نے ارمان سے اپنی نظریں چراتے ہوئے کہا وہ تو اُسکی آنکھوں میں چھپا راز بھی جان گیا تھا۔۔۔۔

ارمان نے اُسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا اچھی طرح جانتا تھا وہ کرتی ہے محبت پھر کیوں مان نہیں رہی تھی۔۔۔کیوں جھٹلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ارمان کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا کو ہوش آگیا تھا وہ تکیہ پر ٹیک لگائے نیم دراز تھی اور اُن تینوں کی طرف دیکھ رہی تھی جو مسلسل آنسو بہا رہی تھی لیکن اُس سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

مہک۔۔۔زویا نے مہک کو پُکارا جس نے اُسکی بات پر اپنا رخ بدلا تھا۔۔۔زویا کے چہرے پر اُسکی ناراضگی دیکھ کر مسکراہٹ اگئی۔۔۔۔

مہک اپنی جانو سے ناراض ہے۔۔۔زویا نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں تو ہونا نہیں چاہیے تم نے دیکھا ہے خود کو کتنا خون بہہ گیا تھا تمہارا۔۔۔مہک اب اور نہیں رک سکتی تھی اسی لئے اُسکے گلے سے لگی نروٹھے لہجہ میں بولی۔۔۔

زویا ہوا کیسے تھا یہ۔۔۔آرزو اور مسکان بھی کب تک اُس سے ناراض رہتی اسی لئے آرزو نے پوچھا۔۔۔

جس پر زویا نے اپنے نکاح والی بات چھپا کر سب بتا دیا کیسے عمیر نے زین کے بارے میں جھوٹ بولا تھا اور کیسے زویا کو دھکا دیا تھا۔۔۔۔۔

بہت ہی کوئی نیچ انسان ہے یہ عمیر اسکو تو میں چھوڑو گی نہیں۔۔۔آرزو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے یہاں کون لایا تھا۔۔۔زویا کو یاد تھا اُس نے بند ہوتی انکھوں سے زین کو دیکھا تھا اسی لئے پوچھا۔۔اُسکا لمس اُسکی خوشبو وہ اپنے وجود سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

زین بھائی۔۔۔مسکان نے کہا۔۔۔اور پھر وہ زین کا ہر لفظ ہر عمل زویا کو بتاتے چلی گئی۔۔۔۔

زویا کا دل تیز رفتار میں دھڑکا تھا۔یہ سب سن کر۔۔۔اگر وہ اتنی تکلیف میں تھا تو ابھی یہاں کیوں نہیں تھا اُس کے پاس کیوں نہیں تھا۔۔یہ سوال زویا کے وجود میں بے چینی بھر گیا تھا۔۔۔

اسکو اپنے اوپر رشک سا آیا تھا کہ زین اُس سے اتنی محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔ تم آرام کرو میں ڈاکٹر سے پوچھ کر اتی ہوں ڈسچارج کا۔۔۔ مہک نے زویا سے کہا اور روم سے نکلی۔۔

مسکان مہک اور آرزو کے دل میں سوال تھا کیا زویا بھی زین سے محبت کرتی ہے جس کا جواب اُنہیں زویا کے چہرے اور جھکی نظروں سے پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زین اپنے کمرے میں بیٹھا تھا ہاتھ میں یہ پانچواں سگریٹ تھا جو وہ پی چکا تھا۔۔۔ لیکن دل تھا کسی صورت چین میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ زویا کے پاس جانا چاہتا تھا عمیر کو اتنی تکلیف دینے کے بعد اُسکے دل کو تھوڑا بہت سکون ملا تھا لیکن مکمل نہیں۔۔۔ مکمل سکون تو تب ملنا تھا جب زویا کو ہوش میں دیکھ لیتا۔۔۔ یہ لڑکی اُس کی زندگی بن گئی تھی وہ زویا کے بغیر اپنی زندگی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

اُسے اج زویا کو اس حالت میں دیکھ کر اندازہ ہوا تھا کہ وہ لڑکی اُس کی زندگی میں کیا معنی رکھتی ہے۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھا جب اُسکا فون بجا۔۔۔۔

فیضان کا نام سکرین پر چمکتا دیکھ کر اُس نے فوراً سے فون اٹھایا۔۔۔

زین بھابھی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔فیضان کی بات پر اُس نے سکون سے آنکھیں موند کر اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکایا۔۔۔

ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔زین نے پوچھا۔۔۔

خود ہی دیکھ لے۔۔۔فیضان نے بولتے ساتھ ویڈیو کال کری اور روم کے اندر گیا۔۔۔زین زویا سے اکیلے میں ملنا چاہتا تھا لیکن آنکھیں بیقرار تھی اُس کو دیکھنے کے لئے۔۔۔

اسلام علیکم بھابھی۔۔کیسی ہے آپ۔۔۔فیضان نے کمرے میں داخل ہوتے اپنا ہاتھ جس میں موبائل تھا زویا کے چہرے کی طرف کرتے ہوئے شرارتی آواز میں کہا۔۔۔

سکرین پر زویا کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر تڑپتے دل کو سکون ملا تھا۔۔۔۔وہ مہک کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔جب فیضان کے اس طرح بولنے پر گڑبڑائی اور چہرے کا رنگ بھی لال ہوا۔۔۔زین مسکرا گیا اپنی معصوم سی بیوی کی اس ادا پر۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔زویا نے مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے کہا اور اُن تینوں کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنا ڈھیر سارا دیہان رکھئے گا بہت قیمتی ہے آپ ہمارے لیے بھی اور زین کے لئے بھی۔۔۔فیضان بازنہ ایا تھا چیھڑنے سے اسکی بات پر زویا نے اپنا سر جھکا لیا۔۔۔۔

چپ کرو گے تم عیادت کے لئے آئے ہو یا چھچھورا پن کرنے۔۔۔فیضان کی بات پر وہ تینوں مسکرائی تھی لیکن زویا کے چہرے کی طرف دیکھتے مہک نے فیضان کو لتارا۔۔۔۔

تم سے بات کی نہیں نہ میں اپنی بھابھی سے بات کر رہا ہوں۔۔۔فیضان تو صبح اُسکے جوس نہ لینے والی بات پر تپا بیٹھا تھا فوراً سے بولا۔۔۔

اسکی بات پر زویا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی لیکن مہک کی تیوری چڑھی تھی۔۔۔

وہ فیضان کو گھورتی ہوئی چپ ہو گئی۔۔ارمان آرزو کو ہسپتال چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

ملنا پڑے گا جاناں تم سے تیار رہنا آج۔۔۔زین نے سکرین پر نظر آتے زویا کے چہرے پر اپنے تشنہ لب رکھ سرگوشی بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

ڈاکٹر نے ڈسچارج کا بول دیا تھا اس لئے وہ تینوں فیضان کے ساتھ ہوسٹل کے لئے نکل گئی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کا وقت تھا زویا نے بہت مشکلوں سے اُن تینوں کو سلایا تھا جو اُس کے پاس سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

اب بھی وہ اپنے بیڈ پر نیم دراز تھی۔۔۔وہ زین کے بارے میں سوچی جا رہی تھی دل منتظر تھا اُسکا کہ وہ آئے گا لیکن وہ نہیں ایا تھا۔۔۔

بڑی محبت کرتے ہیں ملنے تک تو آئے نہیں۔۔۔زویا نے سوچا کہ اُسکے روم کے ونڈو پر ہلکی سی دستک ہوئی۔۔۔۔

کیا کسی نے ونڈو بجائی ہے۔۔۔زویا نے سوچا لیکن اتنی رات کو کون ہو گا اپنا وہم سمجھ کر ویسے ہی لیتی رہی۔۔۔کہ پھر ونڈو بجی۔۔۔۔۔زویا کا دل دھڑکا۔۔۔ایک نظر اُن تینوں پر ڈالی جو صبح سے تھک گئی تھی اور ابھی گہری نیند میں تھی۔۔۔

تھوک نگلتے اس نے اپنے قدم بیڈ سے نیچے رکھے تھے۔۔۔۔

ہاتھ اور سر میں درد اٹھا تھا۔۔۔ونڈو کھولتے ہی سامنے بلیک ہوڈی پہنے زین کو دیکھ کر زویا کا سانس رک گیا بھوری آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔۔۔

زین زویا کو اس طرح دیکھ کر مسکرا گیا۔۔۔ہوسٹل کی کھڑکیاں اس طرح بنائیں گئی تھی کہ اُن کے نیچے کھڑے ہونے کی تھوڑی سی جگہ تھی۔۔۔۔زین وہی پر کھڑا تھا۔۔۔

جاناں اندر انے دو نگی ورنہ ایسا نہ ہو تمہارا حسین شوہر نیچے گر کر معذور ہو جائے۔۔۔۔زین نے زویا کی حیران آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

زویا جلدی سے پیچھے ہٹی۔۔۔زین نے اندر آتے ہی زویا کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے نزدیک کیا۔۔۔اس اچانک افتاد پر۔۔زویا کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی جسے زین اپنے لب اُسکے لبوں پر رکھ کر دبا گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ زویا کی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کرتا پیچھے ہوا اور ایک ہاتھ سے دروازہ بند کیا۔۔۔۔

زین یہ گرل ہوسٹل ہے۔۔
زین کے آزاد کرتے ہی زویا نے گہرا سانس بھرتے ایک نظر کمرے میں دوڑائیں اور زین کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

میری جان پتہ ہے مجھے۔۔۔زین نے بھی اسی کے انداز میں دبی دبی آواز سے اُسکے کان میں کہہ کر اُسکے کان کو اپنے لبوں سے چوما۔۔۔۔۔۔۔

آپ یہاں کیسے آئے کوئی دیکھ لے گا یہاں پر صرف لڑکیاں رہتی ہے۔۔۔زویا کا ابھی دیہان آس پاس تھا اسی لئے زین کی حرکت پر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

پیروں سے چل کر آیا ہوں اور کوئی نہیں دیکھے گا اور مجھے پتہ ہے جاناں کے گرلز ہوسٹل میں لڑکیاں ہی رہتی ہے۔۔۔زین نے ویسے ہی اُسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

لیکن زویا کے ماتھے پر تو ڈر سے پسینا آ گیا تھا۔۔۔

آپ یہاں آئے کیوں ہے۔۔۔۔زویا نے ڈرتے ہوئے کہا اُسے ڈر تھا اگر اُن تینوں میں سے کوئی جاگ جاتا تو کیا ہوتا۔۔۔

ملنے ایا ہوں تم سے۔۔۔زین نے زویا کی ناک سے اپنی ناک مس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ جائے یہاں سے یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کسی سے ملنے کا۔۔۔زویا نے زین کی گرفت سے خود کو نکالنے کی سعی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔جس پر زین نے اپنی گرفت اور سخت کر دی۔۔۔۔

اپنی بیوی سے ملنے کا یہی طریقہ ہے۔۔۔زین نے گھمبیر آواز میں زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔زویا اس وقت نیلے رنگ کی ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی بال کھلے ہوئے تھے دوپٹہ ندار تھا زین نے ایک گہری نظر اُس کے سراپے پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

زویا خود پر اُسکی گہری نظریں محسوس کر کے لال ہوئی۔۔۔

جلدی سے جاؤ چادر اوڑھ کر نیچے اؤ میں نیچے انتظار کر رہا ہوں۔۔۔زین نے زویا کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔زویا کے ماتھے پر پٹی تھی اور ہاتھ میں پلستر بھی باندھا ہوا تھا۔۔۔۔اسکی بات پر اُسکے حصار میں کھڑی زویا نے حیرت سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

لیکن زین مغرب ہو گئی ہے اب وارڈن نہیں نکلنے دے گی۔۔۔اور کہاں جا رہے ہیں ہم۔۔۔زویا نے بتاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وارڈن ہو نگی تو نکلنے نہیں دے گی نہ وارڈن تو مصروف ہے۔۔۔۔۔زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہیں کہاں مصروف ہے۔۔۔زویا نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

جاناں چپ ہو کر چادر اوڑھ کر باہر آ جاؤ بہت سوال کرتی ہو۔۔۔زین نے نرمی سے کہتے زویا کو اپنے حصار سے آزاد کیا اور واپس ونڈو کے پاس گیا جب زویا بول اُٹھی۔۔۔۔۔

یہاں سے کیوں جا رہے ہے۔۔۔۔۔زویا کی بات پر زین نے پلٹ کر آنکھوں میں چمک لئے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے یہاں سے چلا جاتا ہوتا کہ سب لڑکیاں مجھے دیکھ لیں اور کچھ لڑکیوں کو میں بھی۔۔۔زین نے خوشگوار لہجے میں کہتے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

جب زویا نے اُس کا ہوڈ پکڑ کر اُسے واپس کھینچا زین کی بات پر اُسے انتہا کا غصّہ ایا تھا ناک غصے کی شدت سے لال ہو گئی تھی آنکھوں میں بھی غصّہ واضح تھا۔۔۔۔

چپ چاپ ہو کر وہاں سے جائے بڑے آئے لڑکیاں دیکھنے والے۔۔۔زویا کے لہجے میں ایک جلن سی تھی جو محسوس کر تازین سرشار سا ہوا تھا۔۔۔

جو بیگم کا حکم۔۔۔زین بولتا ہوا اونڈو کی طرف بڑھا۔۔۔۔

زویا پیچھے ناک سکور کر اُسے دیکھنے کے لئے آگے بڑھی جو مہارت سے پائپ کے ذریعے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔۔

جلدی سے اپنی چادر اوڑھی ایک نظر اُن تینوں کے سوتے وجود کو دیکھتے وہ دروازے کے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر نکلی نہ وارڈن نظر آرہی تھی اور نہ گیٹ پر چوکیدار۔۔۔۔زویا حیران ہوتی فوراً سے ہوسٹل کے گیٹ سے نکلی تھی۔جہاں سامنے ہی اُسے زین اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا نظر ایا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔

ہوا کچھ یو تھا کہ زین کو زویا سے ملنا تھا لیکن وہ ہوسٹل کے رول کے بارے میں بھی جانتا تھا۔۔۔

ساحل فیضان اور ارمان حیرت سے اُسے دیکھ رہے تھے جس نے زویا سے ملنے کی ضد لگائی ہوئی تھی۔۔۔ارمان تو خیر جانتا تھا کہ زویا کا نکاح ہوا ہے زین سے لیکن فیضان اور ساحل اس بات سے انجان تھے۔۔۔زین یہ بات انکو حیدر آباد میں بتانا چاہتا تھا جب وہ زویا کے والدین سے ملتا۔۔۔۔۔

زین یہ اچھا نہیں ہے رات ہونے کو ہیں اس ٹائم کیسے تو اس سے ملے گا۔۔۔ساحل نے زین کو سمجھانا چاہا۔۔۔جس پر زین نے اسکو سخت نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

مجبوراً اُن لوگوں کو زین کے ساتھ ہوسٹل جانا پڑا۔۔۔۔

ساحل فوراً سے چوکیدار کی طرف بڑھا۔۔۔تاکہ زین اندر جا سکے۔۔۔

سلام لالہ۔۔۔۔ساحل نے چوکیدار کے پاس آکر کہا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔چوکیدار نے خوش اسلوبی سے جواب دیا۔۔۔۔

لالہ یار ایک بات بتاؤ۔۔۔۔ساحل نے چوکیدار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسکا رخ دوسری طرف کر کے ایسے پوچھا جیسے وہ دونوں نہ جانے کتنے سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہو۔۔۔۔

میں جا رہا ہو تمھاری بھابھی کو لینے ذرا اسمنبھال لینا۔۔۔زین نے چوکیدار کا رخ بدلتے دیکھ ایک آنکھ دبا کر اُن دونوں کو کہا اور دیکھتے دیکھتے وہ پائپ کی مدد سے زویا کے روم کی ونڈو پر تھا۔۔۔

فیضان اور ارمان اندر وارڈن کے پاس چلے گئے۔۔۔۔۔

ہاں پوچھو لالہ۔۔چوکیدار نے ساحل سے کہا۔۔۔

لالہ کتنا کما لیتے ہو۔۔۔ساحل نے ایک نظر پیچھے دیکھتے پوچھا۔۔۔جہاں پر نہ زین تھا اور نہ فیضان اور ارمان۔۔۔

بس لالہ مہینے کا پندرہ ہزار کما لیتا ہو۔۔۔ گزر بسر ہو جاتا ہے۔۔۔چوکیدار نے کہا۔۔۔

ماشاللہ۔۔۔یار لالہ بات یہ ہے کہ میں بیروزگار ہو۔۔اگر ہو سکے تو میرے لئے بھی کوئی کام ڈھونڈ دو میں روز یہاں سے گزرتا ہو تُم کو دیکھتا ہوں تو تم کو دیکھ کر لگتا ہے تم بہت ایماندار اور فرشتہ صفت انسان ہو۔۔بس اس لئے تم سے مدد مانگنے آ گیا۔۔۔ساحل نے اپنے چہرے پر مسکنیت طاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پر لالہ تم تو پڑھا لکھا اچھے گھر کا لگتا ہے ہم کو۔۔۔چوکیدار ساحل کے اپنی تعریف کرنے پر خوش ہوا تھا پھر ایک نظر ساحل کے حلیہ پر ڈال کر بولا جو سفید رنگ کی شرٹ اوپر آسمانی رنگ کی کھلے بٹن والی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھا۔۔۔۔

یار ماڑا تم ہمارے لباس پر مت جاؤ یہ تو میں نے اپنے ایک غریب دوست سے مانگ کر پہنا ہے۔۔۔ورنہ میں بہت غریب ہو میری سات بہنیں ہے دو بیویاں ہے ایک ماں ہے اور ان سب کو پالنے والا میں اکیلا ہو۔۔۔ساحل نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اوہ ماڑا اس دور میں جہاں ہم کنواروں کو ایک بیوی نہیں مل رہا تم تو شُکر کرو تمھاری دو دو ہے۔۔۔چوکیدار نے حسرت سے کہا۔۔۔اسکی بات پر ساحل مسکرا گیا۔۔۔

بس اللہ کا کرم ہے مجھ پر۔۔۔ساحل نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے ایک پٹھان کے ہوٹل پر ضرورت ہے ایک بندے کا ہم بات کرے گا اُس سے۔۔۔۔چوکیدار نے ہمدردی سے کہا۔۔۔۔

اوہ لالہ ہم کل آئے گا تمھارے پاس تمہارا بہت بہت شکریہ۔۔۔اللہ تمہیں جلد ہی ایک بیوی دے۔۔۔موبائل پر اتے زین کے میسج کو دیکھ کر ساحل نے الٹے قدم لیتے ہوئے کہا۔۔۔

آمین آمین۔۔چوکیدار ساحل کی بات پر شرماتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔فیضان اور ارمان نے وارڈن کے پاس اتے ہوئے کہا جو ہوسٹل میں داخل ہوتے ہی اُنہیں سامنے نظر آگئی تھی ارمان نے ایک نظر وارڈن کو دیکھ کر تھوک نگلا تھا۔۔۔وہ موٹی سی

آنکھوں پر بڑا سا نظر کا چشمہ لگائے۔۔۔ سخت چہرے کے ساتھ مشکوک نگاہوں سے اُنکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمیں یہاں اپنی بہن کا داخلہ کروانا ہے وہ یہاں نزدیک کی یونی میں پڑھنے کے لئے ائی ہے۔۔۔ فیضان نے اپنی آواز کو سخت کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وارڈن جو مشکوک نظروں سے ان خوبرو نوجوانوں کو دیکھ رہی تھی فوراً اُن کے تاثرات نارمل ہوئے۔۔۔ آس پاس سے گزرتی لڑکیاں بھی اُن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی جی یہ تو بہت اچھی بات ہے آئے میں آپکو ساری تفصیلات دیتی ہوں۔۔۔ وارڈن خوشگوار لہجے میں بولتی ہوئی اپنے آفس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ پیچھے وہ دونوں بھی لڑکیوں کی نظروں سے جان بچاتے آفس کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

کتنی دیر سے وارڈن اُنہیں ساری تفصیلات کے بارے میں بتا رہی تھی اور وہ فقط اثبات میں سر ہلا رہے تھے اُنہیں زین پر شدت سے غصّہ آرہا تھا۔۔۔۔

یہ بتائے کیا یہاں پر لڑکے تو نہیں اتے۔۔۔ فیضان نے وارڈن کے خاموش ہونے پر پوچھا۔۔۔

نہیں بلکل نہیں بہت سخت رول ہے یہاں کے۔۔۔ وارڈن نے فخریہ لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا جیسے ہم ابھی آئے ویسے کوئی بھی آسکتا ہے۔۔۔ارمان نے اپنی آبروریز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ تو یہاں اپنی بہن کے داخلے کے لئے آئے تھے نہ۔۔۔وارڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک اور کچھ بتائے کھانے کی کیا ورائٹی ہے۔۔۔فیضان کو سمجھ نہ ایا کیا پوچھے اسی لیے جو منہ میں ایا بول گیا۔۔۔جب اچانک اُسکے نمبر پر زین کا میسج ایا۔۔۔

بہت بہت شکریہ آپکا ضرور ہم اپنی بہن کو یہی رہنے کے لئے بھیجے گے۔۔۔میسج دیکھ کر فیضان نے ارمان کو اشارہ کیا اور جلدی جلدی سے بول کر باہر نکلے۔۔۔

پیچھے وارڈن جو اُنہیں کھانے کا بتانے لگی تھی حیرت سے اُنہیں دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے کیا۔۔۔وارڈن نے اپنے کندھے اُچکائے۔۔۔۔

اور واپس راؤنڈ پر جانے کے لئے اُٹھی۔۔۔

زویا زین سے دو قدم کی دوری پر جا کر رک گئی۔۔۔

زین جو اپنے موبائل پر مصروف تھا نظریں اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا جس کے بالوں کی لٹیں ہوا کی وجہ سے چادر سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

اتنا سا چل کرانے میں ہی زویا کی سانس پھول گئی تھی کمزوری کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔

کہاں جانا ہے۔۔۔زویا نے زین کو اپنی طرف دیکھتے پا کر پوچھا۔۔۔جواب میں زین نے آگے بڑھ کر اُسے اپنی باہوں میں اٹھایا۔۔۔

اہ کیا کر رہے ہیں زین کوئی دیکھ لے گا۔۔۔اس اچانک افتاد پر زویا نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کوئی نہیں دیکھ رہا جانم اس وقت یہاں پر کوئی نہیں ہے۔۔۔زین نے اُسکے سر سے ڈھلکی چادر کو صحیح کرتے ہوئے کہا زین کی بات پر زویا نے ایک نظر چاروں طرف دیکھا واقعی میں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

زین نے احتیاط سے زویا کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا تھا اور خود جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔۔زویا نے زین کو گاڑی چلاتے دیکھ پوچھا۔۔۔۔

ہمارے گھر۔۔۔زین نے ایک نظر اُسکی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔زویا کے منہ سے بیساختہ نکلا۔۔۔۔

کیونکہ مجھے میری بیوی کو اُسکی غلطی کی سزا دینی ہے اور کچھ قیمتی وقت اُس کے ساتھ گزارنا ہے۔۔۔۔زین نے سخت لہجے میں زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسی غلطی۔۔۔زین کے لہجے میں اچانک سختی محسوس کر کے زویا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔۔۔

وہ گھر جا کر بتاؤ نگا۔۔۔۔زین نے زویا کا الٹا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔زویا کے ماتھے پر پسینہ چمکا کیوں کہ وہ جانتی تھی زین کس غلطی کی بات کر رہا ہے اُس نے عمیر سے ملنے سے منع کیا تھا لیکن زویا پھر بھی عمیر سے بات کرنے گئی تھی۔۔۔اور یہی بات زین کو برداشت نہیں تھی وہ جانتا تھا کہ زویا اُس سے جھوٹ کی وجہ پوچھنے گئی تھی لیکن وہ عمیر کی خصلت اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔ تبھی اس نے منع کیا تھا عمیر کے آس پاس بھی جانے کی۔۔۔۔۔۔

زین روکے روکے جلدی۔۔۔۔زویا جو چپ چاپ سی ونڈو سے باہر دیکھ کر اپنے اندر ہمت پیدا کر رہی تھی اچانک سے بولی۔۔۔۔۔

زین نے جلدی سے بریک لگایا۔۔۔۔

کیا ہوا درد ہو رہا ہے کیا ہاتھ ٹھیک ہے سر میں تو درد نہیں ہو رہا۔۔۔زین نے ایک سانس میں پوچھا۔۔۔

اسکی اپنے لیے اتنی فکر دیکھ کر زویا کی دل کی دھڑکن بڑھی۔۔۔۔جبکہ اب جو وہ بولنے والی تھی اُسے پتہ تھا زین ضرور غصّہ کرے گا۔۔۔۔

وہ مجھے سوپ پینا ہے وہ دیکھے اسٹال لگا ہوا ہے۔۔۔زویا نے زبردستی مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے سڑک کے کنارے پر لگے سوپ کے اسٹال کی طرف اشارہ کیا آنکھوں میں ڈر بھی تھا کہیں زین منع نہ کر دے۔۔۔۔۔

زین جو اُسکے اس طرح گاڑی رکوانے پر فکر مند ہوا تھا کہ اُسکے درد نہ ہو رہا ہو زویا کے اس طرح بولنے پر اُسکا دل کیا اپنا سر سامنے شیشے پر دے مارے۔۔۔۔ لیکن پھر جس طرح زویا نے اس سے بولا تھا اسکے انداز پر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جسے وہ سنجیدگی کے لبادے میں چھپا گیا۔۔۔۔

یہاں میرا دل بند ہونے کو تھا کہ ایسا کیا ہوا جو تم نے اس طرح گاڑی رکوائی۔۔۔ لیکن جاناں کو سوپ پینا تھا۔۔۔زین نے زویا کی قمر کے گرد اپنے ہاتھ باندھ کر اُسے اپنے نزدیک کرتے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔

زویا اپنے چہرے پر اُسکی گرم سانسیں محسوس کر رہی تھی لیکن ابھی دل سوپ پر للچایا ہوا تھا۔۔۔

زین پلیز میرا بہت دل کر رہا ہے چائنیز کورن سوپ پینے کا آپ شوہر ہے اور شوہر کا فرض ہوتا ہے بیوی کی ہر خواہش پوری کرنا۔۔۔زویا نے متلجی لہجے میں کہا۔۔اسکی بات پر زین اپنی مسکراہٹ نہیں ضبط کر سکا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں اپنا فرض پورا کرتا ہوں پھر تم بھی اپنے بیوی والے فرض پورے کرنا پتہ تو ہونگے تمہیں۔۔۔زین نے اپنے لب زویا کی ماتھے پر لگی پٹی پر نرمی سے رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر زویا کا رنگ لال ہوا پلکیں سرخ عارض پر جھک سی گئی۔۔۔۔

سیدھی طرح کہیں آپ نے نہیں لیں کر دینا آپ کے پاس پیسے نہیں ہے۔۔۔زویا نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔اسکے انداز اور بات پر زین کا دل کیا قہقہہ لگائے۔۔۔۔۔

پیسے تو واقعی نہیں ہے لیکن اب اپنی اتنی پیاری بیوی کے لئے سوپ تو لا ہی سکتا ہوں۔۔۔زین نے زویا کی جھکی پلکوں پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔اسکی بات پر زویا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر آنکھوں میں چمک لئے زین کی طرف دیکھا۔۔۔

زین نے زویا کو اپنے حصار سے آزاد کیا اور گاڑی اسٹال سے تھوڑی دور روکی۔۔اور باہر نکلا۔۔۔۔

ایک چائنیز کورن سوپ۔۔۔۔زین نے سوپ والے سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں زین سوپ لے کر گاڑی میں آ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

آپ نہیں پیئے گے۔۔۔زویا نے ایک سوپ کے پیالے کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

نہیں ہم دونوں ایک میں ہی پیئے گے۔۔۔زین نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

اتنا سا تو ہوتا ہے۔۔۔زویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھاری صحت کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔۔زویا کے ہر انداز پر زین کی دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی اُسکا دل چاہ رہا تھا ابھی اس نازک موم سے وجود پر اپنی ساری شدتیں لوٹا دے۔۔۔۔۔۔

زویا نے خفا نظروں سے اُسکی طرف دیکھا اور سوپ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔جہاں سوپ کے ساتھ سوپ میں ڈالنے کے لئے سوس اور مصالحہ بھی تھا۔۔۔

زین کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی زویا کو اتنی زیادہ مقدار میں سوس اور مصالحہ ڈالتے دیکھ۔۔۔۔

جبکہ زویا بڑے مزے سے سوپ تیار کر کے اب منہ لٹکائے سوپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔زین نے اُسے اُس طرح دیکھ کر پوچھا۔۔۔

میں کیسے پیو گی۔۔۔میرے ہاتھ میں تو پلستر ہے۔۔۔زویا نے اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنی سی بات میں پلاتا ہوں اپنی بیوی کو۔۔۔زین نے زویا کی بات پر کرسی اُس کے نزدیک کی اور سوپ کا چمچ بھر کر اُسکی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

زویا آنکھوں میں محبت کا جہاں لئے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کے نام پر اُسکی ہر دھڑکن دھڑکنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ نے نہیں پینا۔۔۔زین کو مسلسل خود کو پلاتا دیکھ زویا نے کہا۔۔۔

نہیں میں تو مذاق کر رہا تھا تم پیو۔۔۔زین نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اُسے مرچیں نہیں پسند تھی وہ بچپن سے مرچیں نہیں کھاتا تھا۔۔۔

ارے ایسے کیسے پی کر تو دیکھے۔۔۔۔زویا نے پیار سے کہتے اپنی طرف بڑھے چمچے کا رخ زین کی طرف کیا۔۔۔زین نہ چاہتے ہوئے بھی پی گیا تھا۔۔۔

سوپ زین کے حلق سے اُترا ہی تھا جب اُسے زور کا پھندا لگا۔۔۔۔

زین ٹھیک ہے آپ زین۔۔۔پانی پیئے۔۔۔۔زویا جلدی سے فکر مند ہوتی زین کی طرف پانی کی بوتل بڑھا گئی جو وہ ساتھ لایا تھا۔۔۔

جلدی سے بوتل لے کر لبوں سے لگائی۔ تھی۔زین نے گٹگاٹ پانی پیا۔۔۔زویا زین کی قمر رب کرنے لگی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ۔۔۔زویا نے زین کی لال ہوتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

سوری میری وجہ سے ہوا یہ سب آپکو مرچیں نہیں پسند ہو نگی نہ۔۔۔زویا نے اُسکے سامنے بیٹھتے شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

ہاں میں مرچیں نہیں کھاتا۔۔۔لیکن تمھاری سوری ابھی قبول نہیں کرونگا میں۔۔۔زین نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔زویا نے پوچھا۔۔۔

مطلب سمجھاتا ہُوں ابھی۔۔۔زین نے بول کر زویا کو کچھ بھی سمجھنے کا موقعہ دیے اُسکے لبوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

زویا کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔۔۔اور زین زویا کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھائے اپنی پیاس پوری کر رہا تھا۔۔۔۔۔

زویا کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے زین کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اُسے پیچھے کرنا چاہا۔۔۔جب زین نے اُسکا وہی ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر اپنے کندھے پر رکھ لیا۔۔۔

زویا کو سمجھ نہ ایا کیسے اُسے خود سے دور کرے ایک ہاتھ تو ویسے ہی پلستر میں تھا اوپر سے دوسرا وہ اپنی گرفت میں لئے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

اپنی سانسیں زویا کی سانسوں میں شامل کرتے وہ دور ہوا تھا۔۔۔

زین کے دور ہوتے ہی زویا نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔اُسکا چہرہ پورا لال ہو رہا تھا شرم سے آنکھیں نہیں آٹھ رہی تھی اور زین اپنی قربت میں اُسکے چہرے کے رنگ کو دیکھ کر سرشار سا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اب نہیں لگ رہی مرچیں مجھے ان شہد جیسے لبوں کو چوم جو لیا ہے۔۔۔زین نے زویا کے بھیگے لال لبوں پر اپنی انگلی رکھ کر خمار سے بھاری ہوتی اواز میں کہا۔۔۔اسکی بات پر زویا کو لگا کاش گاڑی میں ہی کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں وہ اس شخص۔کی بے باک باتوں اور نظروں سے بچ جائے۔۔۔۔

زین نے ایک نظر زویا کے چہرے پر ڈالی جس نے اپنی گردن پوری جھکائی ہوئی تھی پھر مسکراتا ہوا گاڑی آگے بڑھا کر سوپ والے کو پیسے دے کر گھر کی طرف گاڑی موڑ گیا۔۔۔

زویا نے اپنا رُخ ونڈو کی طرف کر لیا تھا چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا جسے وہ زین سے چھپا رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں گاڑی ایک بنگلہ کے آگے رکی۔۔۔دروازہ کھلنے پر زین نے گاڑی آگے بڑھائی ۔۔۔زویا بھی ستائش سے اس گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زین کے گاڑی روکنے پر زویا نے ایک نظر اُس گھر کو دیکھ کر زین کی طرف دیکھا۔۔۔ جو گاڑی سے اُتر کر زویا کی طرف کا دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔ابھی زویا اپنا قدم نیچے رکھتی جب زین نے اُسے محلت دیئے بغیر اپنی باہوں میں اٹھایا تھا۔۔۔

زویا جانتی تھی کچھ بولنا فضول ہے اسی لئے چپ رہی۔۔۔۔

اور اشتیاق سے اس گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

زین نے ایک ہاتھ سے دروازہ کھولا۔۔۔اور اندر داخل ہوا۔۔۔

وسیع اور خوبصورت لاؤنج جس کے ایک طرف کچن تھا اور اُسکے سامنے ڈائننگ ٹیبل۔۔۔ تھوڑی دور صوفے رکھے گئے تھے جس کے سامنے ایک بڑی اندراج سائز کی ایل ای ڈی لگی ہوئی تھی۔۔۔

زین نے آرام سے زویا کو نیچے اُتارا تھا۔۔۔

زین یہ آپکا گھر ہے۔۔۔زویا نے اپنا رخ بدل کر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے زین سے پوچھا۔۔۔

نہیں ہمارا گھر ہے۔۔۔زین نے پیچھے سے اپنے ہاتھ اُسکے پیٹ سے گزار کر اُسکے کان میں سرگوشی کی اور کان کی لو کو لبوں سے چوما۔۔۔زویا کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دور گئی جبکہ اسکی بات پر دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

عمیر کے پاس کیوں گئی تھی۔۔۔یکدم زین کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔اور زویا جو زین کی سزا والی بات کو بھول گئی تھی اپنی سانس روک گئی۔۔۔

جواب دو جاناں۔۔۔زین نے اُسکی گردن میں اپنا منہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا کے ماتھے پر پسینہ چمکا دل کی دھڑکن زین کی نزدیکی پر بڑھی۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ میں پوچھنے گئی تھی کہ اُس نے آپ۔۔آپ کے بارے میں جھوٹ کیوں بولا۔۔۔۔زویا نے اٹکتی آواز میں کہا کیونکہ زین اب اپنے لبوں کا لمس اُسکی گردن پر چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

وجہ جاننی اتنی ضروری تھی کہ اپنے آپکو موت کے منہ تک لے گئی۔۔۔زین نے بولتے ساتھ اُسکی گردن پر اپنے دانت گاڑھے۔۔۔۔

زویا سسک اُٹھی تھی۔۔۔

زین۔۔۔زویا نے زین کی گرفت سے نکلنا چاہا۔۔۔۔

جانتی ہو تمہیں اُس حالت میں دیکھ کر مجھ پر کیا گزری تھی کتنا تڑپا تھا میں تمہیں خون میں لٹ پٹ دیکھ کر۔۔۔میرا دل بند ہونے کو تھا۔۔میں نے تمہیں منع کیا تھا مت جانا عمیر کے نزدیک بھی کیونکہ میں اچھی طرح اُسکی گندی نیت کے بارے میں جانتا تھا۔۔۔۔لیکن نہیں زویا نے زین کی کوئی بات نہیں سننی۔۔۔زین زویا کا رخ اپنی طرف کرتا اُسکے چہرے کے گرد اپنے دونوں ہاتھ رکھے بولا جا رہا تھا جب زویا جو اسکو چپ نہ ہوتا دیکھ پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔فوراً سے اپنے لب اُسکے لبوں پر رکھ گئی۔۔۔۔۔

اب حیرت سے آنکھیں پھیلنے کی باری زین کی تھی وہ اپنے لبوں پر زویا کے لبوں کا نرم سا لمس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

جب زویا پیچھے ہٹی اور اُسکے سینے پر اپنا سر رکھ لیا۔۔۔۔۔شرم سے اُسکا منہ لال ہو گیا تھا ہمت کر کے یہ کر تو چکی تھی اب زین کا سامنا کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

زین نے زویا کے گرد حصار بنایا وہ جو اُس پر غصّہ کرنا چاہتا تھا اُسکا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔یہ کیا تھا زویا۔۔۔زین نے شوخ لہجے میں کہا اسکی بات پر زویا نے مسکراتے اپنا چہرہ مزید زین کے سینے میں چھپایا۔۔۔۔

ویسے میں نے سنا تھا کہ کوئی مجھ سے محبت کا اقرار کر رہا تھا اور وہ بھی بہت غصے میں۔۔۔۔زین کی بات پر زویا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

جی نہیں میں نے تو نہیں کیا تھا۔۔۔زویا نے جلدی سے کہا۔۔۔

اچھا پر میں نے تمہارا نام تو لیا ہی نہیں ہے۔۔۔زین نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔اسکی بات پر زویا گڑبڑائی۔۔۔۔۔لیکن پھر غصّہ ایا اُسکے علاوہ کس نے زین سے محبت کا اقرار کیا تھا۔۔۔۔

پھر کس نے کیا ہے میں نے ہی کیا تھا اُس عمیر کے سامنے کے میں آپ سے محبت کرتی ہوں ۔۔۔زویا جلدی جلدی میں بول رہی تھی جب زین کی کالی آنکھوں میں موجود چمک پر نظر پڑی تو زبان دانتوں کے بیچ دبائیں۔۔۔۔اور آنکھیں بند کی۔۔۔

اب کیا فائدہ جاناں اقرار تو آپ کر چکی ہے۔۔۔زین نے زویا کو اپنے بازوں میں اٹھایا تھا۔۔۔ اور زویا اُسکے سینے میں اپنا سر چھپا گئی تھی گندمی رنگت لال ہوئی تھی گالوں سے بھانپ نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

زین سرشار سا مسکراتا ہوا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اور پیروں کی مدد سے دروازہ بند کیا تھا۔۔وہ جانتا تھا زویا اُس سے محبت کرتی ہے اور آج جب اُس نے اُسکے سامنے اقرار کیا تھا اُس کی روح تک جھوم اُٹھی تھی۔۔۔۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر زویا نے اپنا سر اٹھایا۔۔۔

سامنے زین کی تصویر لگی دیکھ وہ سمجھ گئی یہ زین کا کمرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اُسکے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔

سانس تو تب بند ہوا جب زین نے اسکو بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔

زین۔۔۔زویا نے ایک ڈر کے تحت زین کو پُکارا جو اُسکی آنکھوں میں ڈر دیکھ کر چونکا۔۔۔اور پھر جب بات سمجھ میں ائی تو اُسکے چہرے پر جھکا۔۔۔۔

جاناں مجھے پتہ ہے ابھی حدوں کو پار نہیں کرنا۔۔۔نہ ہی میں کرونگا۔۔۔پوری شان سے تمہیں پوری دنیا کے سامنے ایک حق سے اپنی بیوی تسلیم کرونگا تب جا کر اپنا حق تم سے لونگا ابھی بس تمہارے پہلو میں ایک رات سکون سے سونا چاہتا ہوں۔۔۔زین نے زویا کے چہرے سے ایک انگلی کے فاصلے پر رکتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا اپنے جوتے اُتار کر جلدی سے اُسکے پہلو میں دراز ہوا۔۔۔

اپنا ایک ہاتھ زویا کی قمر کے رکھ کر اُسے اپنے نزدیک کیا۔۔۔اور اُسکی گردن میں منہ دیئے ایک گہرا سانس بھرتے اپنی آنکھیں موند گیا۔۔۔

زویا نے ایک نظر اپنی گردن میں منہ دیے زین کو دیکھا اور ایک مسکراہٹ کے ساتھ اپنی اُنگلیاں اُسکے بالوں میں چلانے لگی۔۔۔۔

سب کچھ کتنا حسین لگ رہا تھا اُس نے زین کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔۔۔۔سب چیزوں سے بے فکر ہو کر وہ بھی اپنی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

صبح زین کی آنکھ کھلی تو اپنے پہلو میں گہری نیند سوئی زویا پر نظر پڑی۔۔۔مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔۔۔

کیا کبھی سوچا تھا ایک صبح اتنی حسین بھی ہو گی جب پہلو میں محبت بڑے حق سے لیتی سوئی ہوئی ہو گی۔۔۔زین نے کہا اور جھک کر زویا کی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

زویا اپنی آنکھوں پر سلگتے لمس سے کسمسائی۔

زین اپنا نچلا لب دانتوں میں دبا کر اُسکے چہرے سے دور ہوا ایک نظر اُسکے گلابی ہونٹوں پر پڑی تشنگی بڑھ سی گئی تھی ان لبوں کا لمس محسوس کرنے کے بعد۔۔۔۔

اپنے اوپر سایہ اور نظروں کی تپش محسوس کر کے زویا نے مندی مندی سی آنکھیں کھولی۔۔۔۔

آنکھیں کھولتے ہی سامنے زین کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر زویا کے چہرے پر بھی مسکان آ گئی۔۔۔۔۔

آپ بہت برے ہے آپ نے پوری یونی کے سامنے مجھ سے معافی مانگوائی مجھے تنگ کیا مجھے دھمکی دی لیکن پھر بھی میرا دل کیوں آپکے لئے دھڑکنے لگا۔۔۔کیوں مجھے آپ سے محبت ہو گئی۔۔۔۔زویا نے نیند میں ڈوبی آواز میں زین سے کہا۔۔۔

کیونکہ تمہارا دل میرا ہے تمہیں رب نے میرے لئے ہی بنایا ہے اسی لئے تمہارا دل میرے لئے ہی دھڑکنا تھا۔۔۔زویا کی بات پر زین کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی جبکہ زین کی آواز پر وہ جو خواب سمجھ رہی تھی فوراً سے اُٹھی۔۔۔۔

آہ۔۔۔جلد بازی میں اٹھنے کی وجہ سے اُسکے بازو پر درد ہوا تھا۔۔۔۔

کیا کرتی ہُوں جانا آرام سے۔۔۔۔زین نے فوراً سے اُسکے گرد اپنا حساب باندھ کر کہا۔۔۔۔

زین یہ خواب نہیں تھا مطلب کل رات سے میں آپکے ساتھ تھی ہوسٹل مسکان مہک آرزو سب کیا سوچے گی۔۔۔زویا نے ڈرتے ہوئے کہا وہ کل زین کے ساتھ بتائے گئے پلوں کو خواب سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہونا جاناں ریلیکس کرو۔۔۔ہم بس چلتے ہیں ہوسٹل ابھی تو صبح کے ساتھ بجے ہے۔۔زین نے ایک نظر دیوار گیر گھڑی پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

چلے جلدی سے مجھے چھوڑ کر آئے اٹھے۔۔۔زویا نے جلدی سے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا۔۔۔اسکی جلد بازی پر زین کے ماتھے پر بل آئے۔۔۔۔۔

اتنی جلدی جلدی کرو نگی تو نہیں لے کر جانا میں نے۔۔۔میرا دل تو چاہ رہا ہے تمہیں یہی اپنے پاس اپنی باہوں میں ہمیشہ کے لئے رکھ لوں۔۔۔زین نے اپنی جگہ سے اٹھ کر زویا کے پاس اتے ہوئے اُسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زویا چپ سی ہو گئی تھی اُسکی بات پر۔۔۔۔

چلو چلتے ہے۔۔۔زین نے زویا کی چادر اٹھا کر اسکو اوڑھائی۔۔۔اور ہاتھ مضبوطی سے تھامے باہر نکلا۔۔۔۔۔

زویازین کے ہاتھ میں مقیم اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

زین نے احتیاط سے اسکو گاڑی میں بٹھایا تھا۔۔۔۔

زویا نے زین کے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔۔

زین ہمارے نکاح کے بارے میں بابا کو اور باقی سب کو کب بتائے گے مجھے بہت بُرا لگتا ہے جب میں اپنی دوستوں کا سامنا کرتی ہو۔۔زویا نے دل میں مچلتا سوال زین سے پوچھا۔۔۔۔

ابھی نہیں پہلے میں تمہارے اور اپنے گھر والوں سے ہمارے نکاح کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں ۔۔۔پھر تم بھی بتا دینا اپنی دوستوں کو۔۔۔۔زین کی بات پر زویا نے نم آنکھیں لئے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

آپ کو لگتا ہے یہ سب اتنا آسان ہے۔۔۔بابا پر کیا گزرے گی جب وہ یہ جانے گے کہ میرا نکاح ہو گیا ہیں۔۔۔زویا نے نم آواز میں کہتے ہوئے زین کے کندھے سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زویا میں نے پہلے بھی بولا ہے کہ میں سب سمنبھال لونگا تم کیوں ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔۔۔زین کو زویا کے یوں خود سے دور جانے پر غصّہ تو بہت ایا تھا۔۔لیکن اُسکی حالت کے پیشِ نظر برداشت کر گیا۔۔۔لیکن لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں بھی دیکھتی ہوں آپ کیسے سمنبھالتے ہے سب لیکن ان سب میں۔۔۔۔میں اپنے بابا کی نظروں میں گر جاؤنگی اتنا مجھے پتہ ہے۔۔۔۔زویا نے تلخیٔ سے کہا۔۔۔

نہیں ہو گا ایسا کچھ بھی نہ میں ایسا ہونے دونگا مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔ہوسٹل سے تھوڑی دور گاڑی روک کر زین نے زویا کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر نرم لہجے میں کہا وہ جانتا تھا یہ سب اُسکے لئے آسان نہیں تھا۔۔۔وہ سو طرح کے وہم پالی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

بھروسہ ہے تبھی آپکو اپنی محبت کا مان بخشا ہے پلیز اس بھروسہ کو مت ٹوٹنے دی جئے گا۔۔۔۔۔۔زویا کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

زین صفدر کبھی زویا زین صفدر کا بھروسہ نہیں ٹوٹنے دے گا۔۔۔۔۔زین نے اپنے لب زویا کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پلیز زین سب سمنبھال لی جئے گا کیونکہ نہ اب میں آپ سے جدا ہو سکتی ہو اور نہ اپنے بابا کی نظروں میں گرنے کی ہمت رکھتی ہوں۔۔پلیز۔۔۔۔زویا نے زین کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا زین نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔

اور زویا گاڑی سے نکل کر ہوسٹل کے اندر بڑھ گئی تھی۔۔۔زین نے گاڑی اگے بڑھائیں۔۔۔۔وہ جانتا تھا زویا ڈری ہوئی ہے لیکن وہ حیدر آباد جاتے ساتھ ہی زویا کے والدین سے ملنے کا ارادہ رکھتا

تھا۔۔۔لیکن کیا قدرت اُسے موقع دینے والی تھی یہ اُس سے پہلے ہی وہ اپنی محبت اپنے ہی ہاتھوں سے کھو دیتا۔۔

زویا ہوسٹل میں داخل ہوئی تھی جب سامنے ہی وارڈن نظر آئی۔۔۔۔۔۔

کہاں گئی تھی لڑکی۔۔۔۔وارڈن نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

وہ میں واکنگ کے لئے گئی تھی طبیعت ٹھیک نہیں تھی نہ تازی۔ہوا لینے کے لئے۔۔۔زویا گڑبڑائی تھی پھر جلدی سے سمنبھل کر کہا۔۔۔اسکی بات پر وارڈن نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

۔۔

زویا الٹو جلا لٹو پڑھتی اپنے کمرے میں ائی تھی جہاں مسکان اُٹھی ہوئی تھی باقی وہ دونوں سو رہی تھی۔۔۔۔

زویا کہاں گئی تھی تم میں ابھی ابھی اُٹھی پر تم نہیں تھی یہاں۔۔۔۔مسکان نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ میں باہر گئی تھی تازہ ہوا لینے۔۔۔زویا نے جلدی سے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ چلو تم بیٹھ جاؤ میں چائے بناتی ہُوں تمہارے لئے اج ہفتہ ہے کل ہم نے نکلنا ہے حیدر آباد یہ دونوں اج جا کر اپلیکیشن دے آئے گی یونی میں۔۔۔۔ مسکان نے چائے بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زویا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے بیڈ پر لیٹ کر ایک لمبی سانس خارج کی۔۔۔۔

زین کے ساتھ بتائے گئے سارے لمحات کسی فلم کی مانند ذہن کے پردوں پر لہرائے تو گلابی لبوں پر مسکان آگئی۔۔۔ اپنے وجود سے اُسے زین کی خوشبو آرہی تھی اپنے لبوں پر ابھی تک اُس کا سلگتا سا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

زویا۔۔۔۔ مہک کی تیز آواز پر زویا اپنے خیالات سے باہر نکل کر چونکی۔۔۔

اللہ خیر لڑکی کیا ہوا ہے۔۔۔ مسکان جو چائے بنا رہی تھی مہک کی تیز آواز پر اُسکے ہاتھ میں موجود پتی زیادہ مقدار میں پتیلی میں گر گئی تھی۔۔۔۔

وہ زویا مجھے تُم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔ مہک مسکان کی بات کو نظر انداز کرتی جلدی سے اٹھ کر زویا کے پاس بیٹھی۔۔۔۔

پوچھو۔۔۔ زویا نے بولا۔۔۔ مسکان بھی اب پوری طرح اُسکی طرف متوجہ تھی۔۔۔۔

کیا تم زین بھائی سے محبت کرتی ہو۔۔ مہک نے زویا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔اُسکی بات پر مسکان نے اپنا ماتھا پیٹا۔۔۔ جبکہ زویا کے چہرے پر ایک شرمگی سی مسکان اگئی۔۔۔۔۔

پتہ ہے میں نے خواب میں تمھاری شادی بھی دیکھ لی تمھارے بچے بھی جنہیں آرزو اور میں سمنبھال رہے تھے لیکن آخر میں مجھے یاد ایا کہ جس کی زندگی کی پوری فلم میں سوچ رہی ہو وہ پیار کرتی بھی ہے زین بھائی سے یہ نہیں۔۔۔ مہک نے اپنا کارنامہ بتایا کیونکہ وہ پوری رات زین اور زویا کی انے والی زندگی کے خواب دیکھ چکی تھی جو زویا کو دیکھنے چاہیئے تھے۔۔۔ خیر کیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔

بتاؤنہ۔۔۔ مہک نے زویا کی خاموشی پر کہا۔۔

ہاں میں زین سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ بہت محبت کرتی ہو پتہ ہے اُنکی آنکھوں میں۔۔۔ میں نے اپنے لئے شدت والی محبت دیکھی ہے وہ میری عزت کرتے ہیں مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔ اُس سے زیادہ اور لڑکی کو کیا چاہیئے ہوتا ہے ایک مرد سے۔۔۔۔ زویا کے لہجے میں زین کے لئے ایک مان۔۔۔

ہائے سچی۔۔۔ مہک نے خوش ہوتے زویا کے لال گال کو کھینچا۔۔۔۔ جو یہ سب بولتے ہوئے شرم سے لال ہو گئے تھے۔۔۔۔

اوئے ہوئے لڑکی شرما رہی ہے۔۔۔زویا جو مہک کی حرکت پر اپنا نچلا لب دبا کر اپنی مسکراہٹ روک رہی تھی آرزو کے بولنے پر ہنس پڑی ۔۔۔۔

چلو تیار ہو جاؤ دونوں۔۔۔مسکان نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کتنی بیشرم ہو تُم میرے بوائے فرینڈ کو مجھ سے چھین کر مسکراتی پھر رہی ہو۔۔۔مہک اور آرزو جو دین سے بات کر کے واپس آپس میں کسی بات پر ہنستے ہوئے جا رہی تھی۔۔۔یکدم ثنا کے سامنے انے پر رکی۔۔۔۔۔

ثنا کی بات پر آرزو اور مہک دونوں کے آبرو ریز ہوئے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اور یہ کس لہجے میں تم میری دوست سے بات کر رہی ہو۔۔۔۔مہک کو تو غصّہ ہی آگیا تھا جس طرح اُس نے آرزو سے بات کی تھی۔۔۔۔۔

میری بات کا کیا مطلب ہے یہ تم اپنی دوست سے پوچھو تو بہتر ہو گا۔۔۔جس نے ارمان پر دوڑے ڈال کر اُسے اپنے جال میں پھنسایا ہے۔۔۔ثنا سینے پر دونوں ہاتھ باندھے زہر خند لہجے میں بولی۔۔۔

اسکی بات پر مہک نے نہ سمجھی سے آرزو کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں غصّہ لئے ثنا کو دیکھ رہی تھی پل میں اُسے سب سمجھ ایا تھا۔۔۔

تم جیسی لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہے جو دوسرے شہر سے آکر امیر لڑکوں کو پھانستی ہے۔۔ شکل تو کچھ ہوتی نہیں ہے فضول کی ادائیں اور معصومیت دکھا کر کوئی بھی لڑکا پھنسا لیتی ہے۔۔۔ ثنا نے تمسخر سے آرزو اور مہک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ میڈم زبان سمنبھالو اپنی۔۔۔ اچھا ہوا ارمان نے تمہیں چھوڑ دیا۔۔ تم جیسی گندی سوچ والی لڑکی وہ میرے خیال سے ڈیسرو بھی نہیں کرتا۔۔۔ اور شکل پر تو جانا مت تمھاری شکل سے تو بہت پیاری شکل ہے میری دوست کی اپنی شکل دیکھی ہے تم نے دس کلو تو میکپ تھوپ کر تم نے اپنی اصلی ناگن جیسی شکل چھپائی ہوئی ہے۔۔۔ اور ائی بڑی میری دوست کے قدرتی حسن سے مقابلہ کرنے۔۔۔ مہک کا تو دماغ گھوم گیا تھا ثنا کی بات پر اسی لئے اُسکے چہرے پر جھکتے ہوئے تیز آواز میں بولی اسکی بات پر آرزو کو اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل لگا۔۔ آس پاس موجود طلباء بھی اپنی مسکراہٹ چھپا رہے تھے۔۔۔

اور رہی بات لڑکے پھسانے کی اور معصوم اداؤں کی تو بہن تم دکھالو معصوم ادائیں اور پھنسالوں لڑکے ہم نے کون سا تمہیں روکا ہے لیکن بات یہ ہے کہ کوئی تم سے پھنسے گا نہیں کیونکہ معصومیت تم میں ہے ہی نہیں۔۔۔ مہک بولتی ہوئی پیچھے ہوئی۔۔۔

یو۔۔۔ثنا غصّہ سے مہک پر ہاتھ اٹھانے آگے بڑھی جب آرزو نے اُسکا ہاتھ روکا اور ہائی ہیل کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور نیچے گر گئی۔۔۔۔۔

دوسروں کو نقصان پہنچانے والا خود بھی نقصان اٹھاتا ہے۔۔۔آرزو نے اُس کے گرے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اور مہک کا ہاتھ تھامے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

مہک نے پیچھے مڑ کر ثنا کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائیں اور مسکراتی ہوئی پلٹ گئی۔۔۔۔

ثنا آرام سے اُٹھی اُسے پوری یونی کے سامنے شدید بے عزتی کا احساس ہوا تھا لیکن وہ بھول گئی تھی وہ آرزو کو پوری یونی کے سامنے بے عزت کرنے ائی تھی لیکن اللہ نے بازی پلٹ دی تھی۔۔۔ابھی بھی وہ خود گری تھی لیکن اس کا قصور بھی وہ آرزو پر ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

چھوڑو گی نہیں میں تمہیں بہت نقصان اٹھانا پڑے گا تمہیں۔۔۔ثنا زیر لب بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مہک ایک کتاب واپس رکھنے لائبریری ائی تھی جہاں اُسے سامنے ہی فیضان نظر ایا جو ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔۔۔

دل میں ایک ہوک سی اُٹھی تھی کاش اسکی منگنی فیضان سے ہو جاتی کاش وہ اُسکا ہمسفر ہوتا ۔۔۔۔۔یہ جانے بغیر کہ فیضان ہی وہی انسان ہے جس نے زندگی بھر اُسکا ساتھ نبھانا ہے۔۔۔۔

مہک نظر انداز کرتی ہوئی کتاب واپس رکھنے لگی جب فیضان کی نظر اُس پر پڑی جس نے آج بلیک پینٹ کے اوپر گھٹنوں تک اتی بلیو رنگ کی کرتی پہن رکھی تھی۔۔۔۔متناسب سراپے پر یہ ڈریسنگ بہت جچ رہی تھی سر پر نیلے رنگ کا حجاب تھا۔۔۔۔

مہک کتاب رکھ چکی تھی جب اُس کے اوپر والے ریک پر اُسے ایک کتاب نظر ائی۔۔۔اپنے پیروں کو تھوڑا اونچا کیے وہ کتاب کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا رہی تھی۔۔۔جب کسی کی گرم سانسیں اپنے کان کے پاس محسوس ہوئی۔۔۔۔

مہک ایک جھٹکے سے پیچھے مڑی اور فیضان کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔لال چہرے سے سمیت جلدی سے سائڈ پر ہوئی۔۔۔

جب فیضان نے کتاب اُسکی طرف بڑھائی۔۔۔

یہ لو۔۔۔

شکریہ۔۔۔مہک نے اُسکے ہاتھ سے کتاب لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فیضان اُسکا لال چہرہ دیکھ کر اپنے لب دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔ مہک کتاب لے کر جانے کے لیے مڑی تھی جب فیضان کی بات پر اُسکے قدم رکے۔۔۔۔

ہوسٹل۔۔ مہک نے بنا پلٹے ایک لفظی جواب دیا۔۔۔

خیریت۔۔۔ فیضان جانتا تو تھا کہ کیوں وہ اج ہوسٹل جا رہی ہے۔۔ لیکن پھر بھی پوچھا۔۔۔۔

میری منگنی ہے پرسو تو آج ہوسٹل جا کر سامان پیک کرنا ہے اور کل گھر جانا ہے۔۔۔ مہک نے فیضان کے پوچھنے پر اپنی لب بھینچے اور پلٹ کر بولی۔۔۔ لہجہ میں غصے کا عنصر شامل تھا۔۔۔

اوہ بہت بہت مبارک ہو تمہیں۔۔۔ فیضان نے ہونٹوں کو اوہ کی شکل میں ڈھلتے ہوئے کہا۔۔۔ اُسکی بات پر مہک کا دل تڑپ اٹھا تھا کیا سامنے موجود شخص کو اُسکی آنکھوں میں اپنے لئے محبت نہیں نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ۔۔۔ مہک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

بلاؤ گی نہیں مجھے اپنی منگنی پر۔۔۔ اتنے دن ساتھ میں کام کیا ہے تھوڑی بہت تو جان پہچان ہو گئی ہے۔۔ فیضان نے جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

جی نہیں میرے ہونے والے شوہر کو بلکل نہیں پسند میرا کسی غیر مرد سے بات کرنا۔۔۔اور اگر میں نے تمہیں وہاں بلا لیا تو وہ تمہارا بھرتا بنا دے گا۔۔۔ مہک نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔

اسکی بات پر فیضان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔

واقعی مجھے تمہارا کسی سے بھی بات کرنا نہیں پسند۔۔۔ فیضان نے مہک کے سرخ چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا جو اب غصے سے لال ہو گیا تھا۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارے شوہر کا۔۔۔۔ فیضان کے نام پوچھنے پر مہک گڑ بڑائی اُسے تو نام ہی نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

کیوں تمہیں کیوں بتاؤ نظر لگ جائے گی اُنہیں۔۔۔۔ مہک نے فوراً سے کہا۔۔۔

اچھا نام جاننے پر بھی نظر لگ سکتی ہے۔۔۔۔ فیضان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اپنی مسکراہٹ کیسے ضبط کرے۔۔۔۔

جی بلکل اب کچھ مت پوچھنا مجھے ہوسٹل جانا ہے پھر اپنے ہونے والے شوہر سے بات بھی کرنی ہے یونو ناں منگنی کے ڈریس وغیرہ کی۔۔۔ مہک نے فیضان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ سمجھی تھی کا شاید فیضان جیلس ہو گا لیکن وہ تو مسکرا رہا تھا۔۔

اور نہیں برداشت کر سکتی تھی وہ اس لئے بنا ایک نظر فیضان پر ڈالے وہ لائبریری سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

پیچھے فیضان مسکرا گیا آج کے دِن انہوں نے بھی نکلنا تھا حیدر آباد کے لئے۔۔۔اُسے شدت سے اتوار کے دِن کا انتظار تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مہک لائبریری میں کتاب رکھنے گئی تھی تو آرزو کینٹین کی طرف بڑھ گئی جوس لینے کے لئے ۔۔۔۔

ارمان ساحل اور زین جو کینٹین میں بیٹھے تھے آرزو کے اندر آنے پر اُنکی نظریں مسکان اور زویا کی تلاش میں گھومی۔۔۔۔لیکن وہ نہیں ائی تھی۔۔۔

صبح ہی تو وہ اُسکے ساتھ تھی لیکن اسکو سامنے اپنے پاس دیکھنے کی ایسی لگن لگی تھی کہ وہ نظر نہ آئے تو سب چیزیں پھیکی اور عجیب لگنے لگے۔۔۔۔۔

آرزو نے ایک نظر ارمان پر ڈالی اور نظر انداز کرتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی اور جوس لیتی فوراً سے وہاں سے نکلی۔۔۔۔۔

اُس پورے وقت میں وہ اپنے اوپر ارمان کی نظریں محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

میں ایا۔۔۔ارمان آرزو کے کینٹین سے نکلتے ہی بولتا ہوا اٹھا اسکی بات پر وہ دونوں مسکرا گئے۔۔۔۔

آرزو رکو۔۔۔ارمان نے آگے جاتی آرزو کی پشت کو دیکھتے کہا۔۔۔رکنے کے بجائے آرزو کے قدموں میں تیزی ائی۔۔۔۔۔

جسے دیکھ ارمان اپنا غصّہ ضبط کرتا رہ گیا۔۔۔۔

آرزو تیز تیز قدموں سے چل رہی تھی جب سامنے سے اتے لڑکے سے زوردار تصادم ہوا آرزو گرنے لگی جب اُس لڑکے نے آرزو کے بازو پکڑ کر اُسے بچایا۔۔۔

یہ سب دیکھتے وہ جو پہلے ہی آرزو پر غصّہ تھا اُسکے دل میں کسی نے جیسے چنگاری سی لگادی ہو۔۔۔پورا تن بدن جل اٹھا تھا۔۔۔غصّہ تھا جس کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔۔

تن فن کرتا وہ آرزو تک پہنچا جو مسکراتی اُس لڑکے کا شکریہ ادا کر رہی تھی یکدم آرزو کا بازو اپنی سخت گرفت میں لے کر وہ تقریباً کھینچتا ہوا آرزو کو اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔

ارمان چھوڑو مجھے۔۔۔آرزو نے ڈبے دبے لہجے میں کہا۔۔

جس پر ارمان نے اُسے اپنی غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔۔۔

یہ حسین آنکھیں میرے خیال سے اللہ نے دیکھنے کے لئے دی ہے۔۔ارمان نے کوریڈور کے کونے میں لا کر آرزو کا بازو چھوڑ کر اُسے اپنے سامنے کرتے غصے سے کہا۔۔

آرزو نے ایک نظر ارد گرد دیکھا جہاں پر دوری پر کچھ طلباء گروپ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کا دیہان اُنکی طرف نہیں تھا۔۔۔۔

دیکھ کر نہیں چل سکتی تھی تم۔۔۔ارمان نے غصے سے اُسکے بازو پر سے اپنی انگلیوں جھاڑتے جیسے اُس لڑکے کا لمس مٹایا تھا۔۔۔

تمہیں اس سے کیا۔۔۔آرزو بولتی ہوئی جانے لگی۔۔۔

آرزو بس اب میری برداشت سے باہر ہو رہا ہے ہے تمہارا مجھے نظر انداز کرنا۔۔جب میں محبت کا اعتراف کر چکا ہوں تو کیوں خود کو میری طرف بڑھنے سے روک رہی ہو۔۔۔ارمان نے آرزو کا ہاتھ پکڑ کر اُسے واپس اپنے سامنے کھڑے کرتے تھکے لہجے میں کہا۔۔۔۔

کیونکہ منگ ہو میں کسی کی منگنی ہو چکی ہے میری۔۔۔ نہیں بڑھا سکتی تمھاری طرف قدم۔۔۔آرزو کے انکشاف پر ارمان کی گرفت ہلکی ہوئی۔۔۔۔

آرزو استخضائیہ سا ہنسی۔۔۔۔

ارمان کی آنکھوں میں خون اُترا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔۔۔

کیا محبت کرتی ہو اُس سے۔۔۔ارمان نے واپس آرزو کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر گرفت اور سخت کرتے کسی بھی تاثر سے پاک لہجے میں پوچھا۔۔۔ہاتھ کی نسیں اُبھری ہوئی تھی دماغ کھول سا اٹھا تھا اگر جواب اُسکی مرضی کے مطابق نہیں آتا تو وہ خود کو مارنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔۔۔

آرزو اُسکی لال ہوتی آنکھوں میں دیکھتے اپنی آنکھوں میں ائی نمی کو قابو نہیں کر سکی۔۔۔۔

ہاں کرتی ہو تُم سے محبت۔۔۔نم آواز میں اُس نے اپنے دل کی بات کہی تھی۔۔۔۔

اسکے جواب پر ارمان کے پورے وجود میں سکون کی ایک لہر دوڑ گئی۔۔۔۔۔

تم نے یہ کہہ کر مجھے نئی زندگی دی ہے میری جان۔۔۔ارمان آرزو کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا اسکی حرکت اور الفاظ پر آرزو کے رونے میں شدت سی آگئی۔۔۔۔۔

میں مجبور ہُوں پاپا کے فیصلے کے خلاف نہیں جا سکتی میں۔۔۔آرزو نے ارمان کی شرٹ اپنی مٹھی میں بھینچے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر ارمان کے چہرے پر واپس سختی آگئی۔۔۔۔

صرف منگنی ہوئی ہے نکاح نہیں۔۔ٹوٹنے میں کچھ پل لگتے ہیں۔۔۔ارمان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔۔

ارمان ایسا کچھ مت کرنا جس سے میری یہ بابا کی عزت پر کوئی حرف آئے۔۔۔آرزو اُسکی آنکھوں میں جنون دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔۔اسی لیے بولی۔۔۔۔

تمھاری عزت مجھے اپنی جان سے بھی پیاری ہے۔۔اس پر حرف انے سے پہلے ارمان مر نہ جائے ۔۔۔ارمان نے شدت سے کہا تھا۔۔۔۔

جب اُسکی نظر آرزو کے الٹے ہاتھ کی انگلی پر پڑی جہاں پر ایک انگوٹھی تھی یہ انگوٹھی اُسکا تن من جلا گئی تھی۔۔۔وہ سمجھا یہ شاید منگنی کی انگوٹھی ہے۔۔۔۔۔

فوراً سے آرزو کا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی نکال کر دور پھینکی اور آرزو ہونکوں کی طرح یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے ارمان۔۔۔۔آرزو چیخی تھی۔۔۔

کیا۔۔۔تم اُس سالے کی پہنائی ہوئی انگھوٹھی پہنے رہتی اپنے ہاتھ میں۔۔۔نہ میں یہ قطعی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔۔ارمان نے غصے سے کہا۔۔۔

بیوقوف انسان۔۔۔وہ منگنی کی انگوٹھی نہیں تھی کتنے پیار سے پوری دو سو کی لی تھی میں نے وہ بھی لڑ جھگڑ کر تم نے گم کر دی۔۔۔۔آرزو کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا وہ فوراً سے گراؤنڈ کی طرف بھاگی جہاں پر ارمان نے انگوٹھی پھینکی تھی۔۔۔۔

پیچھے ارمان حیرت سے اُسکی پشت کو تک رہا تھا۔۔۔

دو سو کی اتنی سی انگوٹھی۔۔۔اور پیار سے لی تھی یا لڑ جھگڑ کر۔۔۔۔۔ارمان نے حیرت سے سوچا۔۔۔

اور قدم آرزو کی طرف بڑھائے۔۔۔

یار پریشان نہ ہو مل جائے گی۔۔۔ارمان نے اُسے گراؤنڈ میں ادھر اُدھر دیکھتے دیکھ کہا۔۔۔

ارمان اگر مجھے میری رنگ نہیں ملی تو بھول جانا میں تم سے پیار کرتی ہو۔۔۔میں تمہارا سر پھار دونگی۔۔۔آرزو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

یار ایک انگھوٹھی ہی تو ہے میں تمہیں ایسی ہزار لا دونگا۔۔۔لیکن تمھاری بھی تو غلطی ہے رنگ فنگر میں کیوں پہنی تم نے میں سمجھا شاید تمھاری وہ سوکالڈ منگیتر نے پہنائی ہے۔۔۔۔۔ارمان کو آرزو کی بات پر غصّہ تو بہت ایا تھا لیکن ضبط کرتا ہوا پیار سے بولا۔۔۔

مجھے وہی چاہیئے اور میں ہمیشہ رنگ فنگر میں ہی انگھوٹھی پہنتی ہوں۔۔۔۔۔آرزو نے ضدی لہجے میں کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔مہک کی آواز پر اُن دونوں نے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

محترم خود کو ناول کا ہیرو سمجھ رہے تھے جو جلن میں آکر میری فیورٹ انگھوٹھی پھینک دی اب مجھے نہیں مل رہی۔۔۔۔۔آرزو نے غصے سے کہتے مہک کا ہاتھ تھاما جس پر مہک کو حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

ارمان کی تیوری چڑھی تھی آرزو کی بات پر۔۔۔۔

اوہ ہیلو۔۔ناول کے ہیرو سے زیادہ بہتر ہوں میں۔وہ تو فرضی ہوتے ہے۔۔۔۔۔اور بول تو رہا ہو ایسی ہزار انگھوٹھی لادونگا تمہیں۔۔۔ارمان نے پہلے غرور اور پھر عاجزی سے کہا۔۔۔

اوہ ہیلو۔۔۔ناول کے ہیرو کے ہاتھ کے ایک ناخن سے بھی بہتر نہیں ہو۔۔۔ائی سمجھ۔۔۔آئے برے ناول کے ہیرو سے بہتر ہوں۔۔۔مہک کے ہوتے ہوئے ہو سکتا تھا کوئی ناول یہ اُسکے ہیرو کے بارے میں کچھ بھی کہیں فوراً سے بولی۔۔۔۔

اسکی بات پر آرزو کا قہقہہ گونجا۔۔اور ارمان اپنے لب بھینچ گیا ان دوستوں کے آگے کسی کی نہیں چل سکتی تھی۔۔۔

مہک آرزو کا ہاتھ پکڑ کر چلی گئی انگھوٹھی کا دکھ تو اُسے حد سے زیادہ تھا جو پتہ نہیں کہاں پر پھینکی تھی جو مل نہیں رہی تھی۔۔۔۔

پیچھے ارمان نفی میں سر ہلاتا خود بھی واپسی کے لیے پلٹا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

جاناں۔۔۔زویا جو اپنے موبائل پر ویڈیو دیکھ رہی تھی کسی انجان نمبر سے انے والے میسج پر حیران ہوئی۔۔۔

لیکن جب میسج میں جاناں لکھا پڑا تو سمجھ گئی کون ہے لیکن پھر بھی رنگ کرنے کے لئے لکھا۔۔۔

کون۔۔۔زویا نے اپنے لب دانتوں میں دبا کر ٹائپ کیا۔۔۔

اِدھر زین اپنے بیڈ پر لیٹا زویا کے انے والے میسج پر اپنی آبرو ریز کر گیا۔۔۔

آپکا عاشق۔۔۔زین سمجھ گیا وہ اُسے تنگ کر رہی ہے اسی لئے جلدی سے ٹائپ کیا۔۔۔

میسج پڑھ کر زویا کے گال تپ اٹھے۔۔۔ایک نظر اُن تینوں پر ڈالی جو سو رہی تھی۔۔۔۔

کون سا۔۔۔زویا نے مسکراتے ہوئے لکھا۔۔۔

اسکے میسج پر زین کو غصّہ سا ایا۔۔۔

اس دنیا میں زویا زین صفدر کا صرف ایک ہی عاشق ہے اور وہ ہے زین صفدر۔۔۔اگر میرے علاوہ کوئی اور عاشق کبھی ہوا بھی تو زین صفدر اُسے زندہ زمین میں در گور کر دے گا۔۔۔۔۔۔۔

زین کا میسج دیکھ کر زویا کی دل کی دھڑکن بڑھی۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔۔جب کچھ سمجھ نہ ایا تو زویا نے خیریت پوچھی۔۔۔۔۔

کیسا ہو سکتا وہ شوہر جس کی محبوب بیوی اُس سے دور ہو۔۔۔زین نے ٹائپ کیا۔۔۔۔

شوہر کو صبر رکھنا چاہیے کیونکہ ایک دِن اُس کی محبوب بیوی اُسکے پاس ہو گی۔۔زویا نے اٹھ کر ہوا لکھا ایک ہاتھ سے ٹائپ کرنا مشکل تھا لیکن اُسے اچھا لگ رہا تھا زین سے بات کرنا۔۔۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔زین نے زویا کا میسج دیکھتے فوراً سے کہا اور ٹائپ کیا۔۔۔۔۔

ایک دم سے زین کا دل زویا کو دیکھنے کے لیئے بیقرار ہوا تی ویڈیو کال کی۔۔۔۔

وہ جو زین کے میسج کا انتظار کر رہی تھی اچانک سے کال کی آواز پر گڑ بڑاتے۔ہوئے جلدی سے آواز کم کی۔۔۔۔

ایک نظر اُن تینوں کی طرف دیکھا جو گہری نیند میں تھی جلدی سے موبائل بیڈ پر رکھتے ہاتھ سے اپنے بال سیٹ کیے اور دھڑکتے دل سے کال اٹھائی۔۔۔۔۔

دل تو خود کا بھی زین کو دیکھنے کی تمنا کر رہا تھا۔۔۔۔

سکرین پر سامنے زویا کو دیکھتے اُس کے بیقرار دل کو چین ملا تھا ہونٹوں پڑ خود بہ خود مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

زویا نے زین کو دیکھا تو دل کی دھڑکن حد سے زیادہ بڑھ گئی۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔بھاری گھمبیر آواز زویا کے کان کے پردوں سے ٹکرائی۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔زویا نے اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جو لیمپ کی روشنی میں چمک رہا تھا۔۔۔۔

کافی لمحے گزر گئے لیکن زین ایک لفظ نہ بولا بس اپنی لو دیتی نظروں سے زویا کو دیکھتا رہا زویا نے اپنا جھکا سر اٹھایا۔۔۔

تم میری زندگی کا سب سے خوبصورت سرمایہ ہو جاناں جسے میں ہمیشہ اپنے قریب محفوظ رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔زین نے سکرین پر نظر آتے زویا کے چہرے پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ بھی۔۔۔زین زویا آپ سے بہت پیار کرتی ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے گا بس آپ زویا کو کبھی کسی موڑ پر تنہا نہیں چھوڑ ہے گا۔۔میرا بھروسہ مت توڑئے گا۔۔۔ورنہ میں آپکو چھوڑ جاؤ گئی چاہے اُسکے بعد میں مر کیوں نہ جاؤ کیونکہ آپ کے بغیر جی نہیں سکتی میں۔۔۔زویا نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔

میں کبھی اپنی بیوی کا بھروسہ نہیں توروں گا کبھی نہیں اور یہ مرنے والی بات مت کرنا آئندہ میرے سامنے ورنہ اُسی وقت تمہیں اٹھا کر اپنے پاس لے اوں گا۔۔۔زین نے دھمکی بھرے انداز میں کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر زویا ہنس دی۔۔۔اور زین اُس کا حسین چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔

اب جاؤ سو جاؤ۔۔۔بہت ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔زین نے زویا کی نیند سے بند ہوتی آنکھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زویا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اور کال بند کرنے لگی۔۔۔جب زین بول اٹھا۔۔۔

جاناں شوہر کو ایسے پھیکے طریقے سے سونے نہیں بھیجتے۔۔جلدی سے مجھے کس کرو۔۔زین کی بات پر زویا نے اُسکی طرف شرارتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

اوہ میرے شوہر کو کس چاہیئے۔۔۔زویا نے پیار سے پوچھا۔۔جس پر زین نے کسی بچے کی طرح اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

بلکل نہیں ملے گی جلدی سے جا کر سو جائے دیکھے ویسے ہی اکیلے رہتے ہیں ایسا نہ ہو کوئی چوڑیل آ کر آپ کو کس کر جائیں۔۔۔زویا نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں جب بیوی نے نہیں دینی کس تو پھر اچھا ہی ہے کوئی چوڑیل ہی دے دیں۔۔۔زین نے بھی آنکھوں میں چمک لئے ایک آنکھ دبا کر زویا سے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زویا نے غصے اور صدمے سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

زین چوڑیل کتنی خوفناک ہوتی ہے آپکو گھن نہیں آئے گی کس کرتے ہوئے۔۔۔زین کی بات پر اُسے جلن ہوئی تھی لیکن خود کو نارمل رکھتے ہوئے صدمے میں بولی۔۔۔اب وہ اُسے کیا بتاتی کہ وہ ایک چوڑیل سے جل گئی تھی۔۔۔

بلکل نہیں میں پہلے اُس کے چہرے پر اچھا سا میکپ کرونگا اُسکے بعد بولوں گا کہ اب کس کرو۔۔۔زین نے آسان حل بتایا۔۔۔

آپکو میکپ کرنا آتا ہے۔۔۔زویا نے آبرو ریز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اتا نہیں ہے نیٹ سے دیکھ کر کرلونگا ایک کس کے لئے اتنا تو کر سکتا ہُوں۔۔۔زین سمجھ گیا تھا وہ جل رہی ہے اسی لیے بولا۔۔۔

جائے ترسے ہوئے آدمی اُسی چوڑیل کے پاس جائے کس کرے گلے لگائے۔۔۔اُسکا میکپ کرے ۔۔۔۔میں کون ہوتی ہُوں روکنے والی۔۔۔زویا نے غصے سے بولتے کال کٹ کی۔۔۔اُدھر زین کا قہقہہ گونجا تھا کمرے میں۔۔۔

بابا میں ٹھیک ہوں۔۔۔ فکر نہ کریں آپ۔۔۔۔ وہ چاروں ابھی اُس وقت زویا کے گھر میں موجود تھی تقریباً سب لوگ ہی زویا کے پاس موجود تھے۔۔۔ زویا کی حالت دیکھ کر مسز احسان تو رونے لگی تھی جبکہ احسان صاحب بھی اُسے اپنے سینے سے لگائے بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

کیسے فکر نہ کرے ہم ہماری جان بستی ہے آپ میں بیٹا۔۔۔ اور آپ نے اپنا خیال بھی نہیں رکھا ۔۔۔ اسی لئے ہم آپکو اپنے آپ سے دور نہیں کر رہے تھے۔۔۔ احسان صاحب نے اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔ زویا نے سکون سے آنکھیں موند لی لیکن اپنے بابا کا اتنا پیار دیکھ کر دل میں ایک کسک سی اُبھر رہی تھی۔۔۔۔۔

چلو بچیوں باہر گاڑی تیار ہے آپ لوگوں کو گھر چھوڑ دے گی تھوڑا آرام کرے آپ سب پھر رات میں تو ویسے ہی ہم سب نے آپکے ساتھ ہونا ہے۔۔۔۔ مسز احسان نے اُن تینوں سے کہا جو نم آنکھوں سے زویا اور احسان صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ چاروں حیدر آباد آگئی تھی سب سے پہلے زویا کے گھر گئی تھی جانتی تھی زویا کو دیکھ کر احسان صاحب اور مسز احسان پریشان ہو جائے گے۔۔۔۔۔۔

مسز احسان نے کھانے کا پوچھا تھا لیکن اُن چاروں نے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ سفر میں کھا چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ تینوں زویا سے ملتے۔۔۔ اپنے گھر کے لئے روانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

چلو بچے آپ بھی آرام کرو۔۔۔زویا کے وجود پر کمفرٹر ڈالتے احسان صاحب نے کہا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔۔۔

اُن کے جاتے ہی زویا نے اپنا موبائل ہاتھ میں لے کر زین کی چیٹ کھولی جہاں اُس نے جانے سے پہلے زین کو میسج کیا تھا لیکن ابھی تک اُس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ تھا اور نہ ہی اُس نے میسج پڑھا تھا۔۔۔۔۔

اللہ حافظ تو بول ہی سکتے تھے۔۔۔زویا نے منہ بناتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

اور پھر تھکن کے باعث اپنی آنکھیں بند کر لی شام میں انہوں نے مسکان اور مہک کے گھر جانا تھا اور منگنی تک وہی رہنا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مہک اور مسکان حیرت سے اپنے سامنے رکھے کپڑوں اور چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

پرپل اور پیچ رنگ کی گھیر والی فروک جن پر سلور رنگ کے ستاروں سے کام ہوا تھا۔۔۔جو ایسے چمک رہے تھے جیسے ہیرے ہو۔۔۔۔۔فروک اتنی حسین تھی کہ وہ جو بھجے دل سے بیٹھی تھی ایک دم انکا موڈ خوشگوار ہوا تھا۔۔۔ساتھ میں ہیلس اور ہلکی سی جیولری جس میں بندے اور ایک نازک سا پینڈینٹ تھا۔۔۔

یہ سب دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں ستائش اُبھری تھی۔۔۔۔۔

آگئی میں۔۔۔آرزو نے اندر آتے ہوئے کہا لیکن جیسے ہی اُسکی نظر کپڑوں پر گئی وہ بھی سب بھول گئی۔۔۔۔

کتنا حسین سوٹ ہے۔۔۔آرزو نے ستائش سے کہا۔۔۔۔

وہ دیکھو۔۔۔وہ دو سوٹ تمہارے اور زویا کے لیے بھی بھیجے گئے ہے۔۔۔اور خاص تاکید کی گئی ہے وہی پہننے ہے۔۔۔۔مہک نے اُسکی نظر دوسری طرف کروائی۔۔۔جہاں پر پیروں کو چھوتی ایک پنک اور ایک آسمانی رنگ کی ریشمی فروک موجود تھی جس کی آستینیں چہں ٹوں والی تھی۔۔۔۔۔

یہ میرے لیے ہے۔۔۔۔آرزو نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

جی ہاں۔۔۔مہک اور مسکان دونوں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔۔

نہ کرو یار۔۔۔آرزو کو تو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔زویا نے اندر آتے ہوئے کہا احسان صاحب تو باہر ڈائننگ روم میں بیٹھ گئے تھے آرزو اور مہک کے والدین کے ساتھ۔۔۔۔۔

ماشاللہ۔۔۔۔زویا کی نظر بھی جب کپڑوں پر پڑی تو بولی۔۔۔۔

زویا یہ دیکھو یہ تمہارے لئے بھی بھیجا ہے۔۔۔آرزو نے جلدی سے زویا کو اُسکا سوٹ دکھایا

۔۔۔۔۔۔

میرے لئے۔۔۔۔زویا نے حیرتِ سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔مہک نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

عجیب نہیں لگ رہا مطلب تم دونوں کا تو سمجھ میں اتا ہے لیکن ہمارے لئے کیوں بھیجے ہے کپڑے

۔۔۔زویا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

پتہ نہیں اب یہ تو وہی جانتے ہے۔۔۔۔۔مسکان نے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔

انکل رکے گے کیا۔۔۔۔آرزو نے پوچھا۔۔۔

نہیں بابا اور ماما چلیں جائے گے صرف حسن اور میں رک رہے ہیں۔۔۔۔۔۔زویا نے بتایا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ چاروں اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔زویا سخت قسم کا زین سے ناراض ہو گئی تھی

جس نے اب تک نہ اُسکا میسج پڑھا تھا اور نہ کوئی رابطہ کیا تھا۔۔۔۔

مسکان نے تو ارمان کی کال خود ہی نہیں اٹھائیں تھی اور اُسکے بعد سے کوئی کال یہ میسج نہیں ایا تھا

ارمان کا۔۔۔۔

مہک اور مسکان لاکھ کوششوں کے بعد اپنے دماغ سے ساحل اور فیضان کا خیال جھٹک رہی تھی ۔۔۔جو ہر پانچ منٹ بعد انکے ذہن میں ابھرتا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مسکان اور مہک شیشے میں نظر آتے اپنے سجے سورے روپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

لائٹ سا میکپ کیے بالوں کو پیچھے کھلا چھوڑے اور سر پر جامنی دوپٹہ ٹیکائے ہلکی سی جیولری پہنے لبوں کو سرخ رنگ کی لپسٹک سے رنگے مسکان نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں موجود اُداسی۔۔۔اُسکے چہرے کو اور نکھار گئی تھی۔۔۔۔

وہ تینوں ہی کہیں نہ کہیں اُسکی آنکھوں میں موجود اُداسی کی وجہ جانتی تھی۔۔۔لیکن وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔اگر ساحل اُس دن کے بعد کوئی اور بات کرتا تو بھی وہ شاید وہ کچھ کر پاتی لیکن ساحل کی خاموشی کے بعد وہ کچھ بھی اخذ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

بچپن سے ساتھ رہی ہے تو کیسے نہ ایک دوسرے کے دل کے راز جان پاتی مہک جیتنا اپنے دل اور آنکھوں کا حال چھپا لیں لیکن وہ اُسکے دل کا حال بھی سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

مہک پیچ رنگ کی فروک پہنے مسکان کی طرح ہلکی سے جیولری پہنے لبوں پر پنک رنگ کی ہی لپسٹک لگائے جس پر گلوز لگایا ہوا تھا۔۔۔اپنے لمبے بالوں کی اچھی سی چوٹیاں بنائے کندھے سے آگے کیے جس پر پھول لگائے گئے تھے سر پر دوپٹہ ٹکائے انتہاء کی حسین لگ تھی تھی۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو دونوں ماشاللہ سے اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔آرزو نے آکر اُنکی نظر اتاری

۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔آرزو کو دیکھتے ہی دونوں نے کہا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی پنک رنگ کی پیروں کو چھوتی فروک پہنے دوپٹہ کندھے پر ڈالے جس پر قدرہ سلور کا کام ہوا تھا۔۔۔اور اپنے بالوں کو آگے سے فرنچ بنائے پیچھے ڈالے کانوں میں سلور رنگ کے جھمکے پہنے ہونٹوں پر گلابی رنگ کی لپسٹک لگائے بھوری آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ انتہاء کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

اُن دونوں کے کہنے پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔۔

ابھی تو وہ حسن پڑی رہ چکی ہے ہماری۔۔۔۔آرزو نے زویا کے بارے میں کہا تھا۔۔۔۔

یار میں کتنی عجیب لگ رہی ہو۔۔۔اتنے میں زویا اندر اتے جھنجھلائی تھی۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔تینوں نے یک زبان کہا تھا۔۔۔

نہ کرو یہ دیکھو اس پلستر کی وجہ سے کتنا عجیب لگ رہا ہے سب کچھ۔۔۔۔

آسمانی رنگ کی پیروں کو چھوتی فروک پہنے۔۔۔بیچ کی مانگ نکال کر دونوں طرف ٹویٹس باندھ کر بال پیچھے قمر پر چھوڑے جن کو نیچے سے کرل کیا ہوا تھا۔۔۔کانوں میں چھوٹی سی آرزو کی طرح سلور رنگ کی بالیاں پہنے۔۔ہونٹوں کو ہلکی پنک لپسٹک سے رنگے۔۔آنکھوں میں مسکارا اور کاجل لگائے وہ دوپٹہ کندھے پر پھیلائے انتہاء کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنے الٹے ہاتھ میں لگے پلستر کی وجہ سے جھنجھلا اُٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

کوئی عجیب نہیں لگ رہا معصوم سی آسمان سے اُتری اپسرا لگ رہی ہو میری جان۔۔۔آرزو نے اُسکے پاس آکر اُسکی نظر اُتارتے ہوئے کہا۔۔۔

سچ میں۔۔۔زویا نے تصدیق چاہی۔۔۔

بلکل۔۔۔تینوں نے یک زبان کہا۔۔۔

لڑکیوں باتیں ختم کرو اپنی باہر گاڑی آگئی ہے تم چاروں کی جلدی سے حال کے لئے نکلو ۔۔۔۔مسکان کی امی نے آکر کہا۔۔۔۔۔

ماشاللہ یہاں تو پریاں اُتری ہوئی ہے۔۔۔۔انہوں نے چاروں کو دیکھ کر کہا اور باری باری سب کے ماتھے چومے۔۔۔۔

گھر سے تھوڑے فاصلے پر ہی ایک حال بُک کروایا گیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

افف یہ یہاں پر کیا کر رہا ہے۔۔۔آرزو نے سامنے اپنی پھوپھو اور اپنے منگیتر نبیل کو دیکھ کر ناک چڑھا کر بولی۔۔۔۔

اب تم اپنا موڈ نہیں خراب کرو چلو اندر اُن دونوں کو اسٹیج پر لے کر جانا ہے۔۔۔زویا نے کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اندر برائیڈل روم میں بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

اسٹیج کو سفید اور پنک رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھا اور دو سفید رنگ کے صوفے رکھے گئے تھے اسٹیج کے بلکل سامنے ڈانس فلور تھا بیچ میں راستہ تھا اور سائڈ پر ٹیبل اور کرسیاں رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔

لڑکے والے کہاں رہ گئے ہے۔۔۔اُن دونوں کو صوفے پر لا کر بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔مہک کے ساتھ آرزو اور زویا مسکان کے پاس تھی۔۔جب زویا نے پوچھا۔۔۔۔

پورے حال میں مہمان جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

کہ یکدم حال کی لائیٹس بند ہوئی۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔آرزو نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کہ ڈانس فلور پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے اسپاٹ لائٹ جلی اور چار وجود جن کی پشت اُن چاروں کی طرف تھی نظر آئے تھے جن میں سے دونے جامنی اور پیچ رنگ کی ویسٹ کورٹ پہنے ہوئے تھے باقی دو وجود نے کالے کرتے پہنے ہوئے تھے۔۔۔

اچانک سے گانے کی آواز پر اُن وجود نے پشت کیے ہی ہلکے ہلکے اسٹیپ لئے۔۔۔۔

دل ڈوبا دل ڈوبا۔۔۔ تیری آنکھوں میں یہ دل ڈوبا۔۔۔

محبوبہ محبوبہ۔۔۔بس یہ جان لے محبوبہ۔۔۔

تیسرے وجود نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ پلٹتے یہ لائن گاتے ہوئے اسٹیپ لئے تھے۔۔۔۔

اور ساحل کو دیکھتے ہی اُن چاروں کی آنکھیں حد درجہ پھیل گئی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ سمنبھلی ہی تھی جب وہ تینوں پلٹے اور میوزک پر مہارت سے اسٹیپ کئے۔۔۔

اتنا بڑا جھٹکا۔۔۔اُن چاروں کو لگ رہا تھا اُنکی آنکھیں حیرت سے مزید پھیل کر کان تک پہنچ جائے گی۔۔۔۔

وہ حیرت اور بے یقینی سے اُن چاروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔اب انکو سمجھ ائی تھی مہک اور مسکان کے کپڑوں کے ساتھ اُن کے کپڑے بھی کیوں آئے تھے۔۔۔

دل ڈوبا۔۔دل ڈوبا تیری آنکھوں میں یہ دل ڈوبا۔۔۔

ساحل نے مسکان کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مہارت سے ڈانس کیا۔۔۔

محبوبہ محبوبہ۔۔۔۔بس یہ جان لے محبوبہ۔۔۔۔فیضان نے مہک کی طرف فلائنگ کس کرتے ہوئے اسٹیپ لئے۔۔۔اسکی حرکت پر مہک کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔۔۔

عاشق ہوں دیوانہ ہوں تیرے لئے کچھ بھی کر جاؤنگا۔۔۔۔۔

ارمان نے آگے آکر یہ لائن بول کر اسٹیپ لیا تھا اسکی بات اور ڈانس پر آرزو نے ڈاد سے آبرو ریز کی تھی۔۔۔۔

عشق میں تیرے جیتا ہوں۔۔۔تیرے لئے ہی مر جاؤنگا۔۔۔۔

اب زین نے یہ لائن زویا کی طرف دیکھتے ایک آنکھ ونک کر کہ ڈانس کیا تھا زویا کو تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔اُسکے آنکھ ونک کرنے پر اُس نے گڑبڑا کر ادھر اُدھر دیکھا تھا۔۔۔۔

بڑی تڑپ ہے۔۔۔پڑی کشش ہے میری تو چاہت میں۔۔۔۔لہنگا پہنے ایک لڑکی نے آکر ارمان کے کندھے سے اپنا کندھا ٹکرا کر ڈانس کیا تھا اور آرزو کی غصے سے آبرو تنی تھی۔۔۔۔

ہزار مجنوں بنے ہے پاگل میری محبت میں۔۔۔۔دوسری طرف سے ایک لڑکی نے آکر زین کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے ڈھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔اور زویا کا دل کیا اُس لڑکی کے بال پکڑ کر اُسے زین سے دور کرے۔۔۔۔

تُجھے ایک دِن جان جاں پیار کی لڑیاں پہنائو گا۔۔۔۔اب فیضان نے سامنے آکر مہک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا اور پیچھے اُن پانچوں نے اسٹیپ لئے تھے۔۔۔۔

دیکھے گا ہاں سارا جہاں تُجھے لے جاؤ گا۔۔۔۔ساحل نے ابکی بار مسکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور پھر سب نے میوزک پر ایک ساتھ اسٹیپ لئے تھے۔۔۔

جبکہ وہ چاروں اسٹیج پر خشمگین نگاہوں سے اُن چاروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

تالیوں کی آواز پر اُن چاروں نے اُن سے نظریں ہٹائی تھی۔۔۔۔۔

ساحل اور فیضان جلدی سے اسٹیج کی طرف آئے اور مسکان اور مہک کے ساتھ صوفے پر تھوڑی دوری پر تک گئے۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر زین کو دیکھتے اپنی نظریں پھیر لی تھی اور زین کے ماتھے پر بل پڑے تھے اُسکی حرکت پر۔۔۔۔

ایک نظر اُسکے حسین سراپے پر ڈالی وہ بہ حد حسین لگ رہی تھی کہ زین کی آنکھیں اُسکے وجود پر ٹک گئی تھی۔۔۔۔۔

کچھ ایسا ہی حال۔ارمان اور اُن دونوں کا بھی تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اسٹیج پر سب بڑے اگئے اور فیضان اور ساحل سے ملے۔۔۔۔۔

ارمان نے آرزو کی طرف دیکھا جس نے اپنی ناک چڑھاتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف کیا تھا۔۔۔۔

مہک اور مسکان بلکل ساکت سے بیٹھی تھی جب فیضان کی والدہ نے آکر مہک کا ماتھا چوما۔۔۔۔

مہک ہوش میں ائی اور فیضان کی طرف دیکھ کر اُسکی امی کی طرف دیکھا۔۔

بیٹا ماں ہُوں میں اس کھوتے کی۔۔۔انہوں نے اُسکی آنکھوں میں انجان پن دیکھ کر بتایا۔۔۔۔

اُنکی بات پر مہک مسکرا گئی جبکہ فیضان کا منہ بنا۔۔۔

مسکان نے تو ایک بھی نظر ساحل پر نہیں ڈالی تھی۔۔۔جس شخص سے محبت کی تھی اج اُسی سے اُسکی منگنی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مطلب اُن دونوں کے ساتھ پرینک کیا گیا تھا اور اس میں انکے گھر والے بھی شامل تھے۔۔۔۔

بیٹا دیر ہو رہی ہے زویا بیٹا جا کر انگوٹھی لے اؤ۔۔۔مسکان کی والدہ کے کہنے پر وہ انگوٹھی لینے کے لئے اسٹیج سے اُتری۔۔۔

زویا جو جاتے دیکھ زین فوراً سے اُسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

زویا برائیڈل روم میں انگوٹھی کی تھال اٹھا رہی تھی جب کسی کا حصار محسوس کر کے چونکی۔۔لیکن جانی پہنچانی خوشبو محسوس کر کے پر سکون ہوئی۔۔۔۔

چھوڑے زین۔۔۔اپنی ناراضگی یاد ائی تو کسمسائی۔۔۔۔

بہت حسین لگ رہو ہو جاناں۔۔۔۔زین نے اُسکی بات سرے سے نظر انداز کرتے اُسکی گردن میں منہ دیئے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔

پتہ ہے۔۔۔زویا نے بے رخی سے کہا۔۔۔

پھر یہ بھی پتہ ہو گا کہ تمہیں اپنے پسندیدہ سوٹ میں سجا سورہ دیکھ میرا دل بے قابو ہو گیا ہے۔۔۔میرا دل تمہیں خود میں سمانے کی خواہش کر رہا ہے۔۔۔۔زین نے زویا کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔۔

اسکے لہجے اور حرکت پر سویا کا رنگ سرعت سے لال ہوا اور دھڑکنے بڑھ گئی۔۔۔۔

زین مجھے چھوڑ دے۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔زویا نے اب بھی ہے رخی سے کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔وہ جو اُسکا لہجہ کب سے نظر انداز کرتے ہوئے اُس سے پیار سے بات کر رہا تھا اب اُسکی برداشت سے باہر ہوا تھا تبھی اُسکا رخ اپنی طرف کرتے سخت لہجہ میں بولا۔۔۔

کیا ہوا ہے آپکو نہیں پتہ۔۔۔کل جانے سے پہلے آپ کو میسج کیا تھا جو ابھی تک نہیں پڑھا آپ نے۔۔۔نہ میری خیریت پوچھی۔۔۔اور نہ یہ سب بتایا کہ آپ حیدر آباد میں ہے۔۔۔اور مہک مسکان کی منگنی ساحل اور فیضان سے ہو رہی ہے اور تو اور زین صفدر یعنی زویا کا شوہر ایک لڑکی کے ساتھ مٹک مٹک کر ڈانس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔زویا جو شروع ہوئی پھر ایک ہی سانس میں بولتی غصے بھری نظروں سے زین کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

جو آنکھوں میں چمک لئے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

جاناں جانتا ہوں میری غلطی ہے لیکن سچ کہہ رہا ہوں کل سے کام میں مصروف تھا موبائل کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔۔اور رہی بات اگر میں تمہیں بتا دیتا کہ ساحل اور فیضان ہی مسکان اور مہک کے منگیتر ہے تو تم نے پہلی فرصت میں جا کر اپنی دوستوں کو ہٹا دینا تھا۔۔۔ایسے اُن دونوں کا سارا پلین خراب ہو جاتا۔۔۔۔

اور تیسری بات میری بیوی جیلس ہو رہی ہے۔۔۔زین نے پہلے وضاحت دی پھر آخر میں شرارتی لہجہ میں کہا۔۔۔

بلکل ہوئی ہے جلن مجھے۔۔۔آپ میرے ہے میرے شوہر ہے میرا خون کھول رہا تھا جب وہ لڑکی ایسے ایسے آپکے سینے پر ہاتھ رکھ رہی تھی۔۔۔زویا نے غصے سے بولتے تقریباً مارنے والے انداز میں زین کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زین نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔وہ غصے میں کتنی حسین لگتی تھی۔۔۔

جاناں یار وہ ایسے تمھاری طرح مجھے مار نہیں رہی تھی بلکہ بہت آرام آرام سے ہاتھ رکھ رہی تھی۔۔۔زین نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر زویا کے پورے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔

واہ واہ بیوی کا چھونا مارنا ہو گیا ہے اور کوئی غیر لڑکی ہاتھ لگائے تو پیار سے ہاتھ لگا رہی تھی۔۔۔۔زویا نے جلتے لہجے میں کہا اور واپس تھال کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

میں نے پیار تو نہیں کہا میں نے کہا آرام سے رکھ رہی تھی وہ میرے سینے پر ہاتھ۔۔۔زین نے اُسکی قمر پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زین کیا چاہ رہے ہیں آپ جائے جا کر نہا کر آئے ورنہ یہ کرتا چینج کرے۔۔۔۔زویا کی بات پر زین نے نہ سمجھی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔زین نے پوچھا۔۔۔

مطلب یہ مجھے اُس لڑکی کا لمس نہیں چاہیئے آپ کے وجود پر۔۔۔۔زویا نے اپنی آنکھیں منچتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر زین مسکرا گیا۔۔۔وہ اُسکے لئے شدت پسند ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جو میری بیوی کہیں۔۔۔زین نے فرمانبرداری سے کہا۔۔۔۔۔

اب تو ناراض نہیں ہو۔۔۔زویا کو تھال میں پھول ڈالتے دیکھ زین نے پوچھا۔۔۔

بات نہ کرے مجھ سے۔۔۔زویا نے غصے سے کہا اور روم سے باہر نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

پیچھے زین اپنے موبائل میں زویا میسج دیکھ کر مسکرا گیا جس میں ڈھیر ساری ہدایت اور اپنا خیال رکھنے کی بات کی گئی تھی اور ساتھ ساتھ اطلاع بھی دی گئی تھی کہ وہ حیدر آباد جا رہی ہے۔۔۔۔

خالص بیویوں والا میسج تھا میری جان۔۔۔زین نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔اور اپنے گارڈ کو ہوٹل سے اُسکا دوسرا سوٹ لانے کا میسج کیا۔۔۔۔

وہ سب ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ارمان اسٹیج پر کھڑی مسکان کے پاس جانے لگا تھا جب ایک لڑکا مسکان کے پاس آیا۔۔۔۔

ارمان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔

نبیل کے اچانک سے اپنے پاس انے پر اُس نے ایک نظر پیچھے کھڑے ارمان پر ڈالی جو ماتھے پر بل لیے اُن کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔ارمان سے ابھی تھوڑی دیر پہلے کا بدلہ لینے کے لئے اُس نے مسکرا کر نبیل کو سلام کیا۔۔۔

جس کی بتیسی فوراً سے باہر نکلی تھی کیونکہ آرزو اُسے منہ نہیں لگاتی تھی۔۔۔۔

آرزو کے گھر میں کوئی بھی اس بے جوڑ رشتے کے لیے راضی نہیں تھا کیوں کہ نبیل آرزو سے بہت بڑا تھا۔۔۔ لیکن آرزو کے والد صاحب بہن کے آگے مجبور تھے۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔۔ نبیل نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔۔

آرزو نے ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں ارمان کی آنکھیں لال ہو رہی تھی اور ان میں غصّہ واضح تھا۔۔۔۔۔اُسکی مسکراہٹ گہری ہوئی ابھی تھوڑی دیر پہلے کس طرح وہ ارمان کے اُس لڑکی کے ساتھ ڈانس کرنے پر جل گئی تھی۔۔۔۔

ارے یہ کیا ہوا۔۔ مٹی لگی ہوئی ہے آپکے تو۔۔۔آرزو نے بولتے ہوئے نبیل کے کندھے پر سے نہ نظر انے والی مٹی جھاری۔۔۔ادھر ارمان نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر ضبط کیا ورنہ اُسکا دل چاہ رہا تھا نبیل کے ساتھ ساتھ آرزو کے بھی ایک لگائے۔۔۔۔۔۔۔

تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ نبیل نے اپنی گندی نظروں سے آرزو کا سر سے لے کر پاؤں تک معائنہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔ آرزو زبردستی کا مسکراتی ہوئی بولی لڑکی تھی پہنچان گئی تھی نظروں کو۔۔۔۔۔۔

اُدھر ارمان کا دل چاہ رہا تھا نبیل کی آنکھیں نوچ لے جو گندی نظروں سے آرزو کو دیکھ رہا تھا

میں ائی۔۔۔۔ زویا کو دیکھ اؤ کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔ آرزو نے جلدی سے بہانہ کیا اور اسٹیج سے اتری تھی۔۔۔۔۔

ارمان نے فوراً سے اُسکے پیچھے قدم بڑھائے تھے۔۔۔ اور بیچ میں ہی اُسکا بازو دبوچ کر اُسے لیے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا کر رہی تھی تم۔۔۔ ارمان نے اُسے دیوار کے ساتھ لگائے کہا تھا لہجے میں بلا کا غصّہ تھا ۔۔۔۔ چہرے پر سختی تھی۔۔۔۔۔

اور میں بھی یہی تم سے پوچھو تم کیا کر رہے تھے بڑا کندھے سے کندھا ملا کر ڈانس ہو رہا تھا۔۔۔ آرزو نے بھی غصے سے کہا۔۔۔۔ اب دونوں ایک دوسرے کو غصے بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ صرف ایک ڈانس تھا آرزو تمہیں پتہ ہے وہ انسان تمہیں کس نظروں سے دیکھ رہا تھا میرا دل چاہ رہا ہے اُسکی وہ آنکھیں نکال لوں۔۔۔ارمان نے آرزو کے چہرے پر غراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر آرزو نے اپنی آنکھیں منیچی تھی۔۔۔۔یہاں وہ صحیح تھا واقعی نبیل کی نظریں اُسے اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا تبھی تو وہاں سے نکلی ہو۔۔۔اور میں صرف تمہیں جیلس کروانا چاہتی تھی جس طرح میں ہوئی تھی۔۔۔آرزو نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہو گیا میں جیلس میرا خون کھول گیا ہے آرزو ابھی۔۔۔۔۔میں یہاں کوئی بدمزگی نہیں چاہتا اسی لئے بہتر یہی ہے تمھارے لیے کہ اُس سے سو گز کی دوری پر رہو۔۔۔ورنہ نہ اُسکا انجام اچھا ہو گا اور نہ تمہارا۔۔۔۔۔ارمان نے سخت لہجے میں تنبیہ کی تھی۔۔۔۔۔

آرزو نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ سمجھ گئی تھی ارمان کو کیسا لگ ہو گا۔۔۔۔

لیکن تم بھی اب مجھے کسی کے ساتھ ناچتے ہوئے نظر آئے نہ تو اپنی ان دونوں ٹانگوں سے محروم ہونے کے لئے تیار رہنا۔۔۔آرزو نے بھی اسی کے لہجے میں تنبیہ کی۔۔۔۔۔

ارمان مسکرا گیا تھا اُسکی بات پر۔۔۔۔۔

آرزو ابھی جاتی کہ ارمان نے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

کیا۔۔۔آرزو نے پلٹ کر سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

ارمان نے کچھ بھی بولے بنا اُس کے ہاتھ میں بلکل سیم اُس کی رنگ کی طرح رنگ پہنائی۔۔۔۔۔۔

اوہ ارمان تمہیں مل گئی تھی یہ رنگ۔۔۔ لیکن یہ تو مجھے گولڈ کی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔آرزو نے اپنے ہاتھ میں رنگ کو دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن غور کرنے پر اُسے لگا جیسے یہ رنگ گولڈ کی ہو۔۔۔۔۔

ہاں وہ والی مجھے نہیں ملی میں نے تمہارے لیے نئی بنوائی ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کے ہاتھ پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پر تمہیں اُسکا ڈیزائن کیسے پتہ چلا۔۔۔آرزو نے حیرت سے پوچھا کیونکہ بلکل ایک جیسی بنوائی تھی اُس نے۔۔۔۔

تم سے جڑی ہر چیز میرے دماغ میں حفظ ہو جاتی ہے۔۔۔۔یہ تو پھر بھی رنگ تھی۔۔۔ارمان نے شدت سے کہا تھا اُسکی بات پر آرزو نے سنجیدہ نظروں سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یہ بہت پیاری ہے لیکن یہ میں نہیں لے سکتی۔۔۔جب تم مجھے میرے محرم بن کر یہ پہناؤ گے تب میں یہ تحفہ قبول کرونگی۔۔۔آرزو نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔اُسکی آنکھوں میں صاف ارمان کے لئے محبت دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔۔۔

ارمان جو اُسکی پہلی بات پر غصّہ ہوا تھا اُسکی بات پوری ہونے پر مسکرا گیا۔۔۔۔

بہت جلد انشاءاللہ۔۔۔۔ارمان نے کے لہجے میں آرزو کے لئے شدت تھی۔۔۔آرزو نے رنگ نکال کر ارمان کے ہاتھ پر رکھی اور مسکرا کر پلٹ گئی۔۔۔۔

پیچھے ارمان بھی مسکرا گیا لیکن جلد ہی اُسکی مسکراہٹ سمٹی جب نبیل کی نظریں یاد آئی تو۔۔۔۔اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ نبیل ہی آرزو کا منگیتر ہے۔۔۔۔۔اور وہ اُسے اچھا مزا سکھانے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زویار نگ لے کر آئی تھی۔۔۔سب بروں کی موجودگی کی وجہ سے مہک اپنے اوپر ضبط رکھی ہوئی تھی ورنہ اُسکا دل چاہ رہا تھا فیضان کا ہنستا چہرہ اپنے ناخنوں سے خرچ ڈالے۔۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے پہلے مسکان نے ساحل کو انگوٹھی پہنائی دل تو رونے کا چاہ رہا تھا اُسے بھی شدت والا غصّہ آرہا تھا ساحل پر۔۔۔۔ساحل نے سرشاری سے مسکراتے ہوئے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے اُس کی رنگ فنگر میں انگوٹھی پہنائی تھی۔۔۔۔

مسکان کی دھڑکن تیز ہوئی تھی ساحل کے لمس سے۔۔۔ماتھے پر پسینہ چمکا تھا۔۔۔

سب نے تالیاں بجائی تھی ارمان آرزو اور زویا تینوں وہاں ہی موجود تھی۔۔۔کہ زویا کی نظر زین پر پڑی جو وائٹ کرتا شلوار پہنے ہاتھ میں فون تھامے اسٹیج پر آیا تھا۔۔۔۔

بیشک وہ حسین تھا کہ اس پر کسی کی بھی نظریں ٹھہر جائے۔۔۔۔سفید رنگت جو سفید رنگ کے کرتے میں اور دمک رہی تھی کالی آنکھیں کھڑی مغرور ناک۔۔۔عنابی لب۔۔۔۔اور یہ حسین مرد اُسکا تھا صرف اُسکا یہ احساس کتنا تقویت بخش تھا۔۔۔۔

زین نے آنکھوں سے زویا سے پوچھا تھا کہ اب صحیح ہے۔۔۔

جس پر زویا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا جس کا مطلب تھا اُسکی ناراضگی بھی دور ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

زین سر جھکا کر مسکرا گیا اور ایسے وہ زویا کو اتنا حسین لگا کہ زویا کا دل کیا وہ جا کر اُسکے گال پر اپنے لب رکھ دے۔۔۔۔

چھ چھ زویا۔۔۔کنٹرول کرو۔۔۔۔زویا نے اپنے خیالات کو جھٹکا۔۔۔۔

اور مہک کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

جس نے انتہائی سختی سے فیضان کا ہاتھ تھاما تھا جس کی وجہ سے اُسکے لمبے ناخن فیضان کے ہاتھ میں چبھ گئے تھے۔۔۔فیضان درد برداشت کرتا ہوا زبردستی کا مسکرایا۔۔۔۔

مہک نے مسکراہٹ لبوں پر سجاتے فیضان کی انگلی میں رنگ پہنائی تھی۔۔۔

پھر فیضان نے آنکھوں میں چمک لئے مہک کی طرف دیکھا تھا جو یہ سمجھ رہی تھی کہ فیضان ابھی کا بدلا لے گا۔۔۔۔

لیکن اُسکی توقع کے برعکس فیضان نے انتہائی نرمی سے اُسکا ہاتھ تھاما تھا اور اُسکی رنگ فنگر میں انگوٹھی پہنائی تھی۔۔۔اُسکی آنکھوں میں مہک کے لئے محبت چھلک رہی تھی جو بلکل نظرانداز نہیں کی جاسکتی تھی۔۔۔مہک کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔۔۔

دل سکون سے بھر گیا تھا جسے دل دیا تھا وہی اُس کے ماں باپ نے اُسکے لئے پسند کیا تھا۔۔۔۔۔

رسم کے بعد ساحل اور فیضان پر سے پیسے وارے گئے۔۔۔دعائیں دینے کے بعد سب بڑے اسٹیج سے اُتر گئے تھے اور کھانے کا دور چلا تھا جبکہ ساری نوجوان پارٹی اسٹیج پر ہی موجود تھی جہاں اُنکی تصویریں لی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیسا لگا سرپرائز۔۔۔۔ فیضان نے سامنے دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا تھا۔۔۔

اوہ تمھاری اس شکل کی طرح۔۔۔۔ مہک نے انتہائی پیار سے کہا اسکی بات پر فیضان نے مسکراتے ہوئے اپنی ویسٹ کوٹ صحیح کی تھی جب اُسکی اگلی بات پر اُس کا منہ بنا تھا۔۔۔۔

ایک دم واحیات۔۔۔۔ مہک نے دانت پیستے ہوئے کہا اور فیضان نے اُسکی طرف غصّہ سے دیکھا تھا ۔۔۔اور یہی منظر کیمرہ مین نے اپنے پاس کلک کیا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں نہیں پتہ فیضان تمہارے اس گھٹیاں مذاق کی وجہ سے میں کتنی بیسکون رہی ہو کتنی اذیت میں رہی ہو۔۔۔۔۔ تم کبھی اندازہ بھی نہیں لگا سکتے جب آپ کسی سے محبت کرو لیکن اسکو چھوڑ کر آپکو بیٹی ہونے کہا فرض نبھانا پڑے اپنے باپ کے فیصلے کو ترجیح دے کر اپنی محبت کو چھوڑنا پڑے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔ مہک کے لہجے میں نمی چمکی تھی۔۔۔

فیضان اُسکی بات پر اپنے لب بھینچ گیا تھا لیکن اُسکے اطراف پر کے اُسے اس سے محبت ہے وہ سرشار ہوا تھا۔۔۔دل میں گویا ایک سکون سا اُسکے بھر گیا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں میری جان کہ تُم پر کیا بیتی ہے لیکن سوچو اگر میں یہ سب نہیں کرتا تو جتنی آرام سے ابھی تُم نے اپنی محبت کا اطراف کیا ہے وہ کرتی۔۔۔ نہیں کبھی نہیں کرتی اتنا تو میں جانتا ہوں ۔۔۔فیضان کی بات وہ جو اسکو نم آنکھوں سمیت دیکھ رہی تھی اپنا سر جھکا گئی ہے۔۔۔۔ واقعی وہ اتنی آسانی سے کبھی نہیں مانتی۔۔۔ لیکن ابھی وہ خود بول گئی تھی۔۔۔۔۔

بہت بتمیز ہو تم۔۔۔مہک بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔۔۔

صرف تمہارے لئے۔۔۔۔فیضان نے دوبدو کہا۔۔۔

چپ کر جاؤ تم دونوں کیسے بیشرم دولہا دلہن ہو تُم۔۔۔بولے جا رہے ہو۔۔۔آرزو نے قمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کسی بڑی اماں کی طرح کہا۔۔۔

اوہ میڈم یہ نیا دور ہے یہاں یہ سب چلتا ہے۔۔ارمان نے اُسکے پاس اتے ہوئے کہا۔۔

آرزو نے ارمان کی بات پر منہ بنایا۔۔۔۔

آپ سے کسی نے پوچھا ہے۔۔۔۔آرزو کی بات پر وہ سب ہنس دیے۔۔۔۔۔

آپ نہ بھی پوچھے پھر بھی ہم آپکی ہر بات کا جواب دینے کا حق رکھتے ہے۔۔۔ارمان نے دلکشی سے کہا۔۔۔

اوہ۔۔۔فیضان اور ساحل نے کہا۔۔۔۔

زین فقط مسکرا گیا تھا۔۔۔اُسکی نظر تو زویا کے تھکے تھکے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

مسکان نے کچھ بھی نہیں بولا تھا ساحل کو اور ساحل بھی جانتا تھا ابھی وہ کوئی بات کرنے کی کنڈیشن میں نہیں ہے۔۔اسی لئے اُسے تنگ نہیں کیا۔۔۔وہ دونوں بھی ارمان اور آرزو کی نوک جھوک کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

آپو۔۔۔مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔زویا جو مسکان کے پاس بیٹھی اپنے اوپر دھڑکتے دل سے زین کی نظریں برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔۔حسن کے انے پر اُسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

اوہ میرا بچا میں کھلاتی ہو کھانا۔۔۔زویا نے پیار سے کہا سب ہی اس گولو مولو سے بچے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوئے موٹے کم کھایا کرو میری دوست کو تنگ نہیں کرو۔۔۔آرزو جو ہمیشہ سے حسن کے ساتھ لڑتی جھگڑتی تھی فوراً سے بولی۔۔۔۔

اوئے پتلی تم بھی کچھ کھایا پیا کرو یار کتنی پتلی ہو گئی ہو باہر دیہان سے جانا ایسا نہ ہو ہوا تمہیں اڑا کر لے جائے۔۔۔۔حسن کی بات پر سب کے قہقہہ گونجے کیونکہ آرزو کا سراپا پتلا تھا نازک سا۔۔۔۔

چپ کرو گے تم۔۔۔۔ارمان کو زور زور سے ہنستا دیکھ وہ تیز لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

جس پر ارمان چپ ہونے کے بجائے اور ہنسنے لگا۔۔۔

زویا نے زین کی طرف دیکھا تھا جو کسی کی کال انے پر ماتھے پر بل لئے حال سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

زویا حسن کے بلانے پر اُسکی طرف۔ متوجہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ شٹ۔۔۔ثنا جو گاڑی چلا رہی تھی سامنے سے اتے وجود کو دیکھ کر جلدی سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔سامنے پڑے وجود کو دیکھ کر ثنا جلدی سے اُسکی طرف بڑھی۔۔۔

عمیر۔۔۔۔ثنا نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

عمیر نے ثنا کی آواز پر جلدی سے سر اٹھایا۔۔۔۔۔

ثنا میری مدد کرو۔۔۔مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔عمیر نے جلدی سے کہا وہ بہت مشکل سے بھاگا تھا جیل سے۔۔۔۔ثنا اُسکی کلاس میں پڑھتی تھی اور دونوں کی ایک دوسرے سے کافی بات چیت تھی۔۔۔۔

ہاں لیکن یہ تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا ہے۔۔۔ثنا نے اُسکے ہاتھ کو دیکھ کر پوچھا جہاں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔اور چہرے پر بھی زخم تھے۔۔۔

سب بتاؤ گا۔۔۔ابھی یہاں سے چلو۔۔۔عمیر نے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔۔اور ثنا کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گیا تھا۔

ہیلو۔۔۔کون۔۔۔۔نیند میں ڈوبی آواز جیسے ہی ساحل کے کانوں میں پڑی اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

کون ہو بھائی اتنی رات کو فون کر رہے ہو۔۔۔مسکان نے موبائل کان سے ہٹا کر کوئی انجان نمبر دیکھ کر فون واپس کان پر لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ کا تازہ تازہ منگیتر بات کر رہا ہوں۔۔۔۔ساحل کی آواز سنتے ہی وہ کرنٹ کھاتے اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

فون کان سے ہٹائے ایک لمبی سانس لی۔۔۔۔

کہیں کیا کام تھا۔۔۔مسکان نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

اسکا سخت لہجہ محسوس کر کے وہ مسکرا گیا۔۔۔۔جانتا تھا غصے میں ہے محترمہ۔۔۔۔

کام یہ ہے کہ آپکے گھر کے سامنے کھڑا ہُوں ذرا نیچے آکر اپنا دیدارِ کروادے۔۔۔۔ساحل نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔

کیا۔۔۔آپ نیچے ہے۔۔۔۔نیچے کیا کر رہے ہیں۔۔۔اتنی سردی میں۔۔۔مسکان حیرت سے بولتی ہوئی کھڑی ہوئی اپنی چادر ڈھونڈنے کے لئے۔۔۔۔

اپنے محبوب کے دیدار کے لئے اتنا تو کر ہے سکتا ہُوں۔۔۔۔ساحل نے کہتے ساتھ گاڑی کے ہونٹ سے ٹیک لگائی۔۔۔۔

ساحل کے اس طرح سے بولنے پر مسکان کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آگئی۔۔۔

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

منگنی کے بعد سب ہی اپنے اپنے گھروں کی طرف چل دیئے تھے۔۔۔وہ بہت تھک گئی تھی اسی لئے اتے ساتھ فریش ہوتے ہی سو گئی تھی۔۔۔۔۔

آرام سے گیٹ کھولتے وہ باہر نکلی تھی جہاں سامنے ہی وہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کالی پینٹ شرٹ میں کھڑا تھا۔۔۔۔

باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوائیں اُسکے جسم سے ٹکراتی اُسکے جسم میں لرزش پیدا کر گئی تھی لیکن وہ بنا کیسی جرسی کے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

اُس سے دو قدم کی دوری پر وہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئی۔۔۔۔۔

اور ساحل چپ چاپ اُسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتا رہا جو گلی میں موجود لائیٹس کی روشنی سے صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

کہیں۔۔۔۔جب کچھ دیر تک وہ کچھ نہ بولا تو مسکان نے کہا اُسکی نظریں مسکان کو نروس کر رہی تھی۔۔۔۔

ناراض ہو۔۔۔۔۔ساحل نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ کھڑے کیا۔۔۔مسکان بھی اب ساحل کی طرح بونٹ پر ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔۔

جی۔۔۔کیا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔۔مسکان نے آسمان پر چمکتے تاروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بلکل ہونا چاہیئے تھا ناراض حق بنتا تھا تمہارا۔۔۔۔ساحل نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پتہ ہے اب میرا دل سکون میں ہے کہ میری محبت میرے نام سے منسوب ہو گئی ہے۔۔۔اور جلد وہ میری شریکِ حیات بھی بن جائے گی انشاءاللہ۔۔۔۔ساحل نے اُسکے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے ایک جذب سے کہا جو آنکھوں میں چمک لیے آسمان پر موجود تاروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جانتے ہے اب میں آپ سے بہت زیادہ ناراض ہو۔۔۔۔۔آپ اچھی طرح جانتے تھے کہ میں آپکے لئے کیا محسوس کرتی ہو۔۔۔۔اچھی طرح میرے دل کا حال میری آنکھوں میں چھپا راز جان گئے تھے پھر مجھ سے چھپایا کیوں۔۔۔۔مسکان نے اب بھی آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں دیکھنا چاہتا تھا تمھاری آنکھوں میں اپنے لئے ترپ مجھے کھو دینے کا احساس۔۔۔۔ساحل نے اُسکی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

دیکھ لی آپ نے تڑپ۔۔۔۔مسکان نے اُسکی طرف چہرہ موڑ کر کہا آنکھوں میں نمی بھی واضح ہو گئی تھی۔۔۔۔

آئی ایم سوری میں نہیں جانتا تھا یہ سرپرائز اتنا بھاری پر جائے گا میری جان۔۔۔ساحل نے اُسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ نہیں جانتے ساحل۔۔۔۔میں کیسا محسوس کر رہی تھی دیکھئے گا ایک دِن میں کہیں جا کر چھپ جاؤنگی جہاں آپ مجھے نہیں ڈھونڈ پائے گے ک۔۔پھر آپکو پتہ چلے گا تڑپتے کیسے ہے کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔مسکان نے ضدی لہجے میں کہا

ہش۔۔۔ایسا نہیں بولتے میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگا۔۔۔سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہو گا اج تو بول دیا ہے آئندہ ایسا نہ سوچنا اور نہ بولنا۔۔۔ائی سمجھ۔۔۔۔ساحل کے لہجے میں غصّہ تھا وہ مسکان کی اس بات سے تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔

مسکان نے ساحل کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹایا۔۔۔

اچھا نہ سوری۔۔۔۔ساحل نے مسکان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اپنے دونوں کان پکڑ کر بیچارگی سے کہا۔۔۔۔

اُسکے انداز پر مسکان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

آٹھ جائے ساحل بلکل بچے لگ رہے ہیں۔۔مسکان نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ساحل کو کہا جو اُسکا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

ساحل میں بہت خوش ہو۔۔۔مسکان نے اُسکے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بھی بہت خوش ہو۔۔۔ساحل نے اُسکے سر پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مانتا ہُوں تارے بہت حسین ہے لیکن میری موجودگی میں تمہیں خالی میری طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔۔۔ساحل نے چادر سے نکلتا اُسکا ہاتھ تھام کر اپنی پہنائی ہوئی انگھوٹھی سے کھیلتے شکوہ کن لہجہ میں کہا کیونکہ مسکان پھر سے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے ستارے بہت پسند ہے۔۔۔۔۔یہ جب رات کے وقت آسمان پر چمکتے ہے موتیوں کی ماند میرا دل چاہتا ہے میں انہیں اپنے ہاتھوں میں بھر لوں۔۔۔لیکن یہ نہ ممکن ہے۔۔۔۔مسکان نے آنکھوں میں چمک لیے کہا۔۔۔

اسکی بات پر ساحل بھی مسکرا گیا۔۔۔۔

آدھی رات کے پہر وہ دونوں سنسان سڑک پر گاڑی کی بونٹ سے ٹیک لگائے آسمان پر موجود ستاروں کو محویت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

پتہ نہیں کہاں پر ہے فون بھی نہیں اٹھا رہے۔۔۔۔زویا نے پریشانی سے زین کو فون کرتے ہوئے کہا جو حال میں کسی کی کال انے پر باہر گیا تھا اور اُسکے بعد سے دکھا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

زویا کو اب اُسکی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔اور وہ فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ابھی زویا اپنے بیڈ سے ٹیک لگائے لیٹی ہوئی تھی جب زین کا میسج آیا۔۔۔۔

زویا نہ جلدی سے میسج پڑھا۔۔۔۔

جاناں میں ٹھیک ہوں ایک ارجنٹ کام آ گیا تھا جس کی وجہ سے کراچی انا پڑا اپنا بہت سارا دیہان رکھنا۔۔۔میں بہت جلد تمھارے بابا سے بات کرونگا۔۔اس بات کی ٹینشن نہیں لینا۔۔۔۔۔۔

زین کا میسج پڑھ کر اُسے تسلی ہوئی تھی دل میں آیا پوچھ لے کہ کون سا ارجنٹ کام ہے لیکن پھر نہ پوچھنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔۔

اب تو بلکل بات نہیں کرونگی میں۔ان سے۔۔۔ایسے کوئی جاتا ہے کیا۔۔۔۔زویا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سونے کے لئے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

بابا لیکن اتنی جلدی پھوپھو نے بولا تھا میری پڑھائی مکمل ہونے تک وہ شادی کا نام تک نہیں لے گی۔۔۔۔آرزو نے اپنے بابا کی بات پر کہا۔۔۔۔

بیٹا ہمیں بھی یہی لگا تھا وہ نہیں بولے گی لیکن آج حال میں انہوں نے بول دیا کہ آرزو یہاں ہے تو ابھی نکاح ہی کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔آرزو کی والدہ نے کہا۔۔۔۔

پر مما اتنی جلدی میں تیار نہیں ہوں۔۔۔آرزو نے بے بسی سے کہا۔۔۔

بیٹا صرف نکاح ہی ہے ابھی رخصتی نہیں کر رہے اپکی وہ آپکی شادی کے بعد ہی ہو گی۔۔۔اپنے بابا کی بات نہیں مانے گی آپ۔۔۔۔آرزو کے والد صاحب نے پیار سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بابا۔۔۔رضامندی دیتے ہوئے آرزو کا دل کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا ارمان کا ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے پردوں پر لہرایا۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا میری بیٹی کبھی مجھے منع نہیں کرے گی۔۔۔۔آرزو کے والد نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شفقت سے کہا۔۔۔

آرزو نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔جن کی آنکھیں نم تھی وہ اپنی جان سے پیاری اولاد کی شادی نبیل سے کرنے پر خوش نہیں تھی لیکن شوہر اور نند کے آگے مجبور تھی۔۔۔۔۔

والد صاحب کے نکلتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔پیچھے اُسکی والدہ اُسکی پشت کو تکتی رہ گئی۔۔۔۔۔

آرزو نے کمرے میں آکر جلدی سے موبائل اٹھا کر ارمان کا نمبر ملایا تھا۔۔۔لیکن آگے سے فون بند تھا۔۔۔۔

وہ پھر بھی روتے ہوئے فون پر فون ملائی جارہی تھی لیکن ہر بار فون بند بتایا جارہا تھا۔۔۔

پلیز ارمان فون اٹھالو ورنہ ہماری محبت ادھوری رہ جائے گی میں کیسے کسی اور سے نکاح کرونگی تم نے کہا تھا تم کچھ نہ کچھ کرکے یہ منگنی تروادوگے لیکن یہاں تو نکاح ہورہا ہے۔۔۔پلیز کچھ کرو پلیز

۔۔۔۔یہ اللہ میں کیسے کرونگی یہ نکاح۔۔۔میں نہیں کرسکتی مجھ میں ہمت نہیں اپنی محبت کو چھوڑنے کی پلیز کوئی راہ نکال تو۔۔سچے دلوں کو ملوادیتا ہے میرے مالک مجھے میری محبت سے ملوا دے۔۔۔یہ نکاح رک جائے کسی طرح سے میرے مالک۔۔۔۔۔

ہچکیاں بھرتے وجود کے ساتھ بولتی ہوئی وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔اپنے باپ کے سامنے بول توائی تھی لیکن اندر سے اُسکی ہمت ختم ہورہی تھی۔۔۔وہ ارمان سے محبت کرتی تھی پھر کیسے وہ یہ نکاح کرلیتی جب وہ اپنے دل اور جسم وجان کا مالک ارمان کو سمجھ بیٹھی تھی تو کیسے کسی دوسرے وجود کو اپنے نکاح میں قبول کرسکتی تھی۔۔۔۔۔

ساری رات اُس نے اللہ کے آگے گڑگڑاتے ہوئے گزاری تھی روتے بلکتے ہوئے نکاح رک جانے کی دعائیں کی تھی ارمان کو اُسکا نصیب بنانے کی دعا کی تھی۔۔۔۔وہ ارمان کا نمبر بھی ملا کر دیکھ چکی تھی لیکن اُسکا نمبر پوری رات بند رہا تھا ایسے میں وہ صرف اپنے اللہ کے سامنے ہی اپنے دل کا حال بیان کرکے اسی سے مدد مانگ سکتی تھی جو وہ مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

روتے روتے وہ جائے نماز پر ہی سو گئی تھی۔۔۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تب آرزو کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔۔

آجائے۔۔۔آرزو نے رونے کے باعث بھاری ہوتی آواز میں کہا۔۔۔

والدہ کے اندر آنے پر اُس نے جائے نماز اٹھائیں تھی۔۔۔۔

آرزو کی سرخ سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر اُنھیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ساری رات روتی رہی ہیں

۔۔۔۔۔۔

بیٹا آج مسکان اور مہک کے گھر دعوت میں جانا ہے تیار ہو جانا۔۔۔انہوں نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔جس پر آرزو نے اسپاٹ چہرے کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اللہ پر یقین رکھو جو تمھارے حق میں بہتر نہیں ہو گا وہ تمھارے ساتھ نہیں ہو گا۔۔۔والدہ نے آرزو کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

اُنکی بات سمجھ کر آرزو نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔لیکن سینے میں موجود دل تو جیسے تڑپ رہا تھا بس ایک ہی دعا تھی کسی نہ کسی طرح یہ نکاح ختم رک جائے۔۔۔۔۔

چلو جلدی سے تیاری شروع کرو۔۔۔دوپہر تک نکلنا ہے ہمیں گیارہ تو بج ہی گئے ہے۔۔۔والدہ بولتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

آرزو نے ایک گہری سانس لی۔۔۔ایک نظر موبائل کو دیکھا جہاں ارمان کا کوئی میسج کوئی کال نہیں تھی۔۔۔۔

سر جھٹکتی وہ الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔۔وہ رات بھر اتنا روئی تھی کہ اب آنسو تک سوکھ گئے تھے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

یہ کیسے ہو سکتا ہے مطلب۔۔ابھی اتنی جلدی۔۔۔۔زویا نے حیرت سے اُن تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی میں کیا کروں۔۔۔۔بابا کو ہاں کر چکی ہو لیکن میں یہ نکاح نہیں کر سکتی ۔۔۔آرزو نے نم آواز میں کہا۔۔۔مہک نے اٹھ کر جلدی سے اسکو گلے سے لگایا۔۔۔۔

مجھے تو انتہائی نفرت ہے اُس نبیل سے بلکل بھی اچھا انسان نہیں لگتا۔۔۔اُسکی نظریں دیکھی ہے تم لوگوں نے۔۔۔۔مسکان نے نفرت سے کہا۔۔۔۔

بس چپ ہو جاؤ آرزو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ہم کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکال لے گے۔۔۔لیکن یہ نکاح نہیں ہونے دے گے۔۔۔۔زویا نے آرزو کے روتے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آرزو نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

اور اگر ارمان کو پتہ چل گیا تو۔۔۔ مہک نے خدشہ بیان کیا۔۔۔

اُسے کیا پتہ چلے گا کل رات سے میں اُسے فون کر رہی ہو لیکن ان جناب کہ فون ہی بند ہے۔۔۔ آرزو نے غصّہ آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ بتا چُکی تھی تینوں کو کہ وہ ارمان سے محبت کرتی ہے اور ارمان بھی۔۔۔

یہی حال زین کا ہے۔۔۔ کل بنا بتائے کراچی چلے گئے اتنی کالز کی میں نے لیکن نہیں اٹھائیں اور آخر میں جناب نے میسج کر دیا میں کراچی میں ہو فکر مت کرو۔۔۔۔۔

بندہ کوئی پوچھے جا کر کے بھلا یہ کوئی بات ہوئی۔۔۔۔ زویا نے ایک ہی سانس میں بولتے اپنی بھڑاس نکالی۔۔۔۔۔۔

جب اُسکی نظر اُن تینوں پر پڑی جو مسکرا کر اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب غصّہ آجاتا ہے۔۔۔ زویا نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں آجاتا ہے۔۔۔ مہک نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

اب اسکا کیا کرے۔۔۔ مسکان نے آرزو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو سوجی آنکھیں لئے اُنکے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔

میں تم لوگوں کو ایک بات بتاؤں مجھے نہ کبھی کبھی لگتا ہے نبیل وہ ہے نہیں جو وہ دکھتا ہے اور جو وہ ہے وہ دکھتا نہیں ہے۔۔۔۔مہک نے کہا۔۔

کچھ تو گڑ بڑ مجھے بھی لگتی ہے۔۔پتہ کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔زویا کے کہنے پر اُن تینوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔اور تیار ہونے کو بڑھ گئی کیونکہ ساحل اور فیضان کی فیملی کو بھی انوایٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

سب بڑے اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھے آپس میں باتوں میں مصروف تھے اور وہ تینوں پہلو پر پہلو بدلے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

سب کے سامنے سے اٹھ کر جا بھی نہیں سکتے تھے اور دل تھا کہ ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔سلام کی آواز پر سب آرزو کی طرف متوجہ ہوئے جو ہاتھ میں جوس کی ٹرے پکڑے جامنی رنگ کے شلوار قمیض میں ریشمی دوپٹہ سینے پر پھیلائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

ارمان کی نظروں نے اُس کا گہرا جائزہ لیا تھا اُسکی آنکھوں میں موجود سرخی وہ بھانپ گیا تھا۔۔۔

آرزو نے ایک بھی نظر ارمان کو نہیں دیکھا تھا اور خاموشی سے سب کو جوس سرو کرنا شروع کیا تھا

بھائی صاحب پھر کب ہے نکاح۔۔۔زویا کی والدہ نے آرزو کے والد سے پوچھا۔۔۔

اُنکی بات پر آرزو کے ہاتھ کانپے اُس نے چوڑ نظروں سے ارمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو نہ سمجھی سے آرزو کے والد کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

بس کل ہے سادگی سے نکاح آرزو کا اور آپ سب نے لازمی انا ہے۔۔۔آرزو کے والد نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔

آرزو جواب ارمان کو جوس دے رہی تھی۔۔۔انکی بات پر اُس کا ہاتھ کانپا اور جوس چھلک کر ارمان کے کرتے پر گرا۔۔۔۔

ارمان نے جیسے ہی یہ لفظ سنے آرزو کے ہاتھ سے جوس لیتے ہاتھ کی گرفت کمزور ہوئی۔۔۔اُس نے بے یقین آنکھوں سے آرزو کی طرف دیکھا تھا جس کے ہاتھ سے جوس کا گلاس چھلک کر اُس کے اوپر گر گیا تھا۔۔۔۔۔

جاؤبیٹاارمان کو واشروم کی طرف لے جاؤ جلدی سے یہ صاف کر لو بیٹا ورنہ دھبہ پڑ جائے گا۔۔۔۔مسکان کی والدہ کی بات پر آرزو نے ایک نظر ارمان کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر دھڑکتے دل سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

فیضان اور ساحل بھی خاموشی اور حیرانی سے ارمان کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

چلے۔۔۔آرزو نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

ارمان تیز قدم لیتا ڈرائنگ روم سے نکلا تھا۔۔۔

اس طرف۔۔۔آرزو نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ارمان نے چاروں طرف محتاط انداز میں دیکھا اور آرزو کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لے کر کمرے میں داخل ہوتے دروازہ بند کرتے اُسے دروازے سے لگایا تھا۔۔۔۔

کیا سن رہا ہوں میں یہ۔۔۔ارمان نے آرزو کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے سخت آواز میں کہا۔۔۔

اُسکی بات پر آرزو نے اپنی نم ہوتی انکھیں اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہی جو تم نے سنا ہے نکاح ہے میرا نب۔۔۔۔۔۔۔

شٹ آپ۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔نام بھی مت لینا اُس انسان کا آرزو ورنہ پھر جو میں کروں گا وہ تم برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔

ارمان نے زور سے دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کرو گے تم۔۔ہاں کیا کرو گے۔۔۔۔کرو جو کرنا ہے سامنے ہُوں تمہارے۔۔۔رات سے اتنا کچھ کر تو رہی ہوں برداشت تو اب بھی کر لو نگی۔۔ کتنی کالز کی میں نے تمہیں۔۔۔لیکن تم نے نہیں اٹھائیں۔۔۔تم نے کیا کہا تھا ختم کرواڈونگے یہ منگنی تو کیوں ختم نہیں کروائی۔۔۔۔نکاح ہو جائے گا میرا۔اور ہو جاؤ گی میں کسی اور کے نام میرے تن من ہر چیز کا وہ حقدار بن جائے۔۔۔یہ ۔۔سب۔کیسے۔۔۔کیسے برداشت کرو نگی میں ارمان کیسے۔۔۔۔پلیز کچھ کرو۔ تمہیں ہماری محبت کا واسطہ ارمان۔۔۔ہماری محبت کو بچالو۔۔۔۔۔آرزو غصے سے بولتے آخر میں روتی ہوئی ارمان کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی۔۔۔۔

ارمان نے اُسے شدت سے روتے دیکھ ضبط سے اپنی آنکھیں مینچی تھی۔۔۔اور اپنا حصار اُسکے گرد قائم کیا۔۔۔۔

کچھ سوچتے اُس نے یہ فیصلہ لیا تھا۔۔۔

مجھ پر بھروسہ ہے تمہیں۔۔۔ارمان نے آرزو کے سر پر اپنی تھوڑی رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

آرزو نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

چلو میرے ساتھ پھر۔۔۔ارمان نے آرزو کا ہاتھ پکڑ کر کہا اُسکی بات پر آرزو نے حیرت سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

کہاں۔۔۔آرزو نے پوچھا۔۔۔

بس مجھ پر بھروسہ رکھو آرزو۔۔۔میں اپنی محبت کو نہیں کھو سکتا۔۔مجھے یہ قدم اٹھانا ہی پڑے گا۔۔۔ارمان نے اُسکو اپنی جگہ سے نے ہلتے دیکھ بے بسی سے کہا۔۔

کیسا قدم ارمان۔۔۔میں۔۔۔میں ایسا کچھ نہیں کرو نگی۔جس سے میرے بابا مجھ سے بدگماں ہو جائے۔آرزو نے غصے سے کہا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

پھر کیا چاہتی ہو۔۔۔ تمہیں اپنے سامنے کسی اور کہ ہوتا دیکھ لو۔۔۔اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔ارمان غصے کی زیادتی سے چیخا تھا۔۔۔۔۔

ارمان پلیز کوئی اور طریقہ بھی تو ہو گا نا۔۔۔یہ صحیح نہیں ہے۔۔۔آرزو نے اُسکا بازو اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا۔۔

ارمان نے ایک نظر کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھا اور پھر ایک لمبی سانس بھرتے۔۔۔۔آرزو کی طرف۔۔۔۔

ایسے تو ایسے ہی ٹھیک۔۔۔ارمان نے بولتے ہوئے آرزو کی گردن کی مخصوص نس دبائیں اور آرزو جو اُسکی طرف حیرت سے دیکھ رہی تھی بے ہوش ہوتی ارمان کے کندھے پر گری۔۔۔

کھڑکی۔۔۔کافی بڑی تھی جس میں سے آسانی سے باہر نکلا جا سکتا تھا گارڈن پار کر کے وہ آسانی سے میں گیٹ سے نکل جاتا۔۔۔اور کسی کو کچھ پتہ بھی نہیں چلتا۔۔۔

ارمان نے آرزو کے بے ہوش وجود کو اپنی باہوں میں بھرا اور کھڑکی کے ذریعے۔۔۔گارڈن میں نکلا۔۔۔

لیکن گیٹ پڑ چوکیدار کو دیکھتے اُسکے قدم رکے تھے۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں صاحب۔۔۔چوکیدار نے فکر مندی سے پوچھا وہ آرزو کو جانتا تھا بچپن سے یہاں اتی جاتی رہتی تھی لیکن اُسکا بیہوش وجود ارمان کی گود میں دیکھ کر اُسے عجیب لگا تھا۔۔۔

وہ بابا آرزو کی طبیعت خراب ہو گئی ہے یہ بے ہوش ہو گئیں ہے اور اسے جلدی سے ڈاکٹر کی طرف لے کر جانا ہے۔۔۔آپ گھر میں کسی کو نہیں بتایئے گا گھر میں دعوت ہے نہ سب پریشان ہو جائے گے اور ایسے اچھا نہیں لگتا۔۔۔یکدم زویا نے آکر چوکیدار کو دیکھ کر اپنے ازلی نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے زویا بٹیا۔۔۔چوکیدار نے کہا اور دروازہ کھولا۔۔۔

ارمان تو بس حیرت سے زویا کی طرف دیکھ رہا تھا جب زویا کی آواز پر ہوش میں ایا۔۔

ارمان چلو بھی۔۔۔زویا نے اُسے ایک جگہ بت بنے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

ارمان تیز قدموں سے باہر بڑھا۔۔۔اپنی گاڑی میں آکر آرزو کے وجود کو گاڑی کی پچھلی نشست پر لیٹا کر زویا کی طرف بڑھا جو تیز اور غصے بھری نظروں سے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ بھابھی۔۔۔ارمان کو سمجھ نہ ایا کیا بولے۔۔۔۔

نکاح کرنے لے کر جا رہا تھا بھابھی۔۔۔یہ بولنا چاہتے ہو نہ۔۔۔زویا نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر ارمان کا سر جھک گیا تھا۔۔۔۔

سر اٹھاؤ۔۔۔زویا نے سختی سے کہا ارمان نے کسی بچے کی طرح سر اٹھایا لیکن نظریں ابھی بھی نیچے ہی تھی۔۔۔۔

زویا کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں اب۔۔۔اور لے کر چلو نکاح کے لئے شرم نہیں ائی تھی تمہیں اپنے نکاح میں اپنی بھابھی کو ہی نہیں بلا رہے تھے۔۔۔۔زویا کی بات پر ارمان نے حیرت سے اُسکی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔

کیا صرف میں ہی نہیں وہ دونوں بھی جانتی ہے سب وہ دیکھو۔۔۔زویا نے ارمان کی حیرت زدہ آنکھوں کو دیکھتے گھر کی طرف اشارہ کیا جہاں پر مسکان اور مہک کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نبیل اچھا لڑکا بلکل نہیں ہے انفیکٹ وہ ایک نمبر کا ڈیش انسان ہے۔۔۔اور اُسکی سچائی جاننے کے لئے ہم نے پلین بنایا ہوا ہے۔۔۔اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں آرزو ایک ایسے انسان کے نکاح میں آئے جو اُس سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔۔۔جانتی ہو جو کر رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہے لیکن کیا کر سکتے ہیں اب۔۔۔۔۔زویا کے کہنے پر ارمان کی آنکھیں خوشی سے چمکی۔۔۔

بھابھی میں سب کچھ ٹھیک کر دونگا بس ایک بار آرزو کو اپنے نکاح میں لے لوں تاکہ پھر مجھے اُس کو کھونے کا کوئی خوف نہ ہو۔۔۔۔۔ارمان نے زویا کو یقین دلایا۔۔۔۔زویا نے اثبات میں سر ہلایا اور آرزو کے پاس پچھلی نشست پر بیٹھ گئی۔۔۔

ارمان نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سمنبھالی۔۔۔۔

جانا کہاں ہے۔۔۔زویا نے ارمان کو ڈرائیونگ کرتے دیکھ پوچھا۔۔۔۔

کسی مسجد میں۔۔۔۔ارمان کے جواب پر زویا نے اسکو جن نظروں سے دیکھا تھا وہ ارمان کے گلے میں گلٹی ابھار گئی تھی۔۔۔

ہاں اور وہاں پر آرزو کے بے ہوش وجود کو دیکھ سب لوگ یہ سمجھے گے کہ ہم نے بیچاری کو زبردستی اغوا کر کے نکاح کرنے لے کر آئے ہیں خود تو جیل میں جاؤنگے ساتھ میں مجھے بھی لے کر جاؤنگے۔۔۔۔زویا کے بولنے پر ارمان نے مسکرانے کی سعی کرتے۔۔۔زین کو فون ملایا کیونکہ اب وہی کوئی راستہ نکال سکتا تھا۔۔۔

ارمان گاڑی چلا رہا تھا اسی لئے فون اسپیکر پر ڈال دیا۔۔

ہیلو۔۔۔زین کی بھاری گھمبیر آواز گونجی۔۔۔۔زویا کی دل کی دھڑکن بڑھی تھی اُسکی آواز سن کر رگوں میں سکون سا دور گیا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔زین۔۔۔یار ایک مدد چاہیئے۔۔۔۔ارمان نے کان کی لو مسلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہول۔۔۔زین جو پریشان سا ابھی پولیس اسٹیشن سے نکلا تھا کیونکہ عمیر کے بھاگ جانے کی اطلاع اُسے مل گئی تھی ارمان کے اس طرح بولنے پر اسکو عجیب لگا۔۔۔۔

میں نکاح کر رہا ہوں آرزو سے۔۔۔لیکن یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔مسجد لے کر جا نہیں سکتا ۔۔۔۔اب تو کوئی راہ نکال۔۔۔۔ارمان ایسے اپنے نکاح کی بات بتا رہا تھا جیسے کوئی نظم سنا رہا ہو۔۔۔۔

دماغ تو ٹھیک ہے تیرا کیا فضول ترین کام کر رہا ہے۔۔۔میں نہیں کرنے والا تیری کوئی مدد اور آرزو کو فوراً سے گھر چھوڑ کر آ۔۔۔زین کا دماغ ہی گھوم گیا تھا ارمان کی بات پر۔۔۔

واہ واہ۔۔۔اپنی باری کیسے کسی پروفیشنل اغوا کار کی طرح مجھے اغوا کر کے نکاح کیا تھا۔اور اب جب ارمان کی باری آ رہی ہے تو بڑے شریف بن رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

زویا جو اتنی دیر سے اپنا غصّہ ضبط کر رہی تھی فون اٹھا کر زین کو اچھی طرح سے سنا دیا۔۔

زویا کی آواز اور الفاظ پر ارمان کے لبوں کو مسکان نے چھوا۔۔۔جبکہ زین حیرت زدہ سا ہو گیا تھا ۔۔۔۔۔

زویا تم بھی ہو ارمان کے ساتھ۔۔۔زین نے حیرت سے پوچھا۔۔

ہاں۔۔کیونکہ یہاں میری دوست کی زندگی کا سوال ہے۔۔۔اور جلدی سے کوئی بندوبست کرے۔۔۔زویا نے حکم دیا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کرتا ہوں میں۔۔ارمان کو فون دو۔۔۔زین نے مسکراتے ہوئے کہا وہ اُس پر بیویوں والا حکم چلا رہی تھی۔۔۔

زویا نے کچھ بھی بولے بنا فون ارمان کی طرف بڑھا دیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ارمان نے فون واپس اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کھوتے گھدے۔۔۔میری بیوی کو ان سب میں شامل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔زین نے ارمان کے ہیلو بولنے پر غصے سے کہا۔۔۔

سن رہی ہوں میں۔۔۔زین کی بات پر زویا نے کہا جس پر زین اپنے لب دانت تلے دبا گیا۔۔۔

میں کچھ اور بول رہا تھا۔۔۔زین نے فوراً سے بات بدلی۔۔۔

ارمان کی بتیسی اندر نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔زویا نے بھی اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔

ایک دوست کے فلیٹ کی لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں وہاں جاؤ۔۔۔اتا ہوں میں۔۔۔اور میرے انے سے پہلے کچھ بھی مت کرنا۔۔۔زین کا دل چاہ رہا تھا ابھی ارمان سامنے ہوتا اور وُہ اُسکا گلا دبا دیتا۔۔۔ضبط سے بولا۔۔۔۔۔

بیگم صاحبہ ناراض ہے شاید۔۔۔زین نے فون اپنا ہٹیلی پر مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔حال میں اُسے فون ایا تھا جس میں اُسے عمیر کے جیل سے بھاگ جانے کی خبر ملی تھی وہ فوراً سے کراچی کے لئے نکلا تھا۔۔۔

کیونکہ اُسے معلوم تھا عمیر اتنی آسانی سے خاموش نہیں بیٹھے گا وہ ضرور زویا یہ اُسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔۔۔وہ خود پر تو سب کچھ برداشت کر سکتا تھا لیکن زویا کو اتنی سی انچ نہیں لگنے دے سکتا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ اٹھ کیوں نہیں رہی۔۔۔زویا نے آرزو کے بے ہوش وجود کو دیکھتے ہوئے ارمان سے پوچھا جو دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا اُن لوگوں کو اس فلیٹ میں اے ہوئے فلیٹ کے باہر ہی ایک لڑکا چابی پکڑا کر جا چکا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں بھابھی۔۔۔اب تو ارمان کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی آرزو اب تک ہوش میں نہیں ائی تھی۔۔۔۔

زویا آرزو کے نزدیک ہی بیٹھ گئی۔۔۔جب آرزو نے اپنی ہلکی ہلکی سی آنکھیں کھولی۔۔۔۔

آنکھیں کھولتے ہی خود کو انجان جگہ پر دیکھتے وہ جھٹکے سے آٹھ بیٹھی۔۔۔نظر برابر میں بیٹھی زویا پر پڑی تو حیرانی بڑھی۔۔۔زویا سے ہوتے ہی نظر ارمان پر پڑی۔۔۔۔

کہاں پر ہوں میں اور زویا تم۔۔۔۔آرزو نے زویا کی طرف دیکھتے غصے سے کہا۔۔۔۔

آرزو میری بات سنو۔۔۔۔زویا کو پتہ تھا وہ غصّہ کرے گی۔۔۔اسی لیے آرام سے بولی۔۔۔

کیا سنو میں یہ مجھے بیہوش کر کے یہاں لے ایا ہے میں نے بولا بھی تھا کہ میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاو گی جس سے بابا کی عزت خراب ہو۔۔۔مجھے یہ بتاؤ تم اسکے ساتھ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔آرزو اپے سے باہر ہوتی چیخی تھی۔۔۔۔

آرزو میں سمجھاتی ہو تُم آرام سے میری بات تو سنو۔۔۔زویا نے اُسے سمنبھالنا چاہا۔۔۔۔

کیا سنو ہاں میں کیا سنو۔۔۔پتہ نہیں بابا کیا سوچے گے میرے بارے میں۔۔میری غلطی ہے ۔سب مجھے محبت کرنی ہی نہیں چاہیئے تھی نہ محبت کرتی نہ مجھے اتنی تکلیف جھیلنی پڑتی۔۔۔۔آرزو کی آواز رندھ گئی۔۔

اسکی بات سن کر ارمان غصے سے باہر نکل گیا تھا وہ کیوں بات نہیں سمجھ رہی تھی۔۔۔

چپ کرو تُم۔۔بہت بول لیا اور بہت سن لیا میں نے۔۔۔اتنی سی بات ہے جو تمھاری سمجھ میں بلکل نہیں آرہی۔۔۔۔ساری زندگی کسی درندے کے ساتھ گزار کر تم اپنے بابا کو اُن کے فیصلے پر ساری زندگی پچھتاوا محسوس کروانا چاہتی ہوں۔۔۔بتاؤ۔۔۔کیسے تم ایک ایسے انسان سے محبت کرنے کو غلطی کہہ سکتی ہو جو تم سے شدت سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔بتاؤ مجھے۔۔۔۔

زویا نے آرزو کے بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا کرو میں زویا۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔آرزو نے روتے ہوئے زویا سے لپٹ کر کہا۔۔۔۔

بھروسہ رکھو اپنے پیار پر اللہ پر سب کچھ صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔میں مانتی ہوں یہ بات جاننے کے بعد انکل تھوڑا بہت غصّہ کرے گے لیکن جب تمہیں خوش دیکھے گے ارمان کے ساتھ تو صحیح

ہو جائے گے وہ لیکن خود سوچوں جب تمہیں نبیل کے ساتھ ایک گھٹن زدہ رشتے میں بندھا دیکھے گے تو پل پل اپنے فیصلے پر پچھتاوا محسوس کرے گے۔۔۔۔۔

زویا نے آرزو کی قمر سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

اب چپ کرو یار۔۔۔۔۔دیکھو تم نے ارمان کو بھی غصّہ ڈلا دیا۔۔۔زویا نے اُسکا چہرہ صاف کرتے پیار سے کہا۔۔۔۔

زویا کی بات پر آرزو کو بھی ارمان کا غصّہ سے بھرا چہرہ یاد آیا تو پورے وجود میں سنسنی سی دور گئی۔۔۔۔۔۔

باہر سے آنے والی آوازوں پر وہ سمجھ گئی تھی کہ زین آگیا ہے۔۔۔۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد ہی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

آجائے۔۔۔زویا کے بولنے پر زین اور مولوی صاحب اندر آئے تھے زویا نے ایک نظر زین کو دیکھا جو بلیو رنگ کی شرٹ اور کالی پینٹ میں تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔۔۔زین نے بھی ایک گہری نظر زویا پر ڈالی تھی جو سفید رنگ کی شورٹ فروک اور پاجامہ میں سفید دوپٹہ سر پر لئے انتہائی پیاری اور سادہ لگ رہی تھی۔۔۔۔

نکاح شروع ہوا تو آرزو نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے زویا کا ہاتھ تھام لیا تھا نکاح کے بعد زین نے آرزو کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔۔

تم بیٹھو میری جان میں پانی لے کر آتی ہوں تمہارے لئے۔۔۔زویا نے آرزو سے کہا اور کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

سامنے ہی کچن تھا جہاں وہ بڑھ گئی۔۔۔ارمان اور زین مولوی اور باقی سب کو باہر چھوڑ کر آئے تو اُنکی نظر زویا پر گئی جو کچن میں موجود تھی مطلب آرزو اکیلی تھی ارمان جلدی سے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور زین نے اپنے قدم اپنی روٹھی ہوئی بیوی کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

قدموں کی آہٹ پر زویا نے پلٹ کر دیکھا اور زین کو اپنے پیچھے دیکھ وہ گلاس لے کر آگے بڑھنے لگی جب زین نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسکی قمر پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے نزدیک کیا۔۔

چھوڑے مجھے آرزو کو پانی دینے جانا ہے۔۔۔زویا نے اُسکے چہرے پر سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ابھی ارمان گیا ہوا ہے کمرے میں کیوں جا کر انکے اسپشل مومنٹ خراب کرنا ہے۔۔۔زین نے زویا کی نّاک سے اپنی ناک مس کرتے ہوئے کہا۔۔۔کل پورا دِن وہ عمیر کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا ابھی زویا کا وجود اپنے حصار میں محسوس کر کے جیسے اُسکی تھکن اُتر گئی تھی۔۔۔۔۔

زویا اُسکی حرکت پر فوراً سے لال ہوئی۔۔۔لیکن اُسے زین کے جسم سے گرمائش اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔شاید زین کو بخار تھا پل میں ساری ناراضگی دور ہوئی تھی۔۔۔

زین آپکو بخار ہے۔۔۔زویا نے فوراً سے زین کے ماتھے اور گردن کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔

خود ہی اندازہ لگالو تم سے ایک دن کی دوری کی وجہ سے بخار چڑھ گیا ہے مجھے۔۔۔۔۔زین نے اُسکا ہاتھ اپنے لبوں سے چومتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ نے دوائی لی ہے اتنا ٹیمپریچر ہے آپکو۔۔۔حد کرتے ہی اپنی ذرا سی فکر نہیں ہے آپکو اور یہ آنکھیں بھی لال ہو رہی ہے سوئے نہیں ہے نہ آپ ساری رات کو۔۔۔زویا نے فکر مندی سے اُسکی لال ہوتی آنکھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم ہو نہ میری فکر کرنے کے لئے پھر مجھے کیوں کرنی اپنی فکر۔۔۔زین نے کندھے اچکا کر کہا ۔۔۔زویا کے گلابی ہلتے لب اُسکا ضبط آزما رہے تھے۔۔۔

لیکن زین۔۔۔زویا کے الفاظ اُس کے حلق میں ہی اٹک گئے زین نے اپنے دہکتے لب زویا کے لبوں پر رکھے اُس کی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کی۔۔۔۔

زین کے نرم لمس کو اپنے لبوں پر محسوس کر کے زویا نے اسکی گردن کے گرد اپنے ہاتھ باندھے اور زین کی شدت میں اُسکا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔

زویا کی پیش قدمی پر زین نے سرشار ہوتے ازویا کے لبوں پر اپنی شدت میں اضافہ کیا۔۔۔

دونوں وجود آس پاس کی چیزوں کو نظرانداز کیے ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے۔۔۔زویا کی سانس بند ہونے لگی تو اس نے زین کے سینے سے شرٹ اپنی مٹھی میں بھر کر کھینچی۔۔۔۔

جس پر زین نے اُسکے لبوں کو آزاد کیا۔۔دونوں کی بہکتی سانسیں خالی فلیٹ میں گونج رہی تھی۔۔۔

زین نے زویا کے لال ہوتے بھیگے لبوں پر اپنی انگلی رگڑی اور بے خود ہوتا زویا کی گردن پر جھک آیا

زویا جو اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی اپنی گردن پر سفر کرتے زین کے دہکتے لبوں کا لمس محسوس کیے زین کے کندھے پر اپنی گرفت مضبوط کر گئی۔۔۔۔۔۔

زین۔۔۔زویا نے زین کے کندھے کو ہلاتے اُسے دور کرنا چاہا۔۔۔

زین۔۔۔کوئی۔۔کوئی آجائے گا۔۔۔زویا نے اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سمنبھالتے ہوئے زین کو دور کرنا چاہا۔۔۔

زین نے زویا کی گردن میں گہرا سانس لیتے اُسکی خوشبو اپنے وجود میں بسائی۔۔۔اور دور ہوا۔۔۔۔نظر زویا کے خون چھلکاتے چہرے کو دیکھ کر شدت سے اپنے لب زویا کے ماتھے پر رکھے۔۔۔۔۔

زویا نے اپنی آنکھیں بند کئے زین کے لمس کو محسوس کیا۔۔۔

زین۔۔۔مجھے نہ بہت عجیب سا لگ رہا ہے۔۔۔جیسے ہم۔۔جیسے آپ اور میں دور ہو جائے گے ۔۔۔زویا نے زین کے سینے پر سر رکھے اپنے دل کے خدشات بتائے ۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا جاناں ہم دونوں کبھی الگ نہیں ہونگے۔۔۔زین نے اُسکے گرد حصار مضبوط کر کے کہا۔۔۔جیسے اُسکو اپنے سینے میں محفوظ کر لیں گا۔۔۔

زویا نے زین کہ دل کے مقام پر اپنے لب رکھ کر سکوں سے آنکھیں موند گئی۔۔۔
اسکے عمل سے زین کے لبوں پر مسکراہٹ ٹھہر گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد زویا نے اچانک سے زین کے سینے سے سر اٹھایا۔۔۔

تھک گئے ہونگے نہ آپ کھڑے کھڑے۔۔۔زویا نے پوچھا۔۔۔وہ تقریباً دو گھنٹے کی ڈرائیونگ کر کے ایا تھا اوپر سے بخار۔۔۔۔

نہیں میں تو ساری زندگی کھڑا رہ سکتا ہوں شرط یہ ہے کہ تم میرے سینے پر ایسے ہی سر رکھے کھڑی رہو۔۔۔۔زین نے اُسکی آنکھوں پر لب رکھتے جذب کے عالم میں کہا۔۔۔۔۔۔۔

پر میں تو تھک جاؤ نگی نہ اتنی دیر کھڑے۔۔۔زویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو میں تمہیں ایسے اٹھالو نگا۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کو اپنے بازوؤں میں بھرا۔۔۔زویا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔

زین زویا کو لے کر صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔زویا نے سر زین کے کندھے پر رکھا اور زین نے اُسکے سر پر اپنا سر رکھے کر سکون سے آنکھیں موندلی۔۔۔وہ واقعی کل سے کافی تھک گیا تھا۔۔۔۔

زویا زین کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ رکھے کبھی اُسکی انگلی سے اپنے انگلی لگا کر دیکھتی تو کبھی اُس کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ دے کر۔ کبھی اُسکی انگلیوں میں اپنے اُنگلیاں پھسا کر۔۔۔۔۔اُسے کتنا سکون ملتا تھا زین کی قربت میں شاید ہی وہ لفظوں میں کبھی بیان کر پاتی۔۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر آرزو جو دروازے سے پشت کیے بیٹھی اپنی سوچ میں گرق تھی اچھلی۔۔۔۔۔

پیچھے پلٹ کر دیکھا تو ارمان کو دروازے سے ٹیک لگائے لال آنکھوں سے اپنی طرف دیکھتے اُسکا پورا وجود ٹھنڈا پڑا تھا۔۔۔۔

پچھتاوا ہو رہا ہو گا نا نکاح مجھ سے جو ہو گیا۔۔۔۔ارمان نے بھاری قدم چلتے آرزو کے برابر میں بیٹھتے ہوئے سخت آواز میں کہا۔۔۔۔

ارمان۔۔۔میرا۔۔۔وہ۔۔۔آرزو نے بولنا چاہا جب ارمان نے اُسکی بات اُچک لی۔۔۔۔۔

جانتا ہوں بہت بری غلطی کر دی ہے تم نے مجھ سے محبت کر کے جیسا کا تمہیں پچھتاوا بھی ہی لیکن میں بہت خود غرض ہوں میں جس سے محبت کرتا ہوں اُسے ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہمیں اپنا بنا کر اور پھر تو تم سے عشق کیا ہے کیسے کسی اور کا ہونے دیتا۔۔۔ارمان نے بے تاثر آواز میں کہا۔۔

آرزو جانتی تھی اُس نے غصّہ میں غلط بول دیا۔۔۔لیکن ارمان اُسے بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

چپ کرو گے تم یہ اتنے لمبے لمبے ڈائلاگ مارنا۔۔۔غصے میں تھی منہ سے نکل گیا میرا۔۔۔اور اگر تم سے محبت نہیں کرتی یہ اسکو واقعی میں غلطی سمجھتی تو تم مجھ سے قبول ہے بلوا ہی نہیں سکتے۔۔۔مرتی مر جاتی لیکن نکاح نہیں کرتی۔۔۔ائی سمجھ۔۔۔الٹی کھوپڑی والے آدمی۔۔۔آرزو نے ارمان کے سامنے کھڑے ہوتے غصے میں بولتے جھک کر اُسکے ماتھے پر اپنی انگلی مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ارمان نے آرزو کو سمجھنے کا موقعہ دیے بغیر اُسکی قمر میں ہاتھ ڈالے اُسے بیڈ پر گرایا اور پھر اس پر کالی گھٹا سا جھک آیا۔۔۔۔

ار۔۔۔ارمان۔۔۔۔آرزو نے اچانک نازل ہوتی مصیبت پر ڈرتے ہوئے ارمان کی لال ہوتی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے پہلے دن سے ہی مجھے تمھارے یہ بھرے بھرے گلابی لب اپنی طرف متوجہ کر گئے تھے۔۔۔ارمان نے خمار بھرے لہجے میں کہتے اُسکے گلابی لبوں پر اپنی انگلی رکھی۔۔۔۔۔

مطلب شروع سے ہی ٹھرکی تھے تم۔۔۔۔آرزو اُسکی بات پر لال ہوتی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

صرف تمھارے لیے۔۔۔باقی کبھی کسی لڑکی کو دیکھ کر ایسی فیلنگ نہیں اتی تھی جو تمہیں دیکھ کر اتی ہے۔۔۔ارمان نے اُسکے ماتھے سے گردن تک ایک سطر کھینچی۔۔۔۔

کیسی فیلنگ۔۔۔۔آرزو نے اپنی بھکرتی سانسوں کو نورمل کرتے ہوئے پوچھا جو ارمان کی قربت میں بے ترتیب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

بتادوں۔۔۔ارمان نے اُسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دلفریب انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔آرزو نے اتنے نزدیک ارمان کا خوبرو چہرہ اور گرم دہکتی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے کہا۔۔یہ شخص اب اُسکا شوہر تھا اُسکا محرم۔۔۔۔دل نے ہے خود ہو کر اُسکا لمس محسوس کرنے کی تمنا کی تھی

ارمان آرزو کی آنکھوں میں نظر اتی طلب دیکھ چکا تھا بغیر ایک بھی سیکنڈ ضائع کیے وہ اُسکے چہرے پر جھک ایا۔۔۔۔۔

ارمان جتنی شدت سے آرزو کے لبوں پر جھکا تھا آرزو نے اُسکے کندھے کے گرد اتنی مضبوط گرفت کر دی۔۔۔۔

ارمان کے لمس سے بہکتی وہ بھی اُسکی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کرنے لگی۔۔۔۔

جان تو تب نکلی جب ارمان نے اُسکے لبوں کو آزاد کر کے اُسکے شولڈر سے قمیض سرکہ کر اُدھر اپنے تشنہ لب رکھے۔۔۔۔۔

آرزو کے وجود سے اٹھتی مسحور کن خوشبو میں بہکتے وہ اپنے لبوں کا لمس اُسکی سراحی دار گردن اور کندھوں پر ثبت کر رہا تھا اور آرزو کی سانسیں بکھر رہی تھی۔۔۔اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں اور سانسوں سے ڈر کر آرزو نے ارمان کے کندھے پر اپنے ناخن گاڑھے۔۔۔۔۔۔

جس پر ارمان نے اپنے دانت اُسکی گردن پر گاڑھ دیے۔۔۔آرزو سسک سی گئی۔۔۔۔۔

ارمان آرزو سے پیچھے ہوا تو وہ لال چہرہ لیے اُسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ارمان مسکرا گیا۔۔۔۔۔

تم میری زندگی کا خوبصورت اثاثہ ہو۔۔۔ارمان نے اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔آرزو نے سکون سے آنکھیں موندی۔۔۔۔۔۔

ارمان۔۔۔میں وہ نہیں بولنا چاہتی تھی بس غصے میں بول دیا تھا میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔آرزو نے اپنے لب ارمان کی آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے لیکن مجھے بہت بُرا لگا تھا پر تمہارے لمس سے سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔ارمان نے کروٹ بدل کر آرزو کو اپنے اوپر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ویسے مجھے نہیں پتہ تھا اتنا تھیکا۔۔بولنے والی لڑکی اتنی میٹھی ہو گی۔۔۔۔ارمان نے بے باکی سے اپنی آنکھ دبا کر آرزو کی گردن پر نظر آتے اپنے دیے گئے نشان پر انگوٹھا رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اُسکی بات سمجھتے آرزو لال ہوتی اپنا صر اُسکے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ارمان کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔آرزو نے اُسکے ہنسنے پر اُسکے سینے پر مکا رسید کیا۔۔۔۔

مجھے تو یقین نہیں آرہا زین کی طرح میرا بھی نکاح۔۔۔۔ارمان نے روانی میں بولتے بولتے اپنا لب دانتوں تلے دبایا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔آرزو نے حیرت سے سر اٹھا کر پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں میں نے تو ایسے ہی بول دیا۔۔۔زبان سے نکل گیا۔۔۔۔غلط نکل گیا وہ بھی ۔۔۔۔۔ارمان کو سمجھ نہ ایا کیا بولے۔۔۔۔۔

سچ سچ بتاؤارمان۔۔۔زین کا نکاح ہوا ہے مطلب وہ زویا سے پیار کا ناٹک کر رہا ہے۔۔۔آرزو نے اُسکے حصار سے نکلتے غصے سے کہا۔۔۔

ارمان سمجھ گیا تھا اب بات چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔

زین کا نکاح زویا بھابھی سے ہی ہوا ہے۔۔۔۔ارمان نے اُسکے حرکت کرتے وجود کے گرد اپنی گرفت سخت کی۔۔۔۔۔

اسکی بات پر آرزو سٹل ہو گئی۔۔۔۔

سچ بول رہے ہو۔۔۔آرزو نے یقین دہانی کرنی چاہی۔۔۔

جس پر ارمان اُسے سب بتاتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔اور آرزو حیرت سے منہ کھولے سب سن رہی تھی۔۔۔۔

اتنا کچھ ہو گیا اور کسی نے مجھے کچھ بتایا ہی نہیں ہے۔۔۔اور تُم میسنے۔۔۔الٹی کھوپڑی والے آدمی۔۔۔تم نے بھی مجھے کچھ نہیں بتایا یہ کیسا انصاف ہے اس دنیا۔۔۔کا۔۔۔میری دوست نکاح شدہ ہے اور مجھے کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔آرزو کی چلتی زبان کو ارمان نے اُسکے چہرے پر جھکتے بند کیا تھا اور کروٹ بدل کر اُس پر کسی کالی گھٹا سا چھا گیا۔۔۔۔

یکدم اپنے لبوں پر ارمان کا لمس محسوس کر کے آرزو نے شدت سے اپنے دانت اُسکے لبوں پر گاڑھے تھے۔۔۔۔۔ارمان جلدی سے اُس سے دور ہوا۔۔۔ہونٹوں پر انگلی لگا کر دیکھا تو خون نکل آیا تھا۔۔۔

ارمان نے ایک نظر آرزو کی طرف دیکھا جو چمکتی آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

بیگم بدلہ تو بنتا ہے اب۔۔۔ارمان نے کہتے ساتھ آرزو کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر بیڈ سے لگائے۔۔۔آرزو نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

لیکن ارمان اُسکی ایک نہ سنتا۔۔۔شدت سے اُسکے لبوں پر جھک ایا۔۔۔۔۔۔اس بار ارمان کی شدت اتنی سخت تھی کہ آرزو کو لگا اب اُسکا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔

جب آرزو کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تو ارمان کی سانسیں کھینچ کر اپنی سانس بحال کی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ارمان اُس سے پیچھے ہوا تو آرزو نے خفگی بھرے چہرے سے اسکو تکا۔۔۔۔

کیا۔۔۔جو تم نے کیا اُسکا بدلہ لیا میں نے۔۔۔ارمان نے اُسکی آنکھوں میں خفگی دیکھتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔۔اور اُسکے بال اُسکے کان کے پیچھے کئے جو اُسکی شدت سے بکھر گئے تھے۔۔۔۔۔

چلو چلے بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کو اپنے حصار سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر آرزو نے اُسکا کندھا تھاما۔۔۔

ارمان سب ٹھیک ہو گا نہ پتہ نہیں میرا دل کیوں اتنا گھبرا رہا ہے۔۔۔۔آرزو نے اپنے دل کا حال بیان کیا۔۔۔۔

بس سب ٹھیک ہو گا تم پریشان نہیں ہو۔۔۔میں ہُوں تمہارے ساتھ۔۔۔اور ہماری محبت بھی سچی ہے۔۔۔اللہ بھی ہمارا ضرور ساتھ دے گا۔۔۔ارمان نے اُسکے فکر مند چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر آرزو نے اپنا دوپٹہ صحیح کیا اور ارمان کے ہاتھ بڑھانے پر اُسکا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

زویا نے زین کے ہاتھ سے دیہان ہٹا کر زین کے خوبرو چہرے کی طرف دیکھا جو اب آنکھیں بند کیے صوفے سے سر ٹکائے لیٹا ہوا تھا۔۔۔ایک ہاتھ زویا کے پیٹ سے گزار کر اُس کو اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔۔۔۔

دونوں پاؤں سامنے موجود ٹیبل پر رکھے۔۔۔وہ ایک ہاتھ اپنی تانگ پر رکھا ہوا تھا جس سے زویا کھیل رہی تھی۔۔۔۔

زویا کی آنکھوں میں شرارت چمکی۔۔۔۔ تھوڑا سا اوپر ہو کر۔۔اپنے نرم و نازک لب زین کے ماتھے پر رکھے۔۔۔۔

پیچھے ہو کر محتاط انداز میں زین کو دیکھا جو اب بھی سو رہا تھا۔۔۔۔

پھر سے زین کے چہرے پر جھکتے اُسکی کھڑی مغرور ناک پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔زین کے لبوں کے کونے پر مسکان آ ٹھہری۔۔۔۔۔

اپنے لب اپنے دانتوں میں دبا کر زین کے عنابی لبوں کو دیکھا اور مسکراتے اُسکے لبوں پر اپنے لب رکھ کر فوراً سے پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔

چہرہ سرخ انار ی ہو گیا تھا۔۔۔۔ نظر زین کے لبوں کے گوشوں پر ٹھہری مسکان پر پڑی۔۔۔تو اُسے حیرتِ ہوئی۔۔۔۔

آپ جاگ رہے ہیں نہ زین۔۔۔۔زویا نے حیرانی اور شرم کی ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں تو میں تو سو رہا ہو تم کنٹنیو کرو۔۔۔زین نے ویسے ہی اپنی آنکھیں بند کئے کہا۔۔۔

بہت بتمیز ہے آپ۔۔۔۔ایسے کون کرتا ہے۔۔۔زویا نے اُسکے بازو پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اتنی دیر سے سب کچھ دیکھ رہے تھے نہ آپ۔۔۔زویا نے اُسکے آنکھیں کھولنے پر خفگی سے کہا۔۔۔

نہیں تو قسم سے صرف محسوس کر رہا تھا تمہارے ان نرم لبوں کا شہد جیسا لمس۔۔۔زین نے اپنی آنکھیں کھولتے ویسے ہی نیم دراز ہوتے اُسکے گال پر اپنا ہاتھ رکھتے انگوٹھے سے اُسکا گال سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔ارمان کی آواز پر زویا جھٹکا کھا کر زین سے دور ہو کر صوفے سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

سامنے آرزو کو دیکھتے اُس نے اپنی نظریں چرائی تھی۔۔۔۔آرزو سینے پر ہاتھ باندھے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زین بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

زین نے ارمان سے نظروں نظروں میں پوچھا جس پر وہ اپنے کندھے اچکا گیا۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔ نکاح ہوا ہے تمہارا ابھئ۔۔۔ آرزو نے زویا کے سامنے اتے بے تاثر آواز میں کہا۔۔۔

زوئی میں بتانے لگی تھی تمہیں۔۔۔۔ میری غلطی نہیں ہے ساری غلطی زین کی ہے یہ مجھے لے کر گئے تھے اُسکے بعد نکاح کیا۔۔۔ میں سچ بول رہی ہو۔۔۔ بولے نہ ساری غلطی آپ کی ہے۔۔۔ زویا نے پہلے آرزو کو سمجھانا چاہا لیکن جب کچھ بولنے کو سمجھ نہ ایا تو سارا الزام زین پر ڈال دیا۔۔۔ زین تو ہونکوں کی طرح زویا کی طرف دیکھ رہا تھا جو آنکھیں پٹپٹائے۔۔۔ معصومیت سے سب کچھ زین پر ڈال گئ تھی لیکن اُس نے جو بھی بولا تھا وہ سچ تھا۔۔۔۔۔

پتہ ہے مجھے میری جان۔۔۔ اور آپ۔۔ خبردار جواب میری معصوم سی دوست کے پاس بھی نظر آئے تو سیدھی طرح گھر پر رشتا لے کر آئے اور پورے حق سے اسکو اپنی زندگی میں شامل کرے۔۔۔ اور تُم چلو اب چھوڑاؤ ہمیں گھر پر۔۔۔۔ آرزو نے سختی سے زین کو کہا اور پیچھے پلٹ کر حکم بھرے لہجے میں ارمان سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

زین تو زویا کو دیکھ رہا تھا جو اپنی دوست کے سامنے اپنی آنکھیں نم کئے معصومیت سے کھڑی تھی۔۔۔ اسکی بیوی کو اداکاری بھی کمال اتی تھی۔۔۔۔۔

آرزو نے زویا کا ہاتھ جو اب زویا کا ہاتھ پکڑے باہر جا رہی تھی زویا نے پلٹ کر ایک نظر زین کو دیکھا جو خفگی بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ زویا نے اپنے لب دبائے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

سنو۔۔۔ایک کام ہے۔۔۔مہک نے اپنے ناخنوں پر پھوک مارتے ہوئے فیضان سے کہا۔۔۔جو باہر لون میں ایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا کام۔ہے۔۔۔فیضان جو اپنے فون پر لگا ہوا تھا مہک کی آواز پر پیچھے پلٹتے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

ایک لڑکے کے بارے میں پوچھ تاج کروانی ہے۔۔۔۔مہک نے اُسکی مسکراتی نظروں اور لبوں کو دیکھ آنکھیں گماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جبکہ دل تو جیسے دھڑک اٹھا تھا اُسکی حسین گہری آنکھیں دیکھ کر۔۔۔۔

وہ اور مسکان اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑے آرزو اور زویا کا انتظار کر رہے تھے جب اُسکی نظر فیضان پر پڑی جو لون میں ایا تھا۔۔۔

کون سا لڑکا کہاں کا لڑکا تمہیں شرم نہیں آرہی اپنے منگیتر اور ہونے والے شوہر کے سامنے کسی غیر لڑکے کے بارے میں پوچھ تاج کرواتے ہوئے اور تو اور تم مجھے ہی بول رہی ہو کہ میں پوچھ تاج کرو۔۔۔فیضان بھڑک ہی اٹھا تھا مہک کی بات سن کر اسی لئے سوچے سمجھے بغیر تیزی اور سختی سے بولتا مہک کو حیران اور پریشان کر گیا۔۔۔۔

وہ حیرت اور نہ سمجھی سے فیضان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کر لیا غصّہ بول لیا۔۔۔اب میں بولوں۔۔۔میرے پیارے سے منگیتر۔۔۔۔۔مہک نے فیضان کے گال کھینچتے ہوئے طنزیہ کہا۔۔۔۔

فیضان نے اُسکے انداز اور بات پر اپنی آنکھیں بند کی تھی مہک کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کر کے جیسے دل میں ٹھنڈی پھوار سی پڑی تھی۔۔۔۔

آرزو کا جس سے نکاح ہے وہ ہمیں صحیح آدمی نہیں لگتا اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کہ آرزو اور ارمان ایک دوسرے سے محبت کرتے ہے بس اسی لیے اُسکے بارے میں پتہ لگوانا تھا۔۔۔مہک نے تفصیل بتائی۔۔۔۔۔۔

اوہ اچھا یوں کہتی نہ۔۔فیضان نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا کرنا ہے اب۔۔۔فیضان نے اُس سے پوچھا جو ہاتھ باندھے اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آرزو نے جتنا بتایا ہے اُسکے بارے میں اُس میں ایک بات تھوڑی کھٹکنے والی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ہر منگل کو کہیں جاتا ہے اور پھر اگلے دن واپس اتا ہے۔۔۔مہک نے رازداری سے کہا۔۔

کام پر جاتا ہو گا۔۔۔۔۔فیضان نے اُسکے سر پر ہلکی سی چپیت مارتے ہوئے اُسکی عقل کو خراج پیش کیا۔۔۔۔۔

وہ کام نہیں کرتا گھر میں بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑتا ہے۔۔۔مجھے گڑ بڑ لگ رہی ہے میں بتا رہی ہو۔۔۔آرزو نے تیز نظروں سے اُسکی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

پھر اب۔۔۔فیضان کے پوچھنے پر مہک نے اپنے فون میں کچھ دیکھا۔۔۔

آج منگل ہے اور جتنا ہم نے معلوم کیا ہے وہ دوپہر دو بجے گھر سے نکلتا ہے۔۔اور ابھی ایک بج رہا ہے ہمیں اُسکا پیچھا کرنا ہو گا اور اُسکی اصلیت سب کے سامنے لانی ہو گی۔۔۔ہائے کتنا مزا آئے گا نہ میں کسی کی جاسوسی کرو نگی۔۔۔آرزو نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں مسلتے ہوئے ایک جاندار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

اُسکی بات پر ارمان مسکرا گیا۔۔۔۔

تمہیں لوگوں کی جاسوسی کرنے میں مزا آتا ہے۔۔۔۔فیضان نے اپنی قمر کے پیچھے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں نہ میرا بچپن کا شوق تھا کسی کی جاسوسی کرو اور پھر سب کے سامنے اُسکا اصل چہرہ لے کر اؤ۔۔۔آرزو نے تالی بجاتے پر جوش لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور فیضان کا دل کیا ابھی اسکو اپنے سینے میں بھینچ لیں وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی ایسے بولتے ہوئے۔۔۔۔

لیکن ہم نکلے گے کیسے یہاں سے۔۔۔فیضان نے اُسکا خوبصورت چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ فکر نہیں کرو تمھاری ہونے والی بیوی بہت ہوشیار ہے اندر سب کو بول دیا ہے میری ایک اسکول کی دوست کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے اُسکے پاس جانا ہے اور تو اور خود بابا نے کہا ساحل اور فیضان کو ساتھ لے جاؤ۔۔۔یونو نہ لڑکیوں کو اکیلا جانا سیو نہیں ہوتا۔۔۔مہک نے چہکتی آواز میں اپنا کارنامہ بتایا۔۔۔

فیضان کی آبرو داد دینے والے انداز میں ریز ہوئے۔۔۔ابھی وہ لوگ کھڑے ہی تھے جب مسکان سر پر دوپٹہ اوڑھے نیچے ائی۔۔۔

اسلام علیکم بھابھی۔۔۔فیضان نے جلدی سے سلام کیا۔۔۔فیضان کے بھابھی بولنے پر اُسکا رنگ فوراً سے لال ہوا۔۔جو اُنکی طرف اتے ساحل نے بخوبی نوٹ کیا تھا۔۔۔

چلے۔۔۔ساحل کے کہنے پر مسکان نے ایک نظر ساحل۔کو۔دیکھا جو گرین رنگ کی شرٹ اور وائٹ ٹی شرٹ کے نیچے کالی پینٹ پہنے بالوں کو جیل سے اچھی طرح سیٹ کیے پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

اُسکے کہنے پر سب گھر سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔فیضان جان بوجھ کر مہک کا ہاتھ زبردستی تھامے پچھلی نشست پر بیٹھا تھا۔۔۔

مہک نے اُسکی حرکت پر اپنے دانت پیسے۔۔۔۔

مسکان بھی پیچھے بیٹھنے لگی جب ساحل نے فرنٹ دور اُسکے لئے کھولا۔۔۔تو مجبوراً اُسے آگے ہی بیٹھنا پڑا۔۔۔۔

یہ تو ہسپتال نہیں ہے اور نہ مجھے یہاں کہیں نظر آرہا ہے۔۔۔۔ساحل نے انکے بتائے گئے پتہ پر گاڑی روکتے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔۔

صبر کرے اور اُس دروازے پر نظر رکھے۔۔۔دیکھے ابھی یہاں سے ایک لڑکا نکلے گا۔۔۔۔مسکان کے بولنے پر یکدم ساحل نے غصّہ سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

لڑکا مطلب نبیل۔۔۔جس سے آرزو کا نکاح ہو رہا ہے وہ اُسکی سچائی معلوم کرنے ہم آئے ہیں یہاں۔۔۔۔مسکان نے جب ساحل کی غصے بھری نظروں میں دیکھا تو سمجھ گئی جناب کو کیا بات بری لگی ہے اُسی لیے پوری وضاحت۔۔دی۔۔۔

وہ چاروں ہی اپنی اپنی والیوں کے لیے حد درجہ شدت پسند تھے۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور چاروں چپ چاپ نبیل کے گھر کے دروازے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔البتہ ساحل کے چہرے پر مسکان کے وضاحت دینے پر مسکراہٹ ضرور نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔

اوئے آگیا آگیا۔۔۔نبیل کے باہر نکلنے پر مہک نے چیختے ہوئے کہا اور اپنا سر اپنے گھٹنوں میں چھپا لیا۔کیونکہ اُنکی گاڑی زیادہ دور نہیں کھڑی تھی اسی لیے نبیل انکو دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ تینوں جو اپنی ساری توجہ نبیل کے گھر کے دروازے پر مرکوز کیے ہوئے تھے مہک کے چیخنے پر ہڑ بڑائے۔۔۔مسکان اور ساحل نے تو فوراً سے اپنا رخ موڑ کر اپنے چہرہ نبیل سے چھپالیا تھا۔۔لیکن فیضان ہونقوں کی طرح مہک کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

مہک نے اپنا ہاتھ اوپر کر کے اُسکے ماتھے کی طرف سے بال پکڑ کر زور سے کھینچتے اُسکا چہرہ نیچے جھکایا تھا۔۔اُسے سخت غصّہ ایا تھا فیضان پر۔۔۔۔

وہ بائک پر چلا گیا ہے۔۔۔نبیل کے گزرنے پر ساحل نے کہا اور جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔

اہ۔۔۔مہک درد سے چیخی۔۔۔کیونکہ فیضان نے اُسکے بال کھینچے تھے۔۔۔۔

بدلہ میرے بال بھی تو کسی ظالم عورت کی طرح تم نے کھینچے تھے۔۔۔فیضان نے مہک کو خود کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔۔

مہک نے اثبات میں سر ہلایا جیسے دیکھ لو نگی تمہیں میں۔۔۔۔۔

خود کو نہیں دیکھا تھا جو منہ کھولے بیٹھے ہوئے تھے اگر نبیل تمہارا یہ حسین چہرہ دیکھ لیتا تو۔۔۔۔مہک نے غصے سے کہا۔۔۔

چلو تم نے مانا تو میں حسین ہوں۔۔۔فیضان نے اپنے کولر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک نے اُسکی بات پر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

یہ جگہ کافی عجیب نہیں لگ رہی۔۔۔۔ساحل نبیل کا پیچھا کر رہا تھا لیکن اُسے ایک سنسان سے علاقے میں داخل ہوتے دیکھ اُسے عجیب سا لگا۔۔۔

ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے جب اندر سے نبیل کی گاڑی ایک پانچ منزلہ گھر کے آگے رکی۔۔۔۔گھر کے اندر سے تیز گانوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

اُن لوگوں کو کافی عجیب لگا۔۔۔۔

مجھے یہ جگہ صحیح نہیں لگ رہی۔۔۔فیضان نے عجیب طرح کے آدمیوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو کافی عجیب نظروں سے اُنکی گاڑی اور مسکان اور مہک کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

ساحل واپس لو گاڑی یہ دونوں ساتھ ہے ان دونوں کو باہر کسی سیو جگہ پر چھوڑ کر اندر انا پڑے گا۔۔۔فیضان جتنا سمجھ گیا اُس لحاظ سے یہ جگہ مہک اور مسکان کے لیے محفوظ تو بلکل نہیں تھی اور

کہیں نہ کہیں مسکان اور مہک بھی اس جگہ کو پہچانتی دھڑکتے دل سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ساحل نے فوراً سے گاڑی اس جگہ سے باہر نکالی تھی۔۔۔۔۔

اس جگہ سے کافی دور ایک کیفے کے پاس گاڑی روکتے ساحل نے مسکان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ساحل کیا وہ یہی جگہ ہے جو میں سوچ رہی ہوں۔۔۔مسکان کے پوچھنے پر ساحل نے ایک لمبی سانس خارج کی۔۔۔

ہمیں تو یہی لگ رہا ہے خیر۔۔تم دونوں کچھ بھی ہو جائے گاڑی سے نہیں نکلنا فلحال تو یہ جگہ محفوظ ہے۔۔۔لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔۔۔ساحل نے دونوں کو تاکید کی جس پر مسکان اور مہک نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں گاڑی سے نکل گئے۔۔۔۔

مجھے تو شروع سے یہ نبیل انتہائی کمینہ لگتا تھا۔۔مہک نے غصے اور نفرت آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

مسکان زیرِ لب اللہ کا کلام پڑھنے لگی۔۔۔

ساحل اور فیضان جیسے ہی اُس گھر میں داخل ہوئے اُنہیں حیرت کا جھٹکا لگا۔۔سب سے پہلے تو کسی نے اُس گھر میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا تھا۔۔۔اوپر سے گھر کے اندر چھوٹے چھوٹے

کمرے بنے ہوئے تھے اور ہر کمرے میں کوئی نہ کوئی عورت نازیبا لباس میں بیٹھی اُنہیں ہی ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔کچھ کمرے بند تھے یقیناً اُن میں زنا جیسا۔ عمل کر کے اپنے گناہوں میں اضافہ کیا جا رہا تھا۔۔۔

ساحل اور فیضان کو کرائیت سی محسوس ہوئی اس جگہ سے۔۔۔۔۔۔۔

اچانک سے ایک لڑکی نے فیضان کا کولر کھینچتے اُسکی گردن پر لب رکھے اور فیضان نے اُسے کسی اچھوت کی طرح خود سے دور کیا۔۔۔۔

شرماتا کیوں ہے اتنا شریف ہوتا تو اتنا ہی کیوں اس جگہ پر۔۔۔وہ لڑکی انتہائی بے باکی سے بولتی ایک سائڈ پر بنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

جب ساحل کی نظر ایک طرف پڑی جہاں نبیل ایک لڑکی کو اپنے حصار میں لیے نازیبا حرکات کرنے میں مشغول تھا۔۔۔

ساحل نے اُدھر اُدھر دیکھ کر احتیاط سے نبیل کی تصویر اپنے موبائل میں کھینچی۔۔۔۔

چل۔۔۔ساحل کے بولنے پر فیضان نے تقریباً دور لگائی تھی اس جگہ سے۔۔۔۔

باہر نکلتے ہی سب کی عجیب نظریں اُنکے وجود پر جم گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اُنہیں لگا اگر وہ کچھ دیر اس غلاظت بھری جگہ پر رہے تو یہ تو یہ جگہ جلا کر خاک کر دے گے یہ پھر نبیل کو۔۔۔۔۔

ساحل کو اُن تمام لڑکیوں کے نازیبا لباس یاد آئے تو اُسکی دماغ کی شریانیں پھٹنے لگی۔۔۔۔

مسکان اور مہک نے اُن دونوں کو صحیح سلامت واپس اتے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔مسکان نے ساحل کا تنا ہوا چہرہ دیکھا تو پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں غلیظ آدمی غلاظت بھری جگہ پر غلیظ پن کرنے ایا تھا۔۔۔فیضان نے دانت پیستے غصے سے کہا۔۔۔

فیضان کی بات سمجھتے اُن دونوں نے دھڑکتے دل سے اللہ کا شکر ادا کیا تھا جو اُنہیں نبیل کی سچائی وقت رہتے پتہ چل گئی تھی۔۔۔۔۔

بھائی کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس۔۔۔۔مہک نے جلدی سے ساحل سے پوچھا۔۔۔

ہاں ہے لیکن وہ تم دونوں کو دکھانے لائک نہیں ہے۔۔۔۔ساحل نے اُنہیں ایک طرح سے اشارتاً سمجھا دیا جسے دونوں ہی سمجھتی چپ ہو گئی تھی۔۔۔

مہک نے ایک نظر فیضان کو دیکھا پل میں اُسکا چہرہ اسپاٹ ہوا تھا غصے سے چہرے کی رنگت لال ہوئی۔۔۔۔

کیاہوا۔۔۔فیضان نے خود کی طرف انتہائی غصے میں دیکھتی مہک کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

کیاہے یہ۔۔۔کیا کرتے پھر رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔مہک نے اُسکی گردن پر تھپڑ مارتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

اشششششش۔۔۔۔۔کیاہے۔۔۔۔۔۔۔فیضان نے مہک کے تھپڑ مارنے پر چڑتے ہوئے جلدی سے اپنے موبائل کی سکرین سامنے کرتے اپنی گردن دیکھتے ہوئے کہا جہاں پر لال رنگ سے ہونٹوں کا گہرا نشان تھا۔۔۔اُسے یاد آیا اُس لڑکی نے اُسکی گردن پر یہ حرکت کی تھی۔۔۔۔ پل میں اُسکی رنگت لال ہوئی تھی۔۔۔غصے سے۔۔۔

اوہو ہو۔۔۔جناب شرما رہے ہے یاد کر کے۔۔۔۔مہک نے فیضان کی لال ہوتی رنگت کو شرم سمجھتے طنزیہ کہا۔۔۔

مسکان اور ساحل ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اُن دونوں کی حرکتوں کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

شرما نہیں رہا۔۔یہ وہ لڑکی نے زبردستی کیا۔۔۔قسم سے ساحل سے پوچھ لو۔۔۔۔۔فیضان نے فوراً سے وضاحت دیتے اپنی گردن سے وہ نشان صاف کیا۔۔۔۔

مہک کی خونخوار نظریں اُس پر ہی ٹکی ہوئی تھی۔۔۔

مہک نے یقین دھانی کے لیے ساحل کی طرف دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

جسے دیکھتے وہ پُر سکون ہوئی تھی لیکن پھر بھی غصّہ تو تھا اُس کے منگیتر پلس محبت۔۔۔پر کسی لڑکی نے اپنے ہونٹوں سے نشان لگا دیا تھا۔۔۔۔

منہ پھولا کر وہ ونڈو سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔فیضان اُسکا پھولا منہ دیکھ کر مسکرا گیا۔۔۔اُسکی جھلی اُس کے لئے جلن محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

مجھے بس کسی طرح زین کو ہرانا ہے اور زویا کو اپنے پاس لانا ہے۔۔۔۔۔عمیر نے سامنے بیٹھی ثنا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیسے کرو گے یہ سب تم۔۔۔جس طرح کی تمھاری حالت ہے۔۔۔۔ثنا نے ایک نظر اُسکے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا وہ عمیر کو اپنے فارم ہاؤس لے ائی تھی جو شہر سے قدر دور تھا جس کا پتہ کسی کو بھی نہیں تھا۔۔۔۔

تم کرو گی میری مدد۔۔۔۔عمیر نے ثنا کو دیکھتے ہوئے یقین سے کہا۔۔۔۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔۔ثنا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

دیکھو تمہیں ارمان اور آرزو سے بدلہ لینا ہے مجھے زین اور زویا سے۔۔۔۔اگر ہم دونوں ساتھ مل جائے تو آخر میں زویا مجھے مل جائے گی اور ارمان تمہیں۔۔۔۔۔ عمیر نے اپنے مکروعزائم بتائے۔۔۔اسکی بات پر ثنا سوچ میں ڈوبی۔۔۔۔

ٹھیک ہے تیار ہُوں میں۔۔۔ لیکن پلین میرا ہوگا۔۔مجھے پوری یونی کے سامنے اُس آرزو کو بے عزت کرنا ہے۔۔۔۔ جس طرح اُس نے مجھے کیا تھا۔۔۔ثنا نے اپنا ہاتھ عمیر کے آگے بڑھاتے ہوئے زہر خند لہجے میں کہا۔۔۔

عمیر نے اُسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔دونوں اب بیٹھے اپنے مکروعزائم کو عمل دینے کا سوچ رہے تھے جو کسی کے بھی حق میں بہتر نہیں ہونے والا تھا۔۔

زویا کے جاتے ہی زین کا فون بجا۔۔۔انجان نمبر کو دیکھ کر زین نے کچھ سوچتے فون اٹھایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہیلو کیسے ہو زین صفدر۔۔۔۔یقیناً اپنی بیوی کے ساتھ آخری حسین پل بتا کر اچھا ہی محسوس کر رہے ہوگے۔۔۔۔دوسری طرف سے گونجتی عمیر کی آواز پر زین نے اپنے ہاتھ کی, مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔۔

فضول مت بھوک کتے۔۔۔زین نے اُسکی بات پر شدید تعیش میں کہا۔۔۔

نہ نہ۔زیادہ مت بول ورنہ تیرے یار کے ساتھ جاتی تیری بیوی موت کے منہ میں بھی جاسکتی ہے۔۔۔ عمیر نے کرسی پر جھولتے ہوئے خباثت سے کہا۔۔۔

اسکی بات سن کر زین کا دل دھڑکا۔۔۔آخر عمیر کو کیسے پتہ تھا زویا ارمان کے ساتھ ہے۔۔۔۔اور اُسکے نکاح کے بارے میں۔۔۔۔

یہی سوچ رہا ہے نہ مجھے کیسے پتا۔۔۔مجھے سب پتا ہے اور اس وقت تیری بیوی یعنی کے زویا میرے آدمیوں کے نشانے پر ہے۔۔۔ عمیر کی بات پر زین کا دل کیا ساری دنیا تھس نہس کر دے

۔۔۔۔۔

اور تُجھے لگتا ہے میں تیری بات پر یقین کرونگا۔۔۔زین نے انتہائی ضبط سے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یقین تو تم کر چکے ہو زین لیکن اگر نہیں ماننا چاہ رہے تو تھوڑا سا خون بہا کر دکھا دیتے ہیں تمہیں ڈیمو۔۔۔ تمھاری پیاری بیوی کا۔۔۔یہ دوست کا۔۔۔یہ پھر اُسکی بیوی کا۔۔۔لیکن اُس سے پہلے میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں ذرا اپنے موبائل میں انے والی ویڈیو دیکھ لو۔۔۔۔ عمیر نے شیطانیت سے کہا تھا۔۔۔۔

زین نے جیسے ہی اپنے موبائل پر انے والی ویڈیو چلائیں تو اُس میں زویا اور آرزو ارمان کی گاڑی سے نکلتی نظر آرہی تھی۔۔۔زین کے جبڑے بھینچ گئے تھے۔۔۔اُسکا دل شدت سے دھڑکا تھا ایسا نہیں تھا وہ عمیر سے ڈرتا تھا لیکن یہاں اُسکی محبت تھی۔۔۔اور محبت کو کھونے کا ڈر ہر محبوب کے دل میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور زین جانتا تھا اگر وہ اتنے اعتماد سے یہ بات بول رہا ہے تو یقیناً وہ سچ بول رہا ہے۔۔۔ورنہ زین کے سامنے اُسکی زبان نہیں کھلتی تھی کوئی نہ کوئی تو عمیر کا ساتھ دے رہا ہے۔۔۔۔۔

اپنی بکواس بند رکھ تیرے حلق سے تیری زبان نکال لونگا میں اگر میری بیوی کو ذرا سی بھی چوٹ آئی تو زین صفدر تُجھے اتنی عبرت ناک موت سے ملوائے گا کہ دیکھنے والوں کی روح تک کانپ جائے گی۔۔۔زین کے دماغ کی شریانیں پھٹنے لگی تھی اشتعال پورے وجود میں بھر گیا تھا۔۔۔۔وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ خالی فلیٹ میں اُسکی آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔

اتنا مت چیخ۔۔۔ابھی اور بھی موقعہ آئے گے چیخنے کے۔۔۔عمیر کی بات پر زین نے ضبط سے اپنی آنکھیں مینچی تھی۔۔۔۔

کیا چاہتا ہے۔۔۔۔۔زین نے دوٹوک پوچھا۔۔۔۔

کراچی آجاؤ۔۔۔پھر مل کر بتاتا ہُوں۔۔۔اور ہاں ساتھ میں اُس ارمان کو بھی لے کر انا۔۔۔عمیر نے کہتے ساتھ فون کٹ کیا۔۔۔

اور سامنے بیٹھی ثنا کو دیکھا۔۔۔۔

اُن دونوں نے اپنے بندے زویا اور آرزو کے پیچھے لگائے ہوئے تھے تاکہ زین اور ارمان کو ڈرا کر وہ سب کروائے جو وہ سوچے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

ارمان کہاں ہو تم۔۔۔۔زین نے جلدی سے ارمان کو کال لگائی۔۔۔۔

بس بھابھی اور آرزو کو گھر چھوڑ دیا ہے گاڑی پارک کر رہا تھا۔۔۔ارمان نے جواب دیا۔۔۔

فوراً سے فلیٹ پر پہنچ۔۔۔۔زویا اور آرزو کی جان خطرے میں۔۔۔۔۔جلدی ہمیں کراچی کے لئے نکلنا ہے۔۔۔۔زین نے عجلت بھرے انداز میں دائیں بائیں چکر لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا بول رہا ہے زین تو۔۔۔ارمان کو سمجھ نہ ایا زین کیا بول رہا تھا۔۔۔

تو یہاں پر آ میں باہر ہوں فلیٹ کے پھر بتاتا ہُوں۔۔۔زین نے جلدی سے بول کر فلیٹ لوک کیا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

عمیر جیل سے بھاگ گیا اور تو اب بتا رہا ہے مجھے۔۔۔ارمان نے زین سے کہا جو فل سپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا جبکہ ایک ہاتھ سے موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔۔

میں تم لوگوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔پر مجھے نہیں پتہ تھا وہ کتہ اس حد تک آگے بڑھ جائے گا۔۔۔زین نے ضبط سے کہا۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا وہ یہ سب اکیلا کر رہا ہے۔۔۔کوئی تو ہے اُسکے ساتھ ورنہ اُس میں اتنی ہمت نہیں ہے اور نہ عقل کے وہ یہاں زویا اور آرزو کو ٹارگٹ کرے۔۔۔زین کو جو سمجھ ایا وہ ارمان کو بیان کیا۔۔۔۔

صحیح بول رہا ہے اور کون ہے اُسکے ساتھ میں جانتا ہوں۔۔۔۔ثنا کا چہرہ یکدم ارمان کی آنکھوں کے سامنے آیا تو دانت بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین نے ایک نظر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

ثنا۔۔۔زین کے دیکھنے پر ارمان نے انتہائی نفرت سے ثنا کا نام لیا تھا جس پر زین بھی اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

وہ زویا کو میسج کر چکا تھا کہ وہ اور آرزو گھر سے نہ نکلے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زویا اور آرزو اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھے مہک اور مسکان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔سب سے بچتے بچاتے وہ دونوں کمرے میں آگئی تھی۔۔۔۔۔

زویا تمہیں لگتا ہے اُن دونوں کو کچھ پتہ چلا ہو گا۔۔آرزو نے دھڑکتے دل سے کہا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔زویا نے کا اپنے لب چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرے خیال سے آگئی ہے۔۔۔۔گاڑی کی آواز پر مسکان نے کہا اور دونوں جلدی سے باہر نکلی

۔۔۔۔۔

ارے بچوں اگئے آپ سب کا ہی انتظار کر رہے تھے ہم پھر کھانا شروع کرنا تھا۔۔۔۔مسکان کے والد نے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

انکل مجھے آپکو کچھ دیکھانا ہے۔۔۔۔ساحل نے آرزو کے والد کے سامنے اتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آرزو اور زویا بھی مسکان اور مہک کے پاس آکھڑی ہوئی تھی جس پر مہک نے آنکھوں سے تسلی کا اِشارہ کیا تھا۔۔۔۔

کیا بچے۔۔۔آرزو کے والد نے اچھنبے سے پوچھا جس پر ساحل نے اپنے موبائل میں موجود نبیل کی تصاویر اُن کے سامنے کر دی۔۔۔جیسے جیسے وہ تصاویر دیکھتے رہے ویسے ویسے اُنکے چہرے کے تاثرات سخت ہوتے گئے۔۔۔۔

آپ لوگوں کو یہ سب کیسے پتہ چلا۔۔۔۔انہوں نے سوال کیا۔۔۔

انکل ہم لوگ ہسپتال سے واپس آرہے رہے تھے جب ہماری نظر نبیل بھائی پر پڑی تو ساحل بھائی اور فیضان نے انکا پیچھا کیا۔۔۔پھر ہمیں یہ معلوم ہوا۔۔۔۔

مہک نے ساری تفصیل اُن کے گوش گذار کی۔۔۔

یہ سب دیکھتے وہ صوفے پر دہہ سے گئے۔۔فوراً سے موبائل لے کر آرزو کی والدہ نے یہ دیکھا ۔۔۔۔تو سب سے نظریں چراتے انہوں نے فون واپس ساحل کو دیا۔۔۔۔

آرزو کے والد نے ایک نظر آرزو کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں الجھن لیے اُن سب کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کتنی لاڈ پیار سے پالا تھا انہوں نے اُسے اور وہ اُسے ایک درندہ اور زناکار کو سونپنے والے تھے۔۔۔

بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کر انہوں نے آرزو کو گلے لگایا تھا۔۔۔۔

میری بچی اپنے بابا کو معاف کر دو۔۔میں تمہیں زندہ زنداں میں جھوکنے والا تھا۔۔۔انہوں نے نم آواز میں۔کہتے ارزو کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

بابا پلیز ایسے نہ بولے آپکی غلطی نہیں ہے۔۔۔اور اللہ کا شکر ہے وقت رہتے ہمیں سب پتہ لگ گیا ۔۔۔۔آرزو نے اُنکی نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں انکل یہ تو اچھا ہوا ہمیں سب پتہ لگ گیا۔۔۔اور اب بھی آپ سب روک سکتے ہے ۔۔۔زیادہ وقت نہیں گزرا۔۔۔زویا نے اپنے ازلی نرم لہجے میں کہا۔۔اُسکی بات پر آرزو کے والد نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

آرزو نے تشکر بھری نظروں سے مہک اور مسکان کی طرف دیکھا جو مسکراتی ہوئی زویا سے کچھ بات کر رہی تھی۔۔۔

اگر یہ تینوں نہیں ہوتی تو اُسکا کیا ہوتا۔۔۔یہ تینوں اُسے اپنی جان سے عزیز تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

بابا یونی کا بہت لوس ہو گیا ہے۔۔۔تو ہم چاروں اج ہی کراچی کے لئے نکلنا چاہ رہے تھے۔۔۔آرزو کی بات پر سب نے کھانا چھوڑ کر اُن چاروں کی طرف دیکھا۔۔۔

فیضان اور ساحل کی فیملی بھی اج ہی جانے والی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا پھر آپ تیاری کرے۔۔۔۔آرزو کے والد نے کہا وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ آرزو اب یہاں نہیں رہے اپنی بہن کی فطرت سے واقف تھے وہ ضرور کوئی نہ کوئی تماشا کرتی۔۔اسی لئے آرزو کا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔۔۔۔

وہ چاروں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے مسکرا گئی۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد چائے کا وقت چلا جب وہ چاروں اکیلے ایک طرف بیٹھی۔۔۔۔اپنی باتوں میں مصروف تھی۔۔۔۔

مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔ مہک نے زویا سے پوچھا۔۔۔ جس نے اپنے اور آرزو کے نکاح کے بارے میں سب ہٹا دیا تھا اب وہ اور نہیں چھپا سکتی تھی۔۔۔۔

زویا اتنی بڑی بات ہم سے چھپائی۔۔۔۔ مہک نے خفگی بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

سوری نہ یار۔۔۔ زویا نے فوراً سے اپنے کان پکڑ کر معصوم انداز میں کہا۔۔۔۔

اسکے انداز پر وہ تینوں ہنس دی۔۔اور دور صوفے پر بیٹھے وہ دونوں جلتے کرتے رہ گئے کیونکہ بروں نے انکو اپنے پاس بیٹھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

چاروں مغرب سے پہلے ہی کراچی پہنچ گئی تھی فیضان اور ساحل کی فیملی نے کہا تھا اُن کے ساتھ جانے کو لیکن انہوں نے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

سفر کی تھکان اور باقی سب جو اج کے دن اُنکے ساتھ ہوا تھا وہ چاروں ہی تھک گئی تھی اسی لئے اتے ساتھ فریش ہوتے ہی سو گئی تھی یہ جانے بغیر کے کل کا دن اُنکے لیے ایک قیامت سا ہونا تھا۔۔۔

چاروں اپنی اپنی محبت کے ساتھ بتائے گئے حسین لمحات کو سوچتی گہری نیند میں تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

دیکھا مجھے پتہ تھا ثنا بھی ملی ہوئی ہے اُس خبیث انسان کے ساتھ۔۔۔۔فارم ہاؤس کے باہر گاڑی روکتے ارمان نے غصے سے کہا تھا عمیر کے بتائے گئے ایڈریس پر پہنچتے وہ ثنا کے فارم ہاؤس پر پہنچے تھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ آگے بڑھے ہی تھے جب چار آدمی اُن کی طرف آئے۔۔۔زین اور ارمان فوراً سے محتاط ہوئے۔۔۔۔

کہ یکدم زین کا فون بجا۔۔۔۔۔

عمیر کا نمبر دیکھ کر زین نے اپنے لب بھینچے۔۔۔۔۔

چپ چاپ جیسے میرے ادمی تمہیں اندر لا رہے ہیں اتے جاؤ۔۔۔ورنہ یاد رکھنا ابھی تمہاری بیویاں اور بھابھیاں ہوسٹل میں موجود ہے۔۔۔۔عمیر کی بات پر ارمان اور زین نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔مطلب وہ چاروں کراچی واپس آگئی تھی حیدر آباد میں اپنوں کے بیچ وہ پھر بھی محفوظ رہتی لیکن یہاں وہ اکیلی تھی۔۔۔۔۔۔

اُنھیں شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اُن دونوں کو ساحل اور فیضان کو بتا دینا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔

عمیر کی کال بند ہوتے ہی سامنے موجود آدمی نے جھپٹ کر اُسکا موبائل اُسکے ہاتھ سے لیا تھا۔۔۔

تیری تو۔۔۔زین نے یکدم آگے بڑھ کر اُسے مارنا چاہا جب ارمان نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے روکا۔۔۔۔

اتنا تو اُن دونوں کو پتہ لگ گیا تھا کہ زویا اور آرزو پر سچ میں نظر رکھی جا رہی ہے اور انکا ایک جذباتی قدم اُنکی جانوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔

اُن آدمیوں نے ارمان اور زین کے ہاتھ قمر پر لے جا کر کس کر رسی سے باندھے اور اُنھیں لئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

لاؤنج میں رکھی گئی کرسیوں پر زین اور ارمان کو بیٹھا کر اُن کے پاؤں بھی باندھ دیے گئے تھے اور وہ یہ سب ایک ضبط سے برداشت کر رہے تھے اگر زویا اور آرزو کی جان خطرے میں نہیں ہوتی تو وہ اچھا سبق سیکھا دیتے سامنے موجود آدمیوں کو۔۔۔۔

سامنے سے اتے عمیر اور ثنا کو دیکھتے دونوں کی آنکھوں میں خون اُترا تھا بس چلتا تو ابھی اٹھ کر دونوں کو زندہ ڈر گور کر دیتے۔۔۔۔

کیا حال ہے۔۔۔عمیر نے زین اور ارمان کے سامنے رکھے صوفہ پر بیٹھتے۔۔۔خباثت سے کہا۔

۔۔۔۔۔

زین نے ایک نظر اُسکے وجود کو دیکھ جہاں اُسکی مار کے نشان صاف واضح تھے لبوں پر استحزایہ سی مسکان آگئی جسے دیکھ کر عمیر کا پورا پور جل اٹھا۔۔۔۔۔۔

یاد ہے تو نے مجھے صرف زویا کو ہاتھ لگانے کے لئے اتنا مارا تھا کہ میرا یہ ہاتھ ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ عمیر نے زین کے قریب آکر اُسکے بال پکڑ کر اُسکا چہرہ اونچا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زویا کا نام اُسکی زبان سے سنتے زین کی نسیں اشتعال سے پھول گئی۔۔۔۔

اب تو دیکھ کس طرح تُجھ سے چھین کر اُسے اپنا بناؤ گا اور تو دکھتا رہ جائے گا اپنے انہیں ہاتھوں سے تو اسکو کھوئے گا اور پھر میں اسکو اپناؤ گا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے میں تُجھ سے اپنی مار کا بدلہ لونگا۔۔۔۔ عمیر نے زین کے بال چھوڑتے۔۔۔ دور کھڑے ہو کر نہایت زہر خند لہجے میں کہا۔۔۔۔

غلط فہمی ہے تیری زین صفدر زویا زین صفدر کو کبھی نہیں چھوڑے۔۔۔ گا اور اگر اتنی ہمت ہے تو ہاتھ کھول نہ پھر بات کر۔۔۔۔ زین نے اُسکے چہرے کو دیکھتے پھنکارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عمیر نے غصے میں آکر ٹیبل پر رکھا ہنٹر اٹھایا۔۔۔ ثنا کہ چہرے پر ایک مکروسی مسکراہٹ آگئی ۔۔۔۔

ارمان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کتے رک جا نہیں تو تُجھے چھوڑ ونگا نہیں میں۔۔۔ارمان نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

یہی تڑپ تو مجھے تم لوگوں کی مزا دیتی ہے چاروں میں سے کسی ایک کو تکلیف ہو درد سبکو ہوتا ہے۔۔۔ عمیر نے بولتے ساتھ زین کی قمر پر ہنٹر سے وار کیا۔۔۔۔۔

زین کی آنکھیں درد کی شدت سے لال ہوئی۔۔۔۔ نسیں باہر کو پھول گئی۔۔۔۔۔

اوہ بیبی اتنا مت چیخوں تمہیں نہیں مارنے دونگی میں۔۔۔ارمان کے چیخنے پر ثنا نے اُسکے گال پر اپنی اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہت سالی۔۔۔ قسم سے اگر میرے ہاتھ کھل گئے تو تم لوگوں کو مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔اور تُجھے تو میں چھوڑ ونگا نہیں۔۔۔ عمیر میں کہہ رہا ہوں رک جا۔۔۔پہلے ثنا کو دیکھتے نفرت سے کہتے اُس نے عمیر کو بولا تھا جو زین کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

بہت بول رہا ہے یہ۔۔۔ عمیر نے چیرتے ہوئے لہجے میں ثنا سے کہا۔۔۔جس نے ٹیبل پر رکھا ٹیپ اٹھایا تھا۔۔۔

سوری جان لیکن کرنا پڑے گا یہ پھر بدلہ بھی تو لینا ہیں۔۔۔۔۔۔۔ثنا نے ٹیپ ارمان کے منہ پر لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ارمان اپنا سر نفی میں ہلاتا رہ گیا اُسکے ہاتھ اور پاؤں کافی مضبوطی سے باندھے

گئے تھے۔۔۔زین کی پشت پر لگتے ہنٹر کو دیکھتے ارمان نے اپنی آنکھیں بند کی تھی کیسے اپنے جان سے پیارے دوست کو درد میں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

اُدھر زین کی قمر سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔چہرہ کا رنگ لال اور آنکھوں میں ائی نمی اُسکے درد کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری تھی۔۔۔۔ویسے ہی سر اونچا کئے وہ درد برداشت کر رہا تھا جب آخری ہنٹر کا وار عمیر نے اپنی پوری قوت سے اُسکی پشت پر مارا تھا اور زین کے منہ سے درد بھری چیخ نکلی تھی۔۔۔۔ارمان کی آنکھ سے آنسو نکل کر اُسکے گال تک گیا تھا زین کی تکلیف وہ اپنے وجود پر برداشت کر رہا تھا۔۔۔شدت سے دل چاہا اُسکے ہاتھ کھل جائے اور وہ عمیر کو ایسی دردناک موت دے۔۔۔۔کہ ہر زی روح ایسی موت سے پناہ مانگے۔۔۔۔۔۔

بہت ڈھیٹ ہو تم۔۔۔لیکن یہ صرف میری مار کا بدلا تھا کل کا دن تو رہتا ہے۔۔۔۔جو تمھارے لیے میرے خیال سے کسی قیامت سے کم نہیں ہو گا۔۔۔آفٹر آل اپنی محبت کو جو کھو دو گے تم۔۔۔۔عمیر نے زین کا نڈھال ہوتا چہرہ بالوں سے پکڑ کر اونچا کرتے۔۔۔نہایت سفاکی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔عمیر نے ہنٹر زمین پر پھینک کر ثنا سے کہا۔۔۔۔

جب ثنا ارمان کے کان کے پاس جھکی۔۔۔۔

بچپن سے تو تم مجھے جانتے ہو تو یہ بھی جانتے ہو گے بدلہ لینا مجھے کتنا پسند ہے۔۔۔اور یہ سارا پلین میرا ہی ہے اور جو کل ہو گا وہ بھی۔۔اوپس میں نے تو تمہیں بتا دیا۔۔۔پر کیا کرو۔۔۔ تمہیں سب بتانے کی عادت جو ہے۔۔۔ یہ لو ہٹا دیا اب یہاں بیٹھ کر اپنے دوست سے ہمدردی کرو۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ثنا نے بولتے اُسکے منہ سے ٹیپ ہٹائی اور عمیر کے ساتھ نکلتی چلی گئی۔۔۔ پیچھے اُنہی آدمیوں نے دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔

زین میرے یار۔۔۔۔ارمان نے نم آواز میں زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کا سر تقریباً پورا ہی جھکا ہوا تھا وہ آسانی سے اُسکی پشت سے نکلتا خون دیکھ سکتا تھا۔۔ایک دم سے ارمان کا دل تڑپ اٹھا۔۔۔۔۔

زین اٹھ نہ یار بات کر مجھ سے۔۔۔ارمان نے اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش کرتے۔۔۔زین سے کہا۔۔۔ارمان کی آنکھ سے آنسو نکل کر اُسکی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔

مرد صرف محبت میں نہیں روتا کبھی کبھی اپنے جان سے پیارے دوست کی تکلیف پر اور اپنی دوستی پر بھی رو پڑتا ہے۔۔۔۔۔

زین اٹھ جا یار مجھے ڈر امت تُجھے پتہ ہے نہ مجھے اکیلی سنسان جگہ پر ڈر لگتا ہے۔۔۔ارمان نے مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے کہا تھا اسے پتہ تھا اب زین لازمی اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔اور ہوا بھی یہی۔۔۔

زین نے آرام سے اپنا سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا اور مسکرایا اُسکے منہ سے خون نکلتا اُسکی شرٹ کو آگے سے بھی داغدار کر گیا تھا۔۔۔

تھا۔۔ ٹھیک۔۔ ہو۔۔۔ ہوں میں۔۔۔ تیرے پاس ہوں۔۔۔ زین نے اٹکتی آواز میں کہا عمیر کے سامنے وہ تو درد برداشت کر گیا تھا لیکن اسکو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

زین تیرے منہ سے خون نکل رہا ہے۔۔۔ ارمان نے اُسکے منہ سے نکلتا خون دیکھ کر کہا۔۔۔

تو۔۔ فکر نہیں کر۔۔۔۔ بس دعا مانگ تیرے۔۔۔ یار۔۔۔ یار کی محبت اُس سے دور نہ ہو۔۔۔ ورنہ مر جاؤ نگا میں۔۔۔ زین نے اذیت سے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر ارمان کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔ کیسی بے بسی تھی اُن دونوں کی کرسی سے بندھے شہر سے دور اس جگہ پر کون اُنکی مدد کو اتا۔۔۔

اے زین اٹھ یار آنکھ بند مت کر اٹھ زین۔۔۔ زین کو غنودگی میں جاتے دیکھ ارمان چیخا تھا لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا ہنٹر سے اُس کے وجود پر وار کیا گیا تھا اور وہ کوئی سپر مین تو تھا نہیں جو برداشت کرتا رہتا پھر بھی اُس نے برداشت کیا تھا لیکن اب ہمت ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔

زین کا بے ہوش وجود دیکھ کر ارمان نے بے بسی سے اپنا سر جھٹکا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے شان بان رکھنے والے اپنے دوست کو دیکھ رہا تھا جو آج زخموں سے چوڑ بے ہوش وجود لیے اُسکے سامنے تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

زین۔۔۔زویا ایک دم جھٹکا کھا کر اُٹھی تھی۔۔۔پسینے سے پورا وجود تر تھا۔۔۔

کیا ہوا زویا۔۔۔آرزو مہک مسکان اُسکے چیخنے پر فوراً سے اُسکے پاس اتے ہوئے کہا۔۔۔

مسکان۔۔۔زین۔۔زین ٹھیک نہیں تھے۔۔۔میں نے دیکھا خون۔۔۔خون تھا۔۔۔وہ درد میں۔۔۔میں ہے۔۔۔۔زویا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہے زویا تم نے خواب دیکھا ہو گا۔کچھ نہیں ہے ٹھیک ہے زین بھائی۔۔۔مہک نے فوراً سے اُسکے کانپتے وجود کو اپنے سینے سے لگائے اُسکا سر سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا کا وجود اب ہچکیاں بھرنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ بہت تکلیف میں تھے۔۔۔میں نے دیکھا اُن کی قمر سے منہ سے۔۔۔ہاتھ۔۔۔ہاتھوں سے ۔۔خون۔۔۔خون۔۔۔نکل۔رہا تھا۔۔۔زویا کو وہ خواب بھولائے نہیں بھول رہا تھا۔۔۔۔

فون۔۔۔فون۔۔دو میرا۔۔۔زویا نے جلدی سے کہتے فون اٹھا کر زین کا نمبر ملایا تھا جو بند جا رہا تھا ۔۔۔اُسکی حالت دیکھتے وہ تینوں بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

نم۔۔نمبر بند ہے۔۔۔زویا نے فون ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا اُدھر دیکھو رات کے تین بج رہے ہیں سو رہے ہونگے وہ۔۔۔تم پریشان نہیں ہو۔۔۔اٹھو وضو کرو تہجد پڑھو۔۔۔اور اپنے دل کے تمام خدشات اللہ کو بتادو۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔آرزو کے سمجھانے پر زویا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔

پتہ نہیں دل تو میرا ابھی گھبرا رہا ہے۔۔۔۔زویا کے جاتے ہی آرزو نے اُن دونوں سے کہا۔۔۔۔

اللہ رحم کرے۔۔۔دونوں نے یک زبان کہا۔۔۔۔

اور واپس اپنی اپنی جگہ چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے نماز ادا۔کی اللہ کی بارگاہ میں اپنے ہاتھ پھیلائے جیسے ہی اُسے اپنا خوفناک خواب یاد آیا اُسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔۔۔۔

یہ اللہ میرے شوہر کو اپنے حفظ وامان میں رکھ۔۔۔اُن پر کوئی مصیبت نہ آئے۔۔میرے اللہ وہ میرے لیے انتہائی قیمتی ہے۔۔۔انکو کچھ نہ ہو پتہ نہیں کیوں میرا دل اتنا گھبرا رہا ہے۔۔۔جیسے کچھ ہو گیا ہے یہ کچھ ہونے والا ہے۔۔۔میرے مالک میرے پروردگار۔۔۔۔ہم پر اپنا کرم کر ۔۔۔۔۔زویا نے روتے ہوئے دعا مانگی۔۔۔دل کچھ ہلکا سا ہوا تو اٹھ کر اپنی جگہ پر آلیتی لیکن آنکھیں بند کرتے ہی زین کا خون میں ڈوبا وجود آنکھوں کے پردوں پر لہرایا۔۔۔۔

نیند بھک سے اڑی تھی درود شریف پڑھتے وہ اپنے بیڈ پر لیٹی مسلسل زین کے بارے میں سوچی جا رہی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

بیٹا معذرت اتنی رات کو آپکو پریشان کر رہا ہوں لیکن کیا ارمان آپ کے ساتھ ہے۔۔۔ابھی تک گھر نہیں ایا وہ۔۔۔۔دلاور صاحب نے ساحل کو فون کر کے پوچھا۔۔۔وہ کب سے انتظار کر رہے تھے لیکن ارمان گھر ایا ہی نہیں تھا۔۔۔

دلاور صاحب کی بات پر ساحل کو حیرت ہوئی۔۔۔ارمان اس وقت کہاں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

جی۔۔جی انکل وہ میرے ساتھ ہی ہے سو رہا ہے ورنہ میں آپکی بات کروا دیتا۔۔۔ساحل نے جھوٹ بولا وہ انکو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

چلو بیٹا شُکر ہے وہ صحیح ہے ورنہ اُسکی مان نے مجھے سونے نہیں دینا تھا۔۔۔۔۔۔دلاور صاحب نے بولتے کال کٹ کی۔۔۔۔

ساحل نے فوراً سے فیضان کو فون کیا۔۔۔

کیا ارمان تیرے پاس ہے۔۔۔۔ساحل نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

نہیں سب خریت تو ہے نہ ابھی گاؤں سے اپیا کا فون آیا تھا زین سے بات نہیں ہوئی اُنکی۔۔۔۔فیضان نے اپنا بتایا۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں تو زین کے گھر پہنچ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔ساحل نے اپنی شرٹ پہنتے ہوئے فیضان سے کہا۔۔۔۔

چل ٹھیک ہے۔۔۔فیضان نے ساحل کی بات پر کہا اور فوراً سے گھر سے نکلا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

وہ دنوں زین کے گھر کے باہر کھڑے تھے جہاں پر چوکیدار نے بتایا تھا کہ زین گھر آیا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

کہاں ہو سکتے ہے ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔۔۔ساحل نے پریشانی سے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

اب تو مجھے بھی حیرت کے ساتھ ساتھ فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔فیضان نے بھی پریشانی سے کہا۔۔۔۔

چل کلب میں دیکھتے ہے جا کر وہاں تو نہیں۔۔۔۔ساحل نے ایک اور راستہ بتایا۔۔۔۔

نہیں وہاں نہیں زین اپنا موبائل کبھی بند نہیں کرتا۔۔۔اور نہ اسکی گاڑی ہے یہاں۔۔۔میرے خیال سے پولیس میں کمپلین کروا دینی چاہیئے۔۔۔۔فیضان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صبح تک دیکھتے ہے۔۔۔ساحل نے کہااور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

دونوں فکر مندی سے زین کے گھر کے باہر کھڑے زین اور ارمان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

بند فارم ہاؤس میں سورج کی روشنی ارمان کے خوبرو چہرہ پر پڑی تو اُس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی۔۔۔۔دماغ نے کچھ پل لیے اپنی جگہ پر واپس آنے پر۔۔۔ نظر زین پر پڑی جس کا سر ایک طرف کو ڈھلکا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

زین۔۔۔۔زین۔۔۔۔ارمان کے پکارنے پر زین نے اپنی آنکھیں کھولی اور اُسکی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو۔۔۔ارمان نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔زین نے اپنے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔قمر میں شدید درد اٹھا تھا۔۔۔۔

یکدم دروازہ کھلا اور وہی آدمی اندر داخل ہوئے اور لیپٹوپ زین اور ارمان کے سامنے رکھ دیا۔۔۔جس میں عمیر کی منحوس شکل نظر آرہی تھی۔۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔۔تو چلو وقت آگیا ہے کہ تم سے تمہاری محبت چھین لی جائے زین صفدر۔۔۔۔۔عمیر کی آواز پر زین نے اپنی درد سے بند ہوتی آنکھیں کھولی۔۔۔۔

ارمان اپنے گردن پر ایک ٹھنڈی چیز محسوس کر کے چونکا گردن گھوما کر دیکھا تو ایک آدمی اُسکی طرف گن کیے کھڑا تھا۔۔۔۔

چلو اب تھوڑا تیار ہو جاؤ۔۔۔مجھے بہت بُرا لگ رہا ہے اتنی کٹ شٹ میں رہنے والا بندہ کل سے ایک گندی سی خون سے بھری شرٹ پہنے ہوئے ہے۔۔۔عمیر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

دیکھتے دیکھتے ایک آدمی نے زین کے ہاتھ پاؤں کھولے۔۔۔زین نے ایک نظر ارمان کو دیکھا جس کے سر پر گن تانی ہوئی تھی بہت سوچ سمجھ کر عمیر نے یہ ساری چال چلی تھی۔۔۔۔

زین نے سامنے رکھی شرٹ اٹھا کر پہنی۔۔۔۔اور اُس آدمی نے پھر سے اُسکے ہاتھ پاؤں باندھ دیے۔۔۔۔

کوئی ہوشیاری مت کرنا کیونکہ تم دونوں کی بیویاں اس وقت یونی کے گیٹ پر کھڑی ہے اور ہمارے آدمیوں کے نشانے پر ہے۔۔۔۔عمیر نے دھمکی دی۔۔۔۔

جبکہ اُسکے ساتھ بیٹھی ثنافقط مسکرائی جارہی تھی اور ارمان کو اُسکی یہی مسکراہٹ کھٹک رہی تھی۔۔۔۔

ارمان اور زین کو ایک گاڑی میں ڈال کر یونی کے گیٹ پر اُتار دیا گیا تھا اور ساتھ میں اُنکے کان میں بلیو ٹوتھ لگادی گئی تھی۔۔۔وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔انکا ایک قدم بھی اُنکی زندگیوں کو موت کے منہ تک پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔

وہ جانتے تھے عمیر اور ثنا سے سب کچھ سوچ کر یہ کیا ہے وہ اُنکی کمزوری بھی جانتے ہیں۔۔۔
زین کی قمر سے خون اب بھی رس رہا تھا لیکن شرٹ پر کوئی داغ نہیں ایا تھا۔۔۔

وہ اور ارمان یونی میں داخل ہوئے تھے اُن پر جیسے ساتھوں آسمان گر گئے ہو۔۔۔سامنے ہی اُنکی زویا اور آرزو کے ساتھ تصاویر ایک بڑے سے بورڈ پر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

لیکن یہ تو اُنکی تصاویر نہیں تھی۔۔۔یہ سب ایڈٹ کی گئی تھی۔۔۔۔۔

چاروں طرف پوری یونی کھڑی اُنکی بیویوں کے کردار کو جج کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔ارمان غصے ضبط کرتا بولا تھا۔۔۔۔

یہی تو ہے۔۔۔۔عمیر کا مکروہ قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

وہ کیا ہے نہ ارمان ڈارلنگ تمھاری اُس سوکالڈ بیوی نے مجھے پوری یونی کے سامنے بے عزت کیا تھا تواُسکا بدلہ۔۔۔۔باقی زویا بیچاری کے ساتھ میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔لیکن پھر عمیر کے کہنے پر کرنا پڑا۔۔۔۔ثنا کی آواز پر زین اور ارمان کا دل کیا ابھی اس پوری یونی کو آگ لگادے۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کرتے کہ سامنے ہی اُنہیں وہ دونوں اتی دکھائی دی۔۔۔۔زین اور ارمان کا دل ڈر سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

صبح نے اپنے پر چاروں طرف پھیلا دیے تھے۔۔۔ایسے میں وہ چاروں زویا کے کہنے پر جلدی سے یونی پہنچی تھی کیونکہ زویا زین کو ایک نظر اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ یونی میں داخل ہوئی سب لوگوں کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر کے انہیں عجیب لگا ۔۔۔۔

اُف میں تو اُسے بہت معصوم سمجھتی تھی۔۔۔

کیسی نکلی دونوں۔۔۔۔

کانوں میں یہ جملے گونجے۔۔۔۔

جیسے ہی انہوں نے یونی کے گراؤنڈ میں قدم رکھا۔۔وہ دونوں لڑکھڑائی۔۔۔۔

سامنے ہی ایک بڑے سے بورڈ پر اُنکی اور زین ارمان کی تصویر لگی ہوئی تھی اور وہ دونوں سامنے ہی کھڑے تھے۔۔۔۔۔

فیضان ساحل۔ بھی ابھی یونی پہنچے تھے اور حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ ساری رات زین کے گھر کے باہر کھڑے رہے تھے پھر صبح ہوتے ہی ایک اُمید سے یونی آئے تھے کہ شاید زین یہاں مل جائے اور اُنہیں وہ سامنے نظر ایا تھا۔۔۔۔

زین اور ارمان زویا اور آرزو کے ماتھے پر لال رنگ کا نشان دیکھ سسکتے تھے اور وہ سمجھ گئے تھے واقعی میں وہ دونوں عمیر اور ثنا کے آدمیوں کے نشانے پر ہے۔۔۔۔۔۔

چلو بھائی زین شروع ہو جاؤ سمجھ تو گئے ہو گئے کیا کرنا ہے۔۔۔ عمیر کی آواز پر زین نے بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔۔

زویا کی آنکھوں میں بے یقینی وہ دیکھ گیا تھا۔۔۔۔

کتنا مشکل ہوتا ہے اپنی محبت کی جان بچانے کے لئے اُسی کو غلط بولنا اُسکے کردار پر بولنا۔۔۔۔۔۔ اگر وہ نہ بولتا اُسکی محبت مر جاتی۔۔۔۔ اور اگر بولتا تو زویا ساری زندگی اُس سے نفرت کرتی۔۔ پر وہ یہ نہیں جانتا تھا یہ عمیر کی چال ہے تاکہ زویا زین سے نفرت کرنے لگے اور اُسکے پاس آجائے۔۔۔۔۔۔

زویا کی نفرت تو وہ سہہ لیتا لیکن اگر اُسے کچھ ہو جاتا تو وہ کیسے برداشت کرتا۔۔۔۔۔

زویا اور آرزو کے لڑکھڑاتے وجود کو مہک اور مسکان نے سہارا دیا ہوا تھا ورنہ وہ کب کا زمین بوس ہو جاتی۔۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر زین کو دیکھا۔۔۔جو بلکل اسپاٹ چہرے کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

زین اپنے آپ کو تیار کرتا زویا کی طرف ایا۔۔۔اُسے پتہ تھا اب جو وہ بولنے جا رہا ہے وہ اس سامنے کھڑی موم سی لڑکی کو توڑ دے گا۔۔۔۔۔

دیکھا اپنا انجام کیا سوچا تھا میں تم سے محبت کرنے لگا ہو تو زویا بی بی یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں۔اُس کے کان کے پاس آ کر بڑے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔۔۔

جب کے زویا صرف اُس انسان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جس کے سب کچھ کرنے کے بعد بھی اُس نے اسے چاہا تھا۔۔۔لیکن کاش وہ صدمے سے نکل کر زین کی آنکھیں پڑھ لیتی جہاں صاف صاف تحریر لکھی تھی کہ مجھ پر یقین رکھو۔۔۔میری مجبوری سمجھو ان سب باتوں پر یقین مت کرنا۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ جھوٹ ہیں۔نہ کہے۔۔۔۔کہے دو تم نے یہ نہیں کیا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔زویا ہوش میں آتے ہی اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔

نہ نہ زویا بی بی ہاتھ نہیں لگانا۔۔۔۔۔۔۔دیکھا آپ سب نے یہ جو پارسائی کا ڈراما کرتی ہے کیسی نکلی بقول انکے بے مجھ جیسے لڑکے کو منہ بھی نہیں لگاتی۔۔۔۔۔لیکن اب یہ مجھ سے محبت کرتی ہیں ۔۔۔۔واہ واہ کیا بات ہے اور یہ تصویرے تو آپ سب نے دیکھ ہی لی ہو گی بغیر کیسی رشتے کے یہ میرے کتنے پاس کھڑی ہے۔۔۔

زین نے جان بوجھ کر یہ سب کہا۔۔۔ایک اُمید بھی تھی کاش زویا سمجھ جائے۔۔۔۔۔

بغیر کسی رشتے کے ہاں کیا بولا تم نے جھوٹے مکار آدمی بیوی ہے تمہاری وہ جیسے تم سرے عام بے عزت کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔آرزو کی اب بس ہوئی تھی سامنے کھڑا انسان اس کی دوست کی عزت خراب کر رہا تھا اُس کا دل چاہ رہا تھا سامنے کھڑے انسان کا منہ توڑ دے جو بکواس کر رہا ہے حال تو ان دونوں کا بھی یہی تھی جن کی جان سے عزیز دوست کو یوں رسوا کیا جا رہا تھا۔

چلو اگر بیوی ہے تو کوئی ثبوت دیکھاؤ کہا ہے نکاح نامالاؤ دیکھاؤ۔۔۔۔اب کی بار براکاری وار کیا گیا تھا وہ چاروں ہی سن ہو گئی نکاح نامہ تو نہیں تھا ان چاروں کے پاس۔

یہ بولتے ہوئے زین کا وجود ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا۔۔۔

اچانک سے آرزو ارمان کی طرف بڑھی۔۔۔آنکھوں میں صرف نفرت تھی اسکو اپنی فکر نہیں تھی اسکی بھی تو عزت اچھالی گئی تھی لیکن اسے ابھی صرف اپنی دوست کی فکر تھی اُسے پتہ تھا کے وہ کتنی نازک مزاج ہیں ا۔۔۔

تم سے کوئی خاص۔اُمید۔۔۔۔۔تو نہیں ہے تم نے بھی تو وہی سب کیا ہے جو تمھارے دوست نے کیا ہے۔۔۔۔۔۔خیر اگر اب بھی تھوڑی غیرت باقی ہے تو اِن سب کو بتاؤ کے اِن دونوں کا نکاح ہوا تھا اور تم وہاں پر موجود تھے۔۔۔۔۔آرزو نے ارمان کی انکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔۔

نہیں میں نہیں تھا اور نہ ان دونوں کا نکاح ہوا ہے ارمان نے تیز آواز میں بولا۔۔۔۔۔۔۔اور آرزو کی طرف سے رُخ موڑ لیا۔۔۔۔وہ زیادہ دیر اُسکی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت نہیں دیکھ سکا تھا

۔۔۔

جبکے آرزو صرف اس انسان کی شکل دیکھتی رہ گئی۔۔جس سے وہ بے پناہ۔پیار کرتی تھی یہ ہے۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔۔زویا اُٹھو۔۔۔۔۔۔مہک کی چیخ پر سب زویا کی طرف مڑے جو زمین بوس ہوئی تھی آرزو بھاگ کر زویا کی طرف بڑھی۔۔۔

زین تڑپ اٹھا تھا زویا کو زمین پر گرے دیکھ۔۔۔۔ابھی وہ آگے بڑھا ہی تھا جب عمیر کی آواز اُسکے کان میں گونجی۔۔۔

نہ نہ زین ایک قدم بھی اگے نہیں بڑھانا۔۔۔۔ورنہ ابھی تو صرف بے ہوش ہوئی گئی ہے۔۔۔تُم نے قدم اُسکی طرف بڑھائے تو مر بھی سکتی ہے۔۔۔عمیر نے بولتے ساتھ قہقہہ لگایا۔۔۔۔

آج صحیح لفظوں میں زین کو بے بسی کا مطلب سمجھ ایا تھا۔۔۔

زویا میری جان اٹھ جاؤ دیکھو سب صحیح ہے اٹھ جاؤ میری جان۔۔۔۔آرزو زویا کا گال تھپتھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کوئی ایمبولینس بلاؤ پلیز کوئی بلاؤ۔۔۔۔مہک چیختی ہوئی بولی تو فیضان نے فوراً سے ایمبولنس کو کال کی کچھ ہی دیر میں ایمبولنس آئی اور زویا کو ہسپتال لے کر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل اور فیضان نے ایک نظر اپنے دوستوں کو دیکھا۔۔۔زین کی آنکھ سے نکلتا آنسو وہ دیکھ چکے تھے۔۔۔اُنہیں سنگین غلطی کا احساس ہوا کچھ تو تھا جو اُنکی آنکھوں سے اوجھل تھا۔۔۔

زویا آرزو کے جاتے ہی۔۔۔زین نے چیختے ہوئے بورڈ پر موجود ہر چیز پھاڑ کر پھینکی تھی۔۔۔۔۔

۔ارمان نے اُسکی قمر پر سے ہوتی بلیڈنگ کو دیکھ کر اُسے روکا تھا۔۔۔۔

ابھی سے مت رو زین جاؤ ہسپتال جاؤ۔۔ایک آخری نظر دیکھنے کا تو حق ہے تمہیں تمہاری محبت کو۔۔۔۔عمیر کی بات پر اُسکا دل کیا اپنے آپ کو مار لے جو ایک کٹ پُتلی کی طرح عمیر کی ہر بات مان رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

چل۔۔۔ارمان نے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔ساحل اور فیضان اُن دونوں کو دیکھتے رہے۔۔۔جو اُن سے نظریں چرا رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ چاروں جلدی سے ہسپتال کے لیے نکلے تھے۔۔۔۔اب زین عمیر کی کوئی بات سننے کی روادار نہیں تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

سب آئی سی یو کے باہر ڈاکٹر کے منتظر تھے تینوں اپنی دوست کے لیے دعا گو تھی۔۔۔اتنے میں چاروں بھی آ گئے۔آرزو فوراً سے اُٹھی اور جا کر زین کو تھپڑ مار دیا۔۔۔۔ تمہیں شرم نہیں ائ اپنی ہی عزت کو بے عزت کیا۔۔اور اب جب وہ موت کے منہ میں ہے تو یہاں آ گئے ہو ۔۔۔شرم سے ڈوب مرو تک بغیرت آدمی۔۔۔۔۔۔

زین چپ چاپ اُسکا تھپڑ برداشت کر گیا تھا۔۔

بس بہت ہو گیا تمہارا کب سے بولی جا رہی ہو میں کب سے بارداشت کر رہا ہوں اب کچھ بھی مت بولنا میرے دوست کے بارے میں۔۔۔۔ارمان زور سے دھاڑا۔۔وہ زین کی حالت دیکھ سکتا تھا جس کی آنکھیں اُسکے درد کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

تم تو یہ بولو گے ہی دونوں ایک جیسے جو ہو۔۔۔ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے۔۔۔

مہک اور مسکان بھی آرزو کے پاس ائ۔۔۔۔

فیضان آپکو مجھے یہ اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو چُننا ہو گا۔۔۔مہک نے فیضان کی طرف دیکھ کر بولا۔

فیضان کو سمجھ نہ ایا کیا کہے وہ جانتا تھا اُسکے دوست ضرور کسی مصبتت میں ہے۔۔۔لیکن مہک کے ایسے بولنے پر وہ گھبرا گیا تھا۔۔۔

مسکان نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

ہم اپنے دوستوں کو نہیں چھور سکتے۔۔۔۔تمہاری دوستیں جھوٹ بھی تو بول سکتی ہے۔۔۔۔اور اگر وہ سچ بول رہی ہے تو دیکھاؤ نکاح نامہ۔۔۔۔۔

دونوں نے حیران نظروں سے دونوں کو دیکھا۔۔۔۔ساحل نے بول کر اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔۔۔۔

اُن دِنوں کو تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔اور پوری بات وہ جانتے بھی نہیں تھے۔۔۔۔مہک اور مسکان بھی کچھ سننے کے موڈ میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آرزو ان چاروں کو یہاں پر سے نکالو فالتو رش نہیں جمع کرنا چاہیے۔۔۔۔

مسکان نے آرزو کو بول کر واپس اپنے قدم آئی سی یو کی طرف بڑھا لیے۔۔مسکان کے اس طرح بولنے پر ساحل کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

اب آپ واپس جائیں گیں یہ ڈھکادے کر نکالیں۔۔۔

آرزواور مہک نے ساتھ میں بولا۔۔۔۔

آئندہ اپنی شکل نہیں دیکھانا۔۔۔آج سے ہمارا تم لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔۔آرزو کی آواز رندھ گئی بولتے ہوئے لیکن اُسے بولنا تھا اپنی دوست کے لیے۔۔۔۔۔

ہو سکیں تو اب کبھی ہمارے سامنے نہیں انا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ دونوں پلٹ گئی اپنی دوست کی طرف جو ان تینوں کی جان ہے۔۔۔۔

زین کی حالت بگڑتی جارہی تھی وہ کچھ اور پل یہاں رہتا تو اپنے پورے قد سے زمین بوس ہو جاتا۔۔اُس نے ارمان کا ہاتھ تھاما اور نکلتا چلا گیا۔۔۔ساحل اور فیضان بھی فوراً سے اُن کے پیچھے نکلے تھے۔۔۔۔

یہ کہاں گیا ہے۔۔۔ عمیر نے زین سے رابطہ ختم ہونے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔ خیر جو میں نے کرنا تھا میں وہ کر چکی ہے اب تم نپٹو۔۔۔۔ثنا جانتی تھی اب زین اور ارمان اُسے نہیں چھوڑے گے اسی لیے وہ پہلے ہی پیرس کی ٹکٹ کروا چکی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب تمہیں ارمان نہیں چاہیے۔۔۔ عمیر نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

بلکل نہیں مجھے بٹی ہوئی چیزیں نہیں چاہیئے ہوتی۔۔۔مجھے بس اپنی انسلٹ کی بدلا لینا تھا وہ میں لے چکی ہوں۔۔۔ثنا بولتی ہوئی وہاں سے نکلی۔۔۔عمیر نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔

ثنا کے جاتے ہی عمیر نے اپنے آدمیوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ہسپتال سے کسی کو خبر ہوئے بنا مجھے زویا یہاں چاہیئے۔۔۔۔۔عمیر کے حکم پر وہ آدمی فوراً وہاں سے نکلے۔۔۔

اُس نے جو کرنا تھا کر لیا تھا۔۔۔تھوڑی دیر میں زویا اُسکے پاس ہوتی اور وہ زویا کو لے کر یہاں سے بہت دور چلا جاتا۔۔۔

عمیر نے سوچتے ہوئے مسکراتے گاڑی میں بیٹھ کر اپنا سر گاڑی کی سیٹ پر ٹکایا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

زین کیا ہوا ٹھیک تو ہے تو۔۔۔زین جیسے ہی ہسپتال سے باہر نکلا نیچے زمین پر بیٹھتے چلا گیا۔۔۔

ارمان جلدی سے اسکے لیئے پانی لینے بھاگا تھا۔۔۔

تم دونوں کو۔۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔۔نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔مہک اور۔۔مسکان کو نہیں چھوڑنا۔۔۔چاہیئے تھا۔۔۔زین نے بند ہوتی سانسوں سے کہا پورا وجود زخمی تھا اور تو اور اپنی محبت کو وہ سب بولتے اور موت کے منہ تک جاتے دیکھ اُسکی روح بھی زخمی ہو گئی تھی۔۔۔

اب اور ہمت نہیں بچی تھی اُس میں۔۔۔۔

تو کیوں فکر کر رہا ہے۔۔۔ میں پیار نہیں کرتا تھا مہک سے وہ تو بس وقت گزاری تھی اور کچھ نہیں۔۔۔ فیضان یہ سمجھا کہ شاید زین شرمندہ ہیں کہ اُسکی وجہ سے وہ دونوں اپنی اپنی محبت کو چھوڑ چکے ہیں اسی لئے ایسے بولا۔۔۔۔

لیکن پیچھے کھڑی مہک جو ایک آخری بار فیضان سے بات کرنے ائی تھی فیضان کی بات سنتے نفی میں سر ہلاتے روتے ہوئے واپس اندر بھاگی تھی۔۔۔۔

کیا بول رہا ہے تو۔۔۔ سچ بول۔۔۔ تیرا دماغ خراب ہے وقت گزاری کر رہا تھا تو۔۔۔۔۔ تو اگر وقت گزاری کرتا تو اُس سے اپنا رشتا جوڑتا۔۔۔۔۔ اسکی بات پر اتے ارمان نے اُسکے منہ پر مکا مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو پھر کیا بولوں میں۔۔۔ بتا مجھے ہوا کیا ہے آخر جو زین نے اور تو نے زویا بھابھی آرزو بھابھی کو رسوا کیا بتا مجھے۔۔۔۔

کیونکہ میں جانتا ہوں۔۔۔ اپنے دوستوں کو اُنکی آنکھوں میں سچی محبت بھی دیکھ چکا ہوں تو بتا نہ کیا ہوا ہے کیا وجہ ہے ان سب کی۔۔۔ فیضان نے ارمان کے بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زین۔۔۔زین۔۔۔کو کیا ہوا ہے۔۔۔زین کے ہے ہوش وجود کی طرف جیسے ہی ساحل کی نظر پڑی وہ چیخا تھا۔۔۔۔

ارمان فوراً سے سامنے لگے اسٹریچر کو لایا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا ہے ڈاکٹر۔۔۔آرزو نے ائی سی یو سے نکلتے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

انکانروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔۔۔ابھی فلحال وہ بے ہوش ہے۔۔۔جب تک ہوش نہیں اتا ہم کچھ جواب نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر کے بولنے پر وہ تینوں گھبرا گئی۔۔۔۔

ہمیں اپنی دوست کو یہاں سے لے کر جانا ہے۔۔۔حیدر آباد۔۔۔۔مہک کی آواز پر مسکان اور آرزو نے اُسکے اسپاٹ چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

آپ اپنے رسک پر لے جا سکتے ہیں فام فل کر دے۔۔۔۔ڈاکٹر نے کہتے ساتھ ایک نرس کو اشارہ کیا جو جلدی سے فوم لے کر ائی۔۔۔جسے

جلدی سے مہک نے فل کیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں زویا کا بے ہوش وجود ایمبولینس میں تھا اور وہ حیدر آباد کے لئے نکل گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

یہ قدم مہک نے آرزو اور زویا کو زین اور ارمان سے دور کرنے کے لیے اٹھایا تھا وہ چاروں ان چاروں سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی اُن کے اس قدم نے زویا کو ایک درندہ کی قید میں جانے سے بھی بچایا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

اِدھر زین کو جلدی سے ائی سی یو میں لے جایا گیا تھا۔۔۔اور ارمان نے اُن دِنوں کو ساری حقیقت بتادی تھی۔۔۔۔۔

جسے سن کر وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

میں اُس عمیر کو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ فیضان نے شدید غصے میں کہا۔۔۔۔

ایک منٹ وہ چاروں کہاں ہے ابھی تو وہ اسی طرف تھی۔۔۔۔ساحل نے یاد انے پر حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

جہاں اُن تینوں میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

ارمان بھاگتا ہوا ریسپشن پر گیا تھا۔۔۔

زویا۔۔۔زویا نام کی ایک لڑکی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ائی ہے۔۔۔۔ارمان نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

سوری سر وہ یہاں سے چلی گئی ہے۔۔۔۔لڑکی کے بتانے پر ارمان کو لگا جیسے سب اُسکے ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہو۔۔۔۔۔

وہ تھکے تھکے انداز میں واپس ایا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ساحل نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

وہ چلی گئی ہے۔۔۔ارمان نے دیوار سے اپنی پشت ٹکا کر کہا۔۔۔۔۔

ابھی وہ صرف زین کی طرف سے پریشان تھے ایک بار وہ صحیح ہو جاتا تو وہ باقی سب چیزوں کو دیکھ لیتے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

وہ چاروں حیدر آباد کے ایک نجی ہسپتال میں تھی۔۔۔۔۔

گھر پر سب کو بتا چکی تھی۔۔۔۔اور کچھ ہی دیر میں وہ سب وہاں تھے۔۔۔۔۔

آرزو نے دھڑکتے دل سے سب حقیقت اُن سب کو بتا دی تھی۔۔۔۔

لیکن اپنے بابا کا اسپاٹ چہرہ دیکھ کر وہ اُن کے پیروں پر گر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

بابا پلیز اپنی زوئی کو معاف کر دے۔۔۔۔آرزو نے اُنکے پیر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آرزو کے والد نے ٹرپتے اسکو اپنے قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

جس پر آرزو شدت سے رو گئی۔۔۔۔سب کی آنکھیں اُسکے رونے پر نم ہو گئی تھی مہک اور مسکان فوراً سے اپنے بابا کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ہے سب ٹھیک ہے تم تینوں نے بہادر بننا ہے۔۔۔۔زویا کا سہارا بننا ہے ٹھیک ہے۔۔۔آرزو کے والد نے آرزو کے آنسو صاف کرتے مہک اور مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

احسان صاحب تو اپنی بیوی کے ساتھ ایک طرف بیٹھے اپنی بیٹی کے لئے دعا گو تھے۔۔۔۔

تو دوسری طرف مہک اور مسکان کے والدین اُنکے نصیب پر جیتنے خوش تھے اج اتنے ہی دکھی ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

بابا ہم نے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔مہک نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بلکل اب آپ چاروں یہاں نہیں رہے گی۔۔۔۔اپنے والد کی بات پر اُس نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی گھنٹوں بعد زویا کو ہوش آ گیا تھا۔۔۔۔اور ہوش میں انے کے بعد اپنے بابا کے سینے سے لگی وہ اس قدر روئی تھی کہ ہر ایک آنکھ نم کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اُسکی طبیعت بہتر نہیں تھی لیکن پھر بھی احسان صاحب نے اُسے آرزو مسکان اور مہک کے ساتھ کینیڈا روانہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

کینیڈا میں موجود اپنے دوست اوزگاں کے پاس۔۔۔۔۔

اور وہ چاروں کبھی پاکستان واپس نہ آنے کی قسم لئے اپنی تمام یادوں کو یہی پاکستان میں چھوڑے۔۔۔ کینڈا کے لیے روانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک نئی زندگی کا آغاز کرنے جس میں دیر ضرور لگتی۔۔۔ لیکن سب کچھ اچھا ہوتا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

عمیر کو زویا نہیں ملی تھی۔۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح حیدر آباد میں موجود اپنے آدمیوں سے بھی پتہ لگوا چکا تھا لیکن زویا نے نہ ملنا تھا اور نہ وہ ملی۔۔۔۔۔

لیکن پولیس کو عمیر ضرور مل گیا تھا۔۔۔ کیونکہ ثنا جانے سے پہلے پولیس کو عمیر کی رہائش بتا چکی تھی۔۔۔۔

اور اب وہ جیل میں بند اپنے کیے پر ماتم کر رہا تھا جانتا تھا یہاں بند ہونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے زین سے وہ پھر بھی بچ نہیں پائے گا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

زین کو ہوش آگیا تھا۔۔۔قمر پر زخم کی وجہ سے وہ اُلٹا ہو کر بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

چلی گئی وہ۔۔۔اُن تینوں کے اندر آتے ہی زین نے پوچھا۔۔۔

اور وہ تینوں اپنی مٹھیاں بند کر گئے۔۔۔۔

زین۔۔۔ساحل نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

جانتا ہُوں میں نے اُسے کھو دیا ہے اب کبھی اُسے نہیں پا سکوں گا میں۔۔۔۔زین کی آنکھ سے آنسو گرتا تکیہ میں جذب ہوا تھا۔۔۔

وہ حیدر آباد میں بھی نہیں ہے۔۔۔فیضان کی بات پر زین نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

یکدم وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

زین کیا کر رہے ہو طبیعت نہیں ٹھیک تمھاری۔۔۔ارمان نے کہا لیکن اب زین کچھ بھی سننے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

عمیر کہاں ہے۔۔۔زین کے لہجے میں چٹانوں سی سختی تھی۔۔۔

جیل میں۔۔ساحل نے جواب دیا۔۔کیونکہ انکے چچا اسکو بتا چکے تھے۔۔۔۔

زین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اُسکے بعد سے کوئی ایسادِن نہیں تھا جب زین نے عمیر سے اپنی تمام اذیت کا بدلہ نہ لیا ہو وہ روز اُسکے پاس جاتا تھا اور اُسے ویسی ہی اذیت سے روشناس کرواتا۔۔۔۔۔

وہ چاروں ہر جگہ اُن چاروں کو ڈھونڈ چکے تھے لیکن وہ کہیں نہیں ملی تھی۔۔۔۔۔

دیکھتے دیکھتے پانچ سال گزر گئے تھے۔۔۔۔زین نے اب عمیر کی طرف جانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔کیونکہ عمیر اب دماغی حالت سے بلکل ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔۔وہ چاروں باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز پڑھتے تھے۔۔۔۔۔اور چاروں کی دعاؤں میں اُن چاروں کے مل جانے کی دعا ضرور شامل ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ حیدر آباد بھی گئے تھے جہاں پر اُنکی پوری بات سنی گئی تھی لیکن اُنہیں اُن چاروں کا پتہ نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہر رات اُن کی اذیت بھری گزرتی تھی یادیں کسی اکٹوپس کی طرح دماغ جو جکڑ لیتی تھی دِن بھر وہ اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے اور ساری رات جاگتے۔۔۔۔۔۔

ان پانچ سالوں میں وہ ایک دوسرے سے چھپتے اپنے آنسو صاف کرتے پھرتے تھے اور اُنکے والدین اُنہیں دِن بادن اپنی آپ سے بیزار ہوتے۔۔۔۔۔

پھر ایک دن ایسا ایا وہ چاروں ایک دوسرے کو گلے لگا کر شدت سے روئے۔۔۔۔۔اور پھر اللہ سے دعا مانگی اُنکی محبت انکو مل جائے شاید اللہ کو بھی انکا رات کو جاگ کر دعا مانگنا پسند آگیا تھا تبھی انعام کے طور پر اُن کو کینڈا جانا پر گیا تھا جہاں اُنکی محبت تھی۔۔۔ ۔

❤❤❤❤❤❤

کینیڈا میں جا کر وزگان صاحب نے اپنی بیٹیوں کی طرح۔انکا خیال رکھا تھا زویا کو وقت لگا تھا سمنبھلنے میں لیکن وہ سمنبھل گئی تھی۔۔۔۔۔

چاروں نے آپس میں خوشیاں ڈھونڈا شروع کر دی تھی ایک دوسرے کی طاقت بنتے۔۔۔۔ایک دوسرے کو گرنے سے بچاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن چاروں نے اپنی پڑھائی مکمل کی اور پھر ازگان صاحب کی مدد سے اپنا بزنس شروع کیا تھا جس کو پروان چڑھانے میں انہوں نے دِن رات ایک کیے تھے اور اج وہ چاروں کی کینیڈا کی نمبر ون بزنس وومن تھی۔۔

زین جیسے ہی تعبیر محل سے باہر نکلا سامنے کھڑے پایا۔۔۔

زین کی سرخ آنکھیں دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ کیا۔ ہوا ہو گا۔۔۔۔۔

خاموشی سے زین کے ساتھ قدم ساتھ بنے کاٹیج کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔۔

یہ گھر ہے۔۔۔۔۔ ساحل نے اندر داخل ہوتے ہی گھر پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔ حیران تو زین بھی تھا۔۔۔۔۔

جی یہ گھر ہے اور اب ہمیں اسکو صاف کرنا ہے۔۔۔۔۔ ارمان اور فیضان جو پہلے سے تپے بیٹھے تھے بولے۔۔۔۔۔۔

تُجھے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ساحل نے فیضان کی لال ناک دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

اتے ساتھ گھر کے فرش کو خراج پیش کر چکے ہیں۔۔۔ اسی لئے بدلے میں فرش نے ان کی ناک پر یہ لال رنگ دے دیا۔۔۔۔ ارمان نے ہنستے ہوئے کہا جب فیضان نے اُسکی قمر پر دھموکہ رسید کیا۔۔۔۔۔۔

ساحل اور زین کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آن ٹھہری۔۔۔۔۔

چلو پھر۔۔۔۔ زین نے بولتے ساتھ اپنی آستینیں اوپر کی۔۔۔۔۔

لیکن صاف کس سے کریں گے۔۔۔۔ ساحل نے پوچھا جس پر زین نے ایک طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

جہاں پر صفائی کرنے والا ہر سامان موجود تھا مطلب پوری تیاری کی تھی محترمائوں نے۔۔۔۔۔

اب منظر کچھ یو تھا کہ وہ فیضان اور ارمان لاؤنج وغیرہ صاف کر رہے تھے اور ساحل اور زین اندر بنے کمرے جن میں دو کمرے تھے اور ایک گیسٹ روم۔۔۔۔۔۔۔

سامان سارا پہلے سے موجود تھا جس پر چادر ڈالی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بس اب میں اور نہیں اٹھ سکتا اب تو صاف کر۔۔۔۔ فیضان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ اسکی بات پر ارمان کی تیوری چڑھی۔۔۔۔۔

تھک تو وہ بھی گیا تھا۔۔۔۔

چپ چاپ اٹھ۔۔۔ چل۔۔۔ ارمان نے وائپر رکھ کر فیضان کی پشت پر دے مارا۔۔۔ فیضان درد سے بلبلا اٹھا ایک تو وہ سینڈو پہنا ہوا تھا اوپر سے سردی تھی اور اُس پر ارمان نے مار دیا۔۔۔۔

بس کر جا اب اتنی بھی نہیں لگی۔۔۔۔ ارمان نے اُسے اپنی قمر سہلاتے دیکھ کر جھاڑا۔۔۔۔۔

بیٹا سردیوں میں درد زیادہ ہوتا ہے تُجھے کیا پتہ۔۔۔ فیضان کے کہنے پر ارمان نفی میں ہلاتا اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تقریباً تین گھنٹے لگے تھے اُنہیں تب جا کر یہ گھر رہنے قابل ہوا تھا محبت انسان سے کیا کیا کروا دیتی ہے یہ اُنہیں اج پتہ چلا تھا۔۔۔۔۔۔

اب چاروں ایک ہی کمرے میں ایک ہی بیڈ پر تھکن سے چور گہری نیند میں تھے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

زویا اپنے بیڈ پر لیٹی اج ہوئے واقعے کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔زین کے سامنے انے پر اُسے لگتا تھا جیسے وہ محنت جو اُس نے خود پر کی ہے ان پانچ سالوں میں وہ ضائع ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

دل تو اج بھی زین کی قربت میں سکون محسوس کرتا تھا۔۔۔۔اسکو سامنے دیکھ کر ویسے ہی تڑپتا تھا۔۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو نکل کر تکیہ میں جذب ہوا۔۔۔کیوں وہ زین کو سامنے دیکھ کر اپنی ہمت ہارتی جا رہی تھی کیوں وہ اُس سے نفرت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

اور سچ ہی تو تھا اُس نے ان پانچ سالوں میں زین سے نفرت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔اُس سے یہ ہو ہی نہیں سکا تھا۔۔۔۔ہاں اُسے بھولنے کی کوشش ضرور کی تھی جس میں بھی ناکامی کا سامنا ہوا تھا۔۔۔۔پر اپنے دل کو پتھر وہ کر گئی تھی۔۔۔اُن تینوں کو کبھی اُس نے یہ احساس نہیں ہونے دیا ۔۔۔۔کہ اُسکے دل کا ایک گوشہ اج بھی زین کے لئے تڑپتا ہے۔۔۔۔

ایک نظر آرزو کو دیکھا جانتی تھی وہ اپنی دوست کو چاہے کتنی بھی بہادر صحیح لیکن جب بات محبت کی آجاتی ہے تو ہر لڑکی کمزور ہو جاتی ہے اپنے دل کے اگے۔۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی آرزو بھی کا بھی حال کچھ اس کی طرح ہی ہے۔۔اور پھر مہک مسکان۔۔۔اُن دونوں کا کیا قصور تھا اور قصور تو ساحل اور فیضان کا بھی نہیں تھا تو پھر وہ چاروں کیوں ایک دوسرے سے دور رہتے۔۔۔۔۔

وہ مسکان اور مہک کو سمجھانے کا سوچ کر اپنی آنکھ بند کر گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

مجھے سخت چڑ ہوتی ہے جب گاڑی آدھے راستے میں رک جائے۔۔۔۔آرزو نے گاڑی رکنے پر غصے سے کہا۔۔وہ اج جلدی افس کے لئے نکل رہی تھی کیونکہ آج اُن کے دوسرے پروجیکٹ کے پارٹنر ارہے تھے اور یہ پروجیکٹ اُن چاروں کے لئے بہت اہم تھا۔۔۔۔

لیکن آدھے راستے میں ہی اُسکی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کینیڈا کا موسم اج کچھ زیادہ ہی سرد تھا۔۔۔ایسا لگتا تھا کسی بھی پل برف باری ہو جائے گی۔۔۔۔۔

آرزو بلیک شرٹ اور بلیک ہی پینٹ میں اوپر کریم رنگ کا کورٹ پہنے اپنے ڈارک براؤن بالوں کو کھلا چھوڑے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

گاڑی میں تو ہیٹر تھا لیکن باہر سردی کچھ زیادہ تھی فوراً سے اُسکی چھوٹی سی ناک لال ہوئی۔۔۔۔

فون پر کسی کا نمبر ملاتی وہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔کہ یکدم اُسکی گاڑی کے پاس ایک لینڈ کروزر آکر رکی۔۔۔

آرزو نے ایک نظر موبائل سے اٹھا کر گاڑی کو دیکھا اور واپس اپنی نظریں موبائل پر مرکوز کر لی۔۔۔

do you want some help pretty lady....

گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا اور بھاری آواز آرزو کے کانوں کے پردوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

آرزو نے سر اٹھا کر دیکھا تو نیلی آنکھیں سفید رنگت چہرے پر کالی ہلکی ہلکی داڑھی۔۔۔گلابی لب جو مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔۔۔۔

صائم۔۔۔آرزو خوشی اور حیرت کی ملی جلی کیفیت سے۔۔۔چیخی تھی۔۔۔۔

صائم اسکے انداز پر مسکرا گیا۔۔۔

تم کب آئے انے سے پہلے بتایا بھی نہیں آف خدایا صائم۔۔۔تم یہاں ہو مطلب ہنی بھی یہاں ہے۔۔۔آرزو جلدی سے اُسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے خوشی سے بولی۔۔۔

یار سانس لو۔۔پہلے۔۔۔۔۔ہنی نہیں آئے تم لوگوں کے انکو کچھ کام تھالندن میں صرف میں ایا ہوں سوچا تھا تم سب کو سرپرائز دونگا لیکن تمہیں یہاں ایسے روڈ پر دیکھا تو سارا سرپرائز کا پلین خاک ہو گیا۔۔۔صائم نے افسوس سے کہا۔۔۔

جی نہیں ابھی نہیں خراب ہوا ہے سرپرائز گھر چلو دیکھنا وہ تینوں تم کو دیکھ کر کتنی خوش ہو گی۔۔۔چلو جلدی۔۔۔آرزو نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صائم بھی مسکراتا ہوا۔۔۔گاڑی آگے بڑھا گیا تھا۔۔۔صائم اوزگان صاحب کا ایک لوتا بیٹا تھا۔۔۔جو جب سے وہ چاروں کینیڈا ائی تھی تب سے اُن کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔اور وہ چاروں کافی حد تک صائم سے کلوز تھی اُنکے لئے صائم ایک دوست ایک بھائی کی طرح تھا۔۔۔۔صائم بھی سب کو اپنی دوست اور بہنو کی طرح رکھتا تھا سوائے ایک کے جسے پہلی بار دیکھ کر ہی اُسکے دل نے دغا دے دی تھی۔۔۔۔اور وہ تھی زویا۔۔۔۔۔جب وہ یہاں ائی تھی اُسکی اُداس آنکھیں سنجیدہ چہرہ صائم کو بہت بری طرح اپنی طرف راغب کر گیا تھا۔۔۔اور زویا کو اُس میس سے نکالنے میں بھی سب سے بڑا ہاتھ صائم کا تھا۔۔۔۔

زویا کا وجود صائم کی نظروں میں جھٹکے سے آسمایا خوبصورت مسکان اور حسین ہوئی۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

زین صبح ہی اٹھ گیا تھا سب سے پہلے اُس نے گروسری کا سارا سامان آرڈر کیا تھا اور پھر اپنے لئے کافی بنا کر وہ کاٹیج کے باہر رکھی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اور پھر وہ تینوں بھی ایک ایک کر کے باہر آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔اب بھی وہ چاروں گرم سویٹر پہنے ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیہان کے سب دھاگے تعبیر محل کی طرف تھے جہاں فقط خاموشی تھی۔۔۔۔

یکدم ایک لینڈ کروزر گیٹ پر آ کر رکی۔۔۔اُن چاروں کو حیرتِ ہوئی کیونکہ لڑکیوں کے پاس یہ والی گاڑی انہوں نے نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی سے آرزو باہر نکلی۔۔۔۔۔

ارمان ٹھٹھکا اور سارا دیہان آرزو کی طرف کیا جس کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ نمودار تھی۔۔۔آرزو کی ڈریسنگ دیکھتے اُسکے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔ٹائٹ پینٹ میں اُسکی ٹانگے واضح تھی جبکہ شرٹ بھی کافی ٹائٹ تھی جس کو اوپر موجود کورٹ نے تھوڑا سا کور کر لیا تھا۔۔۔۔

لینڈ کروزر اندر آئی۔۔۔۔

زویا مہک۔۔۔مسکان جلدی سے باہر اؤ۔۔۔آرزو صائم کی موجودگی میں اتنی خوش تھی کہ اُسے یاد ہی نہیں رہا کہ سامنے موجود کاٹیج میں چار وجود ایسے بھی ہے جنکو اُسکی یہ حرکت ناگوار گزرنے والی ہے۔۔۔

آرزو کے اس طرح کہنے پر اُن چاروں نے ہی اپنے کپ ٹیبل پر رکھ دیئے تھے اور حیرت اور نہ سمجھی سے اُسکی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیا ہے آرزو کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔مہک نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے باہر آکر کہا جو اس وقت ڈھیلی سی ایک شرٹ اور کھلے پاجامہ میں ملبوس تھی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔مسکان اور زویا نے بھی باہر آکر کہا۔۔۔۔

اور نہ سمجھی سے سامنے موجود اپنی گاڑی کو دیکھا جس کے شیشے کالے تھے تو اندر موجود انسان انکو نظر نہیں آیا۔۔۔

سرپرائز۔۔۔آرزو نے خوشی سے کہتے ساتھ گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

کالے جوگر کالی پینٹ کے اوپر بلیو رنگ کی شرٹ پہنے جو اُسکی آنکھوں کی رنگت سے ملتا جلتا رنگ تھا صائم باہر نکلا چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ لئے۔۔۔۔۔ہاتھوں میں ایک حسین لال گلابوں کا بکے تھامے

صائم۔۔۔وہ تینوں چیخی تھی۔۔۔۔۔۔

صائم کے چہرے پر مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔۔۔

صائم نے ایک نظر زویا کو دیکھا جو مسکان اور مہک کے بیچ میں کھڑی آنکھوں میں خوشی کی چمک لئے کھڑی اسکو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ آپ کے لئے مائے کوین۔۔۔صائم نے گھٹنوں کے بل جھک کر بکے زویا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔جو ایک ادا سے اُسکے ہاتھ سے بکے تھام گئی تھی۔۔۔

شکریہ۔۔۔زویا نے صائم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ چاروں بھول گئی تھی کہ کوئی ہے جو اُن لوگوں کو سرخ نظروں سے گھور رہے تھے۔۔۔

زین جو اتنی دیر سے یہ منظر دیکھ کر اپنے اوپر ضبط کر رہا تھا زویا کا ہاتھ اُس لڑکے کے ہاتھ میں دیکھ کر اُس نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی پورے جسم میں جیسے سوئیاں چبھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔اشتعال تھا جو حد درجہ بڑھ گیا تھا۔۔۔۔اُسے سخت زہر لگ رہے تھے زویا کے ہاتھ میں موجود وہ پھول۔۔۔۔اُس کا بس نہ چلا کہ سامنے موجود صائم کے وجود کے ساتھ زویا کے ہاتھ میں موجود وہ نازک کے پھول بھی جلادے اور زویا کو اپنی قربت کی آگ میں اس طرح جلائے کہ اُسے زین کے سوا کسی دوسرے کا ہوش ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

یہ تو صحیح نہیں ہے ہمارے لئے کچھ نہیں لائے تم۔۔۔مہک نے صائم کو دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔۔۔

ایسا ہو سکتا ہے میں آپ تینوں کو بھول جاؤں سب کے لئے لایا ہُوں۔۔۔لیکن اندر چل کر دیکھتے ہیں یہاں بہت سردی لگ رہی ہے مجھے۔۔۔صائم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گرد باندھ کر کہا۔۔۔

جس پر وہ تینوں مسکرا گئی۔۔۔۔صائم مسکان اور مہک کے ہمراہ اندر بڑھ گیا جب زویا کی نظر زین کی طرف اُٹھی جو سرخ آنکھیں ماتھے کی پھولی رگ لیے اُس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ہاتھوں کی رگے بھی پھولی ہوئی تھی۔۔۔۔

زویا جھرجھری لیتے فوراً سے اندر بھاگی۔۔۔زویا کو ایسے جاتے دیکھ ارزو نے بھی نظر گھوما۔کر اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو ارمان کو بھی غصے کی زیادتی سے سرخ ہوتی آنکھوں سمیت اپنی طرف دیکھتے پا کر اُس نے ایک ادا سے اپنے بال جھٹکے اور چہرے پر جان بھوجھ کر مسکراہٹ سجائے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

ارمان اُسکی نظر اندازی پر اپنے جبڑے بھینچ گیا۔۔۔۔

ساحل اور فیضان کا حال بھی اُن سے مختلف نہ تھا۔۔۔ایک غیر مرد جو اُنکی بیویوں سے ہنس کر بے تکلف ہو رہا تھا انکا خوں جل کر خاک ہو گیا تھا۔۔۔اور اُسکا گھر کے اندر چلے جانا اُن چاروں کے جسم میں لاوا دہکا گیا تھا۔۔۔

کون ہے یہ۔۔۔زین نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ وہ گان کان ہے جس کی فون کال پر وہ میٹنگ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔فیضان کی بات پر اُن چاروں کی آنکھوں میں غصّہ لہرایا تھا۔۔۔۔

زین نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔اُس سے اب برداشت نہیں ہو رہا تھا صائم اندر موجود تھا۔۔۔اُسے یہ بات چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔۔اور یہی بات اُن تینوں کو بھی چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں اب اور برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔زین نے ضبط سے اُن تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔اور آگے جانے لگا۔۔۔

رک جا زین اگر ہم ابھی کچھ کرے گے تو لڑکیاں ہم سے مزید بد گمان ہو جائے گی۔۔۔ساحل کی بات پر مجبوراً وہ رکا تھا۔۔۔۔۔۔

میں اب اور نہیں رک سکتا۔۔۔زین بولتا ہوا تعبیر محل کی طرف بڑھا۔۔۔پیچھے وہ تینوں بھی اُسکے پیچھے چل پڑے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

صائم نے اُن تینوں کو بھی اُن کے گفت دے دیے تھے۔۔۔۔

تو مطلب ہنی کل آرہے ہیں۔۔۔زویا نے پوچھا۔۔۔جس پر صائم نے اُسکے خوشی کے دمکتے چہرے کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

تو پھر ہمیں اُنکے لئے ویلکم پارٹی ارینج کرنی چاہیے۔۔۔مہک نے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

بلکل۔۔چاروں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔۔۔

زویا یہ آپ کے لئے۔۔۔صائم نے زویا کی طرف ایک ساڑھی کا پیکٹ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

کتنی خوبصورت ہے یہ صائم۔۔مجھے بہت پسند ائی۔۔۔۔۔زویا نے آسمانی رنگ کی ساڑھی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں چاہتا ہوں کل کی پارٹی میں آپ یہی پہنے۔۔۔۔صائم کی فرمائش پر مسکان آرزو اور مہک نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔

لیکن اتنی سردی میں۔۔۔زویا نے کہنا چاہا۔۔۔

اوہو پارٹی گھر کے اندر رکھی جائے گی اور گھر کے اندر ہیٹر ہو گا۔۔۔مہک نے جلدی سے حل بتایا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے میں کل یہ ضرور پہنو گی۔۔۔زویا نے ساڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور صائم محبت بھری نظروں سے اُسکی طرف دیکھے گیا۔۔۔صائم کی آنکھوں میں نظر اتی زویا کے لیے

محبت عزت وتینوں کب سے دیکھ چکی تھی۔۔۔جانے کیوں زویا کو نظر نہیں آتی تھی یہ وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اب میں چلتا ہوں۔۔۔ تھوڑا آرام کرو نگا پھر شام میں آکر تیاری کرتے ہے مل کر پارٹی کی۔۔۔صائم نے زویا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا دل تھا مزید اس پری پیکر کے سامنے بیٹھ کر اُسے جی بھر کر دیکھنا چاہتا تھا لیکن جانا بھی ضروری تھا۔۔۔

اتنی جلدی تھوڑی دیر رک جاتے ساتھ کھانا کھاتے ہم۔۔۔آرزو نے اُداسی سے کہا۔۔۔

نہیں پھر کبھی جب بابا یہاں آجائے گے تو پھر میں بھی یہاں اجاؤ نگا رہنے ابھی مجھے افس کا کچھ کام بھی ہے۔۔۔صائم نے کھڑے ہوتے رسانیت سے کہا۔۔۔

اوزگان صاحب تعبیر محل میں ہی رہتے تھے انکا کہنا تھا وہ اپنی بیٹیوں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے ابھی ایک بزنس ڈیل کے لئے وہ لندن گئے ہوئے تھے۔۔۔

مسکان مہک آرزو اور زویا پہلے اُن کے ساتھ اُن کے گھر میں رہتی تھی۔۔۔لیکن پھر جب اُن چاروں نے اپنا بزنس شروع کیا اُس کے بعد تعبیر محل بنوا کر وہ اُس میں رہنے لگی تھی اور اوزگان صاحب کو اُنکی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ وہ خود بھی تعبیر محل میں شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔

صائم گھر سے باہر نکلنے لگا جب سامنے سے اتے زین کو دیکھ کر وہ رکا۔۔۔انجان نظروں سے زین کی طرف دیکھتے اُس نے پیچھے پلٹ کر آرزو سے اشاروں میں زین کے متعلق پوچھا تھا۔۔۔

زویا بھی وہاں آکر زین کی لال ہوتی آنکھیں جو صائم کے وجود پر ٹکی تھی دیکھ چکی تھی اچانک سے اُسکا دل دھڑکا جانتی تھی زین کتنا شدت پسند ہے کہیں صائم کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔۔۔۔۔

کاٹیج میں رینٹ پر رہتے ہیں۔۔۔آرزو نے جلدی سے کہا مبادا زین صائم کے منہ پر مکّہ ہی نہ مار دے کیونکہ زین کے تاثرات سے یہی لگ رہا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔صائم نے مسکراتے زین کے آگے ہاتھ کیا تھا۔۔۔وہ تینوں بھی زین کے پیچھے آ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

زین نے بنا کوئی تاثر دیے اُس سا ہاتھ ملایا تھا۔۔۔۔

چلتا ہوں اپنا دہان رکھنا آپ سب۔۔۔صائم بولتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

جبکہ وہ چاروں غصّہ بھری نظروں سے اُن چاروں لڑکیوں کو دیکھ رہے تھے جو جلدی سے اندر چلی گئی تھی۔۔۔صرف آرزو ہی رک گئی تھی۔۔۔

کچھ چاہیئے تھا آپکو۔۔۔آرزو نے سینے پر ہاتھ باندھتے پوچھا تھا۔۔۔

جب ارمان نے آگے بڑھ کر اُسے اپنی باہوں میں اٹھایا تھا۔۔۔اور زین ساحل فیضان اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے۔۔۔واپسی کے لیے مڑ گئے تھے۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا حرکت ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔سب کے سامنے اس اچانک ہوئی افتاد پر آرزو حیران پریشان سی ہوتے چیخی تھی۔۔۔جب ارمان نے اُسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتے اُسکی سانسیں اور زبان دونوں بند کی۔۔۔۔آرزو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی اُسے بلکل اندازہ نہیں تھا ارمان ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

جبکہ ارمان اُسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لئے اُسے لیے تعبیر محل کے پیچھے بنے لون کی طرف لے ایا تھا اور اپنی باہوں سے آزاد کرتے آرزو کی پشت وہاں موجود دیوار سے لگائی تھی۔۔۔لیکن لبوں کو اپنی گرفت سے آزاد نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

آرزو کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرے وہ شدت سے اُسکے لبوں کا جام پینے میں مصروف تھا اور آرزو کو لگ رہا تھا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔۔۔

آرزو نے ارمان کی شرٹ کھینچ کر اُسے دور کرنا چاہا لیکن ارمان پر کوئی خاصا فرق نہیں پڑا۔۔۔آرزو کے جسم سے جیسے ساری قوت ختم ہو گئی ہو۔۔اُسکی سانسیں بند ہو رہی تھی وہ اب گر جاتی جب ارمان نے اُسکے لبوں کو آزادی دیتے اُسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے سہارا دیا تھا۔۔۔۔

ارمان کی خود کی سانسیں پھول گئی تھی وہ آرزو کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے لمبی لمبی سانسیں لے رہا۔۔۔

لیکن جیسے آرزو کی سانس اُسکے حلق میں ہی اٹک گئی ہو وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی اُسکے گلابی لب لال ہو رہے تھے۔۔۔

یکدم آرزو نے ارمان کو کولر سے پکڑتے اونچا ہو کر ارمان کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اُسکی سانسیں کھینچ کر اپنی سانسیں بحال کرنی چاہی۔۔۔

ارمان آرزو کے نرم اور میٹھے لمس پر اپنی آنکھیں سکون سے موندے اُسکا لمس اپنے اپنے لبوں پر محسوس کرنے لگا جو اُسکی سانسوں میں سانس لیتی اپنی سانس بحال کر رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر میں آرزو ارمان سے دور ہوئی۔۔۔ بھکرتی سانسیں اب بحال ہوئی تھی۔۔۔

کیا گھٹیا پن ہے یہ۔۔۔ آرزو نے ارمان کے سینے پر ہاتھ مارتے اُسے پیچھے کو دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تمہیں گھٹیا پن لگ رہا ہے حیرت ہے گھٹیا پن تو وہ تھا جب تم اپنے شوہر کے سامنے ایک غیر انسان کے انے کی خوشی میں اپنے اس حسین چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی۔۔۔ ارمان

نے آرزو کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر دیوار سے پن کرتے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

آرزو نے ارمان کی بات پر اپنے لب بھینچے۔۔۔۔

اور یہ کیا ہے۔۔۔یہ کیسے کپڑے پہنے ہے تُم نے۔۔۔تم تو میری آرزو نہیں رہی۔۔۔میری آرزو تو خود کو چھپا کر رکھتی تھی۔۔۔غور کرو اپنے کپڑوں پر تمہارے جسم کا انگ انگ نمایاں ہو رہا ہے ۔۔۔ارمان نے ڈھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صحیح کہا اب نہیں ہوں میں تمھاری آرزو۔۔۔جب میں تمھاری ہی نہیں تو جو بھی میں پہنو اُس سے تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیئے۔۔۔۔سمجھے مر گئی وہ آرزو جو تمھاری تھی۔۔۔۔۔۔آرزو نے ارمان کی بات پر چیختے ہوئے درد بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

کس سے جھوٹ بول رہی ہو مجھ سے یہ اپنے دل۔۔۔۔۔یہ بات میں بھی اچھی طرح جانتا ہوں اور تم بھی کہ آج بھی یہ آرزو ارمان کی ہے اج بھی اُس دل پر میری حکمرانی ہے۔۔۔اور ہمیشہ رہے گی۔۔۔ارمان نے آرزو کے دل کے مقام پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ارمان کی اس حرکت پر آرزو کا رنگ لال ہوا تھا۔۔۔۔ارمان کے اس طرح بولنے پر اُس نے اپنی گہری بھوری آنکھیں اُس سے چرائی تھی۔۔۔۔

غلط فہمی ہے تمھاری۔۔۔۔۔بس ایک کاغذی رشتا بچا ہے ہمارے درمیان جسے بھی تُم نے ماننے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔وہ بھی اب میں ختم کر دونگی تم مانو یا مانو نکاح تو ہوا تھا۔۔۔بہت جلد طلاق لونگی میں تم سے۔۔۔۔۔آرزو نے بے تاثر آواز میں کہا۔۔

اسکی بات پر ارمان کے چہرے پر ایک تلخ بھری مسکان نے اپنی جگہ لی۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے آرزو کے ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

ارمان کی آنکھوں میں بے یقینی دکھ دیکھ کر آرزو کے دل میں درد اٹھا تھا۔۔۔۔۔

ایک بار۔۔۔خالی ایک بار بھی تم نے مجھ پر بھروسہ کیا تھا میرے پیار پر۔۔۔۔۔اگر کیا ہوتا تو ایک بار تو جاننے کی کوشش کی ہوتی کہ وہ لڑکا جو تمہیں کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتا تھا جس نے تمہیں اپنی عزت بنایا تھا۔۔۔وہ کیوں یہ سب کر رہا ہے۔۔کیا تمہیں میری ان آنکھوں میں اپنے لئے سچی محبت کبھی نہیں دکھائی دی۔۔۔۔۔

ارمان نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن میں مر تو جاؤنگا لیکن کبھی تمہیں اپنے نام سے آزاد نہیں کرونگا۔۔۔۔ہاں جب میں مر جاؤں تب تمھاری یہ خواہش ضرور پوری ہو جائے گی۔۔۔ارمان سختی سے کہتے ہوئے اپنے قدم واپسی کی طرف بڑھا گیا۔۔۔۔

آرزو بت سی بنی ارمان کے بولے گئے لفظوں کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا کچھ تھا جو اُنکی آنکھوں سے اوجھل رہ گیا تھا۔۔۔ لیکن کیا۔۔۔۔

طلاق کا لفظ بولتے وہ جانتی تھی اُسکا دل کتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ ارمان کو اذیت دینے کے لئے وہ الفاظ بول چکی تھی لیکن اُسکی آنکھوں میں نظر آتی تکلیف دیکھ اُسے کیوں تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

ارمان کی آنکھوں میں اُس نے ہمیشہ اپنے لئے سچی محبت دیکھی تھی۔۔۔ پھر ارمان نے یونی میں وہ سب کیوں کیا تھا۔۔۔۔

یہ سوال آرزو کے دماغ میں گردش کرتے اُسے الجھن میں ڈال رہی تھی۔۔

زین زویا سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن خود کو بھی جانتا تھا جتنا وہ ابھی غصے میں ہے وہ زویا کو کچھ ایسا نہ بول دے جس کی وجہ سے زویا اُس سے مزید بد گمان ہو جائے۔۔۔۔

لیکن دل میں الگ سے ایک اگ لگی ہوئی تھی جسے وہ اس ٹھنڈ میں بھی ٹھنڈے پانی سے شاور لیتے بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ارمان تھوڑی دیر میں واپس آگیا تھااور ابھی ارمان اور ساحل مل کر ناشتہ بنا رہے تھے اُنہیں کچھ خاص کچھ اتا تو نہیں تھا لیکن پھر بھی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ایک منٹ میں ایا۔۔۔ فیضان کا فون بجا تو وہ بولتا ہوا باہر نکلا۔۔۔۔

ابھی وہ فون پر بات کر ہی رہا تھا جب اُسکی نظر مہک پر پڑی جو اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈارک براؤن رنگ کی نیک شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے بالوں کی ہائی ٹیل بنائے بنا میکپ کے پل بھر میں فیضان کا دل دھڑکا گئی۔۔۔۔۔۔

مہک جو فون پر اج ہونے والی میٹنگ کے بارے میں عدنان سے کچھ بات کر رہی تھی جب اُسکی نظر فیضان پر پڑی جو یک تک اُسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

دل دھڑکا۔۔۔اُسکی نظروں سے۔۔۔۔ پھر جانے کیا سوچ کر وہ مسکرا پڑی۔۔۔اور اُدھر فیضان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔ کیونکہ اب وہ اپنے بالوں کی ایک لٹ جو اُس نے نکالی ہوئی تھی اُس سے کھیلتی چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ سجائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

کس سے بات کر رہی ہے یہ۔۔۔۔۔ فیضان نے مہک پر ہی اپنی نظریں ٹکائے سوچا فون کال تو کب کی ختم ہو گئی تھی اب اُسکا سارا دیہان مہک کی طرف تھا۔۔۔۔

کسی خدشے کے تحت دل میں چبھن اُٹھی۔۔۔جو وہ سوچ رہا تھا اگر ویسا کچھ تھا تو یقیناً مہک کے ساتھ ساتھ اپنے آپکو بھی مار دیتا۔۔۔۔۔

تن فن کرتا وہ مہک کی بالکنی کے نیچے کھڑا اوپر جانے کا راستہ سوچ رہا تھا جب پائپ پر اُسکی نظر پڑی۔۔۔۔

ایسے تو ایسے ہی صحیح۔۔۔۔فیضان نے کہتے ساتھ پائپ پر چڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

مہک جو جان بوجھ کر مسکرا کر اور اٹھلا کر فون پر بات کرنے کا ناٹک کر رہی تھی فیضان کو سامنے نہ کھڑا دیکھ اُسے حیرت ہوئی۔۔۔۔۔۔

تو بھی کس کو جلانے کا سوچ رہی تھی وہ پیار کرتا ہو تا تم سے تو جلتا نہ۔۔۔۔مہک نے موبائل اپنے ہاتھ پر مارتے ہوئے خود سے کہا اور یہ کہتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں واضح درد دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

جب اچانک سے فیضان اُسکی بالکنی میں کودا تھا مہک کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی جسے فیضان جلدی سے اُسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھتے دبا گیا تھا۔۔۔ایک ہاتھ سے مہک کا موبائل تھاما۔۔۔۔

اور لاسٹ کال میں عدنان کی کال دیکھ کر اُس کے کشادہ ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

مہک نے فوراً سے اپنے دانت فیضان کے ہاتھ پر گاڑھے تھے۔۔۔ جس پر فیضان فوراً سے اپنا ہاتھ پیچھے کرتا مہک کو تیز نظروں سے گھورنے لگا۔۔۔۔

ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ سا بن گیا تھا۔۔۔

کیا بات کر رہی تھی تم عدنان سے اتنا ہنس ہنس کر۔۔۔ فیضان نے مہک کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جو بھی بات کرو تمہیں کیا۔۔۔ مہک نے کہتے ساتھ فیضان کے ہاتھ سے موبائل لینا چاہا جسے وہ اُسکی پہنچ سے دور کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

مہک اگر اس دماغ میں اس دل میں میرے علاوہ کوئی اور بسا تو یاد رکھنا اج تک تم نے صرف فیضان کا ایک روپ دیکھا ہے۔۔۔۔ دوسرے روپ سے تم انجان ہو۔۔۔ اور تمہارا انجان رہنا ہی فائدہ مند ہے۔۔۔ فیضان نے مہک کے ماتھے پر اپنی انگلی سے ہلکا سا مارتے ہوئے سرد آواز میں کہا۔۔۔۔

اور اگر میں کہوں کہ میرے اس دل میں اس دماغ میں کوئی اور بس گیا ہے تو۔۔۔۔ فیضان کی سرد آواز سے اُسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی پھر بھی اُسکی آنکھوں میں دیکھتے دیدہ دلیری سے بولی۔۔۔ اُسکی بات پر فیضان کے چہرے پر سختی ڈرائی۔۔۔۔ جتنی بہادری سے مہک یہ بول چکی تھی اندر سے دل اتنا ہی فیضان کے چہرے پر سختی دیکھ کر کانپ رہا تھا۔۔۔۔

اچانک فیضان نے مہک کو اٹھا کر بالکنی کی ریلنگ پر کھڑا کیا مہک لڑکھڑائی اس سے پہلے وہ نیچے گرتی فیضان نے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔ریلنگ چوڑی تھی جہاں باآسانی کھڑا ہوا جا سکتا تھا لیکن اچانک سے فیضان کے اسکو کھڑا کرنے پر وہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔۔

وہ آدھی جھکی ہوئی تھی اگر فیضان نے نہ پکڑا ہوتا تو وہ اب تک نیچے گر چکی ہوتی۔۔۔۔۔اُسکے پاؤں جو ریلنگ پر رکھے ہوئے تھے وہ بھی بہ مشکل اپنا توازن برقرار رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔مہک نے نیچے دیکھتے کانپتی آواز میں کہا وہ یہاں سے گرتی تو ضرور اُسکا پاؤں یہ ہاتھ ٹوٹ جانا تھا۔۔۔۔۔

ٹریلر دکھا رہا ہوں۔۔۔کہ تمھاری اس بات پر میں تمہیں موت بھی دے سکتا ہُوں۔۔۔فیضان کی آنکھوں اور چہرے پر اس وقت سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔اُس نے ایک جھٹکے سے مہک کو اپنی طرف کھینچا تھا جو اُس کے سینے سے آلگی تھی۔۔۔۔

جب پیار ہی نہیں کرتے تو اس بات سے اتنا فرق کیوں پڑ رہا ہے تمہیں۔۔۔۔تمہارے ہی الفاظ تھے نہ کہ تم نے ناٹک کیا تھا اوہ سوری وقت گزاری کی تھی۔۔۔فیضان کی بات سنتے مہک نے بے یقینی سے اُسکی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

بے وقوف تو تم ہو۔۔۔لیکن پھر بھی مجھے تُم سے تھوڑی بہت عقلمندی کی اُمید تھی کبھی دیکھا ہے کہیں وقت گزاری کرنے والے کو گھر رشتا لاتے۔۔۔۔منگنی کرتے۔۔۔وقت گزاری کرنے

والے وقت گزار کر چلے جاتے ہیں وہ یہ سب نہیں کرتے۔۔۔فیضان سرد آواز میں اُسکے چہرے پر غرایا تھا۔۔۔۔

فیضان کی بات پر مہک خاموش ہوئی تھی اور اُسکی گرے آنکھوں میں دیکھا تھا جو اس وقت سرد تاثر لی ہوئی تھی۔۔۔۔یہ گرے آنکھیں تو شروع سے مہک کی دشمن تھی ان آنکھوں کو دیکھتے وہ سب کچھ بھول جایا کرتی تھی اور یہ آنکھیں اج بھی اُسے ہر چیز سے بے گانہ ہو کر اپنے اندر ڈوبنے کے لئے مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں۔۔مہک حقیقت سے نظریں چراتی ہوئی بولی۔۔۔فیضان کی بات اُسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔

دعا کرتا ہوں وقت رہتے تمہیں یقین آجائے ایسا نہ ہو جب تمہیں یقین ہو تب میں ہی تمہارے سامنے نہ ہو۔۔۔۔فیضان بولتا ہوا ایک جھٹکے سے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا۔۔۔فیضان کی بات پر مہک کا دل دھڑکنا بھول گیا۔۔۔۔

اور یاد رکھنا تمہارے دل و دماغ میں صرف فیضان ہے اور ہمیشہ رہنا چاہیئے۔۔۔۔۔اج تو بخش دیا ہے تمھاری اس بات پر آئندہ ایسا ہر گز نہ ہو گا کیونکہ جب یہ دل ہی فیضان کا نہیں تو پھر کیا فائدہ اس دل کے دھڑکنے کا۔۔۔۔فیضان بغیر پلٹے۔۔۔۔سرد بے تاثر آواز میں کہتا ہوا جیسے ایا تھا ویسے ہی خاموشی سے چلا گیا مہک کو بت بنا کر۔۔۔۔

وہ سٹل کھڑی فیضان کی باتیں سوچنے لگی۔۔۔فیضان کی آخری بات یاد آئی تو جھرجھری لیتے وہ اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ہم کچھ بھی کر لے وہ ہم پر کبھی یقین نہیں کریں گی۔۔۔فیضان جب اندر آیا تو وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔۔فیضان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

غلط بس ایک دفعہ ثنا کا پتہ چل جائے اُسکے بعد سب سچائی ثبوتوں کے ساتھ سامنے آجائے گی۔۔۔۔ساحل نے چائے کا کپ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ثنا کا نام سنتے ہی زین اور ارمان کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھی وہ ہی تو وجہ تھی جو آج وہ اپنی بیویوں سے دور تھے۔۔۔

مجھے نہیں لگتا عمیر سچ میں پاگل ہوا ہے۔۔۔ارمان کی بات پر سب نے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

کیونکہ پچھلے ایک سال سے عمیر کی دماغی حالت ٹھیک نہیں تھی اسی لئے زین نے بھی اُسکے پاس جا کر اُسے اذیت دینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

اگر ایسا ہے تو ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔۔۔۔فیضان نے ارمان کی بات پر کہا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی صرف میری ایک بات کو اپنے دماغ میں لے کر بیٹھ گئی ہے اگر مجھے پتہ ہوتا میرے یہ الفاظ مہک کو مجھ سے کوسوں دور کر دے گے تو میں یہ کبھی نہ بولتا۔۔۔فیضان نے مہک کی بات یاد اتے ہوئے سخت آواز میں کہا۔۔۔

اُسکی بات پر وہ تینوں اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔۔

کون سی بات۔۔۔۔ساحل نے پوچھا۔۔۔

جس پر فیضان نے اُسے سب بتایا۔۔۔۔

لو بھائی۔۔۔یہاں تو ایک اور بات ہوئی وی ہے۔۔۔۔ارمان نے کرسی سے پشت ٹکا کر کہا۔۔۔۔

کوئی جا کر اُسے سمجھائے کہ اگر مجھے وقت گزاری کرنی ہوتی تو بھلا اُس سے رشتا جوڑتا۔۔۔۔فیضان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دیکھ لیا جذبات میں بولے جانے والے الفاظ کا انجام۔۔۔زین کے کہنے پر فیضان نے تیز نظروں سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ساحل نے ایک اعتماد سے کہا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

مجھے لگتا ہے کہ صائم کسی کو پسند کرتا ہے۔۔۔آرزو نے زویا کے پاس اتے ہوئے کہا جو ناشتے کے برتن دھو رہی تھی۔۔۔زویا کے چلتے ہاتھ رکے تھے۔۔۔اُسکی بات پر لیکن پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔۔۔۔۔

زویا کی یہ حرکت آرزو کی آنکھوں سے مخفی نہ رہی۔۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔زویا نے کہا۔۔۔

ہاں اور پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے کہ جس کو وہ پسند کرتا ہے وہ اُسے پسند نہیں کرتی۔۔۔آرزو نے زویا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔زویا نے فقط یک لفظی جواب دیا۔۔۔

لیکن وہ لڑکی جو بھی ہو گی بہت خوش قسمت ہو گی جسے صائم جیسا انسان پسند کرتا ہے اور اگر وہ صائم کو چن لے گی تو میرے خیال سے ساری زندگی خوش رہے گی۔۔۔۔آرزو زویا کے چہرے کے تاثرات سے جان گئی تھی کہ زویا صائم کے دل میں موجود اپنے لئے جذبات سے واقف ہے اسی لئے جتاتے لہجے میں بولی۔۔۔۔اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

پیچھے زویا صائم کے بارے میں سوچتی رہی وہ اُسکی آنکھوں میں نظر اتے جذبات اپنے لئے دیکھ چکی تھی اور وہ اُسکے جذبوں کی قدر بھی کرتی تھی اور اس بات میں کوئی عار نہیں تھی کہ صائم کی زندگی

میں شامل ہونے والی لڑکی بہت خوش قسمت ہو گی۔۔۔ لیکن وہ چاہ کر بھی صائم کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتی تھی کیونکہ دل و دماغ جسم و جان پر زین قابض ہے۔۔۔ جب دل پر حکمرانی زین کی تھی تو کیسے وہ قدم بڑھا سکتی تھی صائم کی طرف۔

زین اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا جب دروازہ بجا۔۔۔ ساحل بھی کچن سے نکل کر باہر ایا۔۔۔

کون ایا ہو گا۔۔۔ ساحل نے زین کی طرف دیکھتے پوچھا۔۔۔ جس پر زین نے اپنے کندھے اچکا دیے۔۔ فیضان اور ارمان تو جلدی سو گئے تھے صرف وہ دونوں ہی جاگ رہے تھے۔۔۔۔

ساحل نے دروازہ کھولا تو سامنے مسکان تھی جو لال رنگ کی جرسی گرے پینٹ پہنے شال لپیٹے۔۔۔۔ دروازے کے بیچو بیچ کھڑی تھی۔۔۔۔

دو پل کے لئے اُسکی آنکھیں ساحل کی آنکھوں سے ملی تھی اور ساحل کی آنکھوں میں نظر اتی اپنی محبت کو دیکھتے وہ اپنی آنکھیں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

یہ انویٹیشن۔۔۔۔ مسکان نے ساحل کی طرف ایک چھوٹا سا کارڈ دیتے ہوئے کہا جو اُن لوگوں نے ارجنٹ بیس پر بنوایا تھا اوزگان صاحب کی ویلکم پارٹی کے لئے۔۔۔۔۔

ساحل نے مسکان کے ہاتھ سے کارڈ لیتے اُسکے ہاتھ کو بھی چھوا تھا۔۔مسکان اُسکے لمس پر کانپ سی گئی۔۔۔۔

ایک بھرپور نظر مسکان کے سراپے پر ڈالی تھی۔۔۔مسکان اُسکی گہری نظروں سے گھبراتی ہوئی واپسی کے لئے پلٹی تھی۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسکی پشت کو جب تک تکا جب تک وہ تعبیر محل کے اندر داخل نہ ہوئی۔۔۔

ساحل دروازہ بند کرتے اندر آیا۔۔کارڈ کھول کر دیکھا تو۔۔۔مسٹر اوزگان کی ویلکم پارٹی کا کارڈ تھا۔۔۔

ساحل نے غصے میں ٹیبل پر کارڈ پھینکا تھا۔۔۔۔

کیا ہے یہ۔۔۔زین نے کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسی اوزگان کی ویلکم پارٹی کا کارڈ تھا۔۔۔ساحل نے دانت بھینچتے ہوئے کہا اُسکی بات پر زین کے دماغ میں بھی صبح کا منظر گھوما جب زویا کی طرف اُس نے پھولوں کا گلدستہ بڑھایا تھا۔۔۔۔

یہ کیوں چاہتی ہے کہ ہم اُس اوزگان کو واپس وہی بھیج دے جہاں سے وہ آیا ہے۔۔۔زین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

پتہ نہیں کیا کرنا چاہتی ہے مجھے وہ شخص ایک آنکھ نہیں بھاتا۔۔۔ساحل نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔زین نے بھی اتفاق کہا۔۔

لیکن جانا تو پڑے گا آخر دیکھے تو صحیح کہ ہمیں تکلیف دینے کے لئے وہ کس حد تک جا سکتی ہے۔۔۔۔ساحل نے مسکان کا چہرہ یاد کرتے ہوئے کہا زین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

زویا کا سراپا چھن سے آنکھوں کے پردوں پر لہرایا تھا۔۔۔اپنے لب آپس میں پیوست کیے وہ کام میں مشغول ہو گیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

تم تینوں تیار ہو گئی ہو۔۔۔زویا نے کمرے میں اتے پوچھا جہاں پر وہ تینوں تیار کھڑی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ بہت حسین لگ رہی ہو تم تینوں۔۔۔زویا نے ایک نظر تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مہک نے لال رنگ کا پیروں کو چھوتا گاؤن پہنا ہوا تھا جس کی سلیو صرف کہنی تک تھی۔۔۔مسکان نے آج اورینج رنگ کی فروک پہنی تھی جو گھٹنوں سے تھوڑی نیچے تھی اور ٹروزار پر ھنے دوپٹہ گلے میں ڈالے وہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔جبکہ آرزو نے مہرون سکرٹ اور بلیک شرٹ پہن کر بالوں کی سائیڈ چوٹیاں باندھ رکھی تھی۔۔۔۔

تم نے کب تیار ہونا ہے۔۔۔مہک نے زویا کو دیکھتے کہا جو ابھی تک گھر کے کپڑوں میں ہی تھی۔۔۔وہ افس کا کچھ کام کر رہی تھی اسی وجہ سے تیار نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک کام کرو تُم تینوں نکلو میں تیار ہو کر پہنچتی ہوں۔۔۔زویا نے تینوں سے کہا کیونکہ پارٹی اوزگان صاحب کے گھر پر رکھی گئی تھی۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔۔دیہان سے۔۔مسکان نے کہا اور تینوں باہر کی طرف نکل گئی۔۔۔۔۔۔

زویا بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

خیریت ہے بری شانتی ہے۔۔۔۔مہک نے گاڑی میں بیٹھتے کاٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اُسکی بات اور پر مسکان اور آرزو کو بھی حیرت ہوئی کیونکہ صبح سے اُن چاروں لڑکوں میں سے کوئی بھی نظر نہیں ایا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں کیا۔۔۔آرزو نے کندھے اچکا کر کہا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔

اپنے روم کی کھڑکی میں کھڑے زین نے اُنہیں جاتے دیکھ لیا تھا مطلب زویا گھر میں تھی۔۔۔۔

اس سے اچھا موقعہ کب ملنا تھا زین کو اُس نے فوراً سے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔۔۔

صبح سے وہ سب ثنا کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔جبکہ زین نے پاکستان فون کر کے عمیر کے بارے میں بھی پتہ کیا تھا جو اب مینٹل ہسپتال میں داخل تھا زین نے

اُس پر نظر رکھنے کے لئے اپنے گارڈز کو کہا تھا اُسے عمیر پر بھروسہ نہیں تھا۔۔۔اگر وہ پہلے ایسی سازش کر سکتا تھا تو اب بھی وہ پاگل ہونے کا ناٹک کر سکتا تھا۔۔۔۔

کہاں جا رہا ہیں۔۔۔ساحل نے اپنے کورٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھاری بھابھی کے پاس وقت لگے گا تم لوگ چلے جانا۔۔۔زین نے ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا۔۔اسکی بات پر ساحل فیضان اور ارمان بھی مسکرا دیئے ۔۔۔۔

زین تعبیر محل میں داخل ہوا تو ہر طرف خاموشی تھی۔۔۔وہ چپ چاپ صوفے میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔اور شدت سے زویا کے کمرے سے نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

ایک نظر سامنے رکھے گئے پھولوں پر پڑی۔۔۔یہ وہی پھول تھے جو صائم نے زویا کو دیے تھے۔۔۔یکدم۔۔۔پورے تن بدن میں جلن سی دور گئی۔۔۔اپنے لب آپس میں بھینچے زین نے وہ پھول اٹھائے تھے اور ایک ایک کر کے وہ نرم و نازک پھول اپنے ہاتھوں سے مسلتے زمین کی نظر کئے تھے۔۔۔۔

وہ زویا کے معاملے میں شروع سے بہت شدت پسند تھا۔۔۔اُسے زویا کی طرف اٹھتی ہر آنکھ چبتی تھی۔۔۔۔

زویا آئینے کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو دیکھ رہی آسمانی رنگ کی ساڑھی جس کی آستینیں فل تھی۔۔۔بلاؤز اُسکے پیٹ سے تھوڑا سا اوپر تھا۔۔۔۔گلا بھی کافی گہرا تھا جس کو اُس نے پلو سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔

یہ کیسی ساڑھی لایا ہے صائم۔۔۔۔زویا نے جھنجھلائے لہجے میں خود کو دیکھ کر کہا۔۔۔بال کھولے آنکھوں میں کاجل اور لبوں پر سرخ رنگ کی لپ اسٹک لگائے کانوں میں جھمکے پہنے۔۔۔۔وہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ابھی زویا اپنے کمرے سے باہر نکلی ہی تھی کہ باہر صوفے پر بیٹھے زین کو دیکھتے اُسکے قدم رکے ۔۔۔۔دل کی رفتار تیز ہوئی سب لوگ تو پارٹی میں چلے گئے تھے تو وہ یہاں کیوں تھا۔۔۔۔۔

زین نے ایک مسحور کن خوشبو ہوا میں محسوس کر کے اپنا سر اٹھایا تو جیسے وہ پتھر کا ہوا۔۔۔۔۔

نیلی ساڑھی میں لبوں کو سرخ رنگ سے رنگے۔۔۔۔۔تمام ہتیاروں سے لیس وہ سامنے کھڑی تھی صراحی دار گردن جو گلا گہرا ہونے کی وجہ سے صاف واضح تھی اور بلاؤز سے جھانکتا اُسکا پیٹ۔۔۔۔۔

وہ اُس لباس میں پارٹی میں جا رہی تھی۔۔۔جہاں ہزار غیر مرد موجود ہونگے۔۔۔۔یہ سوچتے وہ جو اُسکے حسن میں کھو گیا تھا۔۔۔

اُسکے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے اس لباس میں جب اُسکی نظر اُس پر ٹھہر سی گئی تھی تو باہر موجود تمام مردوں کی بھی ٹھہر جاتی۔۔۔یہ سوچتے ہی زین کی رگیں اشتعال سے پھول گئی تھی۔۔۔پورے وجود میں لاوا ابھر گیا تھا۔۔۔اُسکا پور پور جل اٹھا۔۔۔

زویا زین کو نظر انداز کرتی ہوئی باہر جانے لگی جب زین تن فن کرتا زویا تک پہنچا تھا۔۔۔۔

زویا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا جس پر زویا جھٹکے سے اُسکے سینے سے آ لگی۔۔۔

چھوڑو مجھے کیا کر رہے ہیں۔۔۔زین نے اپنا ایک ہاتھ زویا کی قمر پر رکھا اور ایک ہاتھ سے زویا کے بال اُسکی گردن سے اپنی سخت گرفت میں لئے۔۔۔۔

زویا زین کی سخت گرفت میں سسک سی گئی تھی۔۔۔

یہ کیسا لباس پہن کر تم باہر جا رہی تھی۔۔۔زین زویا کے چہرے پر جھکتے غرایا تھا۔۔۔۔

زین چھوڑے مجھے۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔اج تک زین کو کبھی اُس نے ایسے نہیں دیکھا تھا لیکن آج زین کے اس طرح کرنے پر اُسکا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔

اور مجھے جو درد ہو رہا ہے اُسکا حساب کون دے گا۔۔۔تم اس لباس میں باہر جا رہی تھی اپنے آپکو تم نے ایک نظر دیکھا ہے۔۔۔میں تمہارا پاؤں کا ناخن تک کسی کو دیکھنے نہ دو۔۔۔اور تُم اپنے وجود کو ایک نظارے کا سامان بنا کر جا رہی تھی۔۔۔زویا کے بولنے پر زین۔کو احساس ہوا تھا اُس نے اپنی

گرفت سے زویا کے بال آزاد کرتے دونوں ہاتھ اُسکی قمر میں ڈالتے ڈھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جس پر زویا اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔۔۔

اتنے قریب سے زویا کا حسین چہرہ دیکھ کر زین کے جذبات انگڑائی لیتے بیدار ہوئے تھے۔۔۔بند آنکھیں سرخ رنگ میں رنگے ہونٹ اور دیپ گلے سے نظر آتی اُسکی صراحی دار گردن۔۔۔۔۔۔۔۔حقِ ملکیت پوری طرح اُس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

آپکو کوئی حق نہیں ہے اس طرح مجھ سے بات کرے میں جو بھی پہنو آپ کو اُس سے کیا۔۔۔۔۔۔۔زویا نے خود کو زین کی گرفت سے نکالنے کی سعی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حق کی بات مت کرو جاناں تم پر تم سے زیادہ حق ہے مجھے۔۔۔زین نے زویا کی گردن پر ہاتھ رکھتے اُسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے خمار سے بھاری ہوتی اواز میں کہا تھا۔۔۔۔

پانچ سال پہلے جو آپ نے کیا میں بھولی نہیں ہوں کچھ بھی زین۔۔۔۔زویا تھک گئی تھی زین کی گرفت سے خود کو نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے زین کی گرفت بہت سخت تھی۔۔۔۔اوپر سے اُسکی گرم سانسیں جو زویا کا چہرہ جھلسا رہی تھی۔۔۔۔زویا نے نم آواز میں کہا۔۔۔

میں چاہتا بھی نہیں کہ تُم بھولو یاد رکھو۔۔۔۔مجھے سزا بھی دو۔۔۔۔لیکن مجھ سے دور مت جاؤ۔۔۔زین نے زویا کے ماتھے پر اپنا ماتھا ٹکا کر کہا۔۔۔۔

دور جانا ہی سزا ہے۔۔۔آپکی۔۔۔۔چھوڑے مجھے زین۔۔۔۔زویا نے زین کے سینے پر ہاتھ رکھتے اُسے خود سے دور کرنا چاہا۔۔۔۔۔

جب زین بے خود ہوتا اُسکے سرخ لبوں پر جھک ایا تھا۔۔۔زویا سٹپٹائی تھی زین کے نرم لمس پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل نے کہا اُسکے نرم لمس کو محسوس کرو تو دماغ نے نفی کی۔۔۔

لیکن جب جذبات حاوی ہو جائے تو دماغ کی کون سنتا ہے۔۔۔۔۔

بے خودی میں ہاتھ زین کے کندھے کے گرد بند گئے۔۔۔۔اپنے جذبات کی رو میں بہکتی وہ بھی زین کے عمل میں اُسکا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔۔۔اس وقت وہ سب کچھ بھول کر زین کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

زویا کی پیش قدمی پر زین زویا کو گرفت میں لئے ہی پلٹا۔زویا کے نرم لمس سے پورے وجود میں ایک سکون سا دور گیا تھا۔۔۔زین زویا کے لمس پر مسرور سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔زین نے مسرور سا ہوتے آگے بنے شیشے کے دوڑ پر زویا کی پشت لگائی۔۔۔۔۔

دور کھلا ہونے کی وجہ سے زین اور زویا دھڑام کے ساتھ دروازے کے بلکل ساتھ بنے سوئمنگ پول میں گرے تھے۔۔۔۔

ٹھنڈا پانی سردی میں جسم میں پڑتے ہی دونوں ایک دوسرے کے لمس سے ہوش میں آئے تھے۔اتنی ٹھنڈ میں ٹھنڈے پانی میں گرنے سے دونوں کے وجود میں سرد لہریں سرائیت کر گئی تھی۔۔۔۔زین نے جلدی سے زویا کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے سہارا دیا تھا۔۔۔ایک دم سے پول میں گرنے سے زویا کی سانس پھولی۔ تھی وہ اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ زین کی نظر اُسکے بھیگے حسین سراپے میں تھی ساڑھی بھیگ جانے کے بعد اُسکے نشیب و فراز صاف ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔۔

زین کی نظروں کے ارتکاز میں دیکھتے ہی زویا کی رنگت لال ہوئی تھی وہ فوراً سے پلٹی۔۔۔جب زین نے اُسکے پیٹ میں ہاتھ لپیٹے اُسکی پشت اپنے سینے سے لگائی تھی۔۔۔۔

زویا کے بھیگے بال دوسرے کندھے پر رکھے وہ زویا کی گردن پر اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔جس پر زویا نے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔

میں۔۔میں۔۔۔آپکو۔۔ کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔۔زین کے لبوں کا لمس اپنی گردن سے کندھے پر سرکتے محسوس کرتے زویا نے اٹکتی آواز میں کہا۔۔۔۔

اگر میں کہو وہ سب جو میں نے کیا تھا اُس میں کوئی مجبوری تھی۔۔۔زین نے زویا کے کندھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایسی کون سی مجبوری تھی جو اپنی بیوی کو رسوا کیا۔۔۔۔۔۔

زویا نے اُسکا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔جب زین نے جھٹکے سے اُسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔۔

تمھاری بات کا کیا مطلب اخذ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔زین نے اُسکے گال سے گردن تک اپنی ناک ٹریس کرتے ہوئے کہا۔۔۔زویا کا ہاتھ خود با خود اُسکے بالوں کی طرف گیا۔۔۔۔۔۔

یہی کے مجھے آپ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔

۔۔زویا نے زین کے بالوں سے پکڑ کر چہرہ اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔دل تو اب بھی چیخ چیخ کر اُسکی بات کی نفی کر رہا تھا کہ اب بھی اُس سامنے کھڑے انسان پر بھروسہ ہے لیکن انا ارے اگئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔نہ کرو تمھاری مرضی۔۔۔لیکن ایک دن ضرور کرو گی۔۔۔۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کے لبوں پر جھکنا چاہا۔۔۔جب زویا نے اُسے دھکا دیا۔۔۔زین زویا سے دور ہوا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ دِن کبھی نہیں آئے گا کیونکہ ایسی کوئی مجبوری نہیں ہوتی جب ایک انسان اپنی ہی بیوی کو دس لوگوں کے سامنے رسوا کرے۔۔۔۔سچ تو یہ تھا کہ آپ نے اپنے نام نہاد بدلے کے لیے میرا استعمال کیا تھا میرے وجود کا استعمال کیا تھا۔۔۔زویا نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

زویا بات اب حد سے بڑھ رہی ہے۔۔۔زبان کو لگام دو اپنی۔۔۔زین نے اُسکی گردن پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ اپنے قریب کرتے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

نہیں چپ ہو گی سچ سن کر بُرا لگ رہا ہے آپکو۔۔۔۔سچ تو کڑوا ہی ہوتا ہے اچھا تو لگنے سے رہا آپکو۔۔۔۔۔زویا نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پر زین کے جبڑے بھینچ گئے تھے۔۔۔۔وہ سمجھتا تھا کہ جو کچھ زویا کے ساتھ ہوا ہے اُسکے بعد وہ اُسکا بھروسہ بلکل نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔۔وہ چاہتا تو ابھی ساری سچائی اُسے بتا دیتا لیکن زویا اُسکی بات پر یقین نہیں کرتی۔۔۔۔۔

چپ نہ ہو تم مجھے چپ کروانا آتا ہے۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کے لبوں کو اپنی گرفت میں لینا چاہا جب دوڑ بیل بجنے کی آواز پر زویا جلدی سے زین کو دھکا دیتے پول سے باہر نکل کر اندر کی طرف باہر بھاگی تھی۔۔۔

پیچھے زین جو اُسکے وجود کی خوشبو کے حصار میں تھا زویا کے دھکا دینے پر اُس سے پیچھے ہوا تھا اور اُسے اندر کی طرف جاتے دیکھ خود بھی آپس میں اپنے لب پیوست کیے پول سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

زویا جو بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی سامنے صائم کو دیکھ کر اُسکے قدم تھمے۔۔۔اپنی حالت کی باعث زویا کا رنگ خفت سے سرخ پڑا۔۔۔۔

صائم نے زویا کا بھیگا وجود دیکھا تو فوراً سے اپنی نظریں جھکائی اور پلٹا۔۔۔۔

اب باہر آجائے میں آپکا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔ویسے ہی پلٹتے وہ بولتا تیز قدموں سے باہر نکلتا چلا گیا تھا جب زین وہاں پر پہنچا۔۔۔صائم کو جاتا دیکھ وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

ایک نظر زویا کے وجود کو دیکھا۔۔۔جو مکمل بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُسکے جبڑے تن گئے تھے صائم نے زویا کو اس حال میں دیکھا ہو گا یہ سوچتے ہی اُسکے وجود میں لاوا سا دہک گیا تھا۔۔۔۔۔

زین نے فوراً سے زویا کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔

اُس نے تمہیں دیکھا ہے۔۔۔زین زویا کے چہرے پر ڈھاڑتے ہوئے بولا تھا آنکھیں پل میں لہو رنگ ہوئی تھی۔۔۔زین کے سخت تاثرات دیکھ کر زویا نے تھوک نگلا تھا۔۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں دیکھا زین۔۔۔وہ پلٹ گیا تھا۔۔۔زویا نے اٹکتی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کرو تمہارے اس بھیگے وجود کو جلا کر خاکستر کر دو جو میرے علاوہ کسی اور کی نظروں میں ایا یہ پھر اُسے جان سے مار دو۔۔۔زین شدت ضبط سے چیخا تھا۔۔۔

زویا کے وجود میں سرد لہریں سرائیت کر گئی تھی زین کی بات پر۔۔۔۔۔۔

اُس نے۔۔۔مجھے نہیں دیکھا۔۔۔زویا نے بولنا چاہا لیکن آواز ہی حلق میں اٹک رہی تھی۔۔۔۔۔

اور پلیز میرے سامنے یہ ناٹک مت کرے کہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہے۔۔۔نہیں کرتے آپ مجھ سے پیار یہ بات آپ پانچ سال پہلے کسی صور کی طرح میرے کانوں میں پھونک چکے ہیں۔۔۔تو اب یہ ناٹک کیوں۔۔۔۔زویا ہمت جمع کرتی چیخی تھی۔۔۔۔

کیا واقعی میں تمہیں میری نظروں میں اپنے لئے پیار نظر نہیں آیا کیا تمہیں میرے کسی عمل سے یہ نہیں لگا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔زین زویا سے دو قدم دور ہو کر حیرت کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔۔۔

دکھا تھا یقین بھی کر بیٹھی تھی میں لیکن آخر میں سب جھوٹ نکلا تھا آپ نے خود ہی تو قبول کیا تھا پھر اب کیوں بار بار میرے قریب آکر میرے سامنے آکر یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔زویا بھی جیسے اج سب کچھ ختم کر دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

بول تو رہا ہوں اُس وقت مجبوری تھی میری۔۔۔زین نے بولنا چاہا جب زویا نے اُسکی بات کاٹی

۔۔۔۔

ایسی کون سی مجبوری تھی زین صفدر جو اپنی محبت سے مکر گئے جو ہمارے نکاح سے مکر گئے آپ۔۔۔۔میرے خیال سے اس دنیا میں تو کوئی ایسی مجبوری نہیں ہوتی جب ایک شوہر اپنی بیوی کو بیوی ہی نہ مانے۔۔۔زویا نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔اسکی بات پر زین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

میں جو بھی بولوں گا تمہیں وہ سب جھوٹ لگے گا اسی لئے میرا کچھ نہ بولنا ہی بہتر ہے۔۔۔۔زین نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

جی بلکل کیونکہ اب مجھے آپ پر رتی برابر بھروسہ نہیں ہے۔۔زویا تلخیٔ سے کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

پیچھے زین جو ابھی کچھ پل پہلے زویا کے وجود کو اپنے قریب محسوس کر کے بے حد خوش تھا اب زویا کے الفاظ یاد کر کے اُسے لگ رہا تھا وہ ٹوٹ چکا ہے اُسکا دل زخمی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ تو اُسکی زویا نہیں تھی جو اُسکی ہر بات پر یقین کر لیتی۔۔۔جس کی آنکھوں میں زین کے لئے ہمہ وقت پیار ہوتا تھا یہ جو زویا تھی اسکی آنکھوں میں زین کے لئے صرف بے اعتباری تھی وہ زین پر بھروسہ نہیں کرتی تھی۔۔۔اور یہی بات زین کا دل چیڑ دینے کے لیے کافی۔۔۔ تھی

شکست خوردہ قدم اُٹھاتا وہ تعبیر محل سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

زین باہر نکلا تو صائم اپنی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا اُسکی پشت زین کی طرف تھی اسی لئے وہ زین کو نہیں دیکھ پایا۔۔۔

زین بھاری قدم اٹھاتا اپنے کاٹیج کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں زویا بلیو رنگ کے سکرٹ اور شرٹ میں باہر آئی تھی۔۔۔۔۔زویا نے ایک نظر کاٹیج کی طرف دیکھا جہاں زین کھڑا اُسی کو دیکھ رہا تھا زویا نظر انداز کرتی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

زین اپنا نچلا لب دانتوں میں دبائے سر نفی میں ہلاتا جھکا گیا تھا۔۔۔۔پہلے زویا کو کھونا پھر پانچ سال کا ہجر اور اب زویا کا اُس سے بے اعتنائی برتنا اُسے توڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

زویا چپ چاپ سی گاڑی میں بیٹھ گئی صائم نے ایک نظر اسکو دیکھا جس کی ناک لال ہو رہی تھی وہ سمجھا سردی کی وجہ سے اُسکی ناک لال ہے لیکن زویا کمرے میں جا کر روئی تھی اسی لئے اُسکی آنکھیں بھی سوجھ گئی تھی جسکو اُس نے میکپ سے کور کر لیا تھا۔۔۔

ہنی آ گئے ہیں کیا۔۔۔گاڑی میں چھائی خاموشی کو زویا کی آواز نے توڑا تھا۔۔

نہیں ڈرائیور کو بھیجا ہے میں نے بابا کو لینے ابھی تک تو نہیں آئے۔۔۔صائم نے ایک نظر اُسکے خوبصورت چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کیا کوئی بات ہے زویا جو آپکو پریشان کر رہی ہے۔۔۔صائم کے کہنے پر زویا نے چونک کر صائم کی طرف دیکھا کیا وہ اُسکی آنکھوں کا حال جان گیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔نہیں تو۔۔۔تمہیں کیوں لگا ایسا۔۔۔زویا نے مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پتہ نہیں کیوں دل نے کہا جیسے آپ پریشان ہے۔۔۔صائم نے صاف گوئی سے جواب دیا۔۔۔

زویا کو حیرت ہوئی کس طرح وہ سمجھ گیا تھا کہ زویا کے دل میں پریشانی ہے وہ سکون میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

زویا چپ چاپ گاڑی سے باہر نظر آتے مناظر میں کھو گئی۔۔۔جبکہ ذہن کا ہر دھاگہ زین کی طرف اُلجھا ہوا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤

ارمان فیضان اور ساحل جیسے ہی پارٹی میں داخل ہوئے اُنکی آنکھوں میں ستائش اُبھری باہر جتنی سردی تھی اندر اتنی ہی گرمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

مختلف رنگ کے پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے ٹیبل رکھے گئے تھے اور بیچو بیچ ایک ڈانس فلور بنایا گیا تھا۔۔۔۔

کافی سارے مہمان اچکے تھے اور باقی بھی آرہے تھے۔۔۔۔

اُن تینوں کی نظریں جن کو ڈھونڈ رہی تھی وہ سامنے ہی کھڑی آپس میں باتوں میں مصروف تھی

۔۔۔۔۔

مہک کو دیکھتے ہی فیضان کا دل دھڑکنا بھول گیا لال گاؤن میں آدھی آستینوں سے جھانکتے اُس کے دودھیا سفید بازو۔۔۔چہرے پر ہلکا سا میکپ کیے لبوں پر لال رنگ کی سرخی لگائے۔۔۔وہ کسی بات پر ہنستی فیضان کی دل کی دھڑکن مدھم کر گئی۔۔۔۔

کچھ ایسا ہی حال ارمان کا تھا۔۔۔آرزو سکرٹ میں اپنے بالوں کی چٹیاں بنائے لبوں کو پنک رنگ سے رنگے۔۔۔کچھ بولتی ہوئی اُسکا ایمان ڈگمگا گئی تھی آرزو کے ہلتے لب دیکھ کر اُسے وہی منظر یاد آیا جب ان لبوں کا لمس وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔دل چاہا ابھی جا کر ان گلابی لبوں کو اپنی گرفت میں لے کر اس پر اپنی شدت نچھاور کر دے۔۔۔۔۔

ساحل نے مسکان کو دیکھتے ہی ایک لمبی سانس بھری تھی جو سادگی کا پیکر بنے اُس کے سامنے تھی۔۔۔ساحل نے اپنی زندگی میں ایسا سادہ حسن نہیں دیکھا تھا۔۔۔ایسا حسن جو سادگی میں بھی آسمان سے اُتری پریوں کو مات دیتا تھا۔۔۔۔

آرزو کی کسی بات پر ہنستی مہک کی نظریں فیضان پر پڑی تھی۔۔۔جو آج کالی شرٹ کے اوپر سفید کورٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے اپنی گرے آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھتا اُسکی دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھا دیا۔۔۔فیضان کی نظروں کی تپش سے مہک کو اپنا وجود جلتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔اُس نے فوراً سے فیضان پر سے نظریں ہٹائیں تھی۔۔۔۔۔

مہک کی نظروں کے ارتکاز میں مسکان اور آرزو نے دیکھا تو ارمان اور ساحل کو دیکھ کر اُن کی بھی دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی جو بلیک ٹو پیس پہنے خوبرو لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

کہ یکدم اُن کی نظر پیچھے سے اتے صائم اور زویا کی طرف پڑی۔۔۔مہک نے بھی زویا اور صائم کی طرف دیکھا۔۔۔چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

کیا یہ تینوں ہمیں دیکھ کر مسکرائی ہے۔۔۔۔فیضان نے دھیمی آواز میں اُن دونوں سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں دیکھ تو اسی طرف رہی ہیں۔۔۔۔ارمان نے بھی دھیمی آواز میں جواب دیا۔۔۔۔

ہوش میں آؤ اور پھر دیکھو وہ ہمیں نہیں اُس گان کان کو دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔۔۔۔ساحل نے صائم کو اپنے آگے سے جاتے دیکھ کر دانت پیستے ہوئے کہا اسکی بات پر وہ دونوں بھی اب غصے سے صائم کی طرف دیکھ رہے تھے جو اب ہنس ہنس کر اُن چاروں سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میرا بس چلے تو اس کے یہ نیلے کنچے نکال کر گوٹیاں کھیلوں میں۔۔۔فیضان نے جلتے لہجے میں اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں مجھے لگتا تھا تیری آنکھیں بہت حسین ہے پتہ نہیں تھا تُجھ سے بھی زیادہ کسی کی آنکھیں حسین ہو سکتی ہے۔۔۔ارمان نے اپنے بال ہاتھ سے سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسے میں اپنی تعریف سمجھو یہ بیعزتی۔فیضان نے تیز نظروں سے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جو تو سمجھ۔۔۔ارمان نے کندھے اچکائے۔۔۔۔

میرا دل چاہ رہا ہے ابھی اس بندے کے سر پر کالا کپڑا ڈال کر اسکی اتنی دھلائی کرو۔۔۔۔کہ اسکی یہ حسین شکل بگڑ جائے۔۔۔۔۔۔ساحل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور میرا بس چلے تو اسے کینیڈا کی سب سے اونچی بلڈنگ سے دھکا دے دو۔۔۔۔فیضان نے اپنا ارادہ بتایا۔۔۔۔

میرا تو پوچھو ہی مت میرا دل چاہتا ہے اسکو کسی گھنے جنگل کے بیچوبیچ ایک درخت پر اُلٹا لٹکا دوں ۔۔۔۔ارمان نے اپنا جان لیوا ارادہ بتایا۔۔۔۔۔

کیاہورہاہے یہاں۔۔۔زین کی آواز پر وہ سب پلٹے جوڈارک بلیورنگ کی شرٹ اور کالی پینٹ میں لال ہوتی آنکھوں کے ساتھ ان کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

کچھ نہیں شُکر ہے تو آگیا۔۔۔ساحل نے کہتے ساتھ زین کی گردن کے گرد اپنا بازو ڈالتے اُسے اپنے قریب کیااور ایک سائڈ پر بنی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے۔۔۔اب اُن چاروں کی نظریں چاروں لڑکیوں پر تھی۔۔۔۔۔۔

زین کی نظریں زویا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جو مسکان کے کان میں کچھ سرگوشی کر رہی تھی۔۔۔۔

یکدم لائیٹس بند ہوئی۔۔۔۔بس ایک اسپاٹ لائٹ انٹرنس پر جلی۔۔۔۔

چاروں لڑکوں کی نظریں اُس طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

کالے چمکدار جوتوں سے ہوتے ہوئے اُن چاروں کی نظر وہاں موجود وجود پر پڑی۔۔۔

سرپرائز۔۔۔لائیٹس آن ہوئی اور وہ چاروں اُس وجود کے آس پاس کھڑی چلائیں تھی جس پر اُس وجود کے شفقت بھرے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔

اوہ میری بچیاں۔۔۔اوزگان صاحب نے کہتے اپنے بازو پھیلائے تھے جس وہ چاروں چہرے پر اصلی مسکراہٹ سجائے سمائی تھی۔۔۔۔

کہہ دو جو میں سوچ رہا ہوں وہ سچ نہیں ہے۔۔۔فیضان نے صدمے بھری آواز میں کہا تھا۔۔۔

کہہ دیا۔۔۔جو آپ سوچ رہے ہیں وہ ہی سچ ہے۔۔۔ارمان نے بھی اوزگان صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اُسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

یہ اوزگان ہے تو وہ کون ہے۔۔۔ساحل نے اچھمنبے سے صائم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔زین نے اُن چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جواب باری باری اُن کا ہاتھ چوم رہی تھی۔۔۔۔۔

نہ کرو مطلب میں اتنے دنوں سے اس بیچارے بوڑھے آدمی کی برائی کر رہا تھا اب تو اسکی زبان کٹ کٹ کر آدھی ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔فیضان کی بات پر اُن تینوں نے اُسکی طرف نہ سمجھی سے دیکھا تھا۔۔۔

بڑے بزرگ کہتے ہے جس انسان کی کہیں برائی ہو رہی ہو اُسکی زبان کٹتی ہے۔۔۔فیضان نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔اسکی بات پر وہ تینوں افسوس سے اپنا سر نفی میں ہلا گئے۔۔۔۔۔

چلو ویلکم کر کے آئے۔۔۔زین نے کہتے ساتھ اپنے قدم اوزگان صاحب کی طرف بڑھائے۔۔۔۔پیچھے وہ تینوں بھی اُس کی تقلید میں چل پڑے۔۔۔۔۔

کیسا لگا آپکو سرپرائز ہنی۔۔۔ مہک نے پیار بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

میری بچیوں نے کیا ہے تو اچھا تو لگنا ہی ہے۔۔۔۔اوزگان صاحب نے مہک کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تو صحیح بات نہیں ہے بابا آپکا بیٹا بھی ان سب میں شامل تھا۔۔۔۔صائم نے خفگی بھرے لہجے کہا۔۔۔۔

بس بھائی جہاں ہماری بچیاں ہو وہاں ہم کسی اور کو نہیں دیکھتے۔۔۔۔۔اوزگان صاحب نے ایک ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ چاروں بھی اُن کے آس پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اوزگان صاحب ساٹھ سال کے ترکی سے تعلق رکھنے والے شخص تھے۔۔۔جو مہک اور مسکان کے والد کے بچپن کے دوست تھے۔۔۔ جنہوں نے ان پانچ سالوں میں اج چاروں کا دہان کسی سگی بیٹی کی طرح رکھا تھا۔۔۔۔۔

دھیرے دھیرے لوگ آکر اُنہیں ویلکم کر رہے تھے اور وہ اُن سب سے مل رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ وہ چاروں پہلو پر پہلو بدلتے جا رہی تھی کیونکہ انکو اپنا وجود کسی کی نظروں کے حصار میں جلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جب وہ چاروں اوزگان صاحب کی طرف آئے۔۔۔

ویلکم سر۔۔۔زین نے اُن سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ نوجوان۔۔۔۔اوزگان صاحب نے خوشنودی سے کہا۔۔۔اور صائم کی طرف دیکھا جیسے جاننا چاہ رہے ہو کہ یہ کون ہے۔۔۔۔۔

بابا یہ تعبیر محل کے کاٹیج میں رہتے ہیں۔۔۔رینٹ پر۔۔۔صائم کو جو پتہ تھا اُس نے بتا دیا۔۔۔۔

اوزگان صاحب نے اُن چاروں لڑکیوں کی طرف دیکھا۔۔

دراصل ہنی یہ ہمارے نیو پاٹنر ہے جو پاکستان سے آئے ہیں یہاں رہنے کی کوئی جگہ ان لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہی تھی ہمارا کاٹیج انہیں پسند آیا اسی لئے۔۔۔مسکان نے اُنہیں تفصیل سے آگاہ کیا ۔۔۔مسکان کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلا گئے۔۔۔۔

انجوائے کریں بیٹا۔ آئے بیٹھے اِدھر۔۔۔۔۔۔اوزگان صاحب نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔اُنکی بات وہ چاروں گڑبڑائی تھی۔۔۔۔

جبکہ وہ چاروں دھیٹوں کی طرح بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

صائم اور وہ چاروں حیرت سے آنکھیں پھاڑے اوزگان صاحب اور ان چاروں کو دیکھ رہے تھے جو آپس میں ایسے بات چیت کر رہے تھے جیسے سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے آئے ہو۔۔۔

آپ شادی شدہ ہے۔۔۔اوزگان صاحب کے سوال پر زویا اور آرزو گڑبڑائی تھی۔۔ جبکہ ارمان اور زین نے اپنے دانتوں کی نمائش کی تھی۔۔۔

جی الحمد للہ۔۔۔زین اور ارمان یک زبان بولے۔۔۔اور آرزو اور زویا کی طرف دیکھا جو اس پاس کی چیزوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

نکاح شدہ ہے ہم۔۔۔ارمان نے بتایا۔۔۔

اور آپ دونوں۔۔۔اوزگان صاحب نے فیضان اور ساحل سے پوچھا۔۔۔

ہم منگنی شدہ ہے۔۔۔وہ دونوں بھی یک زبان بولے۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔اللہ آپ چاروں کو آپکے ہمسفر کے ساتھ خوش و آباد رکھے۔۔۔اوزگان صاحب نے دعا دی۔۔۔

چاروں لڑکیوں کا دل دھڑکا تھا اُنکی بات پر۔۔۔

آمین آمین۔۔۔چاروں یک زبان بولے تھے۔۔۔

چلے بھائی اب آپ ہمیں کچھ اچھا سا سنا دے تا کہ پارٹی میں چار چاند لگ جائے۔۔۔اوزگان صاحب کو ارمان بتا چکا تھا کہ زین گانا گاتا ہے اسی لئے انہوں نے فرمائش کی۔۔۔زین نے ایک نظر زویا کو دیکھا جو اُس سے لاتعلق بنی بیٹھی تھی پر یہ تو زویا جانتی تھی کہ اُسکی ساری حسیں زین کی طرف متوجہ ہے۔۔۔۔

زین اپنی جگہ سے اٹھا اور سامنے اسٹیج پر رکھی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

پورے حال کی لائیٹس بند ہوئی تھی اور ایک اسپاٹ لائٹ زین پر فوکس ہوئی جب ایک ویٹر نے زین کی طرف گٹار بڑھایا۔۔۔۔۔

سبکی نظریں زین کی طرف تھی جب زین نے گانا شروع کیا۔۔۔

اے دل ٹھہر جا۔۔۔

جینے کی کوئی تو وجہ ڈھونڈ لے۔۔۔

گھبرا نہ غم سے اپنی خوشی کا تو پتہ ڈھونڈ لے۔۔۔۔

زین کے لفظ جیسے اُسکے دل کی عکاسی کر رہے تھے جیسے وہ اپنے دل سے کہہ رہا ہو۔۔۔۔

تو پیار کر۔۔۔اظہار کر۔۔۔

ہے پیار ہی غم کی دوا۔۔۔

سن لے ذرا سن لے ذرا۔۔۔

اے میرے دل سن لے ذرا۔۔

زین نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے التجا سی کر رہا ہو اُسکا دل تڑپ رہا ہے ٹوٹ رہا ہے غم زدہ ہے جسے صرف زویا کا پیار ہی صحیح کر سکتا تھا جوڑ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

اور زویا زین کی آنکھوں میں نظر آتے درد کو نم آنکھوں سے دیکھتی رہی کس چیز پر یقین کرتی اج بھی نظر آتی زین کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت پر یہ پھر پوری یونی کے سامنے بولے گئے اُسکے الفاظوں پر۔۔۔۔

ہوں پیار تیرا محسوس کر تو۔۔۔

سینے میں تیرے اُترا ہوں میں۔۔۔

زین کے لفظ جیسے اُن تینوں کے دل کی بھی عکاسی کر رہے تھے۔۔۔ آرزو مہک مسکان نے جھٹکے سر رخ موڑتے اُنکی طرف دیکھا تھا جن کی آنکھیں اُن کے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔۔۔

چھو کر مجھے تو پہچان لے گا۔۔۔

لمحہ تیرا ہی گزرا ہُوں میں۔۔۔

زین کی نظریں زویا کی نم آنکھوں پر ٹکی ہوئی تھی وہ قدرے کم روشنی میں بھی اپنی بیوی کی آنکھوں میں درائی نمی دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

اُسکی خود کی آنکھیں پل میں نم ہوئی تھی

آنکھوں میں تیری یہ رات ہے جو۔۔۔

اس رات کی مجھ میں ہے صبح۔۔۔۔

آرزو نے ارمان کی تپش دیتی نظروں میں دیکھا تھا۔۔۔یہ نظریں آخر کیسے جھوٹ بول سکتی تھی۔۔۔آنکھیں تو شفاف ہوتی ہے ہر جذبے کو صاف ظاہر کر دیتی ہیں۔۔۔۔۔

کوہڑے کے پیچھے میں روشنی سا۔۔۔۔

تیرے لیے ہی ٹھہرا ہُوں میں۔۔۔۔

ساحل کی نظریں مسکان کے چہرے پر تھی جو اپنا صر جھکائے شاید نہیں یقیناً اپنے آنسو چھپا رہی تھی۔۔۔۔اُسکی خود کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

کیسی بے بسی تھی محبت سامنے ہو کر بھی کوسوں دور تھی۔۔۔۔۔

ڈھونڈلے جو کھو گیا۔۔۔میں ہو تیرا وہ راستہ۔۔۔۔

فیضان نے جیسے آنکھوں سے التجا کی تھی مہک سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہک اپنی نظریں چرا گئی تھی۔۔۔۔

سن لے ذرا۔۔۔۔سن لے ذرا۔۔۔۔

اے۔۔۔میرے دل سن لے ذرا۔۔۔زین کہتا اپنے آنسو ضبط کرتا گٹار ایک طرف کئے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

اُسکی آواز میں ایک درد سا تھا جو زویا محسوس کر گئی تھی۔۔۔۔اُسکی آنکھوں کی التجا بھی دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

زویا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔۔۔۔۔

حال کی تمام لائیٹس آن ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اوزگان صاحب کسی کے بلانے پر وہاں چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا آپ ڈانس کرنا پسند کرے گی۔۔۔۔صائم نے اردو کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔آرزو نے یکدم اُسکی بات پر ارمان کی طرف دیکھا تھا جس کا خوبرو چہرہ پل میں تن گیا تھا ۔۔۔۔آنکھوں میں صاف وارننگ تھی۔۔۔۔

آرزو نے ایک نظر صائم کو دیکھا جو چمکتی آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔اور پھر وہ صائم کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھما گئی تھی۔۔۔۔ارمان نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی پل میں غصے سے اُسکی کان کی لو لال ہوئی تھی وہ آنکھوں میں غصّہ لئے آرزو کی طرف دیکھ رہا تھا جو اب صائم کے ساتھ ڈانسنگ فلور پر تھی۔۔۔

ہاتھوں اور ماتھے کی رگ اشتعال کے مارے پھول گئی تھی۔۔۔کیس طرح آرزو نے اُسکی وارننگ کو نظر انداز کیا تھا۔۔۔۔۔

مسکان مہک اور زویا نے ارمان کی طرف دیکھا جو اپنی ایک ٹانگ مسلسل ہلاتے ایک ہاتھ کی مٹھی اپنے لبوں پر جمائے اپنی سرخ ہوتی انکھوں سے آرزو کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ تینوں دل ہی دل میں آرزو کی خیر کی دعا مانگی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

فون کال انے پر مہک ٹیبل سے اُٹھی تو فیضان اُسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

مہک اپنے دیہان میں فون پر بات کر رہی تھی یہ جانے بغیر کہ وہ کسی کی حوس بھری نگاہوں کی زد میں ہے۔۔۔

جونسن اوزگان صاحب کے کسی پارٹنر کا بیٹا تھا جو پارٹی میں جب سے ایا تھا اُسکی نظریں مہک کے اوپر ہی تھی جو اِدھر سے اُدھر چہکتی پھر رہی تھی۔۔۔۔۔

اوہ آئی ایم سو سوری۔۔۔جونسن نے جان بوجھ کر مہک کے پاس سے گزرتے اُسکے گاؤن پر جوس گرایا تھا۔۔۔

فیضان جو مہک کی طرف ہی متوجہ تھا اُسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔مہک کو غصّہ تو بہت ایا تھا لیکن ضبط کرتی بولتی ہوئی جلدی سے اوپر بنے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔کیونکہ اوزگان صاحب نے اپنے گھر میں بھی اُن چاروں کے لئے کمرے بنائے تھے۔۔۔۔۔

مہک کو ایک روم میں جاتا دیکھ جونسن بھی جلدی سے اُسی طرف بڑھا۔۔۔۔

اور یہ سب دیکھتے فیضان جلدی سے اپنی کرسی سے اٹھا۔۔اُسے غصّہ نہیں آتا تھا لیکن۔جب اتا تھا تو وہ غصے میں قہر دھاتا تھا۔۔۔اور اب بھی اُسکے پورے وجود میں بھانبڑ جل اٹھے تھے جونسن کو مہک کے پیچھے جاتا دیکھ وہ تن فن کرتا اگے بڑھا تھا۔۔۔

مہک روم میں آکر ابھی واشروم کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی جب دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز پر پیچھے مڑی اور حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ جونسن کو دیکھا۔۔۔

کیا کوئی کام تھا آپکو مسٹر اور یہ دروازہ کیوں بند کیا ہے۔۔۔ مہک نے غصے میں پوچھا۔۔۔۔

جس پر جونسن مکروہنستا مہک تک پہنچا۔۔۔

مہک نے قدم پیچھے لئے۔۔۔

دور رہو مجھ سے۔۔۔ پیچھے دیوار سے لگی مہک نے چیختے ہوئے کہا وہ سمجھ چکی تھی جونسن کیوں ایا ہے۔۔۔

مشرقی حسن کی تعریف تو بہت سنی تھی اج دیکھ بھی لی۔۔۔ جونسن نے مہک کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا مہک نے اُسکے سینے پر دھکا دیتے اُسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔

دل کی دھڑکن حد سے زیادہ تیز تھی اپنی عزت کے پامال ہونے کا در جان نکال رہا تھا۔۔۔

جونسن کو دو قدم پیچھے ہوتا دیکھ مہک نے جلدی سے دروازے کی طرف جانا چاہا۔۔ جب جونسن نے اتنی ہی تیزی سے اُسکے بال پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ مہک کی چیخ نکلی۔۔۔۔

کوئی ہے پلیز بچاؤ مجھے۔۔۔۔ مہک چیخی تھی جونسن کا غلیظ لمس اپنے پیٹ پر محسوس کر کے۔۔۔

اتنے تیز میوزک میں تمہاری یہ حسین آواز کسی تک نہیں پہنچے گی۔۔۔جونسن نے کہتے ساتھ مہک کی آستین پھارتے وہاں اپنے دانت گاڑھے تھے مہک اُسکی گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی آنسو گال پر بہہ نکلے۔۔۔

جونسن کی گرفت مضبوط تھی وہ نہیں نکل پا رہی تھی اُسکی گرفت سے۔۔۔۔فیضان کا چہرہ آنکھوں کہ پردے پر لہرایا۔۔۔۔

کوئی ہے بچاؤ مجھے پلیز مجھے چھوڑ دو۔۔۔مہک کا دماغ مفلوج ہو چکا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح خود کو بچائے۔۔۔۔۔اسی لئے جتنی قوت سے چیخ سکتی تھی چیخی۔۔۔۔

ابھی جونسن اُسکی گردن پر اپنے لب رکھتا کہ ڈھاڑ کی آواز سے دروازہ کھلا تھا اور فیضان چہرے پر غیز و غضب لیے اندر داخل ہوا۔۔۔

وہ جو مہک کے کمرے کی طرف ہی آرہا تھا بیچ میں کسی سے ٹکرانے کے وجہ سے اسکو تھوڑی دیر ہو گئی۔۔۔لیکن مہک کی آواز جو اُسے دروازے سے باہر تک سنائی دے گئی تھی اُسکے پورے جسم میں ایک ڈر سرائیت کر گیا تھا۔۔۔اُسکا روم روم سلگ اٹھا تھا۔۔۔

اپنے بازو سے دھکا دیتے اُس نے دروازہ کھولا تھا اور اندر کا منظر دیکھ کر اُسے لگ رہا تھا کسی نے اُسے جلتی ہوئی بھٹی میں جھوک دیا ہو۔۔۔۔۔

مہک کو جونسن کی گرفت میں دیکھ اشتعال اُسکی رگوں تک میں بھر گیا تھا۔۔۔

سالے کمینے تیری ہمت کیسے ہوئی اسکو ہاتھ لگانے کی۔۔۔بنا کوئی مہلت دیے وہ جھٹکے سے جونسن کو مہک سے دور کرتا۔۔اُسکے چہرے پر درپر درواز کرتا گیا۔۔۔۔۔

مہک نے فیضان کو دیکھتے سکون کا سانس خارج کیا تھا اور زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

فیضان کا بس نہیں چل رہا تھا جونسن کو جان سے مار دے اور وہ جان سے ہی مار رہا تھا۔۔جونسن کا پورا وجود خونم خون ہو گیا تھا۔۔۔لیکن فیضان نہیں رکا تھا۔۔۔

میری محبت کو ہاتھ لگایا جس کے وجود پر میں کسی کی بھی غلیظ نظریں نہ برداشت کرو تو نے اُس کو چھوا۔۔۔فیضان جنونی سا بولتا ہوا جونسن کو مارتا گیا کہ یکدم جونسن کا وجود بے جان سا ہوتا ایک طرف لڑھک گیا۔۔۔۔

جب فیضان اُس سے دور ہوا پیچھے پلٹ کر دیکھا تو مہک گھٹنوں میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔۔۔۔

وہ فوراً سے مہک کی طرف بڑھا۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔مہک دیکھو میری طرف سب ٹھیک ہے۔۔۔فیضان نے نرمی سے کہتے مہک کا سر اٹھانا چاہا جو فوراً سے اپنا سر اُسکے سینے میں چھپاتی شدت سے رو دی۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ فیضان کی جان کچھ نہیں ہوا ہے تم محفوظ ہو۔۔۔ فیضان نے اُسکی قمر سہلاتے اُسکے بالوں پر لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ کہ اُسکی نظر مہک کے کندھے پر موجود دانتوں کے نشان پر گئی۔۔۔۔ اُسکے جبڑے تن گئے تھے اس نشان کو دیکھتے۔۔۔۔۔

فیضان۔۔ وہ مجھے ہاتھ لگا۔۔۔ زبردستی کر رہا تھا۔۔۔ مہک نے اُسکے سینے سے سر نکالتے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں آ گیا تھا نہ کچھ نہیں ہوا جان فیضان بھول جاؤ جو ہوا۔۔۔ ٹھیک ہے یہ چیز اپنے دماغ میں یاد نہیں رکھنی ٹھیک ہے۔۔۔ فیضان نے محبت سے اپنے لب اُسکی پیشانی پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ برستی آنکھوں سمیت اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔۔

تھک گئی ہوں میں فیضان تھک گئی ہُوں اگر تم نہیں اتے تو میں مر جاتی۔۔۔ میں مر جاتی۔۔۔ میں تھک گئی ہوں چہرے پر جھوٹی مسکان سجا کر یہ دیکھانا کہ میں ٹھیک ہوں پر میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔۔۔

اور یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے صرف تمھاری وجہ سے تمھارے جھوٹے پیار نے مجھے توڑ کر رکھ دیا ہے۔۔ فیضان سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ مہک روتے ہوئے بولتی فیضان کے سینے پر مسلسل وار کرتی اپنے اندر کا سارا غبار نکال رہی تھی۔۔۔ اور فیضان لب بھینچے اُسکی بات سن رہا تھا۔۔۔۔

بولوں نہ جواب دو۔۔۔بولوں کچھ تو بولوں۔۔۔مجھے برباد کر دیا ہے تمھاری محبت نے میں لوگوں کے سامنے ہنستی کھیلتی مہک تنہائی میں کس قدر ٹوٹ جاتی ہے کس قدر تڑپتی ہوں یہ صرف اور صرف میں جانتی ہوں۔۔۔مہک نے فیضان کو دھکا دیا فیضان جو ڈھیلا ہو کر اُس کے پاس بیٹھا دھکا لگنے سے پیچھے کو گرا اور پیچھے موجود ٹوٹے گلاس پر اُسکا ہاتھ لگ کر زخمی ہوا جو جونسن کو مارتے وقت ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔

فیضان درد سے اپنے لب بھینچ گیا۔۔۔۔

مہک میری بات سنو۔۔۔فیضان نے مہک سے کہا جو اب کھڑی ہوتی اپنا صر تھام گئی تھی۔۔۔

نہیں سن رہی میں چلے جاؤ یہاں سے اب کچھ بھی نہیں رہا سننے کو۔۔۔مہک نے سخت لہجے میں کہتے ایک نظر جونسن کے بے جان وجود کو دیکھا۔۔۔جو شاید بیہوش تھا۔۔۔۔

سُننا پڑے گا تمہیں اج اب میں بولوں گا اور تم سنو گی۔۔۔۔فیضان نے اپنے زخمی ہاتھ سے مہک کا بازو پکڑ کر اُسکا رخ اپنی طرف کرتے ڈھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایک بار بھی آکر تم نے مجھ سے پوچھا تھا میں نے وہ سب کیوں بولا۔۔۔پوچھا تھا تم نے نہیں تم بس ائی اور میرے الفاظ سن کر بھاگ گئی۔۔۔پورے پانچ سال تم نے مجھے اذیت میں رکھا ۔۔۔۔۔پورے پانچ سال جن میں ہمیں اپنی حسین یادیں بنانی تھی تم نے اُسے ہجر کی سولی پر لٹکا کر ضائع کر دیئے۔۔۔۔

فیضان نے مہک کی آنکھوں میں اپنی گرے لہور نگ ہوتی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن۔۔۔مہک نے کچھ بولنا چاہا جب فیضان نے اُسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھ کر اُسے خاموش کروایا۔۔۔۔

آج تم مت بولوں کچھ۔۔۔ صرف مجھے سن لو۔۔۔ایک موقعہ دے کر۔۔۔سچ سن لو۔۔۔اُسکے بعد جو فیصلہ کرنا ہے وہ کرنا۔۔۔ نہیں روکو گا تمہیں۔۔۔ لیکن ایک بار اپنے فیضان پر یقین کر کے دیکھو۔۔۔ فیضان کے آنکھوں میں التجا تھی۔۔۔۔

مہک خاموش رہی اور فیضان اُسے سب بتاتا چلا گیا۔۔۔ جسے لمحہ بالمحہ سنتے مہک کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر تمہیں اب بھی یقین نہیں ہے تو ہم ثنا کو ڈھونڈ رہے ہیں وہ مل جائے تو ساری حقیقت سامنے آجائے گی۔۔۔ فیضان نے مہک کی بے یقینی سے پھیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ۔۔۔یہ سب سچ ہے۔۔۔ مہک نے کسی غیر مرئی نقطے کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ سب جو میں نے کہا ہے حروف با حروف سچ ہے مہک۔۔۔زویا بھی جب ہسپتال میں تھی تب ہی زین کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی میں نے اپنے دوست کی آنکھوں میں تب آنسو دیکھے تھے جو اپنی محبت کو خود اپنے ہاتھوں سے موت کے منہ تک پہنچانے کے باعث آئے تھے یہ درد

کے ہمیں نہیں معلوم۔۔۔اُسکی آواز میں درد تھااور وہ ہم سے یہی بول رہا تھا کہ مہک اور مسکان کو مت چھوڑو تب اپنے دوست کو اپنی طرف سے بے فکرِ کرنے کے لئے میں نے وہ الفاظ بولے تھے ۔۔۔۔وہ سچ نہیں تھا اگر تیری دیر تم وہاں اور رکتی تو شاید سچ جان لیتی اور ہمارے درمیان یہ پانچ سال کی دوری نہیں اتی۔۔۔۔فیضان نے نم آنکھوں کے ساتھ نم آواز میں بولتے اپنے آنسو چھپانے کے لئے مہک کی گردن میں منہ چھپایا۔۔۔مہک تو سٹل بنی کھڑی تھی۔۔۔

یہ کیا ہو گیا تھا اُن سے۔۔۔اُن چاروں نے تو ایک بھی بار سچ جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

پانچ سال تڑپا ہوں میں تمہارے لئے۔۔۔روز رات کو رو کر تمہیں رب سے مانگا ہے۔۔۔اپنی کی گئی غلطی کی خود کو ہزار بار سزا دی ہے۔۔۔اور خود اپنی ان آنکھوں کے سامنے میں نے اپنے دوستوں کو بھی اُن کی محبت کے لئے تڑپتا دیکھا ہے۔۔۔اب تو یقین کر لو میرا تمھاری جُدائی مجھے مار دے گی ورنہ مہک۔۔۔فیضان رو رہا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ رو رہا تھا اُس کے آنسو مہک کی گردن پر گر رہے تھے وہ خود بر و مر رو رہا تھا۔۔۔۔مہک نے ہچکی بھری تھی اگر پانچ سال وہ چاروں اذیت میں رہی تھی تو خود وہ چاروں بھی نہیں تھے۔۔۔۔

آئی ایم سوری فیضان۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔مہک نے روتے ہوئے کہتے اُسکے گرد اپنے اپنا حصار باندھ کر اُسکے بازو پر اپنا سر ٹکایا تھا۔۔۔۔

مجھے معاف کر دے۔۔۔مجھے آپ سے آکر بات کرنی چاہی تھی۔۔۔میں کیسے کر سکتی ہوں یہ۔۔۔۔مجھے معاف کر دے۔۔۔۔مہک کے خود کے آنسو فیضان کی پشت کو بھگو رہے تھے۔۔۔اور فیضان کی آنکھ سے تشکر کے آنسو بہہ نکلے۔۔۔۔اُس نے اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔جس نے اُسکی راہ ہموار کی تھی۔۔۔۔

میری جان تمھاری غلطی نہیں تھی میری غلطی تھی مجھے جذبات میں آکر وہ سب نہیں بولنا چاہیئے تھا لیکن تمہیں مجھے اکیلے تنہا چھوڑ کر اتنی دور نہیں انا چاہیئے تھا۔۔۔فیضان نے مہک سے دور ہوتے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھام کر اُس کے آنسو صاف کئے۔۔۔۔

فیضان سب کچھ بہت پھیلا ہوا ہے سب کچھ خراب ہو گیا سب ٹھیک کیسے ہو گا۔۔۔مہک نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

اب ہم مل کر سب ٹھیک کر دے گے تم پریشان مت ہو۔۔۔فیضان نے محبت سے اُسکی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں کتنی بیوقوف تھی وہ الفاظ یاد کرتے میں ہر روز رات کو روتی تھی فیضان ہر رات۔ لیکن میں کیا کرتی آپکے وہ لفظ سنتے میرا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔۔۔۔مہک کے آنسو پھر بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

میری جان مجھے معاف کر دو مجھے سبق مل گیا ہے۔۔۔آئندہ کبھی بھی جذباتی ہو کر کچھ نہیں بولوں گا بہت بڑی قیمت چکائی ہے میں نے اپنے اُن الفاظوں کی۔۔۔فیضان نے مہک کے بال صحیح کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ورنہ ابھی تک تو تم حسنین اور فلزہ کو اپنی گود میں سلا رہی ہوتی۔۔۔فیضان نے اپنا نچلا لب دانت تلے دبا کر کہا۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔مہک جو رو رہی تھی فیضان کی بات پر سنجیدہ ہوتے پوچھا۔۔۔۔

ہمارے دو معصوم سے پیارے سے بچے۔۔۔۔فیضان نے شوخ لہجے میں کہا مہک نے منہ بناتے فیضان کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے وار کیا تھا جس پر فیضان اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا ۔۔۔۔مہک نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کی تھی یہ آغوش یہ مہک وہ کتنا یاد کرتی تھی۔۔۔۔فیضان نے بھی اپنی آنکھیں بند کر کے مہک کے وجود سے اُٹھی روح پرور خوشبو کو انہیل کیا تھا۔۔۔جب مہک کی نظر جونسن پر پڑی۔۔۔

اسکا کیا کرنا ہے۔۔۔مہک نے نفرت سے پوچھا۔۔۔

کیا کرتے ہے ایسے کتوں کا باہر پھکوا دے گے۔۔۔۔فیضان نے مہک کو اپنی آغوش میں لئے ہی جواب دیا۔۔۔مہک نے مسکراتے فیضان کے کندھے پر اپنا سر رکھا۔۔۔۔۔

فیضان نے موقعہ مانگااور مہک نے دیااور اُسکی بات پر یقین کیا۔۔۔اور اگر وہ اج یہ موقع نہیں دیتی تو نہ جانے ایک انا کی وجہ سے کتنے سال وہ اپنی محبت سے دور رہتی یہ شاید ساری زندگی۔۔۔ کبھی کبھار کسی کی غلطی پر اُسکی وضاحت سن لینی چاہیئے اس طرح بہت سے رشتے ٹوٹنے سے بچ جاتے ہیں کیا پتہ جس نے غلطی کی ہے اُس سے وہ غلطی جان بوجھ کر نہیں ہوئی ہو کوئی وجہ ہو اُسکے پیچھے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

ارمان کب سے ضبط کے ساتھ آرزو کی طرف دیکھ رہا تھا جو صائم کے ساتھ ڈانس کرنے میں مصروف تھی اُسکی قمر پر رکھا گیا صائم کا ہاتھ اور صائم کے کندھے پر رکھا گیا اُسکا ہاتھ اُسکے وجود میں ایک ایسا لاوا دھکا گیا تھا جو اب صرف اور صرف آرزو کی قربت سے ہی بجھ سکتا تھا۔۔۔

زویا کو باہر کی طرف جاتا دیکھ صائم نے آرزو کو ڈانسنگ فلور سے نیچے اُتارا اور خود زویا کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

آرزو کو اکیلا دیکھ کر ارمان تن فن کرتا اُس تک ایا تھا۔۔آرزو ارمان کی لال ہوتی آنکھیں اور چہرے کے سرد تاثرات دیکھتی وہی بت بن کھڑی تھی اُسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی تھی۔۔۔

ارمان نے آرزو کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیا اور اُسے لئے حال سے باہر نکلتا چلا گیا صائم اور اُوزگان صاحب دونوں مہمانوں میں مصروف تھے اسی لئے اُنکی نظر نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

ارمان۔۔۔آرزو نے کچھ کہنا چاہا جب ارمان نے اسکو اپنی لال رنگ آنکھوں سے گھور کر دیکھا تھا اور آرزو کی زبان وہی بند ہوئی تھی کچھ تو تھا ارمان کی آنکھوں میں جو آرزو کی آواز اُسکے حلق میں ہی اٹک گئی تھی۔۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔ارمان نے اپنی گاڑی کے پاس لاتے دروازہ کھولتے آرزو سے کہا۔۔۔ارمان کے بے لچک لہجے پر آرزو چپ چاپ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

گاڑی وہ لوگ لے چکے تھے کیونکہ اُنہیں پتہ تھا یہاں زیادہ وقت گزرنے والا ہے اور وہ کب تک ٹیکسی کے چکر لگاتے۔۔۔۔

ارمان نے آکر ڈرائیونگ سیٹ سمنبھالی۔۔۔آرزو نے ایک نظر اسٹیئرنگ پر رکھے اُس کے ہاتھ کو دیکھا جس کی نسیں پھول کر واضح ہوتی اُسکے غصے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔موسم تو کینیڈا کا ویسا ہی خراب چل رہا تھا اور اب بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

ارمان نے کافی دور سنسان جگہ پر گاڑی روکی۔۔۔آرزو چپ چاپ سی اُسکی طرف دیکھ رہی تھی کالی سنسان رات میں برستی بارش اُسکے وجود میں سرد لہریں دور گئی۔۔۔۔

کہ ارمان جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا آرزو کی آنکھیں حیرت سے پھیلی اُس سے بھی زیادہ حیرت اُسے تب ہوئی جب ارمان نے اُسکی طرف اتے اُسکا بازو اپنی گرفت میں لیتے اُسے گاڑی سے باہر نکالا تھا۔۔۔

آرزو باہر نکلتے ہی پوری بھیگ گئی تھی سردیوں کی بارش۔۔۔اُسکے پورے وجود کو منجمد کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ارمان تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔آرزو نے بولتے ساتھ واپس گاڑی میں جانا چاہا جب ارمان نے اُسکا بازو پکڑ کر اُسکی طرف کیا۔۔۔۔

آرزو اُسکے چٹانی سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔

بہت شوق ہے نہ تمہیں ڈانس کرنے کا تو کرو اب اپنے شوہر کے ساتھ ڈانس۔۔۔۔۔ارمان نے سرد آواز میں کہتے آرزو کی قمر پر اپنا ہاتھ رکھتے زبردستی اُسکا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا۔۔۔۔۔۔

اور ڈانس شروع کیا۔۔۔۔

ارمان۔تمہارا سچ میں دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔آرزو نے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔تیز بارش اُسکے منہ پر پڑتی اُسے بولنے سے روک رہی تھی۔۔۔۔

ہاں ہوں میں پاگل ہوں میرا دماغ خراب ہے بیوفا ہوں میں تمہیں رسوا کیا ہے تمہارا گنہگار ہوں سب ہوں میں۔۔۔ارمان نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے دور کیا اور پھر ایک جھٹکے سے اُسے واپس اپنے پاس کھینچا۔۔۔آرزو نے اُسکی بات پر نفی میں سر ہلایا۔

چھوڑو مجھے۔۔۔آرزو نے ارمان کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔

کیوں اُس لڑکے کے ساتھ تو بڑا خوشی خوشی تم ڈانس کر رہی تھی اپنے شوہر کے ساتھ ڈانس کرنے میں مسئلہ ہو رہا ہے یہ میرے لمس سے گھن آرہی ہے تمہیں۔۔۔ارمان نے آرزو کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتے سرد آواز میں کہا تھا اُسکی گرم سانسیں اتنی سردی میں آرزو کے منہ پر پڑتی اُسے راحت بخش رہی تھی آرزو نے اپنے بازو ارمان کے کندھے کے گرد رکھ کر اپنا چہرہ مزید ارمان کے چہرے کے قریب کیا۔۔۔۔

تمہیں پتہ تھا تمہارے لیے میں کتنا شدت پسند ہوں پھر بھی تُم اُس لڑکے کے قریب گئی۔۔۔تاکہ صرف مجھے اذیت دے سکو۔۔۔ارمان نے آرزو کے قریب انے پر اُسکا رخ مور کر اُسکی پشت اپنے سینے سے لگائی۔۔۔۔

جب پیار نہیں کرتے تو فرق کیوں پڑ رہا ہے اور نہ میرا تمہیں اذیت دینے کا ارادہ تھا۔۔۔آرزو نے اپنی گردن پر پڑتی اُسکی گرم سانسیں محسوس کرتے کہا۔۔۔

اذیت تو دی ہے تم نے مانو یا نہ مانو۔۔۔پانچ سال پہلے بھی جب تم مجھے چھوڑ کر گئی تھی تب بھی تم نے مجھے اذیت کی بھٹی میں جھوک دیا تھا اور آج بھی تم نے مجھے اذیت دی ہے۔۔۔ارمان نے اپنی داڑھی آرزو کی گردن پر رب کرتے ہوئے سخت آواز میں کہا۔۔۔

آرزو اسکی بات پر جھٹپٹائی۔۔۔اور پورا زور لگا کر ارمان کی گرفت سے نکلی۔۔۔۔۔

اذیت میں نے دی۔۔۔۔واہ کیا بات ہے۔۔۔۔اذیت آپ نے دی مجھے پوری یونی کے سامنے میرا تماشا بنا کر۔۔۔ایک تھپڑ کا بدلہ لینا تھا مجھے بھی مار لیتے تھپڑ لیکن محبت کا ناٹک کر کے آپ نے مجھے اذیت دی میں نے نہیں۔۔۔۔آرزو چیخی تھی۔۔۔۔

اگر بدلہ لینا ہوتا تو اب تک تم میرے سامنے زندہ سلامت نہیں کھڑی ہوتی۔تم سے نکاح نہیں کرتا اگر بدلہ لینا ہوتا تو یا محبت کا ناٹک کرتا تو ناٹک کر کے تمہارے وجود کو تسخیر کرتے تمہیں چھوڑ دیتا۔۔۔۔۔۔سمجھی۔۔۔تمہیں میری محبت پر یقین ہی نہیں تھا۔۔۔محبت کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔محبت کرتی تھی بیوی تھی تو حق تھا تمہارا مجھ سے آکر پوچھتی جواب طلب کرتی آکر مجھے مارتی۔۔۔۔۔لیکن تم نے کیا۔۔۔کیا تم مجھے چھوڑ کر یہاں آکر بس گئی۔۔۔۔۔

ایک بار ایک بار بھی تُم اُس دن یونی میں میری طرف دیہان دیتی۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھتی تو تمہیں میری آنکھوں میں نظر اتی مجبوری دکھائی دیتی نہ۔۔۔لیکن نہیں تم نے میری طرف دیکھنا گوارا نہیں کیا۔۔۔ارمان آرزو سے بھی ڈبل اواز میں چیخا تھا۔۔۔

کون سی مجبوری۔۔۔کیا تھی مجبوری۔۔۔بتاؤ مجھے ایسی کیا مجبوری تھی جو یہ سب کیا بتاؤ نہ چپ کیوں ہو بتاؤ۔۔۔۔۔

تمھاری جان خطرے میں تھی اگر نہ بولتا وہ سب تو وہ مار دیتا تمہیں۔۔۔۔۔۔آرزو ارمان کے سینے پر ہاتھ مارتی اُسے پیچھے کی طرف دھکا دیتی کہہ تھی تھی جب ارمان کی بات پر وہ سٹل ہوتی اُسکی طرف دیکھی گئی۔۔۔جواب لب بھینچے۔۔کھڑا تھا۔۔۔

ارمان نے بولتے ساتھ ایک گہرا سانس لیتے آرزو کی طرف دیکھا تھا جو آنکھوں میں حیرت لئے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا اُس وقت۔۔۔آرزو نے بے تاثر آواز میں پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا تھا چلو۔۔ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔ارمان نے اُسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھنا چاہا۔۔۔جب آرزو نے اُسکا کورٹ پکڑ کر اسکو اپنی طرف کھینچا۔۔۔

مجھے سچ جاننا ہے ارمان ابھی اور اسی وقت۔۔۔کیا ہوا تھا اُس وقت۔۔۔۔آرزو نے ضدی لہجے میں کہا۔۔۔ارمان کی آنکھوں میں نظر اتا در وہ دیکھ چکی تھی کل بھی تو وہ سارا دن ارمان اور اپنے مابین ہوئی باتوں کو سوچتی رہی تھی۔۔۔۔

ارمان کا یہ کہنا کہ تم میری آنکھوں میں موجود مجبوری دیکھ لیتی۔۔۔یہ میرے پیار پر یقین رکھتی۔۔۔یہ باتیں اُسکے دماغ میں گھوم رہی تھی اُسکی چھٹی حس اسکو یہ بات محسوس کروا رہی تھی کہ کچھ تو تھا جو اُنکی آنکھوں سے اوجھل تھا۔۔۔

ارمان نے ایک لمبی سانس بھری اور اُسے سب بتاتا چلا گیا زین پر ہوا ظلم۔۔۔اپنا پانچ سال کا ہجر سب۔۔۔۔بارش کے قطروں کے ساتھ اُسکے آنسو زمین پر گرے تھے۔۔۔۔

آرزو یہ سب سنتی بت بنی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات برس رہی تھی۔۔۔۔۔

ارمان نے اپنی بھیگی آنکھیں صاف کرتے آرزو کی طرف دیکھا اور اُسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔۔

اپنے دونوں کانپتے ہاتھ اُس نے آرزو کے سامنے جوڑے تھے۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو اج تمہارا یہ گنہگار شوہر تم سے معافی مانگتا ہے اگر میں اُس وقت کچھ نہ بولتا تو تمھاری جان چلی جاتی۔۔۔۔میں نے۔۔۔میں نہ سوچا تھا تم سے بات کروگا۔۔۔تمہیں روکو گا تم سے معافی مانگو گا لیکن تم۔۔۔تم۔۔۔مجھے چھوڑ کر چلی ائی۔۔۔میں مجبور تھا تمہیں کھونے کی طاقت نہیں تھی جانتا تھا وہ سب کرنے کے بعد تم مجھ سے نفرت کروگئی تمھاری نفرت میں برداشت کر جاتا تھا لیکن تم سے ابدی دوری نہیں میرا ایک قدم تمھاری طرف بڑھنا تمھاری جان

لے لیتا۔۔۔ بخدا وہ تصویر ہم نے نہیں لگائی تھی میں کیسے اپنی محبت کو اپنی بیوی کو رسوا کر سکتا تھا۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دو۔۔ مجھے میری محبت میری بیوی لوٹا دو۔۔۔ وہ لوگ کوئی اور ہوتے ہو گے جو محبت میں ہجر جھیل لیتے ہے میں اللہ کا ایک کمزور سا بندہ ہوں اپنی محبت اور بیوی کی جدائی نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔ جتنا اب تک برداشت کیا ہے اُس میں ہی میں بہت تھک گیا ہوں تب تم سامنے نہیں تھی تو تمہارا ہجر برداشت کر گیا تھا اب تو تم سامنے ہو کیسے برداشت کرو میں۔۔۔۔۔

ارمان اپنے جڑے ہاتھ پر اپنا سر ٹکائے۔ شدت سے روتا ہوا بولا۔۔۔۔

بس کرو ارمان میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔ پھٹ جائے گا میرا دل پلیز چپ کر جاؤ۔۔۔ آرزو شدت سے روتے ہوئے ارمان کے سینے سے لگی بولی۔۔۔۔۔۔۔

ارمان نے شدت سے اُسے خود میں بھینچا۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی چاہیئے تھی۔۔۔ مجھے آپ سے پوچھنا چاہئے تھا میری بھی غلطی ہے۔۔۔ آرزو ارمان کی گردن میں منہ دیئے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں ارمان بہت۔۔۔ آرزو نے شدت سے کہتے اپنے لب ارمان کی گردن پر رکھے تھے۔۔۔۔

بس چپ کرے اب آپ رونا نہیں ہے۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا آپ نے وہ سب کچھ جھیلا ہے بخدا اگر پتہ ہوتا تو آپکو تکلیف دینے والے کو مار دیتی۔۔۔مت روئے نہ آپکو روتا دیکھ میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔۔آرزو نے ارمان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا لیکن ارمان کے آنسو پھر سے بہہ نکلے۔۔۔۔

مرد روتا ہے اُسے بھی درد ہوتا۔۔۔جب اُسکی تکلیف حد سے بڑھ جاتی ہے تو اُسے بھی ایک کندھا چاہیئے جس پر سر رکھے وہ اپنے دل میں موجود تمام غم اُس وجود کو بتا سکے جس کے سامنے رونے پر اُسے کوئی شرمندگی نہ ہو جس کے سامنے وہ بلا جھجھک اپنی ہر بات کہہ سکے اور ماں کے بعد وہ وجود ایک بیوی کا ہوتا ہے بیوی کا کام ہوتا ہے اپنے شوہر کو یہ اعتماد دے سکے کہ اگر وہ اُسکے کندھے پر سر رکھ کر روئے گا تو وہ اسکو کمزور نہیں کہیں گی بلکہ اُسے سہارا دے گی اُس کے آنسو پوچھ کر اُس کی ہمت بنے گی۔۔۔

ہم میں سے کسی کی غلطی نہیں میری جان اور جسکی غلطی ہے اُسے بہت دردناک سزا ملے گی۔۔۔ارمان نے اپنے آنسو پوچھتے آرزو کے ماتھے پر محبت سے اپنے لب رکھے۔۔۔

پانچ سال میں نے ان پانچ سالوں میں ہر دِن آپکو یاد کیا ہے۔۔۔آرزو نے ارمان کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم نے مجھے معاف کر دیا ہیں۔۔۔ارمان نے آرزو کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپکی تو کوئی غلطی ہی نہیں تھی تو معافی کس بات کی۔۔۔ غلطی تو میری تھی جو اپنے شوہر پر بھروسہ نہیں کیا۔۔۔ لیکن میں کیا کرتی اچانک سے ایسی صورت حال میں دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا اور پھر زویا کی طبیعت مجھے آپ سے ایک بار بھی بات کرنے کا خیال نہیں ایا۔۔ میں کیسے ان آنکھوں کا حال نہ جان پائی۔۔۔ آرزو نے ارمان کی آنکھوں کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرے دل میں اب سکون ہے کہ تم میرے پاس ہو مجھے لگا تھا تم مجھ پر یقین نہیں کرو گی لیکن تم نے یقین کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ عورت کا دل واقعی میں بہت بڑا ہوتا ہے۔۔۔۔ارمان نے بولتے ساتھ آرزو کے ٹھنڈ سے کپکپاتے لبوں پر اپنی انگلی پھیری۔۔۔۔

کہاں۔۔۔اتنے وقت بعد خود سے میرے قریب ائی ہو اج تو ان لبوں کا جام پیئے نہیں جانے دونگا ۔۔۔آرزو جو ارمان کی حرکت پر لال ہوتی اٹھ رہی تھی زین نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے نزدیک کرتے اُس کے کپکپاتے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔

اتنی ٹھنڈ میں ارمان کا لمس آرزو کو تقویت بخش رہا تھا۔۔۔۔آرزو نے اپنے دونوں ہاتھ اُسکی گردن میں حمائل کرتے اُسکی شدت میں اُسکا ساتھ دیا تھا۔۔۔پانچ سال بعد وہ اپنے محرم کا لمس

محسوس کر رہی تھی وجود میں جو ادھورا پن سا تھا وہ ختم ہو گیا تھا اُسکا سکون تو اُسکے محرم کے لمس میں تھا۔۔۔۔

اور ارمان پھر سے ان گلابی بھرے لبوں کا لمس محسوس کر کے اپنے جسم میں ایک سرور سا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تھے دونوں کی بکھرتی سانسیں سنسان سڑک پر گونج رہی تھی۔۔۔۔

ارمان کی شوخ نظروں پر جب آرزو کی نظر پڑی تو اپنا لال چہرہ وہ اُسکے سینے میں چھپا گئی۔۔۔۔۔

ارمان نے مسرور سا مسکراتے اُسکے گرد اپنا حصار باندھا تھا۔۔۔جب یکدم اُسے چھینک ائی۔۔۔۔

ائی گندے۔۔۔آرزو نے عجیب سا منہ بنایا۔۔۔۔

کہ ایک دم سے اسے بھی چھینک ائی۔۔۔۔

ائی گندی۔۔۔ارمان نے بھی اُسکی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر دونوں کے قہقہہ سنسان سڑک پر گونجے تھے۔۔۔آرزو نے فوراً سے ارمان کے کورٹ سے اپنی ناک صاف کی جس پر ارمان نفی میں سر ہلاتے اسکو اپنا مضبوط بازوؤں میں اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔آرزو نے سکون سے اُسکے سینے پر اپنا سر رکھ کر آنکھیں موندی تھی۔۔۔۔

ارمان سرشار سا ہوتا اُسے گاڑی میں بیٹھا گیا تھا۔۔اپنے ہاتھ میں اُسکا ہاتھ تھامے وہ گاڑی واپسی کی طرف موڑ چکا تھا اور گھر جا کر شکرانے کے نوافل پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

آرزو نے ایک نظر ارمان کے خوبرو چہرے کی طرف دیکھا اور تھوڑا سا آگے کو ہوتی اُسکے کندھے پر اپنا سر رکھ کر اپنی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

اگے راستہ بند ہے تیز بارش کی وجہ سے وہ کہہ رہے ہیں یہی کہیں پاس میں ایک ہوٹل ہے وہاں سٹے کرے۔۔۔۔۔۔

ارمان نے گاڑی میں آکر بیٹھتے ہوئے کہا وہ واپس جا رہے تھے جب ٹریفک پولیس نے اُنکی گاڑی روکی۔۔۔۔

اب کیا کرے گے ہم وہ تینوں پریشان ہو رہی ہو گی۔۔۔آرزو نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

اب کیا کر سکتے ہیں راستہ بند ہے تم فکر نہیں کرو میں فون کر دیتا ہوں زین کو وہ سمنبھال لے گا سب۔۔۔ارمان نے گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

آرزو نے اثبات میں سر ہلاتے گاڑی کی سیٹ سے پشت ٹکائی تھی۔۔کپڑے گیلے ہونے کی وجہ سے اُسے گاڑی میں بھی سردی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے یہ ہوٹل بھی کافی چھوٹا سا تھا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ علاقہ جہاں وہ اس وقت موجود تھے شہر سے قدر دور تھا۔۔

آرزو نے کمرے میں اتے ہی سکون کا سانس بھرا تھا کیونکہ کمرہ کافی گرم تھا۔۔یکدم اُسکی نظر اپنے وجود پر پڑی۔۔۔۔۔

کپڑے گیلے ہونے کی وجہ سے اُسکے وجود سے چپکے ہوئے تھے۔۔۔خفت سے اُسکا چہرہ لال ہوا وہ ارمان کے سامنے کب سے اس حلیہ میں تھی۔۔۔۔

آرزو نے ایک نظر ارمان کو دیکھا جو بیڈ کے سائڈ پر کھڑا اپنا بھیگا موبائل آن کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو گیلا ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔۔۔۔

ارمان نے پیچھے پلٹ کر ایک نظر آرزو کو دیکھا جو اپنے سینے پر ہاتھ باندھے ایک ہی جگہ جم کر کھڑی تھی آرزو کے چہرے سے ہوتے ہوئے اُسکی نظریں اُسکے وجود پر گئی جہاں کپڑے گیلے ہونے سے اُسکے خدوخال کی واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

یکلخت اُسکے دل میں جذبات انگڑائی لیتے بیدار ہوئے تھے سامنے کھڑی لڑکی اُسکی بیوی تھی وہ حق رکھتا تھا اُس پر۔۔۔۔۔۔۔

آرزو نے اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کرتے ارمان کی طرف دیکھا تھا جو آنکھوں میں جذبات کا طوفان لیے اُسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ایک دم سے اُسکی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اُٹھی۔۔۔۔اُس نے فوراً سے اپنی آنکھیں ارمان کی جذبوں سے بھری آنکھوں سے چڑائی تھی۔۔۔اور واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

آرزو کے واشروم میں بند ہوتے ہی ارمان نے ایک گہرا سانس بھرتے خود پر ضبط کیا تھا۔۔۔

اپنا گیلا کورٹ اور شرٹ اُتار کر وہ بیڈ پر آرام دہ انداز میں لیٹ گیا تھا۔۔ٹھنڈ میں بارش میں بھیگنے سے اُسکے وجود میں بھی تھکن اُتر گئی تھی آرزو کا بھیگا سراپا آنکھوں کے پردوں پر لہرایا تو ابھی آرزو کو اپنی قربت میں بھگانے کا دل کیا۔۔۔

آرزو نے واشروم کے دروازے سے ٹیک لگا کر ایک لمبی سانس لی۔۔۔ایک نظر اپنے وجود کو دیکھا اگر وہ کچھ اور وقت ان بھیگے کپڑوں میں رہتی تو ضرور اُس نے ٹھنڈ سے جم جانا تھا۔۔۔

ایک نظر سامنے رکھے گئے باتھ گاؤن کو دیکھا۔۔۔۔فوراً اُس نے اپنے قدم اٹھا کر باتھ گاؤن اٹھایا لیکن ارمان کی بہکی خمار بھری نظریں یاد آئی۔۔تو پورے بدن میں جیسے برق رفتاری دور گئی ہو۔۔۔۔

پر یہ تو طے تھا وہ یہ بھیگا لباس نہیں پہن سکتی تھی۔۔۔فوراً سے اپنے وجود سے بھیگا لباس تبدیل کر کے باتھ گاؤن پہنا جو اُسکے گھٹنوں تک ہی آرہا تھا۔۔۔۔

دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔دھیمے دھیمے قدم بڑھاتی وہ واشروم کے دروازے کے پاس ائی تھی۔۔۔۔

واشروم کا دروازہ کھلنے پر ارمان کو آنکھیں بند کیے بیڈ پر لیتا ہوا تھا فوراً سے آنکھیں کھول کر نظریں اُدھر مرکوز کی۔۔۔۔

لیکن آرزو کو باتھ گاؤن میں دیکھ کر وہ جذبات جو اُس نے بہت ضبط کے ساتھ کنڑول کیے تھے وہ پہلے سے زیادہ شدت سے بیدار ہوئے۔۔۔۔

نظریں آرزو کی سفید پنڈلیوں سے ہوتے ہوئے اُسکے سرخ چہرے پر ائی تو ارمان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

آرزو نے ایک نظر ارمان کو دیکھا جو ویسے ہی بہکی نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا اکیلے کمرے میں معنی خیز سی خاموشی اور ارمان کی خمار بھری نظریں اتنی سردی میں بھی آرزو کے ماتھے پر پسینہ چمکا گئی تھی۔۔۔۔۔

اپنے دل کو مضبوط کرتے آرزو نے قدم بیڈ کی طرف بڑھانے چاہے۔۔۔لیکن ارمان کو اپنی جگہ سے اٹھتے اپنی طرف بڑھتے دیکھ اُسکے قدم جم گئے تھے۔۔۔۔

سو جاتے ہیں۔۔رت۔۔۔رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔آرزو نے مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھانے چاہے جب ارمان نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔ آرزو کسی کٹی ڈال کی طرح اُسکے سینے میں سمائی۔۔۔۔

ارمان۔۔۔آرزو نے اپنے دونوں ہاتھ اُسکے سینے پر رکھے اُسکی خمار سے سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جب ارمان نے اُسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے مزید اپنے قریب کیا۔۔۔۔

جی جان ارمان۔۔۔۔ارمان نے اسکی ناک سے اپنی ناک رب کرتے ہوئے کہا۔۔۔دونوں کی گرم سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی دونوں کو تقویت بخش رہی تھی۔۔۔۔۔

سو۔۔۔جاتے ہیں۔۔۔آرزو نے ارمان کی گرم جھلستی ہوئی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے اپنے ہونٹ تر کرتے ہوئے کہنا چاہا۔۔۔۔

آرزو کی اس حرکت پر ارمان اپنا ضبط کھوتا اُسکے گلابی لبوں پر جھکتے اُسکی اور اپنی سانسیں ایک کر گیا۔۔۔۔۔

ارمان کے عمل میں شدت محسوس کر آرزو نے اُسکے برہنہ کندھے تھامے تھے۔۔۔۔۔

ارمان اُسے اپنے مزید قریب کرتا اُسکی سانسیں پینے میں مصروف تھا اور آرزو کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

آرزو کی رکتی سانسیں محسوس کرتے ارمان اپنے عمل میں نرمی لے ایا تھا۔۔۔ارمان کے عمل میں نرمی محسوس کرتے آرزو کے ہاتھ ارمان کے کندھے سے سرکتے اُسکی گردن کے گرد بندھ گئے تھے۔۔۔۔۔

ارمان نے کچھ دیر بعد آرزو کے بھیگے لبوں کو آزادی دیتے اپنا منہ اُسکی گردن میں چھپایا تھا۔۔۔

ارمان۔۔۔یہ صحیح نہیں ہے۔۔۔۔۔آرزو نے ارمان کو دور کرنا چاہا۔۔۔جب ارمان نے شدت سے اپنے دانت اُسکی گردن پر گاڑھے تھے۔۔۔اور اُسکی گردن سے اپنا منہ اٹھا کر اُسکی لال دوروں والی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔یہ لال دورے اُسکی قربت کے باعث ہی اُسکی آنکھوں میں آئے تھے۔۔۔

تم میری بیوی ہو میں تمہارا شوہر۔۔۔اور یہ سب ٹھیک ہے۔۔۔ارمان نے کہتے ساتھ دوبارہ آرزو کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔۔

آرزو اپنی آنکھیں موندی ارمان کا نرم لمس محسوس کرتی خود بھی اُسکا ساتھ دینے لگی تھی جب ارمان اُسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لئے ہی اُسے اپنے مضبوط بازوؤں میں بھرے بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

آرزو کو نرمی سے بیڈ پر لٹاتے اُس نے کمرے کی لائیٹس بند کی تھی اور کسی گہری گھٹا سا چھا گیا تھا۔۔۔۔

ارمان نے نرمی سے اپنے لب آرزو کی پیشانی پر ثبت کیے تھے۔۔۔۔۔

تم میری زندگی ہو آرزو تم نہیں جانتی ان پانچ سالوں میں ہر ایک دِن تمہیں ڈھونڈا ہے اپنے رب سے مانگا ہے۔۔۔۔۔ تمہارے بغیر جیسے میرا وجود ادھورا تھا۔۔۔اب تم میرے پاس ہو میرے سامنے ہو تو لگ رہا ہے جیسے وجود سے سارا ادھورا پن دور ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

ارمان نے آرزو کے چہرے کے ہر نقش پر اپنا بیتاب لمس چھوڑتے ہوئے بوجھل آواز میں کہا۔۔۔۔

آرزو سرشار سی مسکرا گئی تھی ارمان کی بات پر۔۔۔۔

اگر پانچ سال آپ ادھورے رہے ہے تو مکمل میں بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔ہر روز آپکی یاد میرے دماغ میں سما کر مجھے آپکی کمی محسوس کرواتی تھی۔۔۔۔۔آرزو نے محبت سے ارمان کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ میرے شوہر ہے میری جان ہے اور میں یہ کہنے سے بلکل نہیں شرماؤ گی کہ مجھے اپنے شوہر سے بے حد محبت ہے۔۔۔۔۔آرزو نے ارمان کے گال پر اپنے نرم و نازک لب رکھتے ہوئے کہا ارمان نے مسکرا کر آنکھیں بند کرتے اُسکا لمس محسوس کیا تھا۔۔۔

میں پھر تم سے معافی مانگتا ہوں آرزو۔۔۔جو کچھ بھی میں نے کیا۔۔۔بس تمھاری جان بچانے کے لئے۔۔۔ارمان نے کہنا چاہا جب آرزو نے تھوڑا اونچا ہوتے اپنے لب ارمان کے لبوں پر رکھتے اُسکے الفاظ ختم کیے۔۔۔۔

آرزو نے پیچھے ہٹنا چاہا جب ارمان نے اُسکے لبوں پر اپنی گرفت سخت کی۔۔۔۔

ارمان کے ہاتھ بے باقی سے آرزو کے بدن پر گردش کر رہے تھے۔۔۔اور آرزو کی سانسیں بند ہونے کو تھی۔۔۔۔

ارمان نے آرزو کی سانسوں کو آزادی بخشتے اُسکی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑنا شروع کیا تھا۔۔۔آرزو نے آنکھیں موندتے اپنا آپ ارمان کے حوالے کیا تھا۔۔۔۔۔

دو جسم ایک جان ہو گئے تھے برستی رات اُنکے ملن کی گواہ بنی تھی پانچ سال کا ہجر کاٹ کر اُنہیں یہ حسین وصل کے لمحات میسر ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

مہک فیضان کے ہاتھ کی پٹی کر رہی تھی اور مسکان سائڈ پر کھڑی حیرت سے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

فیضان کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ساحل کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مہک نے گارڈ کو بلایا تھا اور جونسن کو کسی ہسپتال میں علاج کروا کر اُسے پولیس کے حوالے کرنے کو کہا تھا۔۔۔

یہ سب دیکھتی مسکان بھی پریشانی سے مہک کے کمرے میں ائی تھی اور ساحل مسکان کے پیچھے پیچھے۔۔۔۔۔

یہ بات انہوں نے اوزگان صاحب سے چھپائی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اوزگان صاحب پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے مہک کو فیضان کی پٹی کرتے دیکھ مسکان کو تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

مہک کیا ہوا تھا یہاں۔۔۔مسکان نے پوچھا۔۔۔

جس پر مہک نے فیضان کا ہاتھ چھوڑ کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

اِدھر اؤ بیٹھو اِدھر۔۔۔مہک نے مسکان کو اپنی طرف بیٹھنے کو کہا۔۔۔مسکان نے اچھنبے سے مہک کی طرف دیکھا اور جا کر اُسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

مہک نے مسکان کو آرام سے ساری سچائی بتائیں تھی۔۔۔

یہ۔۔۔یہ تم کیا بول رہی ہو۔۔۔مسکان نے بیقینی سے مہک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے تمہیں سچائی بتائیں ہے اور یہی سچ ہے۔۔۔۔ذرا دیکھو پیچھے پلٹ کر ساحل بھائی کی طرف اُنکی آنکھوں میں جھانک کر تو دیکھو تمہیں سچائی نہ نظر آئے تو کہنا۔۔۔۔۔۔۔۔مہک نے مسکان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔۔

جو بھی ہوا عمیر نے صرف زین اور ارمان بھائی کو ہی بلیک میل کیا تھا ساحل بھائی اور فیضان کو نہیں۔۔۔یاد کرو ساحل بھائی نے تمہیں کچھ غلط کہا تھا اُس وقت نہیں۔۔۔اُس وقت انہوں نے اپنے دوستوں کا ساتھ دیا تھا کیونکہ وہ اپنے دوستوں کی آنکھوں میں وہ دیکھ چکے تھے جو ہم نہیں دیکھ سکے تھے۔۔۔اور اگر اُن کی جگہ تم یہ میں ہوتے تو ہم بھی وہی کرتے۔۔۔۔مہک کے کہنے پر مسکان نے ایک نظر پیچھے کھڑے ساحل کی طرف دیکھا جو دیوار سے ٹیک لگائے جیبوں میں ہاتھ ڈالے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

مہک نے فیضان کی طرف دیکھا اور دونوں باہر نکل گئے تاکہ ساحل اور مسکان آپس میں بات کر سکے۔۔۔۔۔

مسکان نم آنکھیں لیے اپنی اُنگلیاں چٹخانے لگی اُسے سمجھ نہ ایا کس طرح اور کیا بات کرے ساحل سے۔۔۔۔۔

ساحل کے قدموں کی آواز پر اُس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا مسکان کا دل دھک سا رہ گیا۔۔۔

وہ فوراً سے اپنی جگہ سے اُٹھی اور ساحل کی پشت سے اپنا سر ٹکا گئی۔۔۔۔

آنسو آنکھوں سے نکلتے ساحل کے کورٹ پر گرتے اُسے بھگو رہے تھے نم آنکھیں تو ساحل کی بھی تھی۔۔۔۔۔

ساحل نے پلٹتے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا جو اُسکے سینے سے لگی شدت سے رو دی تھی۔۔۔۔۔ساحل نے اُسکی قمر سہلائی۔۔۔

یار مانا تم روتے ہوئے حسین لگتی ہُوں اُسکا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ تم روتی ہے رہو گی۔۔۔۔ساحل نے ماحول کی کشیدگی کم کرنے کی خاطر کہا۔۔۔

مجھے معاف کر۔۔

بس چپ کر جاؤ یار جو ہونا تھا ہو گیا ہے اُس میں کسی کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔۔ساحل نے مسکان کے چہرے سے آنسو اپنی انگلیوں پر چنتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس اب تم مان گئی ہو تو جلدی سے پاکستان چل کر شادی کر لیتے ہیں ورنہ اگر اور دیر ہوئی تو تمہارے یہ حسین کالے بال سفید ہو جائے گے۔۔۔۔۔۔ساحل نے اپنے لب دانت تلے دبا کر مسکان کو چھیڑا۔۔۔

اور اگر میرے بال سفید ہو جائے گے تب آپ مجھ سے شادی نہیں کرے گے۔تب آپکا سارا پیار ختم ہو جائے گا نہ۔۔۔۔مسکان نے منہ پھولا کر شکوہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

جب تمہارے سفید بال بھی ہو جائے گے نہ تب بھی میں تم سے ایسی محبت کرو نگا اور اگر تم اب بھی نہ جانتی سچائی کے بارے میں سالوں بعد تمہیں پتہ لگتا تب بھی میں تم سے شادی کرتا ۔۔۔۔اور سفید بالوں کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے بالوں پر خود کالا کولا لگا دیا کرے گے۔۔۔۔ساحل کی بات پر مسکان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

اور اگر مجھے سچائی نہ پتہ چلتی اور میں کسی اور سے شادی کر لیتی تو۔۔۔مسکان نے ساحل کے کورٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اہم۔۔۔ایسا تو میرے جیتے جی ممکن نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ تمہیں سچائی پتہ چلتی یہ نہیں پتہ چلتی ہونا تمہیں میرا ہی تھا۔۔ساحل نے اپنا ماتھا مسکان کے ماتھے سے ہلکا سا مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جس پر مسکان نے ساحل کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ہمیشہ کی طرح اُسکے لیے عزت محبت اور احترام تھا۔۔۔۔۔

چلے باہر۔۔۔ساحل نے مسکان کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا جس پر مسکان نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔۔ساحل مسکان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

زویا حال سے باہر نکلی تو زین کہیں نہیں تھا۔۔۔

آنسو آنکھوں سے بہہ کر رخساروں کی زینت بنے تھے۔۔اپنے پیچھے قدموں کی آواز محسوس کر کے زویا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

خیریت۔۔زویا آپ پارٹی چھوڑ کر باہر آگئی۔۔۔صائم نے زویا کے برابر میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بس تھوڑا سا دل گھبرا رہا تھا اسی لئے۔۔۔ چلو چلے اندر۔۔۔۔زویا نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپسی کے لئے مڑی جب صائم نے زویا کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

زویا کا دل ڈھک سا رہ گیا۔۔۔وہ فوراً پلٹی تو صائم اپنے گھٹنوں پر بیٹھا ہوا اُسکا ہاتھ تھامے اُسکی طرف چمکتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

صائم۔۔۔زویا نے پُکارا۔۔۔۔

زویا مجھے آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اُمید کرتا ہوں آپ مجھے سمجھے گی۔۔۔صائم نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔

زویا بس یک تک اُسکے چہرے کو دیکھنے لگی اُسے پتہ تھا صائم کیا بولنے والا ہے لیکن اس کے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ اُسے بولنے سے روک پاتی۔۔۔

زویا میں آپ سے بہت بہت محبت کرتا ہوں پہلے دن سے ہی جب سے آپکو دیکھا تھا آپ میرے حواسوں پر حاوی ہو گئی تھی ہر دِن ہر رات میں نے صرف آپکے بارے میں سوچا ہے ہمیشہ آپکو اپنا ہمسفر تصور کیا ہے۔۔۔ صائم نے ایک جذب کے عالم میں کہا اور زویا کو لگا وہ سانس نہیں لئے پائے گی۔۔۔

زویا نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ صائم کی گرفت سے چھروایا تھا۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہو۔۔۔۔ صائم۔۔۔ زویا کو سمجھ نہ آیا کیا بولے۔۔۔

صائم بھی پریشانی سے کھڑا ہوا۔۔۔

ریلیکس زویا۔۔۔ کوئی زبردستی نہیں میں آپکے فیصلے کی قدر کرتا ہوں۔۔۔ صائم نے زویا کا حیران چہرہ دیکھ کر تحمل سے کہا۔۔۔

زویا نے صائم کی طرف دیکھا آنکھوں میں زین کا وجود جھلکا۔۔۔۔

میں ابھی تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتی۔۔۔سوری مجھے ابھی گھر جانا ہیں۔۔زویا نے سخت لہجے میں اپنی بات کہی اور گھر سے باہر نکل کر ٹیکسی روک کر اُس میں بیٹھ گئی۔۔۔۔اُسکا دماغ سن سا ہو گیا تھا صائم کی بات سن کر۔۔۔

صائم نے ایک نظر زویا کی پشت کو تکا تھا۔۔۔اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے وہ نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

وہ اتنی جلدی اُس سے اپنے دل کی بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن نہ جانے اج کیوں اُس کا دل کیا زویا کو اپنے دل کی حالت کے بارے میں آگاہ کر دے۔۔۔لیکن زویا کا سخت لہجہ محسوس کر کے اسے لگ رہا تھا جیسے اُسے ابھی زویا کو اُس بارے میں کچھ بھی نہیں بتانا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔

وہ نہ جانے کتنی دیر باہر ہی کھڑا آسمان کی طرف دیکھتا رہا۔۔۔زویا کا ایسے چلے جانا اُسے پریشان کر گیا تھا

❤❤❤❤

پارٹی تقریبا ختم ہو گئی تھی سب ہی اپنے اپنے گھروں کے لیے نکل رہے تھے۔۔۔۔

اوزگان صاحب جلدی سونے کے عادی تھے اور سفر کی وجہ سے بھی وہ بہت تھک گئے تھے اسی لیے اب وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہے تھے۔۔۔۔

ہنی تو سو گئے ہے۔۔۔ ہم بھی چلتے ہے۔۔۔ مہک نے لاؤنج میں اتے ہوئے کہا جہاں پر اب صرف ساحل فیضان اور مسکان ہی تھے باقی سارے ور کر سامان سمیت رہے تھے۔۔۔۔۔

گرلز میں چھوڑ دیتا ہوں آپ دونوں کو۔۔۔ صائم کی آواز پر اُن چاروں نے اُسکی طرف دیکھا تھا جو ابھی باہر سے ایا تھا۔۔۔۔

ساحل اور فیضان کی تیور چڑھی تھی۔۔۔ وہ دونوں اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے سنجیدگی سے صائم کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

مسکان اور مہک نے ایک نظر صائم کو دیکھ کر فیضان اور ساحل کی طرف دیکھا اور اُن کی تنی ہوئی آبرو اور سنجیدہ چہرہ دیکھ کر اُن دونوں نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔

زویا کہاں ہے۔۔۔ مہک نے زویا کو وہاں موجود نہ پا کر پوچھا۔۔۔

اُنکی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو وہ چلی آگئی ہے۔۔۔۔ صائم نے جواب دیا۔۔۔۔

تو چلنا ہے۔۔۔۔ صائم نے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ یہ میرے ساتھ جائے گی۔۔۔۔ فیضان اور ساحل دونوں یک زبان بولے تھے

۔۔۔ مہک اور مسکان نے گڑ گڑا کر اُنکی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ دراصل صائم۔۔۔ایک ہی گھر جانا ہے تو انہوں نہ کہا ساتھ چلتے ہیں ایسے سیو بھی رہے گا۔۔اور رات بھی کافی ہو گئی ہے تُم بھی تھک گئے ہو آرام کرو۔۔۔۔مسکان نے جلدی سے بات سمنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے دہان سے اور گھر پہنچ کر مجھے میسج ضرور کر دی جئے گا۔۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اور ساحل اور فیضان سے ہاتھ ملایا جنہوں نے نقلی مسکراہٹ سجا کر اُس سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔اور صائم اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

آرزو بھی نظر نہیں آرہی اُسکا فون بھی میرے پاس ہے۔۔۔اپنے ہاتھ میں تھامے آرزو کے فون کو دیکھ کر مہک کو یاد تو پوچھا۔۔۔

ارمان بھی نظر نہیں آرہا اور نہ ہماری کار باہر کھڑی ہے۔۔۔۔فیضان کی بات پر اُن چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

اُسکا مطلب وہ دونوں ساتھ ہے۔۔۔مسکان نے پوچھا۔۔۔

جی بلکل۔۔۔۔فیضان اور ساحل نے کہا۔۔۔۔۔

چلو پھر ہم بھی گھر چلتے ہیں۔۔۔فیضان نے کہتے ساتھ مہک کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔ساحل نے ایک نظر مسکان کو دیکھا جس نے ساحل کے دیکھنے پر آگے بڑھتے اُسکا ہاتھ تھاما تھا اور ساحل نے سرشار سا ہوتے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ارمان کی آنکھ کھلی تو نظر اپنے کندھے پر سر رکھے گہری نیند میں سوئی آرزو پر پڑی لبوں پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔۔

یہ صبح اُسکی زندگی کی بہترین صبح تھی۔۔۔۔

جھک کر آرزو کے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اُسکا چہرہ دیکھنے لگا جہاں اُسکی قربت کے رنگ واضح نظر آرہے تھے آرزو کے وجود سے اٹھتی اُسکی خوشبو اُسکے پورے وجود میں سرور سا ڈورا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے آرزو کی ناک سے اپنی ناک مس کرتے ایک گہری سانس بھری تھی کروٹ بدلتے آرزو پر جھکتے وہ اپنا منہ اُسکی گردن میں چھپاتے گہرا سانسیں بڑھتے اُسکی خوشبو محسوس کر رہا تھا ۔۔۔جب اپنے اوپر وزن اور گردن پر گرم دہکتی سانسیں محسوس کر کے آرزو نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔۔تو نظر ارمان پر پڑی جو شرٹ لیس اُسکے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔

ارمان۔۔۔آرزو نے ارمان کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اُسے دور کرنا چاہا۔۔۔۔

ارمان نے آرزو کی آواز پر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔آرزو کی لال۔دوروں والی آنکھوں کو دیکھتے اُس نے جھک کر اُس پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

زندگی کی سب سے حسین صبح مبارک ہو میری جان۔۔۔۔ارمان نے اپنے لب آرزو کے گال پر ثبت کرتے ہوئے کہا ارمان کی بات پر آرزو کی پلکیں اُسکے سرخ عارض پر جھکی۔۔۔۔

میرا ایک حسین خواب اج پورا ہوا ہے۔۔۔۔ارمان نے آرزو کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کون سا۔۔۔آرزو نے ویسے ہی نظریں جھکائے پوچھا۔۔۔۔

یہی کہ میری زندگی میں ایک ایسی صبح بھی آئے جب میں سو کر اٹھوں اور تم مجھے میرے بازو پر سر رکھے سوئی نظر اؤ۔۔۔۔ارمان کی بات پر آرزو نے اپنی بھوری آنکھیں اٹھا کر ارمان کی بھوری آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔

جب ارمان نے اُسکا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا اور سائڈ ٹیبل سے ایک چھوٹی سی ڈبی اٹھا کر اُس میں سے انگھوٹھی نکال کر آرزو کے ہاتھ کی زینت بنائی۔۔۔۔

آرزو کی آنکھیں تحیر سے پھیلی۔۔۔۔۔

یہ تو وہی رنگ ہے نہ۔۔۔آرزو نے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں وہی رنگ ہے جو تم نے پانچ سال پہلے لینے سے منع کر دی تھی۔۔۔جب نکاح ہوا تھا اُسکے بعد میں تمہیں پہنانا چاہتا تھا لیکن وقت نے ساتھ نہیں دیا تب سے میں یہ اپنی جیب میں لئے پھرتا تھا تاکہ جب بھی تم ملو اسے تمھاری انگلی میں پہنا کر اسکو۔۔اسکے حقدار کو لوٹا دوں۔۔۔ارمان نے ایک جذب سے کہا۔۔۔۔آرزو کی آنکھیں نم ہوئی تھی اُسکی بات پر۔۔۔۔

ہونہہ رونا نہیں ہے ہماری زندگی کی نئی شروعات ہے جتنا رونا تھا رو لیا جتنا ایک دوسرے سے دور رہنا تھا رہ لیا اب بس خوش رہنا ہے ایک دوسرے کے ساتھ ٹھیک ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کی آنکھوں کی نمی اپنی انگلی پر کسی قیمتی موتی کی طرح چنتے ہوئے کہا جس پر آرزو نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

فریش ہو جاؤ پھر گھر چلتے ہے دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔ارمان نے آرزو سے دور ہٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آرزو نے ایک نظر اپنے آپکو دیکھا اور پھر ارمان کی طرف جو اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ۔۔آپ اُدھر منہ کرے۔۔۔آرزو نے کہتے ساتھ لحاف اپنے گردن تک تانا۔۔۔۔

یار مجھ سے کیسی شرم حالانکہ کل میں شرم کے سارے پردے ہٹا چکا ہوں۔۔۔ارمان نے شرارت سے کہتے اپنی آنکھ ونک کی تھی۔۔۔۔

پلیز نہ ارمان۔۔۔آرزو نے التجائیہ کہا جس پر ارمان مسکراتا اپنا رخ اُس سے موڑ گیا تھا اور آرزو جھٹکے سے اٹھ کر واشروم میں جا بند ہوئی تھی۔۔۔۔

ارمان نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا اپنے رب کا ایک نظر خالی ڈبی کو دیکھا وہ ان پانچ سالوں میں ہمیشہ یہ انگوٹھی اپنی جیب میں رکھتا تھا اس اُمید میں کہ جب بھی اُسے آرزو ملے گی یہ انوٹھی پورے حق کے ساتھ وہ اُسکے ہاتھ کی زینت بنائے گا اور آج وہ وقت آ گیا تھا۔۔۔۔

بیڈ سے اٹھتے اپنی شرٹ پہنی تھی انگ انگ میں سرشاری سی دور گئی تھی آج اُس نے اپنی محبت کو اپنی قربت کے رنگ میں رنگ دیا تھا آج وہ اور اُسکی محبت ایک ہو گئی تھی سرشاری تو انے ہی تھی۔۔۔۔

گزری رات کے حسین پل آنکھوں کے پردوں پر لہرائے تو چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔۔

آرزو کے فریش ہو کر نکلنے پر ارمان نے ایک گہری نظر اُس پر ڈالی تھی جو نکھری نکھری سی اُسکی قربت کے رنگ چہرے پر سجائے لال چہرہ لیے اُسکے سامنے کھڑی رہی تھی۔۔۔ارمان نے اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور خود فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ساری رات زویا ایک پل کے لیے بھی نہیں سوئ تھی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی مختلف سوچے دماغ میں گردش کر رہی تھی۔۔۔۔پھر ایک فیصلہ کرتی وہ اپنی آنکھیں بند کر گئ تھی بند آنکھوں سے آنسو نکل کر اسکے بالوں میں جذب ہوا تھا۔۔۔

صبح اٹھتے ہی وہ اچھی طرح فریش ہوئی تھی۔۔۔یہ صبح شاید اُسکے لئے اچھی نہیں ہونے والی تھی۔۔۔کیونکہ

آج جو وہ کرنے جا رہی تھی وہ اُسکے لیے بہت مشکل تھا لیکن اُسے اس اذیت سے نکلنا تھا۔۔اور وہ وہی کرنے جا رہی تھی۔۔۔یہ جانے بغاوت کہ یہ عمل ایسے مزید اذیت دے گا۔۔۔

ایک نظر اپنے آپکو آئینے میں دیکھا۔۔۔لال رنگ کی فروک پہنے گلے میں لال رنگ کا دوپٹہ ڈالے وہ اج چہرے پر لال رنگ کی سرخی لگائے حد سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی براؤن بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔ایک گہری سانس لیتے اُس نے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

لاؤنج میں پہنچ کر سامنے ہی اُسے مہک اور مسکان نظر آئی جو ایک دوسرے سے بات کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔اُن دونوں کی نظر جب زویا پر پڑی تو انہوں نے جلدی سے کہا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔

آرزو کہاں ہے مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔زویا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔اُسکے لہجے میں معمول سے زیادہ سنجیدگی محسوس کرتے مہک اور مسکان کو کچھ عجیب لگا تھا۔۔۔۔۔

کہ دروازے پر سے آرزو اتی دکھائی دی۔۔۔۔جس کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ شرم وحیا کے رنگ بھی تھے۔۔۔۔۔

آرزو جو مسکراتی ہوئی اندر آئی تھی زویا کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر اُسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ایک نظر مہک اور مسکان کو دیکھ کر اُس نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

مہک کیا تم فیضان ساحل ارمان اور مسٹر زین کو بلا کر لے اونگی۔۔۔۔زویا کی بات پر اب تو اُن تینوں کو سچ میں یقین ہو گیا تھا کہ کچھ تی گڑ بڑ ہے۔۔۔مہک اثبات میں سر ہلاتی ہوئی تعبیر محل سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

زویا کیا ہوا ہے۔۔۔۔آرزو نے پوچھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا زوئی۔۔۔زویا نے اپنے لہجے کو حتاالامکان نارمل رکھتے ہوئے کہا اُسے پتہ تھا جو وہ کرنے جا رہی ہے وہ صحیح نہیں تھا اُسکا دل اُسے روک رہا تھا ایسے کرنے کو لیکن جب انا اور غصّہ انسان کے دماغ پر حاوی ہو جاتا ہے تو انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو جاتی ہے کچھ ایسا ہی زویا کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

مہک نے کا ٹیج کا دروازہ بجایا تو ارمان جو ابھی ابھی گھر میں داخل ہوا تھا دروازہ بجنے پر حیرت سے پلٹا اور مہک کو دیکھ کر اُسے عجیب لگا۔۔۔

وہ بھائی آپ سب کو زویا نے بلایا ہے۔۔۔۔ مہک نے کہا۔۔۔۔

خیریت۔۔۔۔ارمان کو حیرتِ ہوئی تھی۔۔۔

نہیں بھائی مجھے نہیں لگتا خیریت ہے۔۔۔ زویا کچھ تو اُلٹا سیدھا کرنے جا رہی ہے آپ لوگ آجائے ۔۔۔۔ مہک کہتے ساتھ واپسی کے لیئے مڑی ۔۔۔ ارمان بھی جلدی سے اُن تینوں کو اٹھانے کے لیے آگے بڑھا زویا کا اس طرح بلانا اُسے بھی حیرت اور پریشانی میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔

مہک تعبیر محل میں جا ہی رہی تھی جب لیٹر باکس پر اُسکی نظر پڑی جہاں ایک انویلپ رکھا ہوا تھا مہک نے اٹھا کر نام۔ دیکھا تو زویا کے نام پر تھا وہ اٹھاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ اور زویا کے ہاتھ میں وہ انویلپ تھما دیا۔۔۔۔

یہ تمہارے لیے ایا ہے اور آرہے ہے وہ کچھ دیر میں۔۔۔ مہک نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنے ہاتھ میں پکڑے انولپ کو دیکھتے زویا کی دھڑکن سست روی سے چلنے لگی تھی۔۔۔۔

زین جو پوری رات اپنی اور زویا کی پرانی یادیں یاد کرتا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سویا تھا ارمان کے جگانے پر اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

کیا ہوا۔ہے۔۔زین نے اپنی دو انگلیوں سے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے پوچھا۔۔

بھابھی نے سب کو بلایا ہے۔۔۔اٹھ جا جلدی میں اُن دِنوں کو بھی جگاتا ہوں۔۔۔ارمان کے کہنے پر زین نے اُسکی طرف حیرت سے دیکھا۔۔۔

زویا نے بلایا ہے خیریت تو ہے نہ وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔زین نے جلدی سے اٹھتے اپنی شرٹ پہنتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

پتہ نہیں یہ تو وہی جا کر پتہ لگے گا۔۔۔ارمان نے کہتے ساتھ فیضان اور ساحل کے کمرے کی طرف اپنے قدم بڑھائے لیکن وہ دونوں اٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

اور چاروں جلدی سے تعبیر محل کے لیے نکلے تھے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

سب کو ایک جگہ لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر زین سمیت اُن چاروں کو بھی حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اۓ بیٹھے۔۔۔زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔زین نے ایک نظر زویا کو دیکھا تھا اور نظریں وہی جم گئی تھی وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ زین کی نظریں اُس پر سے ہٹنے سے انکاری ہو گئی تھی وہ آنکھوں میں محبت اور بیقراری لیے زویا کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

زین کا خود کی طرف محویت سے دیکھنا زویا کو کمزور کر رہا تھا کیونکہ وہ جو کرنے جا رہی تھی اُسکے لیے بہت ہمت کی ضرورت تھی۔۔۔۔

صوفے پر تینوں نے اپنی جگہ سمنبھالی تھی جب کے زین ایک کونے پر اپنے ٹراوزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

مجھے آپ سب کے سامنے کچھ بتانا تھا۔۔۔اوہ سوری کچھ دیکھانا تھا۔۔۔زویا نے اپنے ہاتھ میں موجود انولوپ کو کھولتے ہوئے کہا اور اُسے ٹیبل پر رکھا۔۔۔جبکہ یہ سب کرتے اُسکا دل کسی سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔زین ٹیبل پر موجود طلاق کے کاغذ کو دیکھ کر اتنی شدت سے ڈھاڑا تھا کہ لڑکیوں کی ہلکی سی چیخ نکل گئی تھی زین کی ڈھاڑ پر زویا کے بدن میں بھی لرزش پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بکواس نہیں ہے یہ۔۔مجھے طلاق چاہیئے آپ سے۔۔۔۔۔نہیں رہنا چاہتی میں آپ کے ساتھ۔۔۔۔زویا بھی سنبھل کر پوری قوت سے چیخی تھی۔۔۔۔۔۔

طلاق چاہیئے تمہیں۔۔۔۔دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔ہوش میں ہو تم۔۔۔۔۔۔یہ لفظ تم اپنے منہ سے نکال بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔۔زین تن فن کرتا زویا کے دونوں بازو اپنی گرفت میں لیتے غرایا تھا۔۔۔

ہاں ہوں میں ہوش میں۔۔۔پورے ہوش و حواس میں آپ سے طلاق مانگ رہی ہوں دے مجھے طلاق ابھی کہ ابھی طلاق دے۔۔۔زویا نے جھٹکے سے زین کی گرفت سے اپنے بازو نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زویا ایک بار بھی تمہارا دل نہیں کانپ رہا یہ کہتے ہوئے جسے تمہارے منہ سے سنتے ہوئے بھی میرا دل سو ٹکڑوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔۔۔زین نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔زویا نے سفاکی سے کہا ارمان فیضان ساحل اپنے دوست کی حالت دیکھتے اپنا سر نفی میں ہلا گئے تھے۔۔۔۔

تم مجھے اذیت دینا چاہتی ہوں نہ۔۔تو ایسے دو اذیت بیشک میرے جسم کو زخموں سے بھر دو لیکن میری روح کو زخمی مت کروں۔۔۔۔زین نے ٹیبل پر سے شیشے کا گلاس اٹھا کر پوری قوت سے اپنے بازو پر مارتے ہوئے کہا تھا اُسکے لہجے میں اذیت پناہ تھی جسے محسوس کرتے بھی زویا نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔

زین۔۔زین کے بازو سے خون رستا دیکھ کر وہ تینوں چیخے تھے۔۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتی بس مجھے آپ کے ساتھ یہ رشتا نہیں رکھنا میں۔۔۔میں صائم کے ۔۔۔سا۔۔۔تھ اپنی زندگی۔۔کی نئی شرو۔۔۔عات کرنا چاہتی ہُوں۔۔۔۔زویا کی زبان لڑکھڑائی تھی یہ بولتے ہوئے مہک آرزو مسکان نے حیرت سے زویا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

جبکہ زین کا وجود پتھر کا ہو گیا تھا۔۔۔زویا کے منہ سے یہ لفظ سنتے۔۔۔۔۔

نہ ممکن۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔میں تمہیں طلاق نہیں دونگا۔۔۔ کبھی نہیں دونگا۔۔۔اور یہ جو بات تم نے مجھے بولی ہے میری آنکھوں میں دیکھ کر بولوں نہ۔۔۔۔بولوں دیکھو میری آنکھوں میں۔۔۔۔زین نے سخت لہجے میں زویا کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب زویا نے اپنی نم۔ بھوری آنکھوں سے زین کی کالی گھٹا جیسی آنکھوں میں دیکھا تھا جو سرخ ہو گئی تھی۔۔۔زین کا تنا چہرہ دیکھ کر اُسکے وجود میں سرد لہریں دور گئی تھی۔۔۔

مجھے آپ سے طلاق چاہیئے۔۔۔میں صائم سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔زویا نے اپنی تمام تر ہمت جمع کرتے یہ الفاظ زین کی کالی آنکھوں میں دیکھتے کہیں تھے۔۔۔جن میں یہ الفاظ سنتے ہی بیقینی سی ائی تھی زویا کے بازو پر زین کی گرفت ہلکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جب تک میں زندہ ہو تب تک تو تمہیں طلاق نہیں دونگا میں۔۔۔ہاں میرے مرنے کے بعد۔۔۔تم۔۔۔یہ قدم اٹھا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔اسی لیے میرے مرنے کی دعا کرو۔۔ہو سکتا ہے تمھاری دعا میرا رب جلدی سن لے۔۔۔۔

پتہ ہے تم میری زویا ہو ہی نہیں۔۔۔یہ زویا جو میرے سامنے کھڑی ہے یہ ایک سو کالڈ بزنس وومن ہے جس کو اپنی انا بہت پیاری ہے۔۔۔میری زویا ایسی تھی ہی نہیں۔۔۔اگر تم میری زویا ہوتی تو میری آنکھوں میں نظر اتی اپنے لیے محبت تڑپ دیکھ لیتی۔۔۔لیکن تمھاری آنکھوں پر انا کی پٹی بندھی ہوئی ہے جو اتنی آسانی سے ہٹے گی نہیں۔۔۔۔۔زین نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔ایک آنسو دغا دیتے اُسکی داڑھی میں جذب ہوا تھا۔۔۔۔۔

میرا اللہ گواہ ہے میں نے تم سے سچی محبت کی ہے۔۔۔۔اور مرتے دم تک کرتا رہو گا۔۔۔میں یہاں ایا تمہارے پاس تا کہ اپنی اُس غلطی کی معافی مانگ سکو جو میں نے کی ہی نہیں۔۔۔لیکن نہیں یہاں تو میری واپسی کہ سارے دروازے بند کر دیے گئے ہے کہتے ہیں مرد بہت سخت دل ہوتا ہے۔۔۔۔اج ان لوگوں کو میں بولنا چاہوں گا عورت بھی سخت دل ہو سکتی ہے اُسکی زندہ مثال میرے سامنے کھڑی ہے۔۔۔۔۔

میں سب کچھ جھیل جاتا سب درد برداشت کر جاتا لیکن آج جو تم نے بولا ہے۔۔۔نہ کہ مجھ سے طلاق لے آکر تم نے اُس صائم کا ہونا ہے یہ زین کو جیتے جی مار گیا ہے یہ بات میں نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔۔

محبوب کے منہ سے کسی تیسرے کا ذکر بھی محب کو چب جاتا ہے یہاں تو میرے عشق نے میری بیوی نے میرے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی کسی اور کا ساتھ مانگا ہے اور یہ بات میں کبھی نہیں

بھولو گا۔۔۔۔زین کی آواز میں نمی کی آمیزش تھی وہ بولتے رکا نہیں تھا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

زین کا ہر لفظ وہاں موجود ہر شخص کے دل میں ایک درد سا پیدا کر گیا تھا۔۔۔زویا نے زین کے پیچھے جانا چاہا لیکن جیسے اُسکے قدم زمین پر جم گئے ہو۔۔اُس نے زین کو تکلیف دینے کے لیے وہ الفاظ بولے تھے۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی اُسکے جذبات میں بولے گئے لفظ اُسکی زندگی میں ایک طوفان لے آئے گا۔۔۔۔

وہ وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی زین کا کہا ہر لفظ اُسے اذیت میں ڈال گیا تھا وہ زین کو اذیت دینا چاہتی تھی لیکن اُسکے ساتھ ساتھ خود کو بھی دے بیٹھی تھی۔۔۔۔

بھابھی کوئی اتنا پتھر دل نہیں ہوتا۔۔۔میرا دوست پہلے ہی آپکی بے اعتنائی کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا آج آپکے اس عمل اور لفظوں نے اُسے پورا توڑ دیا ہے۔۔۔اور اب شاید وہ زندگی میں کبھی نہیں جڑ پائے گا۔۔۔۔ارمان نے کہتے ساتھ ایک نظر آرزو پر ڈالی جو نم۔آنکھیں لیے اُسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

کبھی کبھی تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ لینا چاہیئے۔۔ضروری نہیں ہے انسان جو چیز اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے وہ سچ ہو۔۔۔ساحل کا لہجہ سخت تھا۔۔۔۔

بھابھی ایک بار بس ایک بار سچائی سن کر آپ اُس پر یقین کر کے دیکھتی تو آج میرا دوست ایسے ٹوٹتا نہیں۔۔۔فیضان نے کہتے ساتھ اپنے قدم ساحل کی طرف بڑھائے تھے جو تعبیر محل سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ تینوں بھاگتی زویا کے پاس ائی تھی۔۔۔

سب ختم ہو گیا۔۔۔سب ختم ہو گیا۔۔۔میں ہی کیوں ہر بار اذیت جھیلتی ہوں کیوں میں ہی ہر بار ۔۔۔زویا نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیونکہ تم خود اپنے ساتھ یہ سب کرتی ہو۔۔۔۔زویا سچائی جاننی چاہیئے تھی تمہیں لیکن تم نے یہ کیا کر دیا۔۔۔آرزو نے زویا کو ڈانٹا۔۔۔۔۔

لیکن جب وہ مجھ سے محبت ہی نہیں کرتا وہ سب ایک کھیل تھا ایک ناٹک تھا پھر کیوں وہ یہ سب۔۔۔زویا نے بولنا چاہا۔۔۔

حد ہے زویا حد ہے۔۔۔ایک عورت اپنی طرف اٹھنے والی ہر نگاہ کو پہچان جاتی ہے حیرت ہو رہی ہے مجھے وہ پیار جو پوری دنیا زین بھائی کی آنکھوں میں تمہارے لیے دیکھ سکتی ہے وہ تمہیں کیوں نہیں نظر آرہا ہے۔۔۔سچ یہی ہے کہ تم نے انا کی پٹی اپنی آنکھوں پر باندھ لی ہے۔۔۔۔آرزو رکی نہیں تھی اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی تھی۔۔۔۔

پیچھے زویا شدت سے رودی تھی۔۔۔مسکان نے اسکو گلے لگایا تھا۔۔۔اور مہک کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔۔۔۔۔۔۔

زین کا ایک۔ایک لفظ زویا کے دماغ میں گردش کرتا اُسے اذیت دے رہا تھا اُسے یہ احساس دلا رہا تھا کہ اُس نے جو کچھ کیا وہ صحیح نہیں تھا۔۔۔۔

،❤❤❤❤❤

کہاں جارہا ہے تو۔۔۔ساحل نے زین کو اپنے کمرے پیک کرتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔۔

میں بس یہاں سے دور جارہا ہو۔۔۔زین نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے دور جارہا ہوں۔۔بتا مجھے۔۔۔کہیں نہیں جائے گا تو کہیں نہیں۔۔۔سمجھا۔۔ارمان نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

مجھے جانے دو یاروں کیونکہ مجھ میں اب ہمت نہیں ہے اب اگر اُس نے مجھ سے علیحدگی کا مطالبہ کیا تو نہیں کر پاؤ گا برداشت خود کو حرام موت کے گلے لگالو نگا۔یہ اسکو مار دو نگا۔نہیں سکت بچی ہے مجھ میں۔۔۔زین نے یکدم ارمان کے گلے سے لگتے ہوئے کہا۔۔۔اپنی دوست کی ایسی حالت دیکھتے اُن تینوں کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی۔۔۔

تم لوگوں نے دیکھانا میرا ساتھ اُسے نہیں چاہیئے۔۔۔میرے ساتھ کے بجائے اُسے اُس صائم کا ساتھ چاہیئے۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا میں اُسکے لبوں سے نکلے یہ الفاظ برداشت کیسے کر گیا بہتر یہی ہے میں یہاں چلا جاؤ۔۔۔زین نے ویسے ہی ارمان کے گلے سے لگے کہا۔۔۔۔

اور پھر زین صفدر چلا گیا تھا۔۔سب کو چھوڑ کر دور کسی ایسی جگہ جہاں کا پتہ اُسکے جگری یاروں کو بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

تین مہینے بعد۔۔۔۔۔۔

اندھیرے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی اپنے گھٹنوں میں سر دیے وہ نہ جانے کن سوچ میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔۔۔جب دروازہ کھلا اور کسی نے پورے کمرے کی لائیٹس آن کی۔۔۔۔۔

زویا نے اپنا سر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا۔۔۔۔

آج نکاح ہے مہک اور مسکان کا۔۔اور تُم اب تک تیار ہی نہیں ہوئی۔۔۔آرزو نے الماری سے زویا کے لئے کپڑے نکالتے ہوئے کہا۔۔

فون۔۔ایا ہے انکا۔۔۔زویا نے نم آواز میں پوچھا۔۔

آرزو کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔آرزو جواب دیتی اُسکے کپڑے بیڈ پر رکھنے لگی۔۔۔۔۔

زویا کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اُسکے رخساروں کی زینت بنے تھے۔۔۔۔۔

چلو اٹھ جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ حال کے لئے نکلنا ہے۔۔۔۔آرزو نے زویا کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔زویا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

آرزو کے جاتے ہی زویا نے بیڈ کی پشت سے اپنا سر ٹکایا تھا۔۔۔۔

تین مہینے ہو گئے تھے اُن سب کو پاکستان آئے ہوئے۔۔۔۔

اُس دِن زویا کو مسکان مہک نے ساری سچائی بتادی ہے جس پر زویا کو لگ رہا تھا اُسکے وجود سے سانسیں ختم ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔

اُسے زین سے ملنا تھا لیکن زین وہاں ہوتا تو ملتا زویا نے ہر طرح کی کوشش کی تھی کہ زین اُسے مل جائے لیکن سب کوششیں ناکام ہوئی تھی زین کہاں تھا کسی کو کچھ نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔۔

صائم کو وہ بتا چکی تھی کہ وہ زین سے محبت کرتی ہے۔۔۔اور صائم کے لئے زویا کی خوشی بہت اہمیت رکھتی ہے۔۔۔اُس نے زویا کو سمجھا تھا۔۔۔اُسے زبردستی محبت کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

تین مہینے پہلے وہ پاکستان ائی تھی کیونکہ مسکان اور مہک کا نکاح ہونا تھا یہاں آکر زویا کو ایک اُمید سی تھی کہ زین یہاں مل جائے گا لیکن وہ یہاں بھی نہیں تھا۔۔۔

بس ایک دفعہ بہت مشکل سے اُس نے ساحل کے آگے منتیں کر کے زین سے بات کرنی چاہی تھی کیونکہ زین صرف اور صرف ساحل کو ہی فون کرتا تھا لیکن زین نے جیسے ہی زویا کی آواز سنی تھی فون کاٹ دیا تھا۔۔اُس کے بعد سے اُس نے کسی سے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

وہ ہر روز اُس اُمید میں جاگتی تھی کہ اج زین آئے گا وہ اُس سے اپنے بولے گئے لفظوں کی معافی مانگے گی لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

آج مسکان اور مہک کا نکاح تھا۔۔۔جو بہت مشکلوں سے طے پایا تھا کیونکہ ساحل اور فیضان دونوں ہی زین کی غیر موجودگی میں کوئی خوشی نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن اپنے والدین کے آگے مجبور تھے۔۔۔۔آرزو کی رخصتی کا بھی بولا گیا تھا لیکن آرزو اور ارمان دونوں نے منع کر دیا تھا

۔۔۔۔۔

احسان صاحب اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر تڑپ جاتے تھے۔۔۔گھر والے تو پہلے ہی تمام سچائی سے واقف تھے پھر جب کینیڈا سے آکر ساحل اور فیضان کے گھر والوں نے نکاح کی بات کی اور اپنی بیٹیوں کے چہرے پر رضامندی دیکھ کر وہ خوش ہوئے تھے۔۔۔

ارزگان صاحب کو بھی تمام سچائی بتادی گئی تھی۔۔۔اور وہ بھی مہک مسکان اور آرزو کے لیے خوش تھے بس زویا کو تکلیف میں دیکھ کر اُنہیں اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔اپنے بیٹے کی دل کی حالت کے بارے میں بھی وہ بخوبی جانتے تھے لیکن یہ بات بھی جانتے تھے کہ محبت زبردستی نہیں کروائی جاسکتی۔۔۔اور یہی بات انہوں نے صائم کو بھی سمجھائی تھی۔۔۔انہوں نے بہت ساری نیک دعاؤں کے ساتھ اُن چاروں کو کینیڈا سے رخصت کیا تھا۔۔۔

زویا کسی روبوٹ کی مانند اپنی جگہ سے اُٹھی تھی بیڈ پر رکھا گیا پنک رنگ کا لہنگا اٹھا کر وہ واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ان پانچ سالوں میں کوئی ایسا دِن نہیں تھا جب زویا نے زین کو یاد نہ کیا ہوں۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

ہیلو۔۔۔ساحل فیضان اور ارمان ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے جب ساحل کے نمبر پر ایک انجان نمبر سے کال آئی۔۔۔

کیسے ہو میرے یاروں۔۔۔۔زین کی آواز سن کر وہ تینوں خوش ہوئے تھے۔۔۔

زین تو ہے۔۔۔کہاں ہے تو کتنا عرصہ ہو گیا ہے تو نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔ساحل نے پوچھا۔۔۔

بس کہاں ہو یہ نہیں بتا سکتا۔۔ نکاح کی بہت بہت مبارک باد۔۔۔زین نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر کہا۔۔۔۔۔

اجایار اور کتنا ترسائے گا اپنی شکل دکھانے کے لیے۔۔۔ فیضان نے کہا۔۔۔۔

سوچ رہا ہوں آجاؤ۔۔زین کی بات پر وہ تینوں یقین ہوئے تھے۔۔۔

مطلب تو آرہا ہے۔۔۔تینوں نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں کیونکہ جس کام کے لیے میں وہاں سے ایا تھا وہ ہو گیا ہے تمہارے پاس ایک ویڈیو بھیجی ہے ذرا یہ اپنی بھابھی کو دکھا دینا۔۔۔۔اور بتا دینا اپنے لفظوں کا خمیازہ بھگتنے کے لیے تیار رہے وہ۔۔۔زین نے اپنی بڑھی ہوئی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

کس کام کے لیے گیا تھا اور کیا بولنا چاہ رہا ہے تو۔۔۔۔ارمان کو سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔

ویڈیو دیکھو گے تو سمجھ جاؤ گے۔۔۔زین نے کہتے ساتھ کال کٹ کی تھی۔۔۔۔اور وہ تینوں حیرت سے اپنے موبائل میں ائی ویڈیو دیکھ رہے تھے جہاں ثنا کا چہرہ نظر ایا تھا جو ایک ایک کر کے اپنا کیا بتا رہی تھی۔۔۔۔

وہ تینوں جلدی سے وہ ویڈیو لے کر زویا کے گھر کی طرف گئے تھے۔۔۔وہ لوگ بھی نکاح کی تقریب کے لیے حیدر آباد میں ہی تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

پیرس کی ایک بلڈنگ میں چھٹے فلور کے ایک فلیٹ کے کمرے میں بیٹھا زین مسلسل اپنے موبائل کی سکرین پر نظر آتی زویا کی تصویر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وقفے وقفے سے سگریٹ پیتے اُسکی نظر بیتابی سے زویا کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تین مہینے پہلے جب زویا نہ اُس سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا زین کو لگ رہا تھا یہ تو وہ خود کو مار دے گا یہ زویا کو۔۔۔اور وہ نہیں چاہتا تھا غصے میں وہ کوئی ایسا قدم اٹھا لئے جو نہ زویا کے لیے بہتر ہو اور نہ اُس کے لئے۔۔۔۔

تعبیر محل سے نکل کر وہ جیسے ہی کاٹیج میں ایا تھا اُسکے موبائل پر اُسکے خاص بندے کا میسج ایا تھا جس کو اُس نے ثنا کو ڈھونڈنے کے کام پر لگایا ہوا تھا۔۔۔۔

ثنا کا موجودہ پتہ پیرس تھا۔۔۔۔۔اُس نے فوراً سے اپنی پیکنگ کی تھی۔۔۔۔تاکہ ثنا کو ڈھونڈ کر سچائی سامنے لا سکے لیکن وہ زویا کے کہے گئے لفظ نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔اسی لئے وہ فوراً پیرس کے لیے نکلا تھا۔۔۔۔

یہاں آکر اُسے پتہ چلا تھا کہ ثنا کا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ ساری زندگی کے لیے اپنے پیروں پر نہیں چل سکتی تھی۔۔۔۔۔

تقریباً ایک مہینے تک اُس نے ثنا کے ہوش میں آنے کا انتظار کرا تھا۔۔۔جب وہ ہوش میں ائی تھی تو زین کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی معافی مانگی تھی۔۔۔۔زین نے ساری سچائی ایک ویڈیو میں ریکارڈ کی تھی۔۔۔۔

اس سارے معاملے میں اُسے تین مہینے لگ گئے تھے۔۔۔ان مہینوں میں ایک بھی دن ایسا نہیں تھا جب اُسے اپنے دوستوں اور زویا کی یاد نہ اتی ہو۔۔۔۔۔لیکن وہ اپنے اوپر ضبط کر جاتا تھا۔۔۔۔۔۔

کل ہی اُس نے اپنا پرانا نمبر آن کیا تھا جس پر ساحل کا میسج تھا جس میں لکھا تھا کہ آج اُسکا نکاح ہے اور وہ چاہتا ہے اُسکا دوست اُسکی خوشی میں شامل ہو۔۔۔۔یہ میسج دیکھ کر زین کو یہی صحیح وقت لگا تھا واپسی کا۔۔۔

وہ واپس جاتے ہی زویا کو اُسکے بولے گئے لفظوں کی سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔وہ اس ہجر میں جتنا تڑپا تھا وہ ساری تڑپ وہ زویا کے وجود میں منتقل کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ دونوں جو تیار ہونے جا رہی تھی فیضان اور ساحل کی کال پر لاؤنج میں بیٹھی انکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

زویااور آرزو بھی پریشان اور حیران سی بیٹھی تھی۔۔۔زویالہنگا چینج کر کے جیسے ہی باہر آئی تھی مسکان نے اُسے جلدی سے لاؤنج میں انے کا کہا تھا اسی لیے سینے پر جلدی سے دوپٹہ پھیلاتی اب وہ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُن چاروں کے والدین بھی پریشانی سے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے نکاح کی تقریب میں صرف دو تین گھنٹے ہی رہ گئے تھے اور ایسے میں یہ سب اُن لوگوں کو پریشان کر گیا تھا۔۔۔۔۔

آ گئے وہ۔۔۔مہک نے اُن تینوں کو اتے دیکھ کر کہا۔۔۔

اُن تینوں نے آکر سب سے سلام کیا تھا۔۔۔۔

مہک لیپ ٹاپ لے او نگی۔۔۔فیضان نے ایک نظر اپنی متائے حیات کو دیکھتے کہا۔۔۔۔مہک اثبات میں سر ہلاتی اپنا لیپ ٹاپ لے کر ائی۔۔۔جب ساحل نے جلدی سے ویڈیو لیپ ٹاپ میں کنورٹ کر کے آن کی اور رخ زویا کو طرف کیا۔۔۔۔

لیپ ٹاپ پر نظر آتے ثنا کے چہرے کو دیکھتے زویا کو حیرت ہوئی تھی جبکہ آرزو نے دانت پیستے ارمان کو تیز نظروں سے دیکھا تھا ارمان گڑ بڑا گیا تھا آرزو کی تیز نظروں سے جب ثنا کی آواز پر سب اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

ثنا جیسے جیسے بولتی جا رہی تھی زویا کی آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے۔۔۔آرزو بھی اپنی آنکھیں بار بار صاف کر رہی تھی حالانکہ پہلے ہی وہ ساری سچائی سے واقف تھی لیکن یہ سب سنتے اُسے ویسے ہی اذیت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو آرزو اور زویا۔۔۔وہ سب عمیر اور میں نے کیا تھا وہ ساری تصویریں میں نے ایڈٹ کر کے لگوائی تھی۔۔۔۔زین کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔عمیر نے ہی اُسے مجبور کیا تھا وہ لفظ بولنے کو۔۔۔ثنا کے آخری الفاظ سنتے زویا نے ہچکی بھری تھی۔۔۔۔

مجھے زین چاہیئے۔۔۔پلیز مجھے زین لا ڈو اُسے کہو مجھے ضرورت ہے اُسکی میں نہیں رہ سکتی اُن کے بنا پلیز آرزو زین کو واپس لے آؤ۔۔۔زویا نے روتے ہوئے کہا جب آرزو نے اُسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے اپنے شوہر کے سامنے وہ الفاظ بول دیے میں معافی مانگ لونگی بابا پلیز آپ کہیں نہ اُن سے کہ آ جائے وہ۔۔۔زویا جلدی سے احسان صاحب کی طرف بڑھتی روتے ہوئے بولی تھی اُنہوں نے اُسے اپنے بازوؤں میں بھینچا تھا۔۔۔۔

ہر آنکھ نم تھی زویا کی حالت دیکھتے ہوئے وہ احسان صاحب کے سینے سے لگی شدت سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

چلتے ہیں ہم انکل۔ تھوڑی دیر میں ملتے ہیں۔۔۔ فیضان نے مہک کو دیکھتے ہوئے کہا جو نم آنکھیں لیے زویا کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ تینوں وہاں سے نکلتے چلے گئے کیونکہ اُنہیں تیار ہو کر حال بھی جانا تھا۔۔۔۔۔

بابا پلیز آپکی زویا بہت تکلیف میں ہے زین کو بلا لے بابا۔۔۔ زویا بولتے بولتے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔

بیٹا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ آپکے بابا ہے نہ۔۔۔ بس رونا نہیں ہے زین آجائے گا۔۔۔۔ دیکھے ابھی تھوڑی دیر میں مسکان اور مہک کا نکاح ہے اور آپ ایسے روتی رہے گی تو وہ دونوں بھی دلہن بنی روتی رہے گی جائے جلدی سے جا کر تیار ہو جائے۔۔۔۔ احسان صاحب نے نرمی سے اُسکے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر مہک اور مسکان کی طرف دیکھا تھا جو نم آنکھیں لیے اُسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی وہ اپنے غم کی وجہ سے اپنی دوستوں کی خوشی نہیں خراب کر سکتی تھی۔۔۔۔ ایک نظر آرزو کو دیکھا جس نے اُسے آنکھوں سے تسلی دی تھی۔۔۔۔۔

زویا نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور آرزو کے ہمراہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی تیار ہونے پولر والی بھی آگئی تھی مہک اور مسکان کو تیار کرنے وہ دونوں زویا کے پاس جانا چاہتی تھی لیکن وقت

نہیں تھا۔۔۔اسی لئے تیار ہونے کے بعد زویا کے پاس جانے کا سوچتی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

یہ میں نے کیا کیا آرزو۔۔۔زویا نے کمرے میں اتے ہی روتے ہوئے آرزو سے کہا۔۔۔

بس میری جان اُس وقت تمہیں سچائی نہیں پتہ تھی تم غصے میں تھی اسی لیے تم نے وہ سب بولا ۔۔۔پلیز رونا تو بند کرو۔۔۔آرزو نے زویا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے اُن سے طلاق مانگی۔۔۔میں ایسا کیسے کر سکتی ہُوں میں جانتی ہوں یہ بات وہ کبھی نہیں بھولے گے۔۔۔کاش میں اُن پر یقین کرتی۔۔کاش میں پہلے سچائی جان لیتی جب وہ مجھے بتانا چاہ رہے تھے۔۔۔زویا اپنے اوپر ضبط نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

ہشش چپ ہو جاؤ سب ٹھیک ہے زین بھائی بھی آجائے گے اس طرح سے رونے سے کچھ نہیں ہو گا سن رہی ہو میری بات اب اٹھو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ارزو نے اب کی بار سنجیدہ سخت لہجے میں زویا سے کہا تھا اگر وہ ایسے نہیں کہتی تو زویا نے روتے رہنا تھا۔۔۔

میں فریش ہو کر آرہی ہو تب تک تم مجھے تیار چاہیئے ہو تم۔۔۔۔آرزو اپنا لہنگا اٹھا کر زویا کو بولتی ہوئی واشروم کی طرف بڑھ گئی پیچھے زویا نے ایک لمبی سانس لے کر خود کو سمنبھالا تھا تین مہینوں

سے یہی تو وہ کر رہی تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا مہک اور مسکان کے سچائی بتانے پر اُسے یقین نہیں تھا وہ تب بھی یقین کر گئی تھی لیکن آج ثنا کے منہ سے سچائی سن کر اُسے پہلے سے زیادہ تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

بہت پیاری لگ رہی ہو تم دونوں۔۔۔زویا نے مہک اور مسکان کے پاس اتے ہوئے کہا جو آف وائٹ رنگ کے غرارے میں جس پر گولڈن رنگ کا کام ہوا تھا۔۔۔دوپٹے کو اچھی طرح سر پر سیٹ کرے کانوں میں بھاری جھمکے اور ناک میں نتھنی پہنے حسین لگ رہی تھی۔۔۔

میکپ سے چہرے کے نقش کو مزید اجاگر کر دیا گیا تھا محرون رنگ کی لپسٹک لگائے وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔مہک نے آسودگی سے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کی بھوری آنکھوں کی چمک ماندّ تھی۔۔۔پنک رنگ کی کرتی اور پنک ہی رنگ کے لہنگے میں جس پر ہلکا ہلکا سا سفید رنگ کا کام ہوا تھا۔۔۔پنک رنگ کا ہی دوپٹہ ایک کندھے پر پھیلائے بالوں کی سائڈ چٹیاں بنائے ہلکی پنک رنگ کی لپسٹک لگائے وہ اُداسی میں بھی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی جن میں کاجل ڈال کر لال دوروں کو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔

خوش ہو تم دونوں۔۔۔زویا نے باری باری دونوں کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جس پر دونوں نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔یہ بات وہی جانتی تھی اپنی دوست کو اُداس دیکھ کر وہ کس دل سے نکاح کر رہی تھی۔۔۔لیکن یہ نکاح ہونا بھی ضروری تھا۔۔۔اُن دونوں کا تو مسکرانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔آخر کیسے خوش ہوتی یہ مسکراتی جب جان سے عزیز دوست تکلیف میں تھی۔۔۔۔۔

آرزو کہاں ہے۔۔۔مہک نے پوچھا۔۔۔

وہ تیار ہو رہی ہے۔۔۔۔آجاؤ تم دونوں کو باہر لے کر جانا ہے۔۔۔۔زویا نے دونوں کو کہا جس پر دونوں اثبات میں سر ہلاتی اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

میں بھی آگئی کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔آرزو نے اندر آتے اپنا دوپٹہ لہراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ڈارک بلیو رنگ کے لہنگے میں جس پر سفید ستاروں سے کام ہوا تھا۔۔بیچ کی مانگ نکال کر دونوں سائیڈ پر سے بال پیچھے پن کر کے پشت پر کھلا چھوڑ رکھے تھے اور دوپٹے کو گردن سے لگایا ہوا تھا ہلکا ہلکا میکپ کیے لبوں کو گلابی رنگ سے رنگے مزید گلابی کرتے ماتھے پر ایک چھوٹی سی بندیاں لگائے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

بہت پیاری۔۔۔۔وہ تینوں یک زبان بولی تھی۔۔۔۔

جس پر آرزو ہنس پڑی۔۔۔۔

چلو چلتے ہے۔۔۔ارزو نے مسکان کا ہاتھ تھام کر کہا جب زویا نے مہک کا ہاتھ تھاما تھا اور چاروں کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔

وہ چاروں حال کے برائڈل روم میں بیٹھی تھی جب یکدم تیز دھول بجنے کی آواز اُن کے کانوں پر پڑی۔۔۔۔۔

زویا اور آرزو نے جلدی سے ڈریسنگ روم کی ونڈو کھولیں جو حال کے باہر کا تمام منظر دیکھا رہی تھی۔۔۔۔۔

باہر کا منظر دیکھ کر آرزو کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی کیونکہ ارمان صاحب سب سے آگے دھول کی دھن پر بھنگڑا ڈالنے میں مصروف تھے جبکہ اُن کے پیچھے اپنی گاڑی سے نکلتے فیضان اور ساحل بھی بھنگڑا ڈالنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔ مہک اور مسکان جو اُن دونوں کو کھڑکی پر جمے دیکھ پریشان سی اُٹھی تھی باہر نظر اتے منظر کو دیکھ کر اُن کا حال بھی آرزو اور زویا کی طرح تھا۔۔۔۔

اُن تینوں کو شدت سے غصے ایا تھا لڑکوں پر کیونکہ وہ زویا اور زین کی طرف سے پریشان تھی لیکن پریشان تو وہ بھی تھے پر اج اُنکے چہرے پر پریشانی کی ایک ننھی سی بھی جھلک نہیں نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتے تھے اج انکا جان سے عزیز دوست واپس آرہا ہے بلکہ شاید آگیا ہے۔۔۔۔

برات اندر ائی۔۔۔۔سب بڑوں نے انکا اچھے سے استقبال کیا تھا۔۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر بعد مولوی صاحب نے اندر انے کی اجازت چاہی تاکہ نکاح کی رسم ادا کی جا سکے۔۔۔۔۔

۔اور پھر دھڑکتے دل کے ساتھ مہک اور مسکان نے اپنا آپ ساحل اور فیضان کے نام کر دیا تھا۔۔۔

اپنے بابا کے سینے سے لگی وہ دونوں خود پر ضبط کر رہی تھی آسان نہیں ہوتا اپنے نام کے آگے سے اپنے بابا کا نام ہٹا کر کسی اور کا نام لگانا۔۔۔۔۔

آرزو اور مسکان نے اُن کو گلے لگایا تھا۔۔۔

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے میری جان۔۔۔زویا نے مسکان کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مہک کے ساتھ بھی یہی عمل کیا۔۔۔۔

اور اُنہیں لئے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

مدھم سر و میں بجتے گانے اور ڈیم لائیٹس میں اپنے والدین کے بازو میں ہاتھ دیے وہ دونوں دھیمے دھیمے قدم بڑھاتی وہ ساحل اور فیضان کی دنیا روک گئی تھی۔۔۔۔ سامنے نظر اتی اپنے متائے حیات کو دیکھتے جواب انکے نام ہو گئی تھی ایک سرور سا اُن کے وجود میں دور گیا تھا۔۔۔

ٹرانس کی کیفیت میں وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔ مسکان کا حسین چہرہ جس پر شرم و حیا کے رنگ بھی صاف واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔ پلکیں سرخ عارض پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔ ساحل کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا اُسکی نتھ جو قدم بڑھانے پر اُسکے لبوں سے مس ہو رہی تھی ساحل کو لگ رہا تھا وہ خود پر ضبط نہیں کر پائے گا۔۔۔۔۔

کچھ یہی حال فیضان کا بھی تھا۔۔۔ جو مہک کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں ایک چمک سی تھی اپنی محبت کا محرم بننے کی۔۔۔

وہ خوشی سے چمکتی آنکھوں سے فیضان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسٹیج کے قریب رکنے پر ساحل اور فیضان نے جلدی سے آگے بڑھتے اپنے ہاتھ اُنکی طرف بڑھائے تھے۔۔۔

جب مہک کے والد نے اُسکا ہاتھ فیضان کے ہاتھ میں دیا اور دوسری طرف مسکان کا ہاتھ مسکان کی والدہ نے ساحلِ کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔۔۔

مضبوطی سے مسکان کا ہاتھ تھامے ایک ہاتھ سے اُس کا گرارا سمنبھالتے ساحل نے اُسے اوپر چڑھنے میں مدد دی تھی۔۔۔اپنے ہاتھ میں موجود اُسکا کانپتا ہاتھ وہ بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔

فیضان نے بھی مہک کا ہاتھ تھام کر اُسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد دی تھی۔۔۔۔۔

حال میں موجود ہر کوئی اُنہیں رشک بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ چاروں ایک ساتھ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے۔۔۔۔

مسکان اور مہک کو اپنے ساتھ بیٹھا دیکھ وہ دونوں اللہ کے ڈھیروں شُکر گزار تھے جنہوں نے آج اُنکی محبت کو اُنکے نام کر دیا تھا۔۔۔۔

آرزو نے متلاشی نظروں سے ارمان کو ڈھونڈا چاہا جو اُسے پورے حال میں نہیں نظر آیا۔۔۔

زویا اُس کے ساتھ کھڑی نہ جانے کن سوچوں میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

جب یکدم حال کی لائیٹس بند ہوئی۔۔سب چونکہ۔۔۔۔

اسٹیج کے بلکل سامنے ایک اسپاٹ لائٹ جلی۔۔۔جہاں پر وائٹ رنگ کے کرتے شلوار میں موجود لڑکے کو دیکھتے سب کو حیرت ہوئی۔۔۔۔

زویا نے بھی اُسکی طرف دیکھا لیکن پشت اپنی طرف ہونے کے باعث اُسے سمجھ نہ ایا کہ کون ہے۔۔۔

یکدم دوسری اسپاٹ لائٹ آن ہوئی۔۔۔

اور وہاں ارمان کو کھڑا دیکھ کر آرزو کو بھی حیرت ہوئی۔۔۔

ڈھولک میں تال ہے پائل میں چھن چھن۔۔۔

گانے کے لفظوں پر زین نے مڑ کر اسٹیپ لیے۔۔۔اور یہاں زویا کو لگا تھا جیسے ساتوں آسمان اُس کے سر پر ڈھر ڈھر کرتے گر گئے ہو۔۔۔اُسکی آنکھیں فوراً سے نمکین پانیوں سے بھری تھی تین مہینے بعد وہ اس ستمگر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اور مسکان اور مہک آرزو کو اب سمجھ آ رہی تھی تینوں لڑکوں کی خوشی کی وجہ۔۔۔مہک اور مسکان نے تیز نظروں سے ساحل اور فیضان کی طرف دیکھا تھا جو دانتوں کی نمائش کرتے بیٹھے بیٹھے ہی گانے کے لفظوں کے مطابق اسٹیپ لے رہے تھے۔۔۔

ڈھولک میں تال ہے پائل میں چھن چھن۔۔۔۔ارمان نے پلٹ کر زین کی طرح ہی اسٹیپ لیے تھے۔۔۔

گھونگھٹ میں گوری ہے۔۔۔ سحرے میں ساجن۔۔۔زین نے ساحل کی طرف اپنی آنکھ ونک کرتے ہوئے ڈانس کیا تھا۔۔۔۔

جہاں بھی یہ جائے۔۔۔۔ارمان اور زین نے ساحل اور فیضان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بہاریں ہی چھائے۔۔۔۔۔۔

یہ خوشیاں ہی پائے۔۔۔

میرے دل نے دعا کی ہے۔۔۔۔دونوں نے اپنے سینے پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسٹیپ لیا تھا۔۔۔۔۔

میرے یار کی شادی ہے۔۔۔۔میرے یار کی شادی ہے۔۔۔۔۔زین اور ارمان نے ساحل اور فیضان کی طرف دیکھتے آسودگی سے مسکراتے ہوئے اسٹیپ لیے تھے۔۔۔

گانا ختم ہوتے ہی تمام حال کی لائیٹس پھر سے بند ہوئی تھی۔۔۔۔

زویا کو کونے میں کھڑی حیرت سے آنکھوں میں نمکین پانی لیے زین کو دیکھ رہی تھی اپنی کمر پر سخت گرفت محسوس کر کے چونکی۔۔۔ لیکن مخصوص کلون کی خوشبو محسوس کر کے ایک سسکی اُسکے لبوں سے نکلی تھی۔۔۔

زین نے اسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

اندھیرے میں بھی زویا بِقراری سے زین کے چہرے کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جب ہلکا ہلکا سا میوزک۔بجا اور ایک اسپاٹ لائٹ اُن پر جلی۔۔۔

روشنی میں نظر آتے زین کے چہرے کو دیکھتے زویا نے اپنی سسکی روکنے کے لیے اپنے لب دانت تلے دبا کر زین کے چہرے کو چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا جب وہی ہاتھ زین نے اپنی گرفت میں لیتے اپنے کندھے پر رکھا تھا۔۔۔۔

جانم۔۔۔دیکھ لو۔۔۔مٹ گئی دوریاں۔۔۔زین نے زویا کی قمر پر اپنی گرفت سخت کرتے اُسے مزید اپنے قریب کرتے یہ الفاظ بولے تھے۔۔۔

اپنے ہاتھ اور قمر پر وہ زین کی گرفت میں سختی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔آنکھیں تھی جو برسنے کو بیتاب تھی۔۔۔

گانے کے لفظوں پر زویا کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔۔۔

میں یہاں ہُوں۔۔۔یہاں۔۔۔ہوں۔۔۔یہاں ہوں یہاں۔۔۔زین نے زویا کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اُس کے رخسار سے آنسو اپنی انگلی پر چنتے ہوئے گانے کے اگلے بول بولے تھے۔۔۔

جانم دیکھ لومت گئی دوریاں میں یہاں ہوں یہاں ہُوں یہاں ہوں یہاں۔۔۔۔زین نے زویا کے سٹل چہرے کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تھا زویا جو زین کے چہرے کو یک تک دیکھ رہی تھی ہوش میں ائی۔۔۔۔

جب زین نے میوزک پر ہلکے ہلکے زویا کو ساتھ لیے ہلنا شروع کیا۔۔۔

کیسی سرحدیں کیسی مجبوریاں۔۔۔میں یہاں ہوں یہاں ہو یہاں ہو یہاں۔۔۔زین نے زویا کو ایک جھٹکے سے دور کرتے واپس اپنے قریب کرتے ہوئے اُسکے ماتھے پر اپنے دہکتے لب رکھے تھے ۔۔۔

زین کے لمس کی شدت کو محسوس کرتے زویا اپنی آنکھیں بند کرتے رو دی تھی۔۔۔۔۔

جب حال کی تمام لائیٹس آن ہوئی تھی کلاپنگ کی آواز پر زویا نے اپنی آنکھیں کھول کر زین کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جاناں تیار رہنا اپنے بولے گئے ایک ایک لفظ کی سزا بھگتنے کے لیے۔۔۔زین نے زویا کے کان میں گھمبیر سرگوشی کی تھی زویا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی زین کی سرگوشی سنتے۔۔۔اُس نے خوفزدہ نظروں سے زین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔جس نے زویا کے گال پر سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

ابھی انھیں مت بہاؤ یہ آنسو میری قربت میں بہتے زیادہ اچھے لگے گے۔۔۔زین کے لہجے میں سختی تھی۔۔۔۔

زین۔۔۔زویا نے کہنا چاہا جب ارمان زین کے پاس ایا تو مجبوراً اُسے چپ ہونا پڑا۔۔۔

ارمان نے زین کو شدت سے گلے لگایا تھا۔۔۔فیضان اور ساحل بھی اپنی جگہ سے اٹھتے زین کے پاس آئے تھے۔۔۔۔۔۔

بہت ہی کوئی کمینی چیز ہے تو۔۔۔ساحل نے زین کو شدت سے گلے لگاتے اُسکی قمر میں دھماکہ رسید کیا تھا۔۔۔۔۔

تیرے بنا ہماری خوشی ادھوری تھی۔۔۔۔فیضان نے زین کہ گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ چاروں واقعی میں ایک دوسرے کے بنا ادھورے تھے۔۔۔۔۔۔

چل جانہیں تو دونوں بھابھیوں نے مجھے اپنی سوتن سمجھ لینا ہے۔۔۔زین نے شرارت سے کہا جس پر وہ تینوں قہقہہ لگا گئے۔۔۔۔۔

آرزو کو برائڈل روم جاتے دیکھ ارمان فوراً سے اُسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

آرزو جو اپنے شرٹ کی زیب کھلنے پر گھبراتی ہوئی برائڈل روم میں ائی تھی اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز پر پلٹی۔۔۔۔۔

ارمان۔۔۔آرزو نے یکدم اپنی پشت دیوار سے لگاتے اُسے پُکارا تھا۔۔۔

ارمان نے دروازہ بند کیااور اپنے قدم آرزو کی طرف بڑھائے۔۔۔

کیاہوا ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کچھ۔۔نہیں ہوا۔۔۔آپ باہر سے زویا یہ کسی لڑکی کو بلادے گے۔۔۔آرزو کے بولنے پر ارمان کی تیوری چڑھی۔۔۔

سیدھی طرح پہلے بتاؤ ہوا کیا ہے۔۔۔ارمان نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر آرزو کے دائیں بائیں رکھتے اُسکی فرار کی راہیں بند کی۔۔۔

شاید میری ذب کھل گئی ہے وہی بند کروانی ہے۔۔۔آرزو نے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے کہا تھا اُسے انتہاء کی شرم آرہی تھی۔۔۔

ارمان نے آرزو کی بات سنتے۔۔۔برق رفتاری سے آرزو کا رخ گھوما کر اُسکی پشت اپنی طرف کی

۔۔۔۔

آرزو دیوار سے سر لگائے اپنی آنکھیں مینچ گئی تھی۔۔۔

ارمان کی نظر اُسکی قمر پر پڑی جہاں سے زیب کھلی ہوئی تھی پل میں اُسکی آنکھیں لال ہوئی تھی خمار سے۔۔۔دودھیا بے داغ قمر جس پر چمکتا وہ کالا تل۔۔۔یہ تل تو تین مہینے پہلے بھی وصل کی رات میں ارمان کی شدتوں کا نشانہ بنا تھا۔۔۔۔

ارمان نے بے خودی میں جھکتے اپنے دہکتے لب اُس تل پر رکھے تھے۔۔۔

اپنی قمر پر ارمان کی دہکتی سانسیں اور پھر دہکتا لمس محسوس کرتے ارزو کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے ۔۔پورے تین مہینے بعد ارمان اُسکے نزدیک ایا تھا ورنہ صرف اُسکی ایک جھلک ہی وہ دیکھ لیتی تھی ارمان نے تو اُسکی طرف سے ان تین مہینوں میں ایسی غفلت برتی تھی کہ آرزو کو اپنے ہونے پر بھی شک ہو رہا تھا۔۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔ارمان جو اپنے دہکتے لبوں کا لمس آرزو کی قمر پر چھوڑ رہا تھا آرزو کے کسمسانے پر اُسکا رخ اپنی طرف کیا اور آرزو کے چہرے پر بہتے آنسو کو دیکھ کر اُسکی ماتھے کی رگ تن گئی۔۔۔۔

کیوں رو رہی ہو۔۔۔ایسا بھی کیا کر دیا میں نے پورے تین مہینے بعد تمہارے قریب ایا ہوں اُس میں بھی تم یوں رو رہی ہو۔۔ارمان نے آرزو کے بازو اپنی گرفت میں لیتے سخت آواز میں کہا۔۔۔

یہی تو وجہ ہے۔۔۔کہ آپ پورے تین مہینے بعد میرے قریب آئے ہے ورنہ آپ نے تو مجھے اس طرح نظرانداز کیا تھا جیسے میں آپ کے لیے کچھ ہوں ہی نہیں۔۔۔۔آرزو ارمان کی گرفت سے اپنا آپ چھروانے کی کوشش کرتے روتے ہوئی بولی تھی آرزو کی بات پر ارمان کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔جاناں۔۔۔لیکن میں نے تمھاری طرف سے غفلت نہیں برتی تھی۔۔۔تمھاری ہر ایک حرکت پر میری نظر تھی۔۔۔تم تو میرے جینے کی وجہ ہو تمہیں کیسے نظرانداز کر سکتا ہوں میں۔۔بس زین میں ایسا اُلجھا کے تُم سے بات کرنے یہ ملنے کا وقت نہیں ملا۔۔۔۔اپنے شوہر کو معاف کر دو۔۔۔۔ارمان نے ارزو کی پیشانی پر محبت سے اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں آپ سے دور نہیں رہ سکتی ارمان۔۔۔۔آپکی ذرا سی نظرانداز ی بھی مجھے اذیت دے جاتی ہے آئندہ ایسے نہیں کی جیئے گا۔۔۔آرزو نے کہتے ساتھ ارمان کے سینے پر اپنا سر ٹکایا تھا۔۔۔جب ارمان نے اپنے ہاتھ پیچھے لے جاتے اُسکی زیب بند کی تھی۔۔۔۔۔

مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا میری بیوی مجھ سے اتنی محبت کرتی ہے کہ میری ذرا سی نظرانداز ی بھی اُسے تکلیف دیتی ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے شرارت سے کہا تھا۔۔۔۔

ہم ہم۔۔۔آپکی بیوی آپ سے سب سے زیادہ محبت کرتی ہے۔۔۔۔آرزو نے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

ہائے میں قربان اپنی جان پر۔۔۔۔۔۔ارمان نے سرشاری سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چلو چلے باہر۔۔۔۔ارمان نے آرزو کا ہاتھ پکڑتے اپنے قدم باہر بڑھائے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

کیا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔فیضان نے مہک کو اپنی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔حالانکہ وجہ وہ جانتا تھا۔۔۔۔

تمہیں پتہ تھا نہ۔زین بھائی آرہے ہیں۔۔۔مہک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔نہیں مطلب تم دیکھ نہیں سکتی میرے چہرے کو میں کتنا حیران تھا۔۔۔زین کو دیکھ کر مجھے کیسے پتہ ہو گا۔۔۔فیضان نے پہلے اثبات میں سر ہلایا پھر مہک کی خونخوار نظریں دیکھ کر بڑے کمال سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

ہاں دکھ رہا تھا مجھے تم کتنے حیران تھے سپرنگ کی طرح تو اچھل رہے تھے تم یہاں بیٹھے بیٹھے۔۔۔مہک کے کہنے پر فیضان نے اسکو گھورا تھا۔۔۔

حدادب لڑکی۔۔۔ تمیز سے بات کرو۔۔۔ مجازی خداہُوں تمہارا میں۔۔۔ کوئی عزت ہی نہیں ہے۔۔۔ فیضان نے اپنی آواز کو سخت کرتے ہوئے مہک کو غصے بھری نظروں سے دیکھنا چاہا ۔۔ لیکن یہ تو نہ ممکن تھا وہ اج لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ فیضان کا دل چاہ رہا تھا اسکو ایسے ہی سامنے بٹھا کر تکتا رہے۔۔۔۔۔۔

اوہ بہت بہت شکریہ آپکی جان کاری کا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا آپ میرے شوہر ہے۔۔۔ اوہ مجازی خدا ہے۔۔۔ مہک نے عاجزی سے کہا۔۔۔

مسز جب میں آپکو اپنی قربت سے روشناس کروائو گا نہ تب دیکھو گا آپکی یہ قینچی جیسی زبان چلتی ہے یہ نہیں۔۔۔۔ فیضان نے بیباکی سے کہا مہک نے اُسکی بات پر سٹپٹا کر اپنا چہرہ دوسری طرف کیا تھا ۔۔ اور فیضان اُسکا سرخ چہرہ دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

زین مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔ زویا نے اپنی تمام تر ہمت جمع کرتے زین کے پاس اتے کہا جو اسٹیج پر کھڑا ساحل سے بات کر رہا تھا۔۔۔ مسکان کی بھی نظر زویا کی طرف اُٹھی تھی جس کی سرخ مترنم آنکھیں دیکھ اُسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

زین نے اپنے لب بھینچے تھے زویا کی بات پر اور اُسکا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لے کر اسٹیج سے اُترا تھا۔۔۔۔۔

حال کے ایک سنسان خالی کونے میں لا کر زویا کو جھٹکے سے دیوار سے لگایا تھا۔۔۔

مس زویا خان کیوں چاہتی ہے آپ کہ میں اپنا ضبط کھوتے کچھ ایسا کر بیٹھو جو آپکے حق میں بہتر نہ ہو ۔۔۔۔زین نے سرد آواز میں زویا کے اطراف میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

میرا۔۔نام۔۔۔زویا زین صفدر ہے۔۔۔زویا نے اٹکتی روتی آواز میں نظریں جھکائے کہا تھا ۔۔۔۔زویا کے انداز پر زین کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔۔۔جلدی سے اپنے چہرے کے تاثرات سخت کیے تھے۔۔۔

یہ نام تو اپنے نام سے ہٹانے کے لئے تمہیں جلدی نہیں تھی تو اب جب ہٹا دیا ہے تو کیوں یہ آنسو بہہ رہے ہیں۔۔زین نے زویا کا آنسو زمین پر گرنے سے پہلے ہی اپنی انگلی میں لیتے اپنی آواز کو سرد کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھ سے غلطی۔۔۔غلطی ہو گئی تھی۔۔۔زویا نے ویسے ہی روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

غلطی واؤ امزینگ مجھے انتہا کا غصّہ آرہا ہے۔۔۔زین نے زویا کی بات پر طنزیہ ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہے آپ۔۔غصہ نہیں آرہا آپکو۔۔زویا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر زین کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اور تمہیں کیسے پتہ۔۔۔۔۔زین نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔۔

آپ جب غصے میں ہوتے ہیں تو۔۔۔آپکی یہ ماتھے کی رگ پھول جاتی ہے۔۔۔زویا نے سوسو کرتے زین کے ماتھے کی رگ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زین نے یکدم زویا کے لبوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا زویا پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی زین کی سخت گرفت میں۔۔۔۔۔۔

تین مہینے بعد وہ یہ لمس محسوس کر رہا تھا اُسکے عمل میں شدت درائی تھی۔۔۔

زویا کے نچلے لب کو اپنے دانت میں دبا کر کھینچتے زین زویا سے دور ہوا تھا۔۔۔زین کے دور ہوتے ہی زویا نے ایک سسکی کی صورت میں سانس خارج کیا تھا۔۔۔

تم نے تین مہینے پہلے جو لفظ بولے تھے وہ لفظ اج بھی میرے کانوں میں گونجتے مجھے اذیت دیتے ہیں اور وہ اذیت جب تک میں تمہارے وجود پر نہیں اتارو گا مجھے چین نہیں آئے گا۔۔۔میرے تڑپتے دل کو تمھاری قربت ہی چین و سکون دے سکتی ہے تمہارے اُن لفظوں نے میرے دل پر ایک گہری ضرب لگائی ہے زویا جس سے رستا خون اج بھی مجھے تکلیف دیتا ہے۔۔۔۔۔زین نے سرد لہجے میں زویا کے کان میں سرگوشی کی تھی اور پھر ایک بھی نظر اُسے دیکھے بنا وہ وہاں سے اپنے قدم اگے بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور زویا زین کے لفظوں میں سرد پن محسوس کر کے اپنی سانس تک روک گئی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

ساحل ہاتھ ہٹائے اپنا۔۔مسکان نے اپنی قمر پر ساحل کا ہاتھ محسوس کرتے سخت لہجے میں کہا تھا

۔۔۔۔

کیوں اب تو میری بیوی ہو میں جہاں چاہیں جیسے چاہے ہاتھ رکھ سکتا ہوں۔۔ساحل نے اُسکے کان میں جھکتے سرگوشی کی تھی ساحل کی سرگوشی پر مسکان کا رنگ سرخ قندھاری ہوا تھا۔۔۔

اگر تم اس بات پر غصّہ ہو کہ میں نے زین کے انے کے بارے میں تمہیں نہیں بتایا تھا تو یہ بہت فضول سی بات ہے بیگم۔۔۔۔۔زین سرپرائز دینا چاہتا تھا زویا کو اسی لئے ہم نے نہیں بتایا تھا۔۔اور میں نہیں چاہتا میری بیوی مجھ سے ذرا سا بھی ناراض ہو۔۔۔ساحل نے نرم لہجے میں مسکان کا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔۔۔

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں ساحل لیکن زویا بہت روئی ہے صبح سے بس اسی وجہ سے اگر اُسکو ہم پہلے بتا دیتے۔۔۔مسکان نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تمھاری بات بھی صحیح ہے لیکن اب زین کا سرپرائز تو خراب نہیں کر سکتے تھے نہ۔۔۔۔ساحل نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔۔مسکان نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

لیکن آپ اپنا ہاتھ تو ہٹائے کوئی دیکھ لے گا۔۔۔اپنی قمر پر گردش کرتے ساحل کے ہاتھ کو محسوس کرتے مسکان نے آپکی بار بے بسی سے کہا تھا۔۔۔۔

مسکان کی آنکھوں میں التجا اور بے بسی دیکھ کر ساحل نے اسکی قمر سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔۔۔

مسکان نے سکون کا سانس خارج کیا تھا ایک نظر ساحل کو دیکھا جواب اُسکے ہاتھ میں موجود چوڑیوں سے چھیڑ چھار کر رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

اس وقت زین اور تینوں لڑکوں کے علاوہ سب برائیڈل روم میں موجود تھے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے بابا۔۔۔زویا نے حیرت سے احسان صاحب کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے اُسے رخصتی کا بولا تھا۔۔۔

بیٹا آپ نے ایک نہ ایک دِن تو رخصت ہونا ہی ہے تو پھر آج ہی صحیح اور جتنے دکھ آپ اور زین برداشت کر چکے ہیں ہمیں بھی یہی ٹھیک لگ رہا ہے۔۔۔۔۔احسان صاحب نے رسانیت سے زویا کو سمجھایا۔۔۔۔

زین نے اچانک سے رخصتی کی ڈیمانڈ رکھ دی اُسکا کہنا تھا وہ اب اپنی بیوی کو خود سے دور نہیں رکھنا چاہتا ساحل فیضان اور ارمان کو تو پہلے ہی پتہ تھا انکا دوست ضرور کچھ نہ کچھ کرنے والا ہے

زین کی سرگوشی زویا کے کان میں گونجی تو اُسکی دل کی دھڑکن بڑھی۔۔۔

ایک نظر اپنے بابا کے چہرے کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔۔آرزو نے فوراً سے اسکو گلے لگایا تھا ۔۔مہک مسکان بھی فوراً سے اگے بڑھ کر اُس کے گلے لگی تھی۔۔۔

تین دن بعد مہک مسکان اور آرزو کی رخصتی ہونا طے پائی تھی کیونکہ زین اب آگیا تھا۔۔

لیکن زین نے آج ہی زویا کو رخصت کرنے کا کہا تھا جس پر احسان صاحب فکر مند ہوئے تھے کیونکہ اُنہوں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی بیٹی کے باپ تھے ایسے خالی ہاتھ اپنی بیٹی رخصت نہیں کر سکتے تھے لیکن پھر زین نے یہ کہہ کر اُنکی فکر مندی دور کر دی تھی۔کہ۔۔۔

"آپکی سب سے عزیز چیز لے کر تو جا رہا ہو اور کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔"۔۔۔۔

زین کی فیملی کے بارے میں وہ اچھے سے جانتے تھے زین نے اپنے والدین سے اُنکی بات بھی کروا دی تھی۔۔۔وہ خوش تھے کہ اُنکی بیٹی کو زین جیسا انسان ملا ہے۔۔۔کسی کام کی وجہ سے زین کے گھر والے حیدر آباد نہیں اسکے تھے۔۔۔۔۔لیکن وہ جلد انے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔صفدر

صاحب توزین کی رخصتی کی بات پر انتہاء کا غصّہ ہوئے تھے لیکن پھر اپیا کے سمجھانے پر وہ خاموش ہو گئے تھے پانچ سال پہلے بھی زین کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا جب وہ صفدر صاحب کو پتہ چلا تھا تب بھی انہوں نے زین کو نکاح کی بات پر بہت ڈانٹا تھا لیکن پھر زین کی گرتی طبیعت اور زویا کے لئے محبت دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے زویا کے لہنگے کے دوپٹہ کو ہی اُسکے سر پر اچھی طرح پھیلا کر اُسے حال سے باہر لایا گیا تھا۔۔۔۔

اپنے بابا کے سینے سے لگی وہ شدت سے رودی تھی۔۔۔اور زین کو اس کے یہی آنسو اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

آرزو مسکان اور مہک بھی زویا کے سینے سے لگی رودی تھی۔۔۔۔۔بہت مشکلوں سے زویا کو اُن سے الگ کرتے گاڑی میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔۔احسان صاحب اُنکی بیگم اور حسن اپنی جان سے پیاری بہن اور بیٹی کو رخصت ہوتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جب زین نے اُن سے مل کر گاڑی میں اپنی جگہ سمنبھالی تھی۔۔۔۔زویا نے ایک نظر اُن سب پر ڈالی تھی جو نم آنکھیں لئے اسکی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

زین نے گاڑی آگے بڑھائی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے زویا اپنے بابا سے دور ہوتی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

مسزاتنامت روئے آپ نے بھی وہی جانا ہے جہاں وہ جا رہی ہے۔۔۔۔۔مسکان کو روتا دیکھ ساحل نے کہا تھا۔۔۔جس پر مسکان نے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔۔۔

اور پھر فیضان اور ساحل کے گھر والے بھی اپنے گھر کی طرف نکل گئے تھے۔۔یہاں پر فیضان کے والد کا فارم ہاؤس تھا وہی پر وہ لوگ رکے ہوئے تھے۔۔

زین نے گاڑی چلاتے ایک نظر زویا کی طرف دیکھا تھا جو روتے روتے سو گئی تھی گندمی سرخ عارض پر آنسو کے مٹے مٹے نشان تھے۔۔۔۔

اُنکی گاڑی کراچی کی حدود میں داخل ہو گئی تھی وہ چاہتا تو حیدر آباد میں بھی رک سکتا تھا لیکن وہ زویا کے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنا چاہتا تھا۔۔۔۔

گاڑی ٹریفک سگنل پر رکی تو گاڑی کے ہورن کی آواز پر زویا کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

ایک نظر ونڈو سے باہر دیکھا تو سمجھ گئی کہ کراچی میں ہے وہ لوگ۔۔۔۔

گردن گھما کر زین کی طرف دیکھا جو سنجیدہ چہرہ لیے اسٹیئرنگ پر ہاتھ رکھے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کہ زویا کی طرف ایک خواجہ سرا آئے۔۔۔۔۔

ماشاللہ کتنی اچھی جوڑی بنائیں ہے رب نے بیٹا سدہ سہاگن رہو اللہ ہمیشہ تم دِنوں کو ایک ساتھ خوش رکھے۔۔۔۔خواجہ سرا زویا کے سجے سورے روپ کو دیکھ کر دعا دینے لگی۔۔۔

اُنکی ہر دعا پر زین اور زویا نے زیرِ لب امین کہا تھا۔۔۔

زویا نے ایک نظر زین کی طرف دیکھا اور بڑے حق سے آگے کو ہو کر زین کی کرتے کی سائڈ پاکٹ سے اُسکا والیٹ نکال کر اُس میں سے پیسے نکال کر خواجہ سرا کو تھمائے تھے۔۔۔۔

جو خوش ہوتی اور دعائیں دیتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

اور زین آنکھوں میں محبت کے جذبے لیے زویا کو دیکھ رہا تھا جو اب آرام سے سیٹ سے اپنی پشت ٹکا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

پیچھے سے اتی ہورن کی آواز پر اُس نے گاڑی آگے بڑھائی تھی۔۔۔اپنے اوپر زین کی نظروں کی تپش زویا بہت اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

یکدم اُسے خیال آیا زین اُسے اپنے گھر لے کر جا رہا ہے جہاں اُن دونوں کے علاوہ کوئی نہیں ہو گا اور یہ خیال ہی اُسکے پورے بدن میں سرد لہریں ڈورا گیا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد زین کی گاڑی اُسکے بنگلے کی سفید روش پر رکی تھی اور زویا کی سانسیں تھمنے لگی تھی۔۔۔پورے راستے زین نے اُس سے کوئی بات نہیں کی تھی اور زین کا سنجیدہ چہرہ دیکھتے اُسکی بھی ہمت نہیں ہوئی تھی زین کو مخاطب کرتے کی۔۔۔۔

زین اپنی طرف سے اُتر کر زویا کی طرف ایا اور اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بنا اپنے مضبوط بازوں میں بھر اتھا۔۔۔

ز۔۔۔زین۔۔۔زویا نے گرنے کے ڈر سے زین کے بازؤں میں اپنے ہاتھ باندھے تھے۔۔۔۔

جبکہ زین چپ چاپ اپنے قدم بڑھاتا۔۔۔گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔گھر میں مکمل خاموشی اور اندھیرا ہوا دیکھ زویا نے اپنا سر زین کے سینے پر رکھا۔۔۔جب زین نے سلائڈنگ دور کھولتے پول کے پاس زویا کو اُتارا تھا جہاں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔۔۔۔

زویا نے زین کے سنجیدہ چہرے کی طرف دیکھ کر تھوک نگلا تھا دوپٹہ تو کب کا سر سے اُتر کر باہر ہی گر گیا تھا اب وہ بغیر دوپٹے کے تیز تیز سانس لیتی اپنے آپکو سمنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اور زین اُسکے بنا دوپٹے کے عیاں بدن کو دیکھ کر خود پر ضبط۔۔۔۔۔

کس سے پیار کرتی ہو تم۔۔۔زین کے سوال پر زویا نے اچھنبے سے زین کی طرف دیکھا تھا ایسی صورتحال میں یہ سوال۔۔۔

آپ۔۔آپ سے۔۔۔زویا نے اٹکتی آواز میں کہا۔۔۔۔

تمہارے وجود کا حقدار کون ہے۔۔۔زین نے اگلا سوال زویا کی قمر میں ہاتھ ڈالتے اُسے اپنے بے حد نزدیک کرتے پوچھا تھا۔۔۔

اپنے چہرے پر دہکتی سانسیں محسوس کرتے زویا کا دل دھک سارہ گیا تھا۔۔۔

آپ۔۔۔ہے۔۔۔زویا نے زین کی کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو پھر زویا زین صفدر ان لبوں سے کسی غیر کا نام کیسے ادا ہوا۔۔۔زین نے اپنے انگوٹھے کو زویا کے نچلے لب پر رگڑتے ہوئے سرد آواز میں پوچھا۔۔۔۔

ز۔۔زین۔۔زویا نے کہنا چاہا۔۔۔جب زین نے اسکا رخ پلٹ کر اپنے سینے سے اُسکی پشت لگائی۔۔۔۔۔

بولوں۔۔۔اپنی داڑھی زویا کی گردن پر رگڑتے زین سرد آواز میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔زویا کی سانسیں بکھر رہی تھی اپنی گردن اُسے جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

میں۔۔نے۔۔غصے میں بول دیا تھا زین۔۔۔زویا نے اپنے پیٹ پر بندھے زین کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

صحیح اور اگر میں بھی یہی بولوں کہ مجھے تمہارا ساتھ نہیں چاہیے۔۔۔مجھے دوسری شادی کرنی ہے۔۔۔زین نے اپنے دانت زویا کی گردن پر شدت سے گاڑتے ہوئے کہا تھا زویا سسک سی گئی تھی زین کی حرکت پر۔۔۔

اُسے زین کی حرکت سے زیادہ اُسکے الفاظوں نے تکلیف دی تھی وہ ایک جھٹکے میں مڑی تھی اور زین کا گریبان اپنے ہاتھ میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

زین صفدر اگر آپ نے ایسا سوچا بھی تو میں آپکی جان لے لونگی۔۔۔زویا کے لہجے میں سرد پن تھا۔۔۔۔۔

گریٹ کتنی اچھی بات ہے۔۔۔ابھی تمہیں میرے ان لفظوں سے تکلیف ہو رہی ہے غصّہ آرہا ہے اتنا کہ میری جان لے لو گی تو سوچ سکتی ہوں تم تمہارے ان لبوں سے نکلے ان لفظوں نے میرے دل کے کتبے ٹکڑے کیے ہو گئے۔۔۔۔زین زویا کے بازو جھنجھوڑتا ڈھاڑا تھا۔۔۔زویا رو دی تھی۔۔۔۔

زین۔۔۔۔ائی ایم سوری۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دے۔۔۔مجھے اُس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی میں کیا کر رہی۔۔۔پلیز زین۔۔۔میں نے جو بولا غصے میں بولا تھا۔۔میرا ایسے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا زین پلیز اپنی زویا کو معاف کر دے۔۔۔۔زین اپنی بات کہتا پلٹ گیا تھا جب زویا نے روتے ہوئے اُسکا بازو پکڑ کر اُس کا رخ اپنی طرف کرتے کہا تھا۔۔۔۔

زین نے اپنی آنکھیں بند کی تھی زویا کی بات پر۔۔۔

اگر اُس وقت میں غصے میں آکر تمہیں طلاق دے دیتا۔۔تو سب ختم ہو جاتا زویا سب ختم۔۔۔اُسکے بعد زین صفدر مر جاتا۔۔۔زین نے پلٹتے زویا کے ماتھے سے اپنا ماتھا لگاتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔زویا نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔جب زین نے اُسے لیے پول میں چھلانگ لگائی تھی۔۔۔

زویا نے جلدی سے زین کے بازو پکڑ کر اپنے آپکو سنبھالا تھا۔۔۔

زین۔۔یہ۔۔کیا۔۔زویا کے الفاظ اُس کے منہ میں ہی دم توڑ چکے تھے کیونکہ زین نے اُسکے لبوں کو اپنی سخت گرفت لیا تھا۔۔۔۔۔

مدھم مدھم زویا کی سانسیں اپنے اندر منتقل کرتے زین اپنے تڑپتے دل کو سکون پہنچانا چاہا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے زین کی سخت گرفت پر اپنی آنکھیں بند کی تھی وہ زین کو خود سے دور کر کے مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی اسی لیے اُسکے بازو میں ہاتھ ڈالے اُسکا سخت لمس اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

زین نے کچھ دیر بعد زویا کے لبوں کو آزادی بخشی تھی جو زین کی شدت پر لال ہو گئے تھے۔۔۔۔

تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے زویا۔۔۔ تمھارے اُن الفاظوں نے مجھے کتنی تکلیف دی ہے میں مانتا ہُوں پانچ سال پہلے جو ہوا۔۔ وہ بہت غلط تھا۔۔ لیکن میں نے وہ سب نہیں کیا تھا اگر میں۔ مجبور تھا وہ الفاظ بولنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔زین نے زویا کے بھیگے لبوں پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ سب تم نے مجھے اذیت دینے کے لیے کیا تھا۔۔۔اور تم کامیاب بھی ہو گئی ۔۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کے گال پر اپنے دہکتے لب رکھے۔۔۔

زین میں اب بہت تھک گئی ہوں سکون چاہتی ہوں خوشیاں چاہتی ہوں آپکے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔۔۔۔ جانتی ہوں اپنے کہے لفظوں سے جو آپکو اذیت اور تکلیف دی ہے اُسکا مداوا نہیں کر سکتی لیکن پلیز مجھے معاف کر دے سب پرانی چیزوں کو بھلا کر ایک نئ شروعات کرتے ہے۔۔۔زویا نے اپنا ہاتھ زین کی داڑھی پر رکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔۔جب زین نے اُسکا وہی ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔۔۔

میں بھی یہی چاہتا ہوں سب پرانی باتیں بھلا کر ہم نئ شروعات کرے پانچ سال پہلے بیشک وہ سب میں نے نہیں کیا تھا لیکن میں پھر بھی تم سے معافی مانگتا ہوں جاناں تمہیں جو تکلیف پہنچی اُس کے

لئے۔۔زین نے زویا کے ماتھے پر شدتِ سے اپنے لب ثبت کرتے ہوئے کہا۔۔ تھا زویا نم آنکھوں سے مسکرادی تھی۔۔۔۔

لیکن آج تمہیں میری شدتیں اور جنوں اپنے اس نازک وجود پر جھیلنا ہو گا۔۔ پانچ سال کا ہجر کاٹنے کے بعد یہ وصل کی رات نصیب ہوئی ہے جس کا ایک پل بھی میں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔۔۔زین نے زویا کی ناک سے اپنی ناک مس کرتے اُسکی سانسیں انہیل کی تھی۔۔۔۔

زویا کے پورے بدن میں سنسنی سی دور گئی تھی زین کی بات سن کر ایک لمبی سانس لیتے اُس نے زین کی قربت برداشت کرنے کے لیے خود کو تیار کیا تھا۔۔جواب زویا کی گردن میں منہ دیے گہرے سانس بھر رہا تھا۔۔۔

زین بیخود ہوتا اپنا لمس زویا کی گردن پر بیتابی سے چھوڑ رہا تھا اور زویا زین کے کندھے پر اپنے ہاتھ رکھتے اپنی سانسیں بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔زین کا دہکتا لمس اُسکی سانسیں بکھیر رہا تھا۔۔۔۔

زین نے زویا کا رخ پلٹتے اُسکی شرٹ کی زیب ایک جھٹکے سے کھولتے اُسکے کندھوں پر اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑا تھا۔۔۔اور زویا کو لگ رہا تھا اُسکی سانسیں بند ہو جائے گی۔۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے زویا کو اپنے بازوں میں بھرے وہ پول سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

زویانے زین کے سینے میں منہ چھپا کر اُسکی لودیتی نظروں سے بچنا چاہا۔۔۔۔

میری جان اج تمہیں میری ان نظروں اور میرے لمس سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔زین نے زویا کی حرکت پر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔زویا مزید اُس میں سمٹی تھی۔۔۔۔

زین زویا کو لئے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔کمرے کا دروازہ اپنے پیروں سے بند کرتے اُس نے زویا کو احتیاط سے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

زویانے جلدی سے اپنی کرتی سینے سے پکڑ کر روکی تھی۔۔۔چہرہ سرخ کندھاری ہو گیا تھا زین نے ایک نظر اُس کے بھیگے وجود اور چہرے پر ڈالی۔۔۔

زویانے ایک نظر پورے کمرے کو دیکھا پورا کمرہ سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا بیڈ پر بھی پھول رکھے گئے تھے کمرے میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے کینڈل رکھی گئی تھی جن کی خوشبو اور پھولوں کی خوشبو پورے کمرے میں فسوں خیز سا ماحول بنا رہی تھی۔۔۔

زویا کے جسم میں کپکپاہٹ پیدا ہوئی۔۔۔۔۔

جاناں جلدی سے چینج کر کے آجاؤ اندر تمہارے لئے ڈریس موجود ہے۔۔۔زین نے اپنی پُر تپش سانسیں زویا کی گردن پر چھوڑتے اُسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

زین کی بات پر زویا جلدی سے واشروم میں جا بند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

زویا کی نظر جیسے ہی سامنے رکھی سرخ نائٹی پر پڑی تو وہ کان کی لو تک سرخ پڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ کیسے یہ لباس پہن کر زین کے سامنے جا سکتی تھی۔۔۔ لیکن پھر زین اُس سے دوبارہ ناراض نہ ہو جائے اس ڈر سے اُس نے وہ نائیٹی پہننے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی کہ اب زین اور وہ دور رہے۔۔۔۔۔

ریڈ رنگ کی نائٹی جو اُسکی تھائی تک ہی اتی تھی اُس پر گاؤن پہنے وہ دھڑکتے دل کے ساتھ واشروم سے نکلی تھی۔۔۔۔

زویا جب باہر نکلی اُسکی نظر زین کی پشت پر پڑی جس پر زخموں کے نشان تھے۔۔۔ اُسے یاد آیا ثنا نے بتایا تھا کہ عمیر نے زین کی پشت پر ہنٹر سے وار کیا ہے۔۔ یہ یقیناً اُسکے ہی نشان تھے۔۔۔۔ زین کی تکلیف کا سوچتے زویا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ سسکی کی آواز پر زین پلٹا اور حیرت سے زویا کی طرف دیکھا جو رو رہی تھی۔۔۔۔۔

جاناں کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو۔۔۔ زین نے فوراً سے زویا کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

زین میں آپ سے بہت پیار کرتی بہت۔۔۔ زویا نے زین کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اگر اظہار کے ساتھ ساتھ پیار کو عمل سے بھی جتایا جائے گا تو یقین کرو زین صفدر پاگل ہو جائے گا۔۔زین کا اشارہ زویا کے دل کے مقام پر لب رکھنے پر تھا اُسکی بات پر زویا فوراً سے لال ہوئی۔۔۔جب زین نے ایک نظر اُسکے بہکاتے وجود کو دیکھا تھا۔۔۔اور اُسے اپنی باہوں میں بھرے بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

اُسے نرمی سے بیڈ پر لٹاتے زین نے اُس پر کسی کالی گھٹا سا چھاٹے اُسکے گلابی لبوں کو اپنی نرم گرفت میں لیا تھا۔۔۔زویا نے خود سپردگی دیتے زین کی گردن میں اپنی باہوں کا حصار باندھا تھا اور اُسکے عمل میں اُسکا ساتھ دینے لگی تھی۔۔

۔

اپنی کانوں میں۔زین کی پیار بھری سرگوشیاں سنتے وہ آسودگی سے مسکراتے زین کو اپنا آپ سونپ گئی تھی اور زین بھی زویا کو ایسے چھو رہا تھا جیسے وہ کوئی نازک سا پھول ہو جس پر ہلکی سی بھی گرفت سخت کی جائے تو ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔۔

گزرتی رات دو پیار کرنے والوں کو زندگی بھر کے لیے ایک کر گئی تھی۔۔۔۔جنہوں نے پرانی باتوں کو بھول کر اپنے رشتے کو ایک نیا موقع دیا تھا جو ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔۔۔۔جنہوں نے اپنی زندگی میں بہت ساری آزمائشیں دیکھی تھی۔۔۔۔

زین سونے دے مجھے۔۔۔اپنے گردن پر زین کے لبوں کا لمس محسوس کرتے زویا نے جھنجھلا کر کروٹ بدلی تھی ساری رات وہ اپنے نازک وجود پر زین کی شدتیں برداشت کرتی رہی تھی۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ سوئی تھی اور پھر سے زین نے اپنے لمس سے اُسکی نیند میں خلل ڈال دی تھی۔۔۔۔

زین نے زویا کے کروٹ بدلنے پر اپنی آبرو ریز کی تھی۔۔۔اُسے بلکل نہیں اچھا لگا تھا زویا کا اُسکی طرف سے کروٹ بدلنا۔۔۔۔

زین نے زویا کے قریب ہوتے اُسکے پیٹ پڑا اپنا ہاتھ رکھتے ایک ٹانگ اُسکی ٹانگوں پر رکھے چہرہ زویا کی گردن میں چھپایا تھا۔۔۔زویا آنکھیں بند کئے ہی مسکرا گئی تھی۔۔۔۔زین کی بچوں جیسی حرکت پر۔۔۔۔

یکدم کروٹ بدل کر اُس نے زین کا سر اپنے سینے پر رکھا تھا اور اُسکے بالوں میں اپنی اُنگلیاں چلاتی وہ اپنی آنکھیں موند گئی تھی زین اب بھی ویسے ہی ایک ٹانگ زویا کی ٹانگوں پر رکھے اپنا صر اُسکے سینے پر اور ہاتھ کو اُسکے پہلو پر رکھے اپنے بالوں پر زویا کی انگلیوں کو محسوس کرتے اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔۔

میں بنالو نگی نہ۔۔۔زویانے زین کو جوس بناتے دیکھ کہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت کچن کی سلیپ پر بیٹھی منہ پھولائے زین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جس نے اُسے فریش بھی نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

صبح کے بارہ بج رہے تھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لوگ جاگے تھے اور زین کا کہنا تھا وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیوی کے لیے ناشتہ بنائے گا۔۔۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔اج کا دِن بہت خاص ہے اور تمہیں پتہ ہے یہ صبح میری زندگی کی سب سے حسین صبح ہے جہاں میری زندگی میری باہوں میں سو کر اٹھی ہے۔۔۔زین نے زویا کے پاس جاتے اُسکی ناک سے اپنی ناک مس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

میری بھی۔۔۔زندگی کی یہ سب سے حسین صبح ہے جہاں میرا شوہر میرے لیے ناشتہ بنا رہا ہے ۔۔۔۔زویا نے شرارت سے کہا۔۔۔

زین مسکرا گیا تھا زویا کی بات پر۔۔۔۔

ارے آرام سے زین۔۔۔زین جو کیبنٹ سے کچھ سامان نکال رہا تھا جب بیسن کا پورا ڈبا اسکے سر پر الّت گیا۔۔۔زویا زین کی شکل دیکھ کر زور زور سے ہنسے لگی اس وقت زین کی ٹی شرٹ پہنے اپنے چہرے پر زین کی قربت کے رنگ لیے ہنستی ہوئی وہ زین کا دل۔زور وسے دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔

آف زین ا۔۔۔آپ جن لگ رہے ہیں۔۔۔زویا نے زین کے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

ابھی بتاتا ہُوں تمہیں میں زیادہ ہنسی آرہی ہے تمہیں۔۔۔زین نے کہتے ساتھ اپنے قدم زویا کی طرف بڑھائے جو زین کو اپنی طرف اتا دیکھ کر کچن سے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

اب پورے لاؤنج میں زین زویا کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا جو اُسکے ہاتھ ہی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔پورے گھر میں زویا کی کھلکھلاتے گونج رہی تھی۔۔۔۔

پکڑ لیا۔۔۔صوفے کے پار سے زویا کو اپنی گرفت میں لیتے زین زویا کو لئے صوفے پر گرا تھا۔۔۔۔

پلیز زین نہیں۔۔۔زویا نے اپنے چہرے کی طرف زین کو جھکتے دیکھ کر کہا تھا۔۔اُسکے دونوں ہاتھ زین کی گرفت میں تھے۔۔۔۔

زین نے جھکتے اپنے گال پر لگا بیسن زویا کے دونوں گال پر لگایا تھا۔۔۔زین کی داڑھی کی چبھن محسوس کرتے زویا قہقہہ لگا گئی تھی۔۔۔۔

اب دیکھو لگ رہی ہو نہ تم میری چوڑیل میں اگر جن ہوں تو تم میری چوڑیل۔۔۔۔زین نے ایک ہاتھ اپنے بالوں پر پھیرتے بالوں میں موجود بیسن زویا کے چہرے پر گرائے تھے۔۔۔۔

آپ۔۔بہت برے ہے زین۔۔۔زویا نے منہ بصورتِ ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

صرف تمہارے لیے۔۔۔۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کے پیٹ پر گُدگُدی کرنی شروع کی تھی۔۔۔اور زویا حد سے زیادہ ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

زین۔۔۔زین۔۔نہ کرے پلیز۔۔۔زویا نے جلدی سے اپنا ایک ہاتھ زین کی گرفت سے نکالتے اُسے روکنے کی کوشش کی۔۔۔۔

لیکن زین رکا نہیں تھا۔۔۔اور زویا کے جبڑوں میں درد ہو گیا تھا۔۔۔ہنستے ہنستے۔۔۔

زویا نہیں کرنا یہ۔۔۔زویا نے اچانک سے زین کے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھتے گُدگُدی کی تھی جب زین نے اسکا دوسرا ہاتھ بھی چھوڑتے تنبیہ لہجہ میں۔کہا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔کیوں نہیں کرنا۔۔۔میں۔بھی کرونگی اب۔۔۔بچواب آپکی باری ہے۔۔۔۔زویا نے کہتے ساتھ زین کے پیٹ پر گُدگُدی کرنا شروع کی تھی۔۔۔اور بیچارہ زین چیختا رہا تھا۔۔۔

زویا رک جاؤ۔۔۔یار۔۔۔زین نے پھولی سانسوں سے کہا تھا۔۔۔۔

وہ چاہتا تو ایک پل میں زویا کو اپنی گرفت میں۔لے سکتا تھا لیکن وہ ان پلو کو جینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

تھک گئی میں۔۔۔زویا نے زین کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جب زین نے اسکے گرد اپنا حصار قائم کیا۔۔۔۔

زین سب کتنا حسین ہے نہ۔۔۔زویا نے زین کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے چمکتی آنکھوں سے کہا تھا۔۔۔

تم ساتھ ہو تو سب حسین نے۔۔۔زین نے زویا کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا وہ زویا کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اچانک سے دور بیل بجی۔۔۔زویا اور زین نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

تم جاؤ فریش ہو کر آجاؤ۔۔۔زین نے زویا کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔زویا اثبات میں سر ہلاتی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

زین دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔۔

بابا آپ۔۔۔۔زین نے دروازہ کھولتے ہی صفدر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا جو کالی شلوار قمیض میں چادر کو اپنے کندھوں پر ڈالے کھڑے تھے۔۔انکو دیکھ کر صاف ظاہر ہوتا تھا کہ زین نے نین نقش اُن سے ہی چڑائے۔۔۔

ہاں میں تمہارا باپ۔۔۔صفدر صاحب نے زین کی شکل دیکھ کر دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

کھوتے یہ کیسی شکل بنائیں ہوئی ہے۔۔۔زین کے چہرے پر لگا بیسن دیکھتے صفدر صاحب نے کہا تھا۔۔۔۔

وہ بس ایسے ہی۔۔۔زین کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔۔۔

صفدر صاحب کے اندر داخل ہوتے ہی زین کی بڑی بہن اندر داخل ہوئی جن کو وہ اپیا کہتا تھا۔۔۔

زین نے شدت سے انکو اپنے غلے لگایا تھا۔۔۔اپیا نے زین کا ماتھا پیار سے چوما تھا۔۔۔

صفدر صاحب نے ایک نظر لاؤنج اور صوفے کو دیکھا جہاں جگہ جگہ بیسن پڑا ہوا تھا تاسف سے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔

بہو کہاں ہے ہماری۔۔۔۔صفدر صاحب نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کمرے میں ہے۔۔۔زین نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب اپیا آٹھ کر زین کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

انسان میں تھوڑا صبر ہوتا ہے شرم ہوتی ہے لیکن وہ تو تُجھ میں رتی برابر بھی نہیں ہے کھوتیاں ایسے خود منہ اٹھا کر رخصتی کا نہیں بولتے۔۔۔صفدر صاحب نے زین کو شرم دلانی چاہی۔۔۔جس کا زین پر رتی برابر اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔

اب کیا کر سکتے ہیں آپکا بیٹا آپکی بہو سے پیار ہی اتنا کرتا ہے۔۔۔زین نے ایک آنکھ ونک کرتے بے شرمی سے کہا صفدر صاحب نے شرم دلاتی نظروں سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

زویا کمرے میں ائی تو الماری میں رکھے گئے ایک سے ایک لیڈیز سوٹ کو دیکھ کر اُس کے چہرے پر مسکراہٹ ٹھہر گئی لال رنگ کا پیروں کو چھوتا فروک جس کے دامن پر گولڈن رنگ کا کام ہوا تھا لیتی ہوئی واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

اپیا جیسی ہی کمرے میں داخل ہوئی کمرے کی حالت دیکھ کر اُن کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔ہر طرف پھول ہی پھول بکھرے ہوئے تھے۔۔۔وہ ایک طرف صوفے پر بیٹھ کر زویا کا انتظار کرنے لگی واشروم سے گرتے پانی کی آواز پر وہ سمجھ گئی تھی دلہن اندر ہے۔۔۔۔

زویا فریش ہو کر گیلے بالوں کو تولیے میں لپیٹ کر باہر نکلی تو صوفے پر بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر چونکی۔۔۔جس کے نین نقش توزین سے مشابہت رکھتے تھے سفید رنگ جس میں لالیاں گھلی ہوئی تھی پرنٹڈ وائٹ اور بلیک رنگ کے سوٹ میں چادر کو اچھی طرح اپنے گرد اوڑھے ۔۔۔۔دروازے کھلنے کی آواز پر انہوں نے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔۔

لال رنگ پہنے چہرے پر محبت کے رنگ بکھرے ہوئے تھے معصوم سے نین نقش۔۔۔۔وہ زویا کو دیکھتے ہی اپنی آنکھوں میں پیار بھرے اُسکی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔ماشاللہ۔۔۔اپیا نے آگے بڑھ کر زویا کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا زویا کے وجود سے اٹھتی زین کی مہک محسوس کر کے انہوں نے زویا کی طرف معنی خیزی سے دیکھا

تھا۔۔۔زویا کمرے کی حالت اور اُنکے دیکھنے پر شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔چہرے کا رنگ جس میں پہلی ہی گلال اُترا ہوا تھا مزید گلابی ہوا۔۔۔۔۔

میں زین کی اپیا ہوں باہر بابا بھی آئے ہیں تم سے ملنے۔۔۔۔ماشااللہ سے بہت پیاری ہو تم جتنا زین نے کہا تھا اُس سے بھی پیاری۔۔۔اب پتہ چلا میرا بھائی کیوں اتنا پاگل دیوانہ سا ہو گیا ہے۔۔۔زویا کی تھوڑی کو نرمی سے پکڑتے اُنہوں نے شریر لہجے میں کہا تھا۔۔زویا کی پلکیں شرم سے اُسکے رخساروں پر بچھ گئی تھی۔۔۔۔

چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ پھر باہر چلتے ہے۔۔۔زویا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ڈریسنگ ٹیبل پر اُسکی ضروریات کا ہر سامان موجود تھا۔۔۔زویا نے کاجل اپنی آنکھوں میں لگایا اور ہلکی سی پنک رنگ کی لپسٹک سے اپنے گلابی ہونٹوں کو رنگا جن کا رنگ مزید نکھر گیا تھا۔۔۔اپیا تو بس پیار بھری نظروں سے زویا کو دیکھ رہی تھی جو سادگی میں بھی انتہاء کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔جلدی سے گیلے بالوں کو سکھاتے اُس نے دوپٹہ اپنے سر پر لیا تھا اور اسکی یہ ادا دیکھ کر اپیا کو اپنے بھائی کی پسند پر رشک ایا تھا۔۔۔۔

وہ پیار سے زویا کا ہاتھ تھامے باہر نکلی تھی۔۔جبکہ زویا کا دل تیز دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔اُسے نہیں پتہ تھا زین کے والد کا کیا ردِ عمل ہونا ہے اسکو دیکھ کر۔۔۔۔۔

زویانے دھڑکتے دل کے ساتھ لاؤنج میں قدم رکھا تھا۔۔۔زویا پر نظر پڑتے ہی زین پتھر کا ہوا تھا۔۔۔وہ اتنی حسین لگ رہی تھی۔۔ان بھوری آنکھوں میں کاجل کی لکیر اسکو مزید زویا کا اسیر بنا دیتی تھی۔۔۔۔چہرے پر شرم وحیا کے رنگ۔۔۔وہ فدا نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔۔۔اُسکی محبت و قربت کے رنگ صاف زویا کے چہرے سے ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔۔

صفدر صاحب زویا کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے تھے زویانے ایک نظر زین کو دیکھا جو لو دیتی نظروں سے اُسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا زین کے بیٹھنے کے انداز پر زویا کو عجیب لگا وہ صوفے پر بیٹھا نہیں تقریباً لیٹا ہوا تھا۔۔۔زویا صفدر صاحب کو دیکھتی دھیمے دھیمے قدم بڑھاتی اُن تک ائی تھی۔۔۔۔

اسلام علیکم بابا۔۔۔زویانے اپنے ازلی نرم لہجے میں سر جھکائے سلام کیا تھا زین کے چہرے پر اُسکے بابا کہنے پر مسکراہٹ دور گئی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام بچے۔۔۔ماشاللہ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔صفدر صاحب نے مسکراتے ہوئے زویا کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا اور کئی نوٹ اُسکے سر سے وار کر اپیا کو پکڑائے تھے تاکہ وہ غریبوں کو ڈے سکے۔۔۔۔

ہمیں تو یہ سمجھ نہیں آرہا اُس کھوتے کو نایاب ہیرا کہاں سے مل گیا۔۔۔انہوں نے زین کی طرف دیکھتے طنزیہ لہجے میں کہا زویا کے چہرے پر مسکراہٹ دور گئی تھی اُنکی بات پر۔۔۔۔

صفدر صاحب کی بات پر زویا کی مسکراہٹ نے زین کو ٹپا دیا تھا۔۔۔۔

میں آپکے لئے چائے لے کر اتی ہوں۔۔۔زویا کو سمجھ نہ ایا اب وہاں بیٹھ کر کیا کرے اسی لئے بولتی ہوئی کھڑی ہوئی جب صفدر صاحب کی بات پر وہ رکی۔۔۔

نہیں بچے ناشتہ ہم کر کے آئے ہیں بس یہاں سے حیدر آباد کے لئے نکلنا ہے۔۔۔کیونکہ اسکے اُن تینوں ساتھیوں کی بھی شادی ہے اور ہمیں لازمی شرکت کرنی ہے۔۔۔صفدر صاحب نے کہا۔جب زین بول اٹھا۔۔۔

بابا آپ لوگ چلے میں فریش ہو جاؤ پھر زویا کو لے کر نکلتا ہوں حیدر آباد کے لئے۔۔زین کے کہنے پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

زین اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔

اسکا دیہان رکھنا ہے آپ نے۔۔۔کوئی شکایت ائی تو ہم پھر آپ سے اچھی طرح نپٹے گے۔۔۔اپیا نے زویا کے ماتھے پر پیار کرتے زین کو تنبیہ دی۔۔۔

انکا دیہان تو ہم اپنی جان پر کھیل کر بھی رکھ سکتے ہیں۔۔۔زین نے زویا کو شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اپیا نے زین کے کندھے پر تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔

صفدر صاحب تو زین کو گھور کر رہ گئے جبکہ زویا زین کی بات پر سب کے سامنے شرم سے اپنا چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔۔

ملتے ہیں ہم حیدر آباد میں جلدی سے تیار ہو کر نکلو۔۔۔صفدر صاحب نے زین کو گھورتے ہوئے کہااور زویا کے سر پر ہاتھ رکھتے باہر چلے گئے تھے۔۔۔پیچھے اپیا بھی چلی گئی تھی زین نے زویا کی طرف دیکھا جو ویسے ہی چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

بہت ہنسی آرہی تھی شوہر کی بے عزتی پر۔۔۔زین نے زویا کی تھوڑی اپنی گرفت میں لیتے اُسکا جھکا سر اٹھا کر اُسکی بھوری آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے آنکھوں میں چمک لیے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

جب زین نے جھکتے اُسکے لبوں کو نشانہ بنانا چاہا تھا۔۔۔جب زویا نے اُسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ذرا سا اوپر ہوتے زین کے ماتھے پر اپنے نرم و نازک لب رکھے۔۔۔۔۔

دیر ہو رہی ہے حیدر آباد کے لیے نکلنا ہے۔۔۔۔۔زویا نے پیار بھرے لہجے میں زین کی کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین نے محبت سے زویا کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے۔۔حیدر آباد جانا بھی بہت ضروری تھا ورنہ ارمان فیضان اور ساحل کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ یہاں ہی آجاتے۔۔۔۔۔

تم بیٹھو میں ابھی ایا فریش ہو کر۔۔۔زین نے کہتے اپنے قدم کمرے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں زین لال رنگ کی ٹی شرٹ پہنے بلیک جینز میں تیار سا باہر ایا تھا۔۔ایک نظر زویا کو دیکھا جس نے زین کے اتے ہی اُسکے بازو میں اپنا ہاتھ دیے مسکرا کر اُسکی طرف دیکھا تھا اور وہ حیدر آباد کے لئے نکل گئے تھے۔۔

زین کی گاڑی مہک اور مسکان کے گھر کے باہر رکی تھی وہ فون کر کے پتہ کر چکا تھا۔سب لوگ اس وقت یہی موجود تھے تین تین شادیاں تھی تو سب لڑکی والوں نے مہک اور مسکان کے گھر ہی رکنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

چہرے پر کسی فاتح کی طرح مسکراہٹ سجائے وہ سرشاری سے پورے حق کے ساتھ زویا کا ہاتھ تھامے اندر بڑھا تھا۔۔۔۔

لاؤنج میں ہی اُسے سب نظر اے تھے صفدر صاحب باقی سب بروں کے ساتھ بات کر رہے تھے لڑکیاں غائب تھی جب کہ وہ تینوں منہ بنا کر ایک صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔سلام کی آواز پر سب نے اُن دونوں کی طرف دیکھا اور دونوں کو ساتھ دیکھ کر سب نے ماشاللہ کہا تھا۔۔۔

بیٹی کے چہرے پر شرمگیں مسکراہٹ اور خوشی کے رنگ دیکھ کر احسان صاحب نے اللہ کا ڈھیروں شکر ادا کیا تھا۔۔۔

مسز احسان نے اٹھ کر زویا کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔زین سب سے مل کر اُن تینوں کے پاس بیٹھا تھا اور زویا فوراً سے مہک مسکان اور آرزو کے پاس چلی گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے منہ کیوں پھولے ہوئے ہے تم لوگوں کے۔۔۔زین نے سرگوشی نما آواز میں اُن سے پوچھا جس پر تینوں نے اُسے پھاڑ کھانے والے انداز میں دیکھا تھا۔۔۔

رک جاؤ ابھی تمہارا منہ ہم سے زیادہ پھولنے والا ہے۔۔۔فیضان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

زین نے اچھنبے سے اُنکی طرف دیکھا تھا جب صفدر صاحب کی آواز پر وہ اُنکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

تو پھر طے ہوا آج مایوں ہے کل مہندی اور پھر برات اور ان سارے وقت میں چاروں لڑکوں کا چاروں لڑکیوں سے پردہ ہے۔۔۔صفدر صاحب نے چرانے والی مسکراہٹ کے ساتھ زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا پتہ تھا اپنے بیٹے کی دکھتی رگ پر پر رکھ دیا ہے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے بابا میری تو رخصتی ہو گئی ہے۔۔۔زین نے

احتجاج کیا۔۔۔

بیٹا جی مانا آپ کی رخصتی ہو گئی ہے لیکن اب ہم اپنی بیٹی کو پوری دھوم دھام سے بیا کر لے کر جائے گے۔۔صفدر صاحب نے جتلاتے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور یہاں زین کو لگ رہا تھا وہ غصے سے پھٹ پڑے گا۔۔۔۔اب اُسے سمجھ آئی تھی فیضان ارمان اور ساحل کیوں منہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

چلو بھئی لڑکوں اٹھو فارم ہاؤس چلے۔۔۔۔۔صفدر صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔اُن کی بات پر چاروں لڑکوں نے اپیا کی طرف مظلوم نظروں سے دیکھا تھا جنہوں نے مسکراہٹ لبوں تلے دبا کر اپنی نظریں گھمائیں تھی۔۔۔۔

ایک ترسی ہوئی نظر سامنے بند کمرے کے دروازے کو دیکھتے وہ چاروں باہر کی طرف نکلے تھے

۔۔۔۔

پیچھے اُن کے والدین اور صفدر صاحب بھی سب سے مل کر باہر نکل گئے تھے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

اسلام علیکم۔۔۔زویا نے کمرے کے اندر داخل ہوتے سلام کیا۔وہ تینوں جو موبائل میں مہندی کے ڈیزائن دیکھ رہی تھی زویا کی آواز پر چیختے ہوئے اُسکی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔

زویا اُن تینوں کے یکدم گلے لگنے سے لڑکھڑائی تھی پھر سنبھل کر مسکرا دی۔۔۔۔

اوئے ہوئے لڑکی بڑی پیاری لگ رہی ہے اج تو۔۔۔مہک نے اپنی ایک آنکھ ونک کرتے بے شرمی سے کہا۔۔زویا نے مکہ رسید کیا تھا اُسکی بات پر۔۔۔۔

ہم تو بہت پریشان تھے کہ زین بھائی اور تمہارے بیچ سب صحیح ہو گا بھی یہ نہیں لیکن تمہارے چہرے پر موجود ان محبت کے رنگوں کو دیکھ کر ہماری ساری پریشانی دور ہو گئی ہے۔۔۔مسکان نے پیار سے کہا۔۔۔

اللہ کا بہت بہت شکر ہے مسکان کہ اب سب صحیح ہے۔۔۔سب بہت خوبصورت ہے۔۔۔ساری پرانی باتوں کو بھلا کر ہم نے ایک نئی شروعات کی ہے۔۔۔اور یہ بہت حسین ہے۔۔۔زویا نے چہرے پر جاندار مسکراہٹ سجائے خوشی سے گول گھومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس بس لڑکی نظر لگوائو گی خود کو چلو بیٹھو اور مہندی کے ڈیزائن دیکھو کیونکہ ہمارے ساتھ ساتھ تمھاری بھی مایوں اور مہندی ہونی ہے۔۔۔آرزو کی بات پر زویا کو حیرت ہوئی۔۔۔۔

مطلب میں بھی دلہن بنو گی میری بھی رسمیں ہو گی کتنا مزہ آئے گا۔۔۔زویا ایکسائٹڈ ہوتی ہوئی بولی۔۔۔

ہاں جی اور ان تینوں دِنوں تک ہمارا اپنے اپنے شوہروں سے پردہ ہے۔۔۔کتنا مزہ انے والا ہے نہ۔۔۔۔مہک نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بچپن سے ہم چاروں یہی سوچتے ائی تھی کہ ہماری شادی ساتھ ہو اور دیکھو ہماری خواہش پوری ہو رہی ہے۔۔۔مسکان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔اور چاروں فنکشن کے بارے میں بات کرنا شروع ہو گئی تھی یہ بھول کر کہ اُنکے مجازی خدا جلتے توے پر بیٹھے ہوئے ہے اس وقت۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

نہیں۔۔۔میں تو نہیں رہ سکتا تین دن اپنی بیوی سے دور۔۔۔زین نے یکدم اٹھتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو۔۔چپ کر سالے رخصتی کروالی ہے تو نے تو میں تو نکاح کے بعد اپنی بیوی سے ملا ہی نہیں ہو ۔۔۔فیضان نے کہتے ساتھ صوفے کی پشت سے اپنا سر ٹکایا۔۔۔۔۔

ایسے ہاتھ پر ہاتھ رکھے تو نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔۔ساحل نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تو پیر پر پیر رکھ کر بیٹھا ہوں۔۔۔ارمان نے ساحل کی بات پر آنکھوں سے اپنے پیروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اُس نے سامنے رکھی ٹیبل پر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

ساحل نے خونخوار نظروں سے ارمان کو دیکھا تھا۔۔۔۔

چلو چلتے ہے۔۔۔اپنی بیگم کو ہلدی تو میں بھی لگاؤ گا۔۔۔زین نے الماری سے اپنی جیکٹ پہنتے ہوئے کہا۔۔۔

اور باہر جو آپکے والد صاحب بیٹھے ہمارا پہرا دے رہے ہیں انکا کیا۔۔۔فیضان کی بات پر زین پریشان سا ہوا تھا کیونکہ صفدر صاحب باہر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

فیضان نے جلدی سے روم کا دروازہ لوک کیا اور ونڈو کی طرف اشارہ کیا اُسکا اشارہ سمجھتے وہ چاروں چہرے پر مسکراہٹ سجائے باہر کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

پورے لون کو پیلے اور سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔یہ فنکشن صرف عورتوں کے لیے رکھا گیا تھا مرد حضرات کا ادھر انا سختی سے منع تھا۔۔۔۔

سامنے ہی چار چھوٹے صوفے رکھے گئے تھے کچھ کچھ فاصلے سے جس پر وہ چاروں بیٹھی ہوئی تھی پیلے رنگ کی سادی سی آدھی آستینوں والی کرتی اور لاچا پہنے سر پر ریشمی پیلا دوپٹہ سجائے پھولوں کے زیورات پہنے بنا میکپ کے وہ چاروں حد سے زیادہ حسین لگ رہی تھی چہرے پر مسکراہٹ نے بسیرا کیا ہوا تھا۔۔۔۔

ڈھول کی تال پر بجتے گانوں پر وہ جھومتی ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کرتی ہوئی پوری محفل کی جان بنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ایک منٹ یہاں تو ساری عورتیں ہی ہے۔۔۔ ہم کیسے جائے گے اندر۔۔۔۔ ساحل نے گیٹ کے اندر ذرا سا جھانکتے ہوئے کہا جہاں صرف لیڈیز ہی لیڈیز تھی۔۔۔۔

کہ زین کی نظر حسن پر پڑی جو ہاتھ میں گول گپوں کی پلیٹ تھامے باہر کی طرف آرہا تھا۔۔۔ زین نے اُسکا بازو دبوچ کر اُسے اپنی طرف کیا۔۔۔

اللہ زین بھائی یہ کیا حرکت تھی میرا بیچارہ گول گپا گر جاتا تو۔۔۔ حسن نے غصے بھری نظروں سے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

حسن تمہیں چاکلیٹ پسند ہے نہ۔۔۔ زین نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ حسن نے چمکتی آنکھوں سے کہا۔۔۔

تمہیں چاہیئے۔۔۔ زین نے جلدی سے اپنی پاکٹ سے چاکلیٹ نکال کر اُس کے سامنے کی تھی۔۔۔ ساحل اور فیضان ارمان کو اب سمجھ آیا تھا زین نے اتے وقت سٹور پر گاڑی کیوں روکی تھی وہ سب کچھ پہلے سے ہی پلین کر چکا تھا۔۔۔۔

ہاں دے مجھے۔۔ حسن نے جلدی سے زین کے ہاتھ سے چاکلیٹ لینی چاہی۔۔جب زین نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔

ایک شرط پر۔۔ تم ہمیں اندر جانے کا راستہ بتاؤ گے۔۔۔۔زین نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے لائے دے۔۔ حسن تو بچپن سے ہی کھانے کہا بھوکا تھا فوراً سے مان گیا۔۔۔۔۔

زین نے چاکلیٹ اُسکے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔ حسن اندر گیا۔۔۔۔

یہ ابھی تک ایا کیوں نہیں۔۔ فیضان نے حسن کو واپس نہ اتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

آگیا۔۔۔ارمان نے اُسے اتے دیکھ کر کہا جس کے ہاتھ میں پٹھانی عبایا تھے ٹوپی والے۔۔۔۔

اندر عورتوں کو ہی جانے کی اجازت ہے اسی لیے آپ سب کو عورت بننا پڑے گا۔۔۔۔ حسن نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بول رہا ہے گل گلے۔۔۔۔ارمان نے بظاھر ہنستے ہوئے حسن کے گال کو زور سے کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ پہن کر آپ اندر جا سکتے ہیں ورنہ نہیں یہی شرط ہے۔۔ حسن نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے عبایا اُنکی طرف بڑھایا جسے ایک نظر دیکھ کر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے جب جہان اپنی بیوی کے لئے ڈولی بن سکتا ہے یہ تو پھر بھی عبایا ہے اتنا تو کر ہی سکتے ہے ہم۔۔۔۔۔۔۔ فیضان نے کہتے ساتھ ایک عبایا اٹھا کر پہننا شروع کیا تھا۔۔۔۔

ڈولی۔۔۔ ارمان نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا جیسے جاننا چاہ رہا ہوں ڈولی سے کیا مراد ہے۔۔۔

خواجہ سرا۔۔۔ اب اگر تم لوگ میری طرح ناول پڑھ لیتے تو جنگیوں کی طرح اج مطلب نہ پوچھ رہے ہوتے۔۔۔ فیضان نے فخریہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اُن تینوں کا دل کیا تھا اس بات پر فیضان کو کہیں اُلٹا لٹکا دے لیکن پھر جلدی سے حسن کے ہاتھ سے عبایا لیتے پہنا۔۔۔۔

تیرے جوتے نظر آرہے ہیں۔۔۔ ساحل نے ارمان کے پاؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

غور کرو تم لوگوں کے بھی نظر آرہے ہیں۔۔ ارمان نے اُن تینوں کی توجہ اُنکے پاؤں کی طرف کروائی۔۔۔۔ اُنکا قد بڑا تھا اور عبایا چھوٹا۔۔۔۔

خیر ہے اندر گھاس ہی تو ہے جوتے اُتار دیتے ہیں۔۔۔ فیضان نے کہتے ساتھ اگے بڑھ کر اپنے جوتے ایک طرف اُتار دیے۔۔۔ اسکو دیکھا دیکھی اُن تینوں نے بھی اپنے جوتے اُتار دیے۔۔۔

اپنی بیگم کے دیدار کے لیے کیا کیا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ ساحل نے اندر بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹوپی والے پٹھانی عبایا پہنے وہ لوگ ننگے پاؤں لون کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

اور اندر کا منظر دیکھ کر انکا جلتا دل مزید جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔۔۔۔

سامنے اپنی بیگمات کو ہنستے ہوئے ہلدی لگواتے دیکھ اُن چاروں کی آبرو تنی تھی۔۔۔

ہم یہاں جلتے توے پر بیٹھے ہوئے ہے اور یہ یہاں ہنس رہی ہے خوش ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کا حسین چہرہ دیکھ کر دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

افف ان عورتوں کو بولوں میری بیوی سے دور رہے کیسے اُس کو ہاتھ لگا رہی ہے۔۔۔زین نے ایک عورت کو زویا کے بازو پر ہلدی لگاتے دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

بھائی صبر رکھ ورنہ ایسا نہ ہو تیری مردانا آواز سن کر یہاں بھگدڑ مچ جائے۔۔۔۔۔ساحل نے عبایا کے اندر سے کہا۔۔۔

میرا تو سانس بند ہونے والا ہے۔۔۔بہت ہمت ہے لڑکیوں کی جو ایسے عبایہ روز پہنتی ہے۔۔۔فیضان کو بند عبایا سے سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔آنکھوں کی جگہ پر جالی لگی ہوئی تھی جس سے وہ اپنی اپنی بیویوں کو دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔

مہک کی نظر سامنے کھڑی چار لمبے قد کاٹھ والی عورتوں پر پڑی اور پھر اُنکے پیروں پر۔۔۔۔۔

اُسکی آنکھیں چمکی۔۔۔اُس نے اپنی آنکھوں سے زویا آرزو اور مسکان کو اشارہ کیا جنہوں نے بھی اُسکی نظروں کی تقلید میں دیکھتے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر کا منظر اُن چاروں کی آنکھوں کے پردوں پر لہرایا۔۔۔

جب حسن ہاتھ میں چاکلیٹ پکڑے اُن کے پاس ایا تھا۔۔۔اور اُن چاروں کو باہر زین ساحل فیضان اور ارمان کی موجودگی کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔

مہک نے ہی عبایا بھجوائے تھے تاکہ انہیں تنگ کر سکے اور ویسے بھی مردوں کا اندر انا منع تھا اب انہوں عبایا اور ننگے پاؤں دیکھتے اُن چاروں نے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔۔

آج تک میں نے صرف ناول میں ہی پڑھا تھا جب ہیرو ایسے ہلدی کی رسم میں عورتوں والے کپڑے پہن کر آجاتے تھے اور آج اپنے ہیرو کو اپنے لیے عبایا میں دیکھتے مجھے تو حد سے زیادہ خوشی ہو رہی ہے۔۔۔مہک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔اُن تینوں نے اُسکی بات پر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

آپ لوگ بھی جائے نہ رسم کر لے جا کر۔۔۔آرزو کی والدہ نے زین کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔زین تو اچانک سے اُنکے پاس انے پر گڑ بڑا۔ گیا تھا اور جلدی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

چاروں لڑکے بامشکل عبایا میں چلتے ہوئے اسٹیج تک آئے تھے۔۔۔

چاروں نے اپنی اپنی والیوں کے پاس جگہ سمنبھالی تھی۔۔۔

زین کے قریب بیٹھتے ہی زویا نے ذرا سا کھسکنا چاہا لیکن صوفے پر جگہ ہی نہیں تھی۔۔۔زین کی کلون کی تیز خوشبو اُسے اپنے نتھنوں سے ٹکراتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔اور زین جو عبایا کے اندر سے بھی زویا کے مہکتے وجود سے اٹھتی ہلدی کی دلسوز خوشبو محسوس کرتے گہرا سانس بھرتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

سامنے رکھی گئی ہلدی اپنی دو انگلیوں میں لیتے زین نے زویا کی بھوری آنکھوں میں دیکھا تھا ۔۔۔۔جالی کے پار نظر اتی زین کی کالی آنکھوں کو دیکھتے زویا کی دل کی دھڑکن مدھم ہوئی تھی۔۔۔ایک فسوں سا اُسکے گرد بن گیا تھا وہ زین کی آنکھوں میں دیکھتی رہی زین نے بھی اُسکی بھوری آنکھوں سے ایک پل کے لئے اپنی نظریں نہیں ہٹائی تھی۔۔۔۔زویا کی آدھی آستینوں سے جھانکتے بازوں پر اپنی انگلی سے ہلدی لگاتے وہ زویا کے وجود میں سنسنی سی دوڑا گیا تھا۔۔۔زین نے اپنی انگلیاں زویا کے گال پر رکھی تھی زویا نے بیساختہ اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔اور زین اسکے آنکھیں بند کرنے پر سمجھ گیا تھا کہ وہ اُسے پہچان گئی ہے۔۔۔۔۔

میں اندر تمہارا انتظار کر رہا ہوں جاناں۔۔۔جتنا انتظار کرواؤ گی اتنا تمھاری اس نازک جان کو بھگتنا پڑے گا۔۔۔زین نے زویا کے کان میں سرگوشی کی تھی اپنی گردن اور کان پر زین کی گرم سانسیں محسوس کرتے زویا کا رنگ لال ہوا تھا۔۔۔

ارے بہن جی آپ اٹھ جائے یہاں سے اور عورتوں نے بھی انا ہے۔۔۔ مسز احسان نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ زین اثبات میں سر ہلاتے اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ زویا نے زین کے جاتے ہی ایک لمبی سانس بھری تھی۔۔۔ ورنہ زین کی موجودگی میں وہ اپنی سانس تک روک گئی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

ہیلو جانم کیسی ہو تم۔۔۔ ارمان نے آرزو کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا تھا ایک تو صوفے پر صرف دو ہی لوگوں کی جگہ تھی جس پر ارمان اپنی کسرتی جسم کی وجہ سے آرزو کو بلکل صوفے کے کونے سے لگا گیا تھا۔۔۔۔

موٹے آدمی۔۔ تھوڑا سا تو عورتوں کی طرح نزاکت سے بیٹھو جس طرح تم بیٹھے ہو سب نے پہچان جانا ہے کہ عورت کے بھیس میں ایک آدمی ہے۔۔۔ آرزو نے دانت پیستے ہوئے ارمان سے کہا تھا۔۔۔ جس نے فوراً سے اپنی پھیلی ٹانگوں کو سمیٹا تھا۔۔۔

کیسے یہاں تم خوشی خوشی بیٹھی ہو۔۔۔ میں وہاں تم سے تین دن کی جدائی پر تڑپ رہا تھا۔۔۔ ارمان کا لہجہ شکوہ کن تھا۔۔۔۔

اب اپنی شادی پر میں روتی رہو کیا اور مجھے پتہ تھا آپ نے کچھ الٹا سیدھا کرتے ہوئے مجھ سے ملنے آ ہی جانا ہے اور میں صحیح تھی۔۔۔آرزو نے چہرے پر نقلی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔کیونکہ اُسکی والدہ اُسکی طرف ہی متوجہ تھی۔۔۔

کتنی اچھی بات ہے میری بیوی کتنے اچھے طرح سے اپنے شوہر کو جانتی ہے۔۔۔ارمان نے کہتے ساتھ اپنی انگلیوں میں ہلدی لگائی۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔یار کیسے تم اُسے لگا رہی ہو۔مجھے تو یہ بہت عجیب لگ رہی ہے۔۔۔۔اپنے ہاتھ پر لگی اُبٹن کو دیکھتے ارمان نے کہا۔۔۔

کیا مطلب ہے کیوں لگا رہی ہُوں۔۔جب دلہن یہ اپنے بدن پر لگاتی ہے تو اس سے روپ اتا ہے اور خوشبو بھی۔۔۔آرزو نے تیز نظروں سے ارمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہیں کیا ضرورت اس چیز کی تمہارے وجود کی مہک تو پہلے ہی مجھے دیوانہ بنائے پھرتی ہے۔۔۔اور یہ رنگ روپ تو مجھ پر قاتلانہ حملے کرتا ہے۔۔۔ارمان نے اُسکے گال پر نرمی سے اُبٹن لگاتے ہوئے کہا۔۔۔آرزو اُسکی بات پر اپنا چہرہ جھکا کر مسکرا گئی۔۔۔۔

رات کو اونگا میں تُم سے ملنے خبردار جو میری بھابھیوں کے ساتھ رہی تو۔۔۔ارمان نے اُسے تنبیہ کی۔۔۔آرزو نے اپنی نظریں گھمائیں تھی اُسکی بات پر۔۔۔۔

اور ارمان ایک بھرپور نظر اُسکے مہکتے وجود پر ڈال کر اٹھ گیا تھا۔۔۔۔

اہ۔۔۔ فیضان نے بیٹھتے ساتھ ہی مہک کے پیٹ پر چٹکی کاٹی تھی۔۔ مہک کی چیخ پر سب نے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ یہ ائرنگ چب گیا تھا۔۔۔ مہک نے اپنے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے مصنوعی درد بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور غصے بھری نظروں سے فیضان کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں شرارت چمک رہی تھی۔۔۔۔

مہک نے بھی فیضان کے پیٹ پر زور سے چٹکی کاٹی۔۔۔۔۔

فیضان نے اپنے لب آپس میں دبا کر اپنی چیخ کو۔روکا تھا۔۔۔ اگر وہ چیخ جاتا تو سب کو پتہ چل جاتا۔۔۔۔

فیضان نے غصے بھری نظروں سے مہک کی طرف دیکھا جو اُسکی آنکھوں میں دیکھتی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

انٹی ہلدی نہیں لگائے گی آپ مجھے۔۔۔مہک نے شرارت سے آنکھیں پٹپٹاتے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا جس پر فیضان نے اُسکے معصوم چہرے کو دیکھتے اُسکے بازو پر ہلدی لگائیں تھی فیضان کا لمس اپنے بازو پر محسوس کرتے مہک نے جھرجری سی لی تھی۔۔۔۔

زوجہ فیضان۔۔۔۔میں آپکا اندر انتظار کر رہا ہوں اگر نہیں چاہتی کہ میں رات کو اپ کے پاس آکر آپکے وجود پر اپنی گہری چھاپ چھوڑ جاؤ سیڑھی شرافت کے ساتھ اندر آجائے۔۔۔فیضان نے مہک سے دھیمی مگر پُر تپش آواز میں کہا اور وہاں سے اٹھتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔مہک نے اُسکی پشت کو دیکھتے تھوک نگلا تھا اُسکی سرگوشی نے مہک کے پورے وجود میں سنسنی سی ڈورا دی تھی۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

ساحل۔۔۔اپنے ہاتھ پر ساحل کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے مسکان نے لال ہوتے ہوئے اُسکو پکارا تھا۔۔۔

جی جان ساحل۔۔۔۔ساحل نے ہلکی آواز میں کہا تھا۔۔۔

آپ عبایا پہنے اچھے لگ رہے ہے۔۔۔۔مسکان نے اپنا نچلا لب دانت تلے دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

بس دیکھ لو۔۔۔ تمھارے لیے کیا کیا کر سکتا ہوں میں۔۔۔ ساحل نے اب اُسکے گالوں پر ہلدی لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ جو آنکھوں میں محبت لئے اُسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ویسے تم نے مجھے پہچانا کیسے۔۔۔ ساحل نے پوچھا۔۔۔

بس پہنچان لیا۔۔۔ مسکان نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اب یہ اُسے کیا بتاتی کہ اُن چاروں کو پہلے سے ہی پتہ تھا اُنکے انے کا۔۔۔

ساحل نے بہت احتیاط سے مسکان کے دونوں بازوں پر ہلدی لگائی تھی اؤر ساحل کے پر تپش لمس سے مسکان کی دل کی دھڑکن ٹرین کی رفتار سے بھاگی تھی۔۔۔۔

ساحل نے آنکھوں میں محبت کے دیپ لئے مسکان کے نرم و نازک گال پر ہلدی لگائی تھی ۔۔۔ مسکان کا چہرہ ٹپ اٹھا تھا ساحل کی نزدیکی سے اُسکی پر تپش لو دیتی نظریں وہ جالی کے پار سے بھی اپنے وجود پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ اور ساحل کا دل چاہ رہا تھا مسکان یوں ہی بیٹھی رہے اور وہ اُسکے نرم و نازک وجود کی نرماہٹیں محسوس کرتا رہے۔۔۔۔

کہ پاس سے اتی آواز پر اُن دونوں کے گرد باندھا فسوں ٹوٹا۔۔۔۔

بیٹا اب اٹھ بھی جاؤ کب سے بیٹھی ہو میں نے بھی رسم کرنی ہے۔۔۔ایک بوڑھی خاتون نے آکر ساحل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ساحل نے ایک نظر مسکان پر ڈالی جو سر جھکائے مسکرا رہی تھی مجبوراً اُسے اٹھنا پڑا لیکن وہ رات میں ملنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

مجھے اندر جانا ہے۔۔۔گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔زویا نے زین کی بات یاد آتی ہے اُس نے جلدی سے کہا

ہاں میں لے جاتی ہوں اؤ زویا میں بھی تھوڑا سا فریش ہو اؤ۔۔۔مہک نے زویا کو بولتے دیکھ جلدی سے کہا۔۔۔۔۔

زویا نے اپنا لب دانت میں دبایا تھا مہک کے سامنے وہ کیسے زین کے پاس جاتی۔۔۔۔۔لیکن اُسے جانا پڑا۔۔۔۔

مسکان اور آرزو نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

زویا اپنے روم کی طرف بڑھ رہی اور مہک اُسکے پیچھے جب اچانک سے کسی نے اُسکا بازو پکڑ کر کھینچا۔۔۔۔۔

مہک اس سے پہلے چیختی اپنے ہونٹوں پر کسی کی سخت گرفت محسوس کر کے تھمی۔۔۔۔۔۔

فیضان نے مہک کا بازو پکڑ کر اُسے کچن میں کھینچا تھا ایک ہاتھ سے دروازہ بند کرتے اُس نے مہک کے لبوں پر اپنی گرفت کی تھی ورنہ مہک نے چیخ کر اُسکے سارے یادگار مومنٹ کا بیڑا غرق کر دینا تھا۔۔۔

اپنے لبوں پر فیضان کے لبوں کا لمس محسوس کرتے مہک کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔۔۔اور فیضان وہ مدہوش سا مہک کے گلابی لبوں کا جام پینے میں مصروف تھا۔۔۔

سانس بند ہونے پر مہک نے فیضان کی شرٹ کو جھنجھوڑا۔۔۔۔۔۔۔

فیضان نے مہک کی سانسوں کو مدھم ہوتے دیکھ اُس کے لبوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔شوخ گرے نظریں مہک کے لال ہوتے چہرے پر گاڑھی۔۔۔

مہک تیز تیز سانسیں لیتے اپنی سانسوں کی آمدورفت کو استوار کر رہی تھی۔۔۔نظرے جھکی ہوئی تھی۔۔۔

اُس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ نظروں کو اٹھا کر فیضان کا چہرہ دیکھ سکے۔۔۔

یہ۔۔۔کیا۔۔۔تھا۔۔۔مہک نے شرم سے اٹکتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔

یہ۔۔۔انگلش میں اسے کس کہتے ہے اُردو میں بوسا اور تھوڑا پوری زبان میں بولا جائے تو چُما کہتے ہیں۔۔۔فیضان نے مہک کی تھوڑی تھامتے اُسکا چہرہ اپنے چہرے کے پاس لاتے اپنی گرم

سانسیں اُسکے چہرے پر چھوڑتے ہوئے شوخ لہجے میں آخر میں اپنی ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک نے ایک نظر اُسکی گرے آنکھوں میں جھانکا جہاں پر اُسکی قربت کی طلب صاف ظاہر ہو رہی تھی وہ شرم سے چور ہوتی فوراً اپنی نظریں جھکا لی تھی۔۔۔

اہم اہم کیا بات ہے اج تو میری پٹاخہ چپ ہو گئی ہے میری اتنی سی نزدیکی پر ہی۔۔۔تب کیا ہو گا جب میں تمہارے پور پور کو اپنے لمس سے مہکاؤں گا۔۔۔فیضان نے بھاری بہکی آواز میں مہک کا حسین چہرہ اپنے اتنے قریب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک کا چہرہ فیضان کی بے باک بات پر سرخ قندھاری ہوا تھا اُسے لگا جیسے اُسکے چہرے سے بھانپ نکل رہی ہو۔۔۔۔

بہت۔۔۔بہت۔بیہودہ ہو تم۔۔مہک نے غصے سے بولنا چاہا تھا لیکن فیضان کی بے باک بات نے اُسے اس قابل چھوڑا کب تھا۔۔۔۔

ابھی تو کوئی بیہودگی دکھائی ہی نہیں میں نے۔۔۔میری جان لیکن پرسوں اچھی طرح بیہودگی دکھاؤ گا۔۔۔فیضان نے مہک کی قمر پر ہاتھ رکھتے اُسے مزید اپنے قریب کرتے کہا تھا۔۔۔مہک کی ناک اُسکی ناک سے مس ہوئی تھی۔۔۔۔

فیضان کی اتنی نزدیکی پر مہک کو لگ رہا تھا اُس کا دل نکل کر باہر آ جائے گا۔۔۔ہاتھ پسینے سے بھر گئے تھے۔۔۔ جسم میں کپکپاہٹ پیدا ہو گئی تھی۔۔۔۔

فیضان اتنے قریب سے نظر آتے مہک کہ گلابی لبوں کو دیکھتے فیضان پھر سے بیخود ہوا تھا۔۔۔ مہک نے فیضان کو دوبارہ اپنے لبوں پر جھکتے دیکھ اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

ریلیکس جانم اج ایک دوز ہی کافی ہے۔۔۔ فیضان نے اُسکے کانپتے جسم کو محسوس کرتے قمر پر ہاتھ رکھے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔ مہک نے فیضان کی بات پر مسکراتے اُسکے سینے پر اپنا سر رکھا تھا۔۔۔۔

کئی لمحے وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے رہے تھے۔۔۔ مہک فیضان کی دل کی دھڑکن سن رہی تھی تو فیضان اُسکے بالوں سے اُٹھی مسحور کن خوشبو اپنی رگ رگ میں اُتار رہا تھا۔۔۔

کافی دیر ہو گئی ہے اب جانا ہو گا مجھے۔۔۔ فیضان نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ فیضان نے جھک کر عقیدت اور محبت سے اُسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

مہک نے ایک نظر اُسکے صبیح چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

رکے۔۔۔کچھ یاد آنے پر مہک نے فوراً سے فیضان سے کہا جو مڑ کر جانے لگا تھا حیرت سے پلٹا۔۔۔۔

عبایا تو پہن جائے ایسے جائے گے باہر تو سب بڑوں سے ڈانٹ پڑے گئی اور بعیر تی الگ ہونی ہے۔۔۔مہک نے کچن کی سلیپ پر رکھا عبایا اٹھا کر فیضان کی طرف کیا۔۔۔۔

فیضان نے عجیب سا منہ بنا کر مہک کے ہاتھ سے عبایا تھاما تھا مہک نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی فیضان کو عبایا پہنتے دیکھ۔۔۔لیکن فیضان اُسکے لبوں کے گوشے پر ٹھہری مسکراہٹ اچھے سے دیکھ چکا تھا۔۔۔

ہنس لو کھل کر ہنس لو۔۔۔فیضان نے عبایا پہنتے مہک سے کہا۔۔۔

وہ جو فیضان کو عبائے میں دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔۔۔

کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔مہک کو ایسے ہنستا دیکھ فیضان بھی مسکرا گیا۔۔۔

باخدا اپنی من پسند عورت کو ہنستے ہوئے دیکھنا دنیا کا سب سے حسین منظر ہوتا ہے۔۔۔اور خاص طور پر جب اُسکے چہرے پر مسکان آپکی وجہ سے آئے۔۔۔فیضان نے مہک کو ہنستا دیکھ کر کہا تھا اور اسکی بات پر مہک نے آنکھوں میں محبت لئے اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

فیضان نے پورا عبایا اٹھا کر اپنے چہرے سے اوپر کیا اور مہک کو فلائنگ کس دیتے ہوئے گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

میرا ہیرو۔۔۔ مہک نے فیضان کی پشت کو دیکھتے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور زویا کو بلانے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

❤❤❤❤

زویا دھڑکتے دل سے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔وہ چاروں ایک ہی کمرہ استعمال کر رہی تھی۔۔۔

ایک ہاتھ اپنی قمر پر رکھے دوسرے ہاتھ کے ناخن چباتی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اب زین کو کہا ڈھونڈے وہ تو اُسے یہ بتا کر ہی نہیں گیا تھا کہ اندر کہاں انا ہے۔۔۔۔

کہ واشروم کے دروازے کی کھلنے کی آواز پر اُس نے سامنے دیکھا جہاں زین اپنا بھیگا سرخ و سفید چہرہ صاف کرتا باہر نکلا تھا۔۔۔

زویا کی آنکھ تحیر سے پھیلی تھی زین کو سامنے دیکھ کر۔۔۔۔زین نے زویا کو دیکھتے تولیہ بیڈ پر پھینکا تھا اور زویا کو سمجھنے کا موقعہ دیے بنا ہی۔۔۔اُسکی قمر میں ہاتھ ڈالے اُسے اپنے نزدیک کرتے پوری شدت سے اُسکے لبوں پر جھک ایا تھا۔۔۔

اچانک افتاد پر زویا کی آنکھیں آخری حد تک پھٹ گئی تھی۔۔۔۔اپنی قمر پر سرائیت کرتے زین کے ہاتھوں کا لمس اور اپنے لبوں پر اُسکے لبوں کا شدت بھرا لمس محسوس کرتے اُسکے پورے وجود میں سنسنی سی پھیل گئی تھی۔۔۔۔

زین نے کچھ ہی دیر میں اُسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا زویا نے خفگی بھری نظروں سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔اتنی دیر تم دور تھی۔۔۔یہ کرنا تو بنتا تھا۔۔۔زین نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

اتنی دیر بھی نہیں ہوئی تھی زین مشکل سے چار پانچ گھنٹے ہوئے ہونگے۔۔۔زویا نے زین کے سینے سے شرٹ جکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جبکہ زین اب اپنا پر تپش لمس زویا کی گردن پر چھوڑ رہا تھا۔۔۔زویا چپ چاپ سی اُسکا لمس برداشت کر رہی تھی۔۔۔

تین چار گھنٹے بھی مجھے کانٹوں پر گھسیٹ لائے تھے۔۔۔اب تو تم سے ایک پل کی دوری نہ برداشت کرو کجا کے تین دن کی دوری۔۔۔زین نے زویا کی گردن سے منہ نکالتے اپنے لب باری باری زویا کے دونوں گالوں پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا جی اور ایسا کیوں ہے۔۔زویا نے زین کی بات پر اُسکے کندھے پر اپنے ہاتھوں کا حصار باندھ کر پوچھا۔۔۔انداز شرارت لئے ہوئے تھا۔۔

کیونکہ یہ بیچارہ شوہر اپنی چالاک بیوی سے بے حد عشق کرتا ہے۔۔۔زین نے زویا کی قمر پر اپنے ہاتھ کا دباؤ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا نے اپنی نظریں چھوٹی کرتے زین کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

میں چالاک ہوں زین۔۔۔زویا نے صدمے بھری آواز میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔کس نے کہا۔۔زین نے جلدی سے نفی کی زویا کا صدمے والا چہرہ دیکھ کر اُسے اس پر انتہاء کا پیار آیا تھا۔۔۔

ابھی۔۔۔ابھی آپ نے کہا۔۔۔زویا نے تیز نظروں سے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں تو تم نے سنا غلط تھا۔۔۔میں نے کہا تھا میری بیوی بہت پیاری ہے سب سے پیاری مجھے کس بھی کرتی ہے۔۔چلو اب کر کے دکھاؤ کس۔۔۔۔زین نے کہتے ساتھ اپنا چہرہ زویا کے چہرے کے نزدیک کیا۔۔

بات مت پلٹے۔۔۔آپ میں نے نہیں کرنی کوئی کس۔۔۔زویا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں میں خود کر لیتا ہوں۔۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کے لبوں پر جھکنا چاہا جب دروازہ بجنے کی آواز پر وہ سیدھا ہوا۔۔جبکہ زویا کے چہرے پر سے ہوائیاں اُڑی تھی۔۔۔۔۔

جانم اج جب میں رات کو اؤ تو سیدھی طرح باہر آ جانا۔۔۔ابھی جاؤ۔۔زین نے زویا کی ماتھے پر لگی بندی کو صحیح کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔۔زویا نے اُسکی بات پر نہ سمجھی سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

لیکن باہر سے اتی مہک کی آواز پر وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

زین نے ایک نظر بیڈ پر رکھے گئے عبایا کو دیکھا تھا۔۔۔۔

ایک لمبی سانس بھرتے اُس نے کمرے کی ونڈو کھولی تھی جو پچھلے لون میں کھلتی تھی۔۔۔

عبایا پہننے سے بہتر پائپ پر لٹک کر جانا ہے۔۔۔زین نے کہتے ساتھ ونڈو کے ساتھ لگے پائپ کی مدد سے نیچے اترنا شروع کیا تھا۔۔۔۔

نیچے اتر کر اُس نے اپنے کپڑے جھاڑے تھے اور باہر نکلتا چلا گیا تھا کیونکہ سب فنکشن کی طرف متوجہ تھے یہاں پر کسی کا دیہان نہیں تھا۔۔

وہ تینوں اپنی گاڑی کے پاس کھڑے زین کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔جب اُنہیں زین لون کی پچھلی دیوار سے چھلانگ لگاتا ہوا نظر ایا تھا۔۔۔۔فیضان کے ہاتھ میں تو زین کے جوتے تھے وہ کھا جانے والی نظروں سے زین کو دیکھ رہا تھا جس نے اُسے میسج پر جوتے لانے کو کہا تھا۔۔۔۔۔

اُن تینوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

چلو چلے۔۔۔زین کے اتے ہی وہ لوگ فارم ہاؤس کی طرف چل پڑے تھے۔۔۔۔۔

فارم ہاؤس اتے ہی وہ لوگ کھڑکھی سے اپنے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔وہ چاروں جیسے ہی کمرے میں آئے دروازہ بجنے کی آواز پر جلدی سے اپنے جوتے اُتار کر بستر پر آرے ٹیڑھے لیٹ گئے تھے۔۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔ارمان نے مصنوئی جمائی لیتے دروازہ کھول کر پوچھا تھا جب سامنے صفدر صاحب کو خود کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھتے وہ مسکرایا تھا۔۔

کہاں تھے تم چاروں۔۔۔۔صفدر صاحب نے اندر اتے سخت آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

ہم سو رہے تھے۔۔۔چاروں نے یک زبان کہا تھا۔۔۔

اگر سو لیا ہو تو بنیان پہن کر باہر آجاؤ رسم ہونی ہے تُم سب کی۔۔۔صفدر صاحب کے کہنے پر اُن چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

کیا کون سی رسم ہونی ہے ہماری۔۔۔۔۔فیضان نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

کھوتے ہلدی لگنی ہے تُم لوگوں کو بھی۔۔۔صفدر صاحب تو ویسے ہی غصے سے بھرے بیٹھے تھے اتنی دیر سے وہ دروازہ بجا رہے تھے کوئی کھول ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

یہ تو لڑکیوں کی رسم ہوتی ہے نہ۔۔۔۔ساحل کی زبان میں خارج ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یہ لڑکوں کو بھی لگتی ہے۔۔۔اب اگر کوئی اور سوال پوچھا تو میری جوتی نے جواب دینا ہے تم لوگوں کو۔۔۔صفدر صاحب نے گھور کر چاروں کو دیکھا تھا اور اُن چاروں نے چپ ہونے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

یہ اللہ میں اور نہیں برداشت کر سکتا اسکو ہٹاؤ یار میرے ہاتھ سے۔۔۔ارمان نے اپنے ہاتھ پر لگی اُبتن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چپ ہو جا تو۔۔۔۔۔ساحل نے جھڑکا۔۔۔۔

اپیا یار کب تک چلنی ہے یہ رسم۔۔۔زین نے اپیا سے پوچھا تھا جواب اسکو اُبٹن لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

بس کچھ دیر اور اُسکے بعد ختم ہو جائے گی یہ رسم۔۔۔۔اپیا نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ چاروں ایک ہی بڑے سے صوفے پر وائٹ رنگ کی بنیان پہنے اور بلیک ٹراؤزر میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

صفدر صاحب کے کہنے پر انہوں نے ایسے کپڑے پہنے تھے لیکن حال میں اتے ہی اُنہیں شدید قسم کی شرمندگی ہوئی تھی کیونکہ حال میں بہت سے مہمان بھی تھے۔۔۔کب سے کوئی نہ کوئی اتے اُنکے ہاتھ اور گالوں پر اُبٹن لگائے جا رہا تھا۔۔۔

اچانک سے چار لڑکیاں اُنکی طرف ائی تھی۔۔۔فیضان کے دور کی کزن تھی۔۔۔

وہ چاروں جلدی سے اپنے چہرے کے تاثرات ٹھیک کرتے بیٹھے تھے صفدر صاحب نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے اپنے موبائل میں کیمرا آن کیا تھا۔۔۔۔۔

اُن چاروں لڑکیوں نے جب تک اُن کے چہرے اور ہاتھوں پر پتے کی مدد سے ہلدی لگائی تھی وہ چاروں ہی اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بیٹھے رہے تھے۔۔۔

بیٹا جی اپنی اپنی بتیسی اندر کر لو۔۔۔کیونکہ تمھارے یہ پیٹھتے دانت اور اُن لڑکیوں کو دیکھ کر اتی چہرے پر چمک کو میں ریکارڈ کر کے اپنی بیٹیوں کو سینڈ کر چکا ہوں۔۔۔صفدر صاحب کی بات پر اُن چاروں کے چہرے سے ہوائیاں اری تھی۔۔۔۔

یا ربا۔۔۔زین نے مظلوم آواز میں کہا تھا۔۔۔

انکل اب اچھا تھوڑی لگتا ہے مہمان اتنی دور سے ہماری رسم کرنے کے لئے ائی ہے اب ایسے سڑے سے منہ بنا کر بیٹھے گے تو اچھا نہیں لگے گا نہ۔۔۔۔۔ فیضان نے جلدی سے وضاحت دی۔۔۔۔

یہ وضاحت اب اپنی بیویوں کو دینا تم لوگ۔۔۔ صفدر صاحب بولتے ہوئے وہاں سے چلے گئے وہ ایسے ہی تھے خوش رہنے والے۔۔۔ سب سے ہنسی مذاق کرنے والے۔۔۔۔۔

فیضان نہ کر۔۔۔ ساحل نے فیضان کو منع کیا جس نے ابٹن اٹھا کر ساحل کے پورے بازو پر مل دی تھی۔۔۔۔

فیضان نے ارمان کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا اور سامنے رکھی اُبٹن کے پیالے سے اُبٹن اپنے پورے ہاتھ پر لگاتے ساحل کے منہ پر مل دی تھی۔۔۔ ارمان نے بھی یہی حرکت زین کے ساتھ کی تھی۔۔۔۔۔

زین نے جلدی سے ارمان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے قابو میں کرتے اُبٹن اپنے ہاتھ میں بھرتے ارمان کے منہ گردن اور بازوں پر لگائیں تھی اور ارمان بیچارہ چیختا رہ گیا تھا۔۔۔۔

فیضان نے ارمان کا حال دیکھا تو مسکرا کر ساحل کی طرف دیکھا فیضان نے ساحل کی آنکھوں میں دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ ساحل نے فیضان کو نفی میں سر ہلاتے دیکھ اثبات میں سر ہلایا تھا اور گدی سے اسکو پکڑ کر سامنے رکھے پیالے میں اُسکا منہ ڈوبا گیا تھا۔۔۔

سب لوگ اُنکی بچوں جیسی حرکتیں دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔اُنکے والدین نے انکو دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

صفدر صاحب اپنے بیٹے کے چہرے پر نظر آتی خوشی کو دیکھتے پُر سکون تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤

پتہ نہیں کیسی عورتیں تھی اج سے پہلے تو اُن کو دیکھا نہیں میں۔۔۔آرزو کی والدہ نے کہا اُنکی بات پر اُن چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔مائیوں کی رسم ختم ہو گئی تھی وہ چاروں پیلے رنگ کہ کپڑوں میں اُبٹن لگائے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

انکو سختی سے بولا گیا تھا ایک ہی کمرے میں بیٹھے رہنے کا۔۔۔۔

ہاں اور آپ نے اُنکے پاؤں تو دیکھے ہی نہیں مجھے تو خالص مردانا پاؤں لگ رہے تھے۔۔۔مسز احسان کی بات پر اُن چاروں نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔۔۔۔۔

چلو لڑکیوں اب آرام کرو کل مہندی لگنی ہے تم لوگوں کو تھک جاؤ گی کل۔۔۔وہ بولتی ہوئی اُن چاروں کو کمرے میں چھوڑتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤

فون بجنے کی آواز پر زویا نے اپنی آنکھیں کھولی تھی سکرین پر زین کا نمبر دیکھ کر اُسے زین کی بات یاد ائی۔۔۔ایک نظر اُن تینوں کو دیکھا جو سو رہی تھی۔۔۔۔۔جلدی سے فون اٹھایا۔۔۔

جاناں میں باہر کھڑا ہوں جلدی سے باہر آ جاؤ۔۔۔زین نے زویا کو بولنے کا موقعہ دیے بنا اپنی بات کہیں اور فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

زویا کی نظر نوٹیفیکیشن پر پڑی جہاں ایک ویڈیو ائی ہوئی تھی۔۔۔زویا نے اوپن کر کے دیکھی تو وہی ویڈیو تھی جو صفدر صاحب نے بنائیں تھی ویڈیو دیکھتے ہی اُسکے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔۔

بتاتی ہوں میں۔۔۔زویا نے جلدی سے اپنی چادر اوڑھ کر ڈبے قدموں سے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔لاؤنج میں خاموشی تھی۔۔۔

زویا باہر نکلی تو زین گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔زویا نے اپنے لب بھینچے اور چپ چاپ گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

بہت ہنسی آ رہی تھی آپکو۔۔۔زویا کی بات پر زین نے اچھنبے سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔زین کو سمجھ نہ آیا وہ کیا بولنا چاہ رہی ہے۔۔۔۔

مطلب یہ تھا۔۔۔زویا نے غصے سے دانت پیستے موبائل میں ویڈیو چلاتے اُسکے سامنے کی تھی زین نے اپنے لب بھینچے تھے۔۔۔۔۔

میری بات سنے۔۔۔زین صفدر آپکی حسین مسکراہٹ صرف میرے لیے ہے آپ میرے شوہر ہے اگر کسی اور لڑکی کے سامنے آپکی یہ حسین مسکراہٹ نمودار ہوئی تو میں آپکا منہ نوچ لوں گی۔۔۔زویا نے شدت پسندی سے کہا۔۔۔

زین مسکرا گیا تھا زویا کی جیلسی پر۔۔۔۔۔

مسکرائے مت زین میں سنجیدہ ہو۔۔۔،زویا نے اپنی انگلی زین کی طرف دیکھتے کہا تھا زین نے اُسکی انگلی اپنی انگلی میں لوک کرتے اُسے اپنے نزدیک کیا تھا۔۔۔زویا کی قمر میں ہاتھ ڈالے اُسکی ناک سے اپنی ناک مس کی تھی۔۔۔

بلکل بیگم میری مسکراہٹ پر مجھ پر صرف اور صرف آپکا حق ہے۔۔۔۔زین صفدر کی ہر ایک سانس پر آپکا حق ہے۔۔لیکن اگر آپ منہ نوچنے کے بجائے منہ چومنے کی بات کرتی تو ذرا اچھا ہو جاتا۔۔۔زین نے شوخ لہجے میں کہا تھا زویا نے زین کی بات پر اپنی حسین مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔۔۔۔

چلے۔۔۔زین نے پوچھا جس پر زویا نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔اور زین کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤

ارمان بری مشکل سے لون کی دیوار پار کرتے پچھلے لون میں آیا تھا۔۔۔اُس نے آرزو کو بولا تھا سب سے الگ رہنا لیکن وہ اپنی بیوی کو اچھی طرح جانتا تھا اس نے ضرور اُسکی بات کی نفی کرنی تھی۔۔۔۔۔

پچھلے لون میں رکھی گئی کرسی پر بیٹھتے ارمان نے آرام سے اپنا فون نکالا تھا۔۔اور آرزو کو فون کیا تھا۔۔۔وہ بری مشکل سے یہاں تک آیا تھا زین تو پہلے ہی فارم ہاؤس سے نکل گیا تھا لیکن ساحل اور فیضان نے اسکو نہیں نکلنے دیا تھا بڑی مشکل سے اُن کو گہری نیند میں سوتا دیکھ وہ یہاں آیا تھا۔۔۔۔۔

آرزو کا فون بجا جا رہا تھا اور وہ تکیا اپنے کان پر رکھ کر سو گئی تھی۔۔۔۔۔

افف آرزو دیکھ یار کس کا فون ہے۔۔ بیل کی آواز سے تنگ ہوتے مہک نے آرزو کا بازو جھنجھوڑ کر اُسے اٹھایا تھا اور خود دوبارہ سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔۔۔

آرزو نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولتے سکرین پر نظر آتے نمبر کو دیکھا تھا۔۔آرزو نے جلدی سے کال کٹ کی جب ارمان کا میسج آیا۔۔۔کہ وہ پچھلے لون میں اُسکا انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔

کس کا فون ہے۔۔۔مہک نے نیند میں ڈوبی آواز میں پوچھا۔۔۔

رونگ نمبر تھا میں ائی ذرا پانی پیتے۔۔۔آرزو نے جلدی سے کہا اور کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

بنا دوپٹے کے وہ سادی سی شرٹ جس کی آدھی آستینیں تھی ڈھیلے سے ٹراؤزر میں بالوں کا جوڑا باندھے وہ لون میں ائی تھی سامنے ارمان کو دیکھ کر اُسکی دل کی دھڑکن بڑھی تھی۔۔۔جو آسمانی رنگ کی ٹی شرٹ بلیو پینٹ پہنے آرام سے کرسی پر اپنی پشت ٹکائے بیٹھا تھا۔۔۔

آرزو قدم بڑھاتی اُس تک ائی تھی۔۔۔

اپنے قریب سے اتی ایک مسحور کن خوشبو محسوس کرتے ارمان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔نظر آرزو پر گئی جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ارمان نے آرزو کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا جسے وہ بنا دیر کیے تھام گئی تھی۔۔۔ارمان نے اسکو اپنی طرف کھینچا آرزو اُسکے کشادہ سینے سے ٹکرائیں تھی۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔ارمان نے اپنے بے انتہا نزدیک آرزو کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔آرزو نے اپنا سر ارمان کے دل کے مقام پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

خوش ہو۔۔۔ارمان نے آرزو کے بالوں میں منہ دیتے ایک اور سوال پوچھا تھا۔۔۔۔

بہت۔۔۔۔آرزو نے بولتے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

ارمان۔۔۔آرزو نے کچھ یاد انے پر اُسے پُکارا ارمان جو اُسکے بالوں کی مہک کو اپنی روح میں اُتار رہا تھا ۔۔۔اُسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔ارمان نے کہا۔۔۔

تم مجھ سے کتنا پیار کرتے ہو۔۔۔آرزو نے اُسکے سینے سے اپنا سر اٹھاتے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میں نے کبھی اپنے پیار کو ناپا نہیں ہے جانم۔۔۔۔میرا پیار تمہارے لئے سب سے زیادہ ہے۔۔۔جو دن بادن بڑھتا جاتا ہے۔۔۔۔ارمان نے آرزو کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پھر بھی ایسے بتاؤ اتنا پیار کرتے ہو۔۔۔آرزو نے اپنے ہاتھوں سے تھوڑا سا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ارمان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

آرزو نے اپنے بازو تھوڑے اور وا ہ کئے۔۔۔

اتنا۔۔۔ارمان نے پھر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

آرزو نے ابکی بار اپنے دونوں بازو پورے وا ہ کیے۔۔۔

اتنا۔۔آرزو نے اپنی آبرو ریز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں کہ تمھارے چہرے پر یہ حسین مسکراہٹ دیکھنے کے لیے میں اپنا سب کچھ قربان کر دو اتنا کہ تمھاری آنکھوں میں آنسو لّانے والے کو زندہ زمین میں در گور کر دو۔۔۔اتنا کہ تمہارے لیے مر جاؤ تمھاری خوشی کے لیے فنا ہو جاؤ۔۔۔ارمان نے تیز آواز میں اپنے دونوں بازو واہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

آرزو اُسکی بات پر ہنستی ہوئی اُسکے سینے میں سمائی تھی۔۔۔

ہلکے بولے کوئی اٹھ گیا اور دیکھ لیا تو۔۔۔آرزو نے اُسکے سینے پر اپنی تھوڑی رکھتے ارمان کا خوبرو چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو دیکھنے دو اپنی حق حلال کی بیوی سے اطرافِ محبت کر رہا ہو۔۔۔ارمان نے اپنی ایک آنکھ دبا کر شوخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔اور جھکتے آرزو کے مسکراتے لبوں پر سے مسکراہٹ چڑائی تھی۔۔۔آرزو نے اپنے دونوں ہاتھ اُسکے سینے پر رکھتے اُسکے نرم لمس کو محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اُس سے دور ہوا تھا اور آرزو اپنا لہو چھلکاتا چہرہ اُسکے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔

جاؤاب سو جاؤ۔۔ تھک گئی ہو تم۔۔۔۔ارمان نے آرزو کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے اُسکے بھیگے لبوں کو اپنے انگلی سے صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آرزو نے اپنے ہاتھ سے ارمان کو نیچے جھکنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ارمان نے اُسے اچھنبے سے دیکھا تھا پھر ہلکا سا جھکا تھا۔۔۔۔۔

ارمان کے جھکتے ہی آرزو نے اپنے لب اُسکی پیشانی پر رکھے تھے۔۔۔۔۔

ارمان اُسکی ادا پر مسکرا گیا تھا۔۔۔

میں بہت خوش قسمت ہوں ارمان جو مجھے آپ جیسا شوہر ملا ہے۔۔۔۔اللہ نے میرے نصیب میں آپکو لکھا ہے میں اپنے رب کی بہت شکر گزار ہوں۔۔۔۔۔آرزو کے لہجے میں ارمان کے لیے پیار ہی پیار تھا۔۔۔

جانم کیا چاہتی ہوں اپنے اوپر جو ضبط کرتے تمہیں جانے دے رہا ہوں۔۔۔روک لو تمہیں۔۔۔کیونکہ تمہارے لمس اور باتوں سے مجھے میرے اوپر سے ضبط ختم ہوتا محسوس ہو رہا ہے ۔۔۔ارمان نے خمار سے بھاری ہوتی اواز میں کہا۔۔۔۔ابھی وہ آگے بڑھتا اس سے پہلے آرزو وہاں سے بھاگی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اُس نے پلٹ کر ارمان کو دیکھا تھا جو اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔آرزو نے جلدی سے مسکراتے ایک فلائنگ کس دی تھی

جسے ارمان نے کیچ کرنے کا اشارہ کرتے اپنے لبوں سے لگائی تھی۔۔۔آرزو جلدی سے مسکراتے اندر بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔

ارمان نے آرزو کے جاتے ہی اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔

❤❤❤❤

یار کیا مسئلہ ہے کیوں تم لوگوں کے اتنے فون بج رہے ہیں۔۔۔مہک نے فون کی آواز پر غصے سے اٹھتے ہوئے کہا اسکی تیز آواز پر مسکان بھی آٹھ گئی تھی۔۔

میڈم جی آپکا موبائل ہی بج رہا ہے۔۔۔مسکان نے اُسکے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

کون ہے کمبخت۔۔۔مہک نے کہتے ساتھ فون اٹھایا اور سکرین پر نظر آتے نمبر کو دیکھتے اُس نے اپنی زبان دانتوں میں دبائیں تھی۔۔۔

یہ تو میرا شوہر ہے۔۔۔مہک نے مسکراتے ہوئے مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جس نے اُسکی بات پر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

ہیلو بیگم کیسی ہے آپ۔۔۔فیضان نے مہک کے فون اٹھانے پر کہا تھا۔۔۔

میرے مجازی خدا رات کے اس وقت انسان کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔مہک نے اپنی جمائی روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے تو تمھاری یاد آرہی تھی سوچا تم سے ملنے تو آ نہیں سکتا فون پر ہی بات کر لو۔۔۔فیضان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔مہک نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں جی۔۔۔فیضان نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔۔

ویسے مجھے نہیں لگتا تھا آپکو میری یاد آرہی ہو گی۔۔۔مہک کو جلدی سے ویڈیو یاد آئی تو اپنے دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔سب سے پہلے تو اس نے ہی ویڈیو دیکھی تھی جو صفدر صاحب کے نمبر سے موصول ہوئی تھی۔۔۔۔

اور آپکو ایسا کیوں لگا۔۔۔۔فیضان نے ایک نظر آسمان کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ مہک سے بات کرنے فارم ہاؤس کے لون میں ایا تھا۔۔۔۔

کیونکہ بڑا مسکرا مسکرا کر لڑکیوں سے اُبٹن لگوائی جا رہی تھی۔۔۔مہک نے غصے سے کہا ۔۔۔فیضان نے مہک کی بات پر اپنی آنکھیں مینچی تھی۔۔۔

بیگم میں مسکرا تھوڑی رہا تھا بس ایسے ہی بیٹھا تھا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔فیضان نے جلدی سے بات بنائیں۔۔۔۔

جھوٹ مت بولوں فیضان سب سے زیادہ تمہارے ہی سفید چمکدار دانت چمک رہے تھے۔۔۔۔مہک نہ دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

خبر دار جو مجھے فون کیا تھا سو رہی ہوں میں۔۔۔مہک نے غصے میں کہتے فون بند کیا تھا۔۔۔۔

یہ ابھی تک پانی پی کر نہیں ائی۔۔۔آرزو کی خالی جگہ کو دیکھتے اُس نے کہا تھا جب آرزو ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اندر ائی تھی۔۔۔

مہک کو جاگتا دیکھ اُسکی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔

تم جاگ رہی ہو۔۔۔آرزو نے اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔کیا تم نے ویڈیو دیکھی ہے جو صفدر انکل نے بھیجی ہے۔۔مہک نے آرزو سے پوچھا۔۔۔

نہیں کیا ضروری ہے۔۔آرزو نے اپنا موبائل اٹھاتے پوچھا۔۔۔

بہت ضروری ہے بہن دیکھو ذرا۔۔۔۔مہک نے کہتے ساتھ اپنے اوپر لحاف صحیح کیا اور سو گئی۔۔۔مسکان اور مہک اُس وقت ساتھ بیٹھی تھی جب صفدر صاحب کی طرف سے ویڈیو ائی

تھی۔۔۔مسکان نے تو غصے سے فون ہی بند کر دیا تھا اُسے پتہ تھا ساحل ایسے ضرور فون کرے گا۔۔۔۔جبکہ مہک تو فیضان پر انتہاء کی غصّہ تھی۔۔۔۔۔

آرزو نے مہک کے کہنے پر جیسے ہی ویڈیو دیکھی اُسکی بھی آبرو تنی تھی۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے دیکھ لیتی تو فلائنگ کس کی جگہ میں نے آپکا حسین چہرہ نوچ لینا تھا ارمان۔۔۔آرزو نے دانت پیستے سوچا اور موبائل سائیڈ پر رکھتی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی اُن تینوں کا دیہان زویا کی طرف گیا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤

یار انکل نے سب کو پھنسا دیا ہے۔۔۔فیضان نے مہک کے موبائل کٹ کرنے پر کہا۔۔۔۔

اتنا غصّہ کوں کرتا ہے میں کون سا اُس لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا صرف مسکرا ہی رہا تھا۔۔۔فیضان نے منہ بناتے سوچا اور اندر اپنے کمرے میں ایا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ساحل کو اِدھر سے اُدھر چکر لگاتے دیکھ کر فیضان نے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں کب سے فون کر رہا ہو فون بند جا رہا ہے مسکان نے۔۔۔ساحل نے پریشانی سے کہا۔۔۔

بیٹا جی انکل نے ویڈیو سینڈ کر دی ہے اُن کو اسی لئے نہیں اٹھا رہی بھابھی فون۔۔۔فیضان نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہ کر یار۔۔۔ساحل کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔۔۔فیضان نے اپنے کندھے اچکادی ئے ۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ارمان نے کمرے میں اتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیلو کے بچے دغا باز انسان ہمیں سوتا چھوڑ کر تو یہاں سے فرار ہو گیا۔۔۔۔۔ساحل نے جلدی سے ارمان کی گردن میں اپنا ہاتھ ڈالتے اُسے بیڈ پر گرایا تھا۔۔۔

میں تو اپنی بیوی سے ملنے گیا تھا تم لوگوں کو بھی جانا تھا تو چل لیتے۔۔۔۔ارمان نے بیڈ پر گرے ہی کہا۔۔۔

اچھا ہوا میں نہیں گیا ورنہ مہک کا کوئی بھروسہ نہیں تھا میرے دانت ہی نکال دیتی۔۔۔فیضان نے مہک کی غصے بھری آواز یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیوں ایسا کیا ہوا ہے۔۔۔ارمان نے اچھنبے سے اُسکی طرف دیکھا۔۔

جناب ہماری بیگمات کو ویڈیو بھیج دی ہے صفدر انکل نے۔۔۔ساحل نے کہا جب ارمان کو تو یقین ہو گیا تھا آرزو نے ویڈیو نہیں دیکھی ہو گی کیونکہ اگر دیکھتی تو اتنے پیار سے اُس سے بات نہیں کرتی۔۔

ہم یہاں کیوں آئے ہے زین۔۔۔زین کے دوست کے فلیٹ کے باہر رکتے زویا نے زین سے پوچھا تھا۔۔۔۔

جاناں یہ تو اندر جا کر ہی پتہ چلے گا نہ۔۔۔زین نے دروازہ کھولتے زویا کا ہاتھ پکڑ کر اسے لیے اندر بڑھا تھا۔۔۔۔۔

جلدی سے چینج کر کے اؤ۔۔۔۔زین نے لاؤنج میں رکھا لال رنگ کا ڈبہ اٹھا کر زویا کو دیا اور اُسے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

زویا حیرت سے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔پھر چپ چاپ مسکراتی ہوئی کمرے میں بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

زین بھی مسکراتا ہوا دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

زویا نے کمرے میں اتے ہی وہ باکس کھولا تھا جس میں مہرون رنگ کی ریشمی ساڑھی تھی زویا نے اُسکا بلاؤز اٹھا کر دیکھا جس کو اگر وہ پہنتی تو اُسکا پیٹ واضح طور پر ظاہر ہوتا۔۔۔گلا بھی کافی گہرا تھا اور پیچھے صرف ایک دوری تھی۔۔۔۔

زویا کا رنگ فوراً سے لال ہوا تھا دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ڈبہ میں اُسکی میچنگ کی ائیر نگ، چوریاں اور چپل بھی تھی یہاں تک کہ ایک کاجل اور لپسٹک بھی تھی وہ عموماً یہی دونوں چیزیں استعمال کرتی تھی۔۔۔۔۔

زویا دھڑکتے دل کے ساتھ وہ ساڑھی لیتے واشرم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی وہ تیز دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں لگے آئینے کے سامنے ائی تھی۔۔۔۔کالے بالوں کو ایک کندھے پر رکھے مہرون رنگ کی ساڑھی جو اُسکی گندمی رنگت پر حد سے زیادہ جچ رہا تھا آدھی آستینوں والا بلاؤز جس سے اُسکا پیٹ واضح ہو رہا تھا۔۔۔زویا نے ہاتھ پیچھے لے جاتے دوری باندھی تھی۔۔۔۔ہاتھ بھی بری طرح کپکپا رہے تھے۔۔۔۔

لال رنگ کے چھوٹے سے ائیر نگ اُس نے اپنے کانوں میں پہنے تھے۔۔دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کر مہرون رنگ کی چوریاں پہنے اُسکے لبوں پر دل چھو لینے والی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

مہرون رنگ کی۔لپسٹک سے اپنے گلابی لبوں کو رنگا اور کاجل کی باریک لکیر اپنی بھوری آنکھوں میں ڈالے اُس نے اپنے بال پیچھے پشت پر چھوڑے تھے۔۔۔۔

ایک نظر اپنے سراپے کو دیکھا تھا زین کی نظریں یاد آئی تو دل کی دنیا تہہ بالا ہوئی۔۔۔نہ جانے ایسے دیکھ کر وہ کیا ردِ عمل دے گا۔۔۔

زویا نے ایک گہری سانس بھرتے اپنی دھڑکنوں کو استعال پر لانا چاہا تھا۔۔۔ہاتھوں پر آئے پسینے کو بار بار وہ صاف کر رہی تھی دھڑکتے دل سے اُس نے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

زویا کمرے سے باہر نکلی تو زین کہیں نہیں تھا۔۔۔دوسرے کمرے سے اتی آواز پر اُس نے دھیمے قدم اُس طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

دروازہ کھولتے اندھیرے سے اُسکا سامنا ہوا۔۔۔۔

زین۔۔۔زویا نے اندھیرے کمرے میں زین کو پُکارا۔۔۔۔

یکدم کمرے میں ڈیم لائیٹس آن ہوئی تھی۔۔۔اور سامنے نظر آتا منظر زویا کی دل کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔۔

سامنے ایک طرف اُسکی اور زین کی تصاویر لگی ہوئی تھی جن پر لائیٹس لگا کر اُنہیں مزید خوبصورت بنایا گیا تھا۔۔۔۔

سفید بے داغ بیڈ شیٹ پر لال پھولوں سے دل بنایا گیا تھا۔۔۔

سامنے ایک طرف ٹیبل پر کیک رکھا ہوا تھا جس کے آس پاس پھولوں کی پتیاں بچھی ہوئی تھی۔۔۔۔

زویا کے لبوں پر مسکراہٹ آٹھہری تھی۔۔۔وہ آگے بڑھتی اپنی اور زین کی تصویروں کے پاس ائی تھی نہ جانے کب یہ تصویریں کھینچی گئی تھی اُنکے نکاح کی تصویر بھی شامل تھی جہاں زویا رونے کی وجہ سے لال ناک لیے جھکے چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی تو زین مسکرا رہا تھا۔۔۔دوسری تصویر میں بھی وہ ویسے ہی بیٹھی تھی اور زین محبت پاش نظروں سے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔باقی تصویریں تب کی تھی جب زین نے یونی میں اسکو پرپوز کیا تھا۔۔۔۔

زویا نے بیساختہ ہاتھ بڑھا کر اُن تصاویر کو چھوا تھا جب مدھم سے سر کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔۔۔

سامنے زین سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ لیے گٹار تھامے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔کالی آنکھوں میں زویا کے لیے محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔زویا یک تک اُسکی آنکھوں میں دیکھتے اگے بڑھی تھی اور بلکل زین کے سامنے صوفہ پر بیٹھے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھوں میں تھامے اُسکی طرف محویت سے دیکھنے لگی۔۔۔

پل ایک پل میں ہی تھم سا گیا۔،،

تو ہاتھ میں ہاتھ جو دے گیا۔۔،،

چلو میں جہاں جائے تو۔۔،،

دائیں میں میرے بائیں تو۔۔،،

ہورت میں ہوائیں تو۔۔،،،

ساتھیاں۔۔۔،،،

زین نے اپنے سامنے بیٹھی اپنی متائے حیات کو دیکھتے یہ لفظ کہیں تھے جتنی محویت سے زویا اُسے دیکھ رہی تھی وہ زین کے دل کی دھڑکن بڑھا گیا تھا۔۔۔

ہنسو میں جب گائے تو۔۔۔،

روئوں میں مرجھائے تو۔۔،،

بھیگوں میں برسائے تو۔۔،،

ساتھیاں۔۔۔زین نے زویا کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔زویا کے چہرے پر مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔۔

زین کے گانا ختم کرنے پر زویا نے خوش ہوتے تالیاں بجائی تھی۔۔۔۔اور زین وہ بس اُسکے چہرے پر اپنی محبت کی چمک دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیسا لگا گانا۔۔۔زین نے اپنی جگہ سے اٹھتے زویا کی طرف بڑھتے اُسکے ہاتھ تھام کر اُسے اپنے مقابل کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

بہت اچھا۔۔مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا آپ اتنا اچھا گاتے ہے۔۔۔زویا نے خوش ہوتے ہوئے کہا اس بات سے بے خبر کہ اُسکا یہ انداز زین پر بجلی بن کر گر رہا تھا۔۔۔

زین نے ایک گہری نظر زویا کے وجود پر ڈالی نظر کاجل سے لبریز آنکھوں سے ہوتے ہوئے اسکے مسکراتے لبوں تک ائی تو زین کو شدت سے اپنے غلے میں کانٹے چبھنے کا احساس ہوا تھا۔۔۔وہاں سے نظر سرک کر اُسکی صراحی دار گردن اور گہرے گلے تک ائی زین کو لگا اُسکی ضبط کی طنابیں ٹوٹ جائے گی۔۔۔ نظر ہوتے ہوئے اُسکے عیاں پیٹ تک ائی۔۔۔۔۔

زین نے یکدم اُسکی قمر پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھتے اُسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔زویا جو زین کی خود پر پڑتی گہری نظریں محسوس کرتے پزل ہوئی تھی زین کے ایسے کھینچنے پر اُسکے سینے پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔

بہت حسین لگ رہی ہو جانم۔۔۔زین نے زویا کے چہرے پر آئے بالوں کو اُسکے کان کے پیچھے کرتے ہوئے اپنی گرم سانسیں اُسکے چہرے پر چھوڑی تھی۔۔۔۔زویا نے زین کی کالی آنکھوں میں اپنی بھوری کاجل سے لبریز آنکھیں ڈالی تھی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے مجھے تمھاری ان حسین آنکھوں میں نظر اتے اپنے عکس کو دیکھتے بے حد سکون ملتا ہے۔۔۔زین نے اپنی انگلی سے نرمی سے زویا کی لمبی گھنی پلکوں کو چھوا تھا زویا اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔۔

اور مجھے آپکی ان کالی مغرور آنکھوں میں نظر اتی اپنے لیے محبت دیکھ۔۔کر۔۔۔۔زویا نے بدلے میں زین کی طرح ہی اُسکی پلکوں۔کو چھوا تھا۔۔۔زین مسکرا گیا تھا اُسکی بات پر۔۔۔۔

اوکیک کاٹے۔۔۔۔زین نے زویا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے ٹیبل کی طرف لاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آج تو کسی کی سالگرہ بھی نہیں ہے۔۔پھر کیک کیوں۔۔۔زویا نے ٹیبل پر اتے پوچھا تھا لیکن کیک پر لکھے لفظوں کو دیکھ کر وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر کیک کو دیکھ کر زین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

Thank you for coming in my life

کیک پر یہی الفاظ لکھے تھے جو زین نے زویا کے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہے۔۔۔۔

اپنا ہاتھ زویا کی قمر سے گزار کر اُسکے پیٹ پر رکھا تھا۔۔۔۔

تمھارا بہت بہت شکریہ میری جان میری زندگی میں آکر میری زندگی بننے کے لئے۔۔۔۔میری بیرنگ زندگی میں رنگ بڑھنے کے لئے۔۔۔مجھ جیسے سریل اکرو انسان کو پیار سکھانے کے لئے ۔۔۔زین نے زویا کے کان میں جھکتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔زویا اپنے کان اور گردن پر پڑتی زین کی گرم جھلستی سانسوں کو محسوس کرتے اپنی سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

زین نے اُسکا ہاتھ تھام کر آرام سے کیک کاٹا تھا۔۔۔زویا نے تھوڑا سے ٹکڑا اٹھا کر زین کی طرف بڑھایا تھا جسے زین نے اُسکی نم بھوری آنکھوں کو دیکھتے کھایا تھا۔۔۔

شکریہ تو مجھے آپکا کرنا چاہیئے زین۔۔۔۔ایک لڑکی اپنے ہمسفر سے پیار محبت عزت چاہتی ہے اور وہ سب آپ نے مجھے دیا ہے۔۔۔ مجھ سے اتنا پیار کیا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔میرے لیے اپنے وجود پر زخم تک برداشت کیے۔۔۔۔زویا نے نم آواز میں کہتے اپنا سر زین کے سینے پر ٹکایا تھا۔۔۔زین اُسکی آخری بات پر اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا زویا کس بارے میں بات کر رہی ہے۔۔

میں نہیں چاہتا کہ آج کی رات کو ہم رونے دھونے میں ضائع کرے۔۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔۔

زین نے ایک نظر اُسکے بجلیاں گراتے حسین سراپے کو دیکھا تھا اور بیخود ہوتا وہ اُسکے ہونٹوں پر جھک ایا تھا۔۔۔نرمی سے اپنا لمس اُسکے ہونٹوں پر چھوڑتے وہ زویا کو بھی اپنے وجود میں گم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

زین۔۔۔زویا نے زین کے آزادی دینے پر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اُسے روکنا چاہا تھا۔۔۔۔

نہیں بیگم اج میرے جذباتوں پر بندھ باندھنا مشکل ہے۔۔۔زین نے کہتے ساتھ زویا کا رخ بدلا تھا۔۔۔زویا کی بے داغ قمر پر نظر پڑتے ہی زین کی آنکھیں خمار کی سرخی سے لال ہوئی

تھی۔۔۔زویا کی قمر پر جھکتے اُس نے اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑا تھا اور زویا گہری سانسیں لیتے اُسکے لمس کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

زین نے ایک جھٹکے سے زویا کی دوری کھینچ کر توری تھی اپنے لبوں کا بھیگا لمس وہ زویا کی برہنہ قمر پر رکھ رہا تھا زین کے لمس میں اج شدت تھی اور زویا اُسکا سلگتا لمس اپنے لب آپس میں بھینچے برداشت کر رہی تھی۔۔۔

جب مزید برداشت نہ کر سکی تو فوراً سے پلٹی تھی۔۔۔زین نے ایک نظر اُسکی لال دوروں والی آنکھوں کو دیکھا تھا۔۔۔اور پھر شدت سے اُسکے لبوں پر جھک ایا تھا زویا نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسی کے پاؤں پر اپنے پیر رکھتے اُس کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑنا شروع کیا تھا۔۔۔زین اُسکی پیش قدمی پر مزید بیخود ہوا تھا۔۔زویا کو اپنی باہوں میں اٹھائے وہ بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔بیڈ پر زویا کو لٹاتے اُس نے ایک گہری نظر زویا کے گہری سانسیں لیتے وجود کو دیکھا تھا۔۔۔اپنی شرٹ اپنے وجود سے اُتارتے وہ زویا پر جھک ایا۔۔۔

زین کو اپنے اوپر جھکتا دیکھ کر زویا نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔زین نے زویا کی آنکھوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔

اُسکے چہرے کے ہر نقش پر اپنا لمس چھوڑتے وہ زویا کی گردن میں جھک ایا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے اپنے ہاتھ اُسکی برہنہ پشت پر رکھے تھے۔۔۔۔۔۔۔زین کے ہاتھ اور لب ہر حدود کو پار کر رہے تھے۔۔۔اور زویا کی دھڑکنیں اُسکے کنڑول سے باہر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

قطرہ قطرہ رات گزرتی اُن دونوں کو ایک دوسرے کے انتہائی قریب کر گئی تھی۔۔۔

❤❤❤❤

زویا کی آنکھ کھلی سامنے ہی زین کا چہرہ نظر آیا تھا۔۔۔رات بھر وہ اپنے نازک وجود پر اُسکی شدتیں برداشت کرتی رہی تھی۔۔۔۔

نظر زین کی خم دار پلکوں پر گئی۔۔۔۔کتنا معصوم لگ رہا تھا وہ سوتے ہوئے۔۔۔زویا نے تھوڑا سا اٹھ کر اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے دل میں ڈھیروں سکون محسوس کر رہی تھی زین کی قربت اُسکا ساتھ زویا کے لیے بہت قیمتی تھا۔۔وہ زین کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتی تھی یہ بات اُسے اچھی طرح ازبر تھی۔۔۔۔۔

اُسکی نظر گھڑی پر پڑی جہاں صبح کے چار بج رہے تھے۔۔۔اُسے گھر بھی جانا تھا۔۔۔

زین زین اٹھے۔۔۔زویا نے زین کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

کیاہواہے بیگم سو جاؤ۔۔۔زین نے زویا کی گردن میں ہاتھ دیتے اُسے واپس بستر پر گرا کر اُسکے اوپر اپنا سارا وزن ڈالا تھا۔۔۔۔

زویا نے دانت پیسے تھے زین کی اس حرکت پر۔۔۔۔

زین اٹھ جائے مجھے گھر جانا ہے۔۔۔زویا نے اب بھی تحمل سے کہا۔۔۔

گھر میں ہی ہے ہم جاؤ تُم جا کر میری گڑیا کے لیے کھانا لے کر اؤ۔۔۔زین نے اُسکی گردن میں منہ دیے کہا تھا زویا کا منہ حیرت سے کھلا تھا زین۔ کی بات پر۔۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی زین کوئی خواب دیکھ رہا ہے لیکن خواب میں بھی کون سی گڑیا تھی جس کے لیے وہ کھانا بنانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

آٹھ جائے زین۔۔۔زویا نے زین کے بال پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

زین ہڑ بڑا کر اٹھا تھا۔۔۔۔نیند سے بھاری ہوتی انکھوں سے اُس نے زویا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

کون سی گڑیا کو دیکھ رہے تھے آپ خواب میں۔۔۔زویا دونوں ہاتھ قمر پر باندھے گھٹنوں کے بل بیڈ پر اُسکے سامنے ہوتی کڑے تیوروں سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

زویا کو سامنے اپنی شرٹ میں دیکھ کر زین کی تو نیند بھک سے اری تھی۔۔۔وہ اب گہری نظروں سے زویا کی طرف دیکھ رہا تھا جو اُسکی وائٹ شرٹ جو اُسکے ڈھیلی تھی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ زویا کے کندھے سے نیچے ہو رہی تھی۔۔۔اُسکے شفاف گردن اور کندھے واضح تھے۔۔۔۔

زین نے یکدم زویا کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے خود کی طرف کھینچتے بیڈ پر لیتا تھا۔۔۔

زویا اچانک ہونے والی افتاد پر گھبرا کر زین کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

زین میں آپ سے پوچھ رہی ہو کہ آپ نے کوں سی گڑیا کو دیکھا ہے اور آپ یہ۔۔۔زویا کے اگلے لفظ اُسکے حلق میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ زین نے شدت سے اُسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔

میری جان میری گڑیا مطلب ہماری گڑیا۔۔۔ہم دونوں کو

زینیا۔۔۔زین نے زویا کے لبوں کو آزادی دیتے اُسکے بال کان کے پیچھے کرتے محبت سے کہا تھا ۔۔اُسکی بات پر زویا کا رنگ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

بہت حسین خواب تھا ایک چھوٹا سا گھر جس میں میری پوری دنیا ہو گی میری بیوی میری محبت اور ہماری محبت کی ایک پیاری سی نشانی۔۔۔زین نے نرم محبت سے چور لہجے میں کہا تھا۔۔زویا اُسکی بات پر مسکرادی تھی۔۔۔۔

چلے گھر جانا ہے۔۔۔زویا کو وقت کا خیال آیا تو بولی۔۔۔۔

میرا دل نہیں چاہ رہا جانے کا یہی رہتے ہے تُم اور میں بس اور کوئی نہیں۔۔۔زین نے زویا کی بالوں کی مہک کو اپنی روح میں بساتے ہوئے کہا۔۔۔

چلے زین دیر ہو جائے ہی گی۔۔۔،زویا نے التجائی آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔جس پر زین نے محبت سے اُسکی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔اور زویا کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا۔۔۔۔

دونوں فریش ہوتے گھر کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔زویا نے گھر کے اندر آکر شُکر کا سانس لیا تھا کہ سب سو رہے تھے وہ جیسے ہی کمرے میں ائی تو وہ تینوں بھی سو رہی تھی۔۔زویا جلدی سے چپل اتارتی اپنی جگہ پر لیٹ گئی تھی۔۔ نیند تو اُسے بھی بہت آرہی تھی۔۔۔۔زین کے ساتھ بتائے حسین لمحات جیسے ہی آنکھوں کے پردوں پر لہرائے تو حسین چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

وہ چاروں اس وقت مہندی رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض جس کے ساتھ نیٹ کا دوپٹہ تھا جو اُن چاروں نے اپنی گردن سے لگایا ہوا تھا۔۔۔ملبوس تھی۔۔۔

لاؤنج میں بیٹھی وہ چاروں مہندی لگوا رہی تھی لڑکیاں ایک طرف ڈھولک لیے شادی کے گانے گا رہی تھی۔۔۔۔

زویا کی نظر سامنے اُٹھی اور سامنے دروازے پر کھڑے اوزگان صاحب کو دیکھتے وہ خوشی سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہنی۔۔۔زویا تیز آواز میں کہتی اُن کے واہ ہوئے بازو میں سمائی تھی وہ تینوں بھی خوشی سے بھرپور چہرہ لئے اُنکی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

ہم نے آپکو بہت یاد کیا۔۔۔مسکان نے نم آواز میں کہا۔۔۔

ہم نے بھی اپنی بچیوں کو بہت یاد کیا۔۔۔اوزگان صاحب نے اُن چاروں کے ماتھے پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمیں تو لگا تھا آپ ہمیں بھول گئے ہے جو ہماری شادی پر بھی نہیں آرہے۔۔۔مہک نے شکوہ کیا۔۔۔

کیسے بھول جاتے بھئی ہم اپنی بیٹیوں کو بس تھوڑا سا کام تھا اُس لئے ہی دیر ہو گئی تھی۔۔۔اوزگان صاحب نے ہ کہا۔۔

اور آگے اپنے دوستوں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔جب صائم گھر میں داخل ہوا اپنی شاندار شخصیت کے ساتھ۔۔۔

ہیلو لڑکیوں کیسی ہو۔۔۔صائم نے اتے خوش باش لہجے میں پوچھا۔۔۔

ہم تو ٹھیک ہے تمہیں کچھ زیادہ جلدی نہیں یاد اگئے ہم۔۔مہک نے طنزیہ کہا۔۔۔

مجھے پتہ تھا کوئی طنز کرے نہ کرے مہک نے ضرور طنز کرنے ہے۔۔۔صائم نے مہک کی طرف دیکھتے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

مہک مسکان اور آرزو مہندی لگوانے کے لیے واپس اپنی جگہ پر آگئی تھی جبکہ زویا وہی صائم کے ساتھ کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری صائم۔۔۔وہ صائم کی آنکھوں میں نظر اتی اُداسی کو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

کس لیے زویا معافی تو مجھے مانگنی چاہیئے تھی میں جانتا تھا کہ آپ کا نکاح ہوا ہے پھر بھی میرے دل میں آپکے لئے جذبات پیدا ہوئے مجھے اپنے دل میں پنپتے جذبوں کو روک لینا چاہئے تھا۔۔اور شاید آپ کو میرے نصیب میں خدا نے لکھا ہی نہیں۔۔۔میرے نصیب میں جو ہو گا وہ خود بہ خود

چل کر میرے پاس آ جائے گا۔۔۔مجھے یقین ہے۔۔۔۔صائم نے آسودگی سے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔

انشاءاللہ دیکھنا تمہارے نصیب میں اللہ نے ایک بہترین انسان لکھا ہو گا جو تمہیں جلد ملے گا۔۔۔زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔صائم نے اثبات میں سر ہلایا تھا اُسکی بات پر۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

وہ چاروں انتہاء کی تھک گئی تھی۔۔۔۔کمرے میں بیٹھی وہ چاروں اپنے اپنے موبائل پر اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کی تصویر لینے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

مسکان نے جیسے ہی اپنا فون کھولا تھا ساحل کی تقریباً سو مس کال ائی ہوئی تھی میسج الگ تھے جہاں پر بے شمار سوری لکھے گئے تھے۔۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی یہ سوری اُس ویڈیو کے لیے بولا جا رہا ہے۔۔۔۔مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا تھا۔۔۔۔

چاروں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی تصویرے لیتے جلدی سے اُن چاروں کو سینڈ کی تھی جو ایک ہی سیکنڈ میں دیکھ لی گئی تھی۔۔۔۔۔

چاروں لڑکیوں کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔آرزو نے فون سے نظریں اٹھا کر ایک نظر اُن تینوں کو دیکھا تھا جو مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔کیا ہو رہا ہے لڑکیوں۔۔۔آرزو نے شرارت سے پوچھا اسکی آواز پر وہ تینوں گڑبڑا کر اُسکی طرف دیکھنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔تینوں نے یک زبان میں کہا۔۔پھر آرزو کی آنکھوں میں شرارت کی چمک دیکھتے مہک نے کُشن اٹھا کر اُسکی طرف پھینکا تھا۔۔۔۔

ہماری مہندی کا رنگ کتنا گہرا ایا ہے نہ۔۔۔۔مہک کی بات پر اُن تینوں نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا تھا جہاں اُنکے ہاتھوں پر لگی مہندی کا رنگ گہرا ایا تھا۔۔۔اُن چاروں کے چہرے پر حسین مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

اگر میری مہندی کا رنگ گہرا نہیں اتا نہ تو میں نے ارمان کو چھوڑنا نہیں تھا۔۔۔آرزو کی بات پر وہ تینوں ہنس پڑی۔۔۔۔

ہاں کیونکہ مہندی کا رنگ اگر گہرا ہوتا ہے تو اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہمارے شوہر ہم سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔مہک نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اگر ہماری مہندی کا رنگ گہرا نہ بھی اتا تب بھی ہمیں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔زویا نے بیڈ کراؤن سے اپنی پشت ٹکا کر کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔آرزو نہ اچھنبے سے پوچھا جبکہ مسکان مسکرا دی تھی جانتی تھی زویا نے کیا کہنا ہے۔۔۔

کیونکہ ہم اپنے شوہروں کو اچھی طرح جانتی ہیں اپنے لیے اُنکے دل میں موجود محبت کو بھی۔۔۔اسی لئے۔۔۔زویا کی بات پر آرزو اور مہک بھی مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔

یہ بات تو ہے۔۔۔اُن دونوں نے بھی مسکرا کر کہا تھا۔۔

ابھی وہ لوگ بات کر رہی تھی جب ایک ساتھ اُن چاروں کے فون بجے۔۔وہ ہڑبڑا اُٹھی تھی جلدی سے فون دیکھا تو اُن کے شوہر نامدار تھے جنہوں نے کال کی تھی۔۔۔۔

اُن چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے ایک ساتھ کال کٹ کر دی۔۔۔اور فون بھی بند کر دیا۔۔۔جانتی تھی اُنکی یہ حرکت اُنکے شوہروں کو جلا دبنا دے گی۔۔۔لیکن وہ یہ ٹائم آپس میں شیئر کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ چاروں ایک ساتھ بیڈ پر بیٹھی سامنے ایل ای ڈی آن کرتے سلمان خان کی فلم لگا کر دیکھ رہی تھی چاروں کا پسندیدہ جو تھا۔۔۔

زویا نے ایک نظر اُن تینوں کی طرف دیکھا تھا پھر پتہ نہیں یہ دن آئے یہ نہ آئے کیونکہ شادی کے بعد بہت سی ذمے داری سر پر آجاتی ہے ایسے میں کیا وہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح ٹائم اسپنڈ کر پائے گی۔۔اُسکی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔۔

یہی سوچ اُن تینوں کے دماغ میں بھی تھی۔۔۔اچانک سے ایک دوسرے کو دیکھتی وہ ایک دوسرے کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔نم آنکھیں لئے۔۔۔

چلواب فلم دیکھ لے۔۔۔مہک نے ماحول کی کشیدگی کم کرنے کے لئے بولا اُسکی بات پر وہ تینوں بھی فلم کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

پوری رات اُنہوں نے اپنے پرانی یادوں کو یاد کرتے ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے گزاری تھی۔۔۔۔

سونے سے پہلے کل کے بارے میں سوچتے وہ چاروں پھر گھبرائی تھی جہاں ایک نئی زندگی اپنی محبت کے ساتھ شروع کرنے کی خوشی بھی تھی تو پیچھے چھوٹ جانے والے اپنوں کا غم بھی تھا۔۔۔اپنے بابا کا گھر چھوڑ جانے کا غم۔۔۔مہک نے فوراً سے آرزو کے کندھے پر اپنا سر رکھا تھا یہی عمل مسکان نے زویا کہ ساتھ کیا تھا۔۔۔۔یہ بات تو طے تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ ایک دوسرے سے الگ تو کبھی نہیں ہو گی۔۔۔۔

دوستی بہت انمول ہوتی ہے۔۔زندگی میں بہت کم ایسے دوست ہوتے ہیں جو اپنے سُکھ دکھ میں ساتھ ہوتے ہے جن کے سامنے آپ کو کچھ بھی بولتے کوئی بھی بات شیئر کرتے یہ ڈر نہیں ہوتا کہ وہ آپکو جج کرے گا۔۔۔آپ بس اُس سے اپنے دل کی ہر بات شیئر کر جاتے ہیں۔۔۔۔

وہ چاروں جو ایک ساتھ کمرے میں بیٹھے ٹیوی دیکھ رہے تھے اپنے موبائل پر میسج کی ٹون بجتے دیکھ فوراً اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

جہاں اپنی اپنی بیگمات کے نمبر سے موصول ہوئی مہندی کی تصویر دیکھتے اُن کے لبوں پر مسکراہٹ دور گئی تھی۔۔۔۔۔

زین نے ایک نظر اُن تینوں کو دیکھا تھا جو موبائل میں ہی گم تھے فوراً سے وہ کمرے سے باہر نکل کر بالکنی میں گیا تھا تاکہ زویا سے بات کرے۔۔۔

فیضان نے بھی اپنے قدم باہر لون کی طرف بڑھائے تھے۔۔ مہک سے بات کرنے کے لیے۔۔۔

ساحل نے ایک نظر ارمان کو دیکھا تھا جو بلاوجہ ہی مسکرا رہا تھا مسکان ابھی آنلائن شو ہو رہی تھی وہ اُس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

میں آیا ابھی ارجنٹ کال ہے۔۔۔ساحل کہتا۔۔۔کمرے سے نکلتے دوسرے کمرے میں آیا تھا جہاں کوئی نہیں رکا تھا۔۔۔اور اتے ہی مسکان کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

خالی کمرے کو دیکھتے ارمان نے بھی جلدی سے آرزو کو کال لگائیں تھی۔۔۔۔

زین نے زویا کو کال لگائیں جو دوسری بیل پر ہی کاٹ دی گئی تھی زین نے اپنے دانت پیسے تھے۔۔اور دوبارہ کال ملائیں تھی لیکن نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

کچھ ایسا ہی فیضان ارمان اور ساحل کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

زین دانت پیستے ہوئے واپس کمرے میں آیا تھا جہاں ارمان بھی غصے سے اپنے فون کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ آرزو ہو۔۔۔

دروازہ کھلا اور فیضان اندر آیا تھا جو لون کی طرف بھاگا تھا مہک سے بات کرنے کے لیے۔۔۔وہ بھی بھینچے لبوں کے ساتھ واپس آیا تھا اور آتے ہی بیڈ پر ارمان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ابھی زین کچھ بولتا کہ ساحل صاحب بھی غصے سے تن فن کرتے اندر آئے تھے۔۔۔

وہ چاروں نے تعجب سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا چلو فلم دیکھتے ہے۔۔۔فیضان نے اُن تینوں کی توجہ فلم کی طرف کروائی تھی۔۔۔وہ چاروں ہی ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر سمجھ چکے تھے اور اپنی اپنی بیگمات سے اس چیز کا بدلہ لینے کا سوچ چکے تھے۔۔۔

اب وہ چاروں ہی ایک ساتھ بیڈ پر بیٹھے سامنے ٹیوی دیکھنے میں مگن تھے آنکھیں تو ٹیوی پر مرکوز تھی لیکن سوچوں کے سارے دھاگہ تو اُن چاروں کی طرف تھے۔۔۔۔

اُنھیں شدت سے کل کے دن کا انتظار تھا۔۔۔

آج بہت خاص دن تھا۔۔سب ہی انتہاء کے خوش تھے۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہوں میں۔۔۔۔کالی شروانی پہنے فیضان نے آئینے پر نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے اُن تینوں سے پوچھا۔۔۔۔

اچھا لگ رہا ہے اب کیا سٹیمپ پیپر پر لکھ کر دوں۔۔۔۔۔ارمان نے غصے سے کہا فیضان تقریباً پندرہ بار یہ سوال پوچھ چکا تھا۔۔۔۔۔

فیضان نے پیچھے مڑ کر اُن تینوں کو دیکھا تھا زین نیلے رنگ کی شیروانی پہنے ہاتھ میں گھڑی باندھے بیٹھا ہوا تھا ساحل کی مہرون رنگ کی جبکہ ارمان کی سلور رنگ کی شروانی تھی۔۔۔اور وہ چاروں ہی ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔۔۔

چلو لڑکوں برات لے کر نکلنا ہے۔۔۔صفدر صاحب نے اندر آتے ہوئے کہا۔۔

ماشااللہ آج لگ رہے ہو نہ انسان۔۔۔صفدر صاحب کی بات پر وہ جو مسکرا رہے تھے اُنکی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔

چلو چلے۔۔۔۔۔چاروں اُنکے پیچھے چل پڑے تھے۔۔۔۔۔

چاروں باہر نکل اپنی اپنی سپورٹ بائک پر سوار ہوئے تھے۔۔۔۔وہ چاروں الگ تھے تو سٹائل بھی الگ ہونا تھا۔۔اُنکے والدین مسکراتے ہوئے پیچھے کھڑی گاڑیوں میں سوار ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ڈھول کی تھاپ اور تیز بجتے میوزک سے بڑے دھوم دھڑاکے کے ساتھ وہ چاروں اپنی اپنی بیویوں کو لینے نکلے تھے۔۔۔۔۔

پورے حیدر آباد نے یہ برات دیکھی تھی جس میں چار دولہے سپورٹ بائک پر تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے اور پیچھے تیزی سے گاڑیاں چل رہی تھی۔۔۔۔

حال کے آگے اُن کی بائیکس رکی تھی وہ چاروں ہیلمٹ اتارتے ایک دوسرے کو دیکھتے مسکرائے تھے ایک جاندار مسکراہٹ۔۔احسان صاحب آرزو اور مہک کے والدین نے انکا بھرپور طریقے سے ویلکم کیا تھا۔۔۔

پورے حال کو گلابوں کے پھولوں سے سجایا گیا تھا ہلکی ہلکی لائٹس میں گلاب کے پھولوں کی خوشبو ایک رومانوی منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔اسٹیج پر رکھے چار صوفوں پر وہ جا کر بیٹھ گئے تھے پورا حال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔لیکن اُنکی نظریں اپنی اپنی بیگمات کے دیدار کے لیے ترس رہی تھی۔۔۔۔

اُن چاروں کو بیصبری سے انتظار تھا لیکن لڑکیاں انے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اتنی دیر تو نہیں لگتی ہے کہاں یہ۔۔۔۔ارمان نے فیضان سے پوچھا جو خود بھی انتظار کر رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کراچی کی برات دیر سے اتی ہے لیکن یہاں تو برات پہلے آگئی ہے لیکن دلہنیں غائب ہے۔۔۔فیضان نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

کہ حال کی تمام ڈیم لائٹس بند ہوئی۔۔۔۔۔

میرے خیال سے کوئی سرپرائز پلین کیا ہے انہوں نے۔۔۔حال کی لائٹس بند ہونے پر زین نے کہا۔

This song is dedicated to our,s husband...

ایک مدھر سی آواز پر اور اسپاٹ لائٹ کی روشنی میں انہوں نے ایک طرف دیکھا تھا جہاں ہاتھ میں گٹار تھامے وہ چاروں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔چاروں لڑکوں کی دل کی دھڑکن بڑھی تھی۔۔۔زویا کو نیلے رنگ کے بھاری لہنگے میں زیورات کے ساتھ سجا دیکھ زین کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی۔۔۔مسکان ساحل کی شیروانی کے ہم رنگ مہرون رنگ کا لہنگا زیب تن کی ہوئی تھی۔۔۔مسکان نے لال رنگ کا لہنگا اور آرزو نے ارمان کے ہم رنگ سلور رنگ کا لہنگا زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

جیولری پہنے میکپ سے اپنے نقوش نکھارے وہ چاروں انتہا کی حسین لگ رہی ہے۔۔۔۔

یکدم اُن چاروں نے گٹار کی تار پر اپنا ہاتھ پھیرا تھا اور اُن چاروں کے چہرے حیرت زدہ ہو گئے تھے ۔۔۔۔۔اُنہیں اس سرپرائز کی بلکل اُمید نہیں تھی۔۔۔۔۔

دن رات آنکھیاں نو بس توہی دسدا ہے۔۔

تو نہ دکھے تو جی نئ لگدا میرا۔۔۔،

حال میں مکمل خاموشی تھی اور اس خاموشی میں بجتے ہلکی مدھر سی آواز گونجی تھی زویا نے زین کی طرف اپنی بھوری آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے یہ بول گائے تھے۔۔۔۔۔۔زین کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی زویا کو گانا گاتا دیکھ۔۔۔۔

دل دی جگہ توہی پل پل دھڑکتا ہے۔۔،

بل کے وی یارا تو نہ ہونا جدا۔۔۔،

آرزو نے ارمان کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے یہ بول گائے تھے۔۔اور ارمان اپنی آنکھوں میں ڈھیروں محبت لئے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

حقدار تیری ہوں ہر بار تیری ہو۔۔۔،

مہک نے فیضان کو دیکھتے مسکرا کر یہ لفظ کہیں تھے۔۔

اب لون جانم چاہے میں سو دفعہ۔۔۔مسکان نے شرمگیں مسکراہٹ لبوں پر سجائے یہ بول گائے تھے ساحل اپنے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھتے مسکرایا تھا۔۔۔

وہ چاروں ہی اپنی اپنی بیگمات کی طرف مگن انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے اس سے زیادہ حسین منظر کوئی اور تھا ہی نہیں اُنکی زندگی میں۔۔۔۔۔

دنیا ساری چھڑ کے چھلیا۔۔،

تیریان راہواں تیری گلیاں۔۔،

تیرے صدقے سب میں واریان۔۔،

چاروں نے ایک ساتھ گانا شروع کیا تھا۔۔۔

جس دن سے تو سانو ملیا۔۔،

میں تیرے پیچھے پیچھے توریا،

تیرے صدقے سب میں واریاں۔۔،

زویا نے مائک اپنے ہاتھ میں تھاما تھا اور اپنے قدم زین کی طرف بڑھائے تھے۔۔اپنی طرف زویا کو اتے دیکھ زین جلدی سے اسٹیج سے اتر کر اُس کے پاس ایا تھا۔۔۔۔

مجھ سے ہزاروں ہے تُجھ سا نہیں کوئی۔۔،

میں ہوں ستارہ تو چندہے میرا۔۔۔،زین نے زویا کے ہاتھ سے مائک لیتے اُسکا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھامے اپنی کالی گھٹور جیسی نظریں اُسکی بھوری چمکتی آنکھوں میں ڈالتے کہا تھا۔۔۔

ساحل نے بھی جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھتے مسکان کی طرف اپنے قدم بڑھائے تھے۔۔مسکان نے ساحل کو اپنی طرف اتے دیکھ اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی ساحل نے انتہائی نرمی سے اُسکا نرم و نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما تھا۔۔۔

جس دی نہیں راتاں ہے وہ سویرا تو۔۔،

بدلے کدی وی نئ موسم تیرا۔۔۔۔،

مسکان نے ساحل کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے یہ لفظ ادا کیے تھے ساحل کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔

خوشیاں تیری میں غم رکھیاں۔۔،

مر جانا میں جے تو رسیاں۔۔۔،

تیرے صدقے سب میں واریاں۔۔،

آرزو نے گاتے ہوئے ارمان کو اپنی طرف بڑھنے کا آنکھوں سے اشارہ کیا تھا ارمان مسکرا نفی میں سر ہلاتے اُس تک آیا تھا۔۔۔۔

رشتے سارے ناطے چھدیاں۔۔،

سب ہے لارے تو ہی سچیاں۔۔،

تیرے صدقے سب میں واریاں۔۔۔،

مہک نے اپنے قدم فیضان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور پھر وہ سب مسکرادیئے تھے ۔۔۔۔

زین جلدی سے زویا کا ہاتھ پکڑے اُسے آرام سے صوفے تک لایا تھا۔۔ باقی تینوں نے بھی احتیاط سے اُن تینوں کو اپنے ساتھ بیٹھایا تھا۔۔۔۔

کیسا لگا آپکو سرپرائز۔۔۔زویا نے زین سے پوچھا جس نے اُسکی بات پر اُسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔۔

سب سے اچھا مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا میری بیگم بھی اتنا اچھا گاتی ہے۔۔۔زین نے مسکراتے ہوئے کہا اور زویا کی بندیاں کو صحیح کیا تھا یہ منظر جلدی سے کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہوا تھا۔۔۔۔

واہ جانم تم تو چھا گئی۔۔۔ساحل نے مسکان کے کان میں سرگوشی کی تھی مسکان اُسکی بات پر بلش کرتی اپنا چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔

فیضان تمہیں کیسا لگا میرا گانا۔۔۔مہک نے مسکراتے ہوئے فیضان سے پوچھا تھا۔۔۔

سچ بتاؤ تو مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا تمھاری آواز اتنی پیاری ہے۔۔۔فیضان کی آنکھوں میں صاف شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے اُس بات کا کیا تمہیں میری آواز پیاری نہیں لگتی تھی۔۔۔مہک کی مسکراہٹ سمٹی تھی فیضان کی بات پر اُس نے کڑے تیوروں سے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں اتنی پیاری لگتی ہے مجھے تو تمھاری آواز کہ میرا دل چاہتا ہے تمہارا یہ حسن منہ چوم لو۔۔۔فیضان نے اپنی ایک آنکھ دبا کر بیباکی سے کہا مہک کا رنگ سرعت سے لال ہوا تھا اُسکی بات پر۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی فوٹو شوٹ کا مرحلہ شروع ہوا تھا اور چاروں لڑکوں نے جتنا تنگ لڑکیوں کو تنگ کیا تھا لڑکیوں کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا اُنکی بے باک باتیں سنتے لڑکیوں کے کانوں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

رخصتی کا وقت آیا تو وہ چاروں ہی اپنے اپنے والدین کے گلے لگ کر بے تحاشا روئی تھی۔۔۔اور وہ چاروں اُنکے گرتے آنسو دیکھتے اپنے اوپر ضبط کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وزگاں صاحب سے ملتی اُن چاروں نے ہی صائم کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔جس پر انہوں نے بتایا تھا کہ وہ کینیڈا چلا گیا ہے ضروری کام کی وجہ سے۔۔۔اُنکی بات پر وہ چاروں خاموش ہو گئی تھی اچھی طرح زویا کہ لئے صائم کے جذبات جانتی تھی۔۔۔۔

اور یہ بھی جانتی تھی وہ اج کیوں نہیں تھا ادھر شاید اگر وہ ادھر ہوتا تو اپنے اوپر ضبط نہیں کر پاتا ۔۔۔

دیکھتے دیکھتے وہ گاڑی میں سوار ہوئی تھی۔۔۔زین نے زویا کے بیٹھنے پر ایک آخری نظر سب پر ڈالی تھی زویا بھی روتی نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اور پھر زین گاڑی آگے بڑھا گیا تھا۔۔۔ساحل کی گاڑی اُس کے پیچھے تھے ساحل کے پیچھے فیضان اور پھر ارمان۔۔۔دیکھتے دیکھتے وہ چاروں اپنے بابا کا گھر چھوڑ کر اپنا گھر بسانے نکل پڑی تھی۔۔۔۔

دو گھنٹے کے تھکا دینے والے سفر کے بعد ساحل کی گاڑی اپنے گھر کے سامنے رکی تھی۔۔۔ساحل نے ایک نظر مسکان کو دیکھا جو حیرت سے گھر کی طرف دیکھ رہی تھی جسکو پورا لائیٹس سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔ساحل جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا اور مسکان کی طرف بڑھ کر آرام سے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے باہر نکالا تھا۔۔۔

اُن دونوں کے آگے بڑھتے ہی پھولوں کی پتیاں اُن پر پھینکی گئی تھی۔۔۔مسکان کی آنکھیں نم تھی لیکن ہونٹ مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ویلکم ہوم بیگم۔۔۔۔ساحل نے جاندار مسکراہٹ کے ساتھ مسکان سے کہا تھا۔۔ایک طرف تیز دھول بج رہے تھے جس کی تال پر ساحل کے کزن وغیرہ ڈانس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

مسکان کے اندر داخل ہوتے ہی لڑکیوں نے اپنے ہاتھ میں موجود پھول اُس پر نچھاور کیے تھے مسکان نے نیچے پیروں کے پاس دیکھا تو گھر کے دروازے تک ایک پھولوں کی روش بنائیں گئی تھی۔۔۔۔مسکان نے بے ساختہ جھک کر اپنے پاؤں سے چپل اتارنی چاہی جب اُس سے پہلے ہی ساحل نے جھک کر اُس کے پیروں میں پہنی ہیل کا ہک کھول کر اُسکی ہیل اتاری تھی وہاں موجود ساحل کی کزن نے زوردار ہوٹنگ کی تھی۔۔اور مسکان کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔ساحل نے بھی اپنے پیروں کو جوتوں سے آزاد کیا۔۔۔

آرام سے ساحل کے بازو میں ہاتھ ڈالے وہ اندر کی طرف بڑھی تھی پیروں پر محسوس ہوتا نرم و نازک سا احساس اُسکے جسم میں سکون کی لہر دوڑا گیا تھا۔۔۔۔

ساحل کی والدہ نے مسکان کے ماتھے پر شفقت بھرا بوسا دیا تھا۔۔۔سفر کی وجہ سے سب تھک گئے تھے اسی لیے انہوں نے مسکان کو لڑکیوں کے ہاتھ کمرے میں بھجوا دیا تھا۔۔۔۔ساحل کو اُس کے کزن سے گھیر لیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤

ایک منٹ روکو۔۔۔فیضان نے گھر کے باہر گاڑی روکتے مہک سے کہا تھااور فوراً سے مہک کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

بجاؤ۔۔۔۔فیضان کے بولنے پر دھول والوں نے ڈھول بجانا شروع کیا تھا فیضان کی والدہ اور والد مسکرا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

فیضان نے مہک کی طرف کا دروازہ کھولتے اُسے ایک جھٹکے سے اپنے مضبوط بازؤں میں بھرا تھا مہک کا چہرہ فق ہوا تھا فیضان کی حرکت پر۔۔۔سب کی ہوٹنگ پر اُس نے اپنا چہرے فیضان کے سینے میں چھپایا تھا۔۔۔۔۔فیضان کے چہرے پر خوشی کے رنگ صاف دیکھے جا سکتے تھے۔۔۔

اپنی ایک لوتی اولاد کو خوش دیکھ کر اُسکے والدین بھی خوش تھے۔۔۔۔۔

فیضان نے مہک کو اپنی باہوں میں لیے قدم گھر کی طرف بڑھائے تھے اُسے لاؤنج میں اتے آرام سے اُتارا تھا۔۔۔

بہت بیشرم ہو تُم۔۔۔۔مہک نے فیضان کے سینے پر مکہ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ابھی آپ نے میری زیرو پوائنٹ زیرو بے شرمی دیکھی ہے باقی بے شرمی میں کمرے میں جا کر دکھاؤگا۔۔۔فیضان کی بات پر مہک کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مہک کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھتے فیضان کی والدہ اُسے روم میں لے گئی تھی۔۔۔فیضان نے بھی بے شرموں کی طرح اپنے قدم روم کی طرف بڑھائے تھے اور اُسکے والد نفی میں سر ہلاتے رہ گئے تھے۔۔۔

❤❤❤❤

یہ سب کتنا پیارا ہے۔۔۔آرزو نے آسمان پر ہوتی آتش بازی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ سب واقعی بہت پیارا ہے۔۔۔ارمان نے آرزو کی طرف دیکھتے کہا جو مگن انداز میں آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ سب میرے لیے کیا ہے۔۔۔آرزو نے خوش ہوتے پوچھا۔۔۔

بلکل میری جان آپکے لئے کیا ہے۔۔۔ارمان کی بات پر وہ اپنی نظریں جھکاتی مسکرادی تھی۔۔۔۔

آتش بازی کے ختم ہوتے ہی وہ اور ارمان اندر گھر کی طرف بڑھے تھے لاؤنج میں بیٹھتے ہی آرزو کی ساس نے اُسکی قمر کے پیچھے تکیہ لگادیا تھا تاکہ وہ آرام سے بیٹھ سکے۔۔۔آرزو نے تشکر بھری نظروں سے اُنکی طرف دیکھا تھا جو اُسکے سر پر پیار کرتی وہاں سے اُٹھی تھی۔۔۔

چلو بیٹا وضو کراؤ۔۔۔والد صاحب کی بات پر ارمان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔آرزو نے اچھنبے سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

بیٹا ہمارے گھر میں رسم ہوتی ہے دولہا جب اپنی دلہن کو گھر خیر وعافیت سے لے اتا ہے تو دو نفل ادا کرتا ہے۔۔۔آرزو کی ساس نے نرم لہجے میں آرزو کو سمجھایا۔۔۔آرزو نے اپنی نظریں ارمان کی طرف مرکوز کی تھی۔۔۔

جس نے جائے نماز بچھاتے نماز شروع کی تھی۔۔۔۔

یہ منظر ہاں یہ منظر آرزو کو سب سے حسین لگا تھا اپنے شوہر اپنے محرم اپنی محبت کو خدا کے حضور جھکتے دیکھنا اُسے نماز پڑھتے دیکھنا سب سے حسین منظر تھا۔۔۔۔

اگر کوئی آرزو سے پوچھتا کہ سب سے حسین منظر کون سا ہے تو وہ بلا جھجھکے کہہ دیتی اپنے محرم کو نماز پڑھتے دیکھنا۔۔۔۔

ارمان نے نماز ختم کی۔۔۔دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے جانے کتنی دیر وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا رہا پھر آٹھ کر آرزو کے پاس جاتے محبت وعقیدت سے اُسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔آرزو کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔جانے کون سی نیکی کی تھی اُس نے جو اتنا پیار کرنے والا شخص اُسکی زندگی میں تھا اُسکا تھا۔۔۔۔

چلو لڑکیوں باقی کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔ارمان کی والدہ کے کہنے پر آرزو کو کمرے میں لے جایا گیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤

ساحل اپنے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے پورے حق کے ساتھ بیڈ پر مسکان کو بیٹھا دیکھ وہ سرشار سا ہوا تھا۔۔۔قدم اُسکی طرف بڑھائے تھے جو اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ رہی تھی۔۔۔۔

ساحل کے بیٹھنے پر مسکان کی دل کی دھڑکن مزید تیز ہوئی تھی۔۔۔۔

ساحل نے مسکان کا ہاتھ اپنی نرم گرفت میں لیا۔۔۔اور مسکان بلکل ساکت سی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ساحل نے آرام سے اُسکا گھونگھٹ اٹھایا تھا جو شائد کمرے میں اتے ہی اُس نے اپنے چہرے پر کیا تھا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو جانم۔۔۔ساحل نے اُسکے حسین چہرے پر نظر رکھتے اُسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔مسکان کے گال فوراً سے لال ہوئے تھے ساحل کی بات پر۔۔۔

مسکان تم میری بیوی ہو۔۔۔میں تمہیں یہ نہیں کھو گا کہ میرے والدین کی عزت کرنا اُن سے تمیز سے پیش انا فلانا دھمکانا۔۔۔۔میں صرف یہ کہو گا یہ گھر تمہارا ہے تمہیں اسکو اپنی محبت اور خلوص سے بھرنا ہے۔۔۔۔ساحل کی بات پر مسکان نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ساحل کی نظر مسکان کے سرخ رنگے لبوں پر گئی تو اُسکی آنکھوں میں خمار اُبھر اذرا سے اگے ہوتے اُس نے مسکان کی ناک سے وہ نتھ ہٹائیں تھی۔۔۔مسکان ساحل کے قریب انے پر اپنی پلکوں کو جھکا گئی تھی۔۔۔ساحل نے بیخود ہوتے اُس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اُسکے لبوں کا جام پیا تھا مسکان نے ساحل کی بازو پر ہاتھ رکھتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔ساحل نے اپنے ہاتھ مسکان کی پشت پر رکھتے اُسے سہارا دیا۔۔۔دھیرے دھیرے مسکان کی سانسیں پیتے وہ اُس سے دور ہوا تھا۔۔۔

سا۔۔حل۔۔۔مسکان نے گہرا سانس لیتے اُسکا نام لیا تھا۔۔۔

اجازت ہے جانا تمھاری روح میں اُتر کر تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا بنالو۔۔۔۔ساحل نے مسکان کی ناک سے اپنی ناک ٹکراتے گھمبیر آواز میں کہا تھا مسکان نے اپنی آنکھیں بند کرتے حیا سے چوڑ ہوتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

مسکان کے اثبات میں سر ہلانے پر ساحل نے آرام سے اُسے دوپٹہ کے وزن سے آزاد کیا تھا ہلکے ہلکے اُسکی جیولری اُتارتے وہ اپنے لمس سے مسکان کی دل کی دھڑکن بڑھانے کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔۔

ساحل نے مسکان سے دور ہوتے ہی اپنی شروانی اتاری تھی کمرے کی لائیٹس بند کرتے وہ مسکان پر جھجکتا چلا آیا تھا۔۔۔۔

میری جان میں ہر ممکن کوشش کروگا تمہیں دنیا کی ہر خوشی دینے کی بس تم سے اتنا چاہتا ہوں کہ تم میرے قدم قدم پر ساتھ رہو میرے بازو سے بازو ملا کر چلو۔۔۔ساحل نے مسکان کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔مسکان نے مسکراتے ہوئے ساحل کے خوبرو چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

میں ہمیشہ ہر حال میں آپکے ساتھ رہو گی ساحل۔۔مسکان کے کہنے پر ساحل نے جھکتے مسکان کے لبوں پر اپنی گرفت کی تھی۔۔۔۔۔

مسکان اپنا آپ ساحل کے حوالے کرتے آسودگی سے مسکرائی تھی۔۔۔ گزرتی رات اُن کے درمیاں حائل تمام پردوں کو بتاتی چلی گئی تھی وہ ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر ہوتے گئے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤

مہک ابھی کمرے میں ائی ہی تھی جب پیچھے فیضان کمرے میں ایا۔۔فیضان کی والدہ نے اُسکے کندھے پر ہلکا سا تھپڑ رسید کیا تھا فیضان اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا گیا تھا۔۔۔۔

والدہ کے جاتے ہی فیضان نے دروازہ بند کیا تھا اور پلٹ کر اُسکی طرف دیکھا تھا جو غصے بھری نظروں سے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

تھوڑا سا صبر کر لیتے تم۔۔۔وہ کیا سوچے گی اب۔۔۔مہک نے اُسے شرم دلانی چاہی تھی۔۔۔لیکن فیضان کی بات پر وہ خود شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی۔۔۔۔

یہی کہ اُنکے بیٹے کو انکو دادی بنانے کی جلدی ہے۔۔۔فیضان نے بیباکی سے کہا تھا اور اپنے قدم مہک کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔

مہک کو قمر سے تھام کر اپنے قریب کیے اُس نے جھکتے اُسکے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔۔

مہک مسکرا دی اُسکی اس حرکت پر۔۔۔۔

تمھارا میری زندگی میں انا خدا کی طرف سے ایک بہترین تحفہ ہے میرے لیے بیگم۔۔۔فیضان نے گھمبیر لہجے میں مہک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور آپ میرے لیے خدا کی طرف سے عطا کیا گیا ایک بہترین تحفہ ہے۔۔۔مہک نے بھی تھوڑا اونچا ہوتے فیضان کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یار کتنی پنز ہے میں نہیں نکال رہا اب اور۔۔۔۔فیضان کی آواز پر مہک نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی جو اُسکے پیچھے کھڑا اُسکے بالوں میں لگی پینز کو نکال رہا تھا۔۔۔اُس نے فیضان کو اپنے لبوں پر جھکتا دیکھ کر فوراً سے اسکو اپنے بال کھولنے کے لئے کہا تھا۔۔۔

اب آپکے لیے ہی تیار ہوئی تھی کرے اب مدد۔۔۔آپ پہنتے نہ یہ بھاری لہنگا اور ایسے بال تو آپکو پتہ چلتا۔۔۔مہک نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا اُسکی بات پر اُسکے بالوں سے پنز نکالتے فیضان کے ہاتھ رکے تھے۔۔۔فیضان نے غصے بھری نظروں سے اُسکی طرف دیکھا تھا مہک نے اپنی زبان دانتوں کے بیچ دبائیں تھی۔۔۔

میں اتی ہوں چینج کر کے بہت بھاری ہے نہ یہ۔۔۔مہک جلدی سے کہتی واشروم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

اور فیضان نے ایک نظر ٹیبل پر رکھی پنوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جو بھی یہ بیچتا ہو گا منافع بہت ہوتا ہو گا اُسے۔۔۔۔فیضان کہتا بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

فیضان ذرا باہر رکھے بیگ سے میرے کپڑے دے دو۔۔۔کچھ دیر بعد ہی مہک کی آواز ائی تھی واشروم سے۔۔۔

فیضان نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔۔اور سامنے رکھے بیگ کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جانم بیگ تو نہیں ہے یہاں وہی پر دیکھو وہاں میں نے تمہارے لیے ایک ڈریس رکھا ہوا ہے۔۔۔فیضان کی بات پر مہک نے پلٹ کر ایک نظر پیچھے دیکھا تھا جہاں پر سرخ رنگ کی نائٹی تنگی ہوئی تھی۔۔مہک اسکو دیکھتے ہی کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

میں نے یہ نہیں پہننا۔۔۔مہک نے تیز آواز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر رہو ویسے ہی۔۔فیضان نے بیڈ پر کہنی کے بل بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مہک نے پیر پٹھکتے اپنے قدم اُس نائٹی کے پاس بڑھائے تھے جو بمشکل اُسکے گھٹنوں تک کی تھی سلک کی جس کی آستین تک نہیں تھی۔۔۔۔صرف بازو پر سٹرپ تھی۔۔۔

مہک نے دھڑکتے دل سے اپنے قدم واشروم کے گیٹ تک بڑھائے تھے۔۔۔

اُس نے جیسے ہی اپنے قدم باہر رکھے کمرے میں اندھیرا دیکھتے ہی اُسکی سانس تھوڑی بحال ہوئی لیکن یکدم اپنے پیٹ پر باندھتے ہاتھ اور اپنی گردن پر جھسلتی سانسیں محسوس کرتے وہ تھمی تھی۔۔۔۔

فیضان۔۔۔مہک نے تھوک نگلتے پُکارا تھا۔۔۔

جی جان فیضان۔۔۔فیضان نے اپنے لب اُسکی گردن پر رکھتے ہوئے کہا تھا مہک کے وجود میں فیضان کے لمس سے برق رفتاری سی دور گئی تھی۔۔۔فیضان جابجا اپنا دہکتا لمس۔مہک کی گردن پر چھوڑ رہا تھا اور مہک تیز سانس لیتی اپنے آپکو سمنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

جب فیضان نے اُسکا رخ پلٹا تھا نظر مہک کے کپکپاتے لبوں پر ٹھہری تو فیضان اپنے اوپر سے ضبط کھوتا اُن پر جھک ایا تھا۔۔۔مہک کی قمر پر ہاتھ رکھے اُس نے مہک کو سہارا دیا تھا۔۔۔

اپنے لبوں پر فیضان کی شدت محسوس کرتے مہک نے اپنے ہاتھ فیضان کے گرد باندھے تھے جس نے ایک جھٹکے میں اُسے اپنے بازوں میں اٹھایا تھا اور بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

مہک انے والے لمحات کا سوچتے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی فیضان نے اُسے آرام سے بیڈ پر لٹایا گیا تھا۔۔۔۔

اُسکی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھتے وہ اُسے اپنی شدتوں میں بھگوتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤

ارمان کمرے میں ایا تو آرزو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سوئی ہوئی تھی ارمان مسکرا گیا۔۔۔

دھیرے سے چلتے وہ آرزو تک ایا تھا۔۔۔ارام سے اُسکے پاس بیٹھتے اُس نے اُسکے پاؤں سیدھے کیے تھے۔۔۔

اپنے پاؤں پر ایک گرم سا لمس محسوس کرتے ارزو نے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔۔۔

ارمان آپ اگئے۔۔۔۔آرزو نے جلدی سے اٹھ کر کہا۔۔۔۔۔

ہاں تھک گئی ہو۔۔ارمان نے آرزو کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ننہیں بس آپکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔آرزو نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے اس دن کا۔شدت سے انتظار کیا تھا آرزو جب تم پورے حق کے ساتھ میرے کمرے میں موجود ہو گی۔۔ارمان نے آرزو کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے کہا تھا۔۔۔

آپکا انتظار ختم ہوا میں اج پورے حق کے ساتھ آپ کے سامنے ہو۔۔۔آرزو نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جب ارمان نے آگے کو ہوتے اُسکے لبوں کو اپنی نرم گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔۔

سانس بند ہونے پر آرزو نے ارمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے دور کرنا چاہا۔۔۔۔آرزو کی بند سانس کو محسوس کرتے ارمان پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

میری جان اج گریز نہ ممکن ہے۔۔۔ارمان کہتے ساتھ آرزو پر کسی کالی گھٹا سا چھاتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

یہ رات جہاں چھ پیار کرنے والوں کے ملن کی گواہ بنی تھی وہی یہ رات شاید دو پیار کرنے والوں کو جدا کرنے کی بھی گواہ بننے والی تھی۔۔

زین مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔زویا نے گاڑی چلاتے زین سے کہا۔۔۔

کیا ہوا زویا طبیعت ٹھیک ہے تمھاری۔۔۔۔زین نے فکر مندی سے گاڑی روکتے ہوئے پیچھا۔۔۔

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے آپ نے بابا اور اپیا کو بھی ساتھ نہیں انے دیا۔۔۔زویا نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

وہ اس لیے میری جان کے میں تمہارے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔زین نے زویا کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

ریلیکس ہو بس گھرانے والا ہے۔۔۔زین نے نرمی سے کہا۔۔زویا نے اُسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا تھا لیکن دل کی گھبراہٹ تھی جو بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

زین کی گاڑی ابھی اُسکے بنگلے کے باہر رکی ہی تھی کہ اُسے سامنے ایک وجود نظر ایا۔۔۔زویا نے بھی حیرت سے اُس وجود کو دیکھا تھا جو اُنکی گاڑی کے سامنے آ گیا تھا۔۔۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔زین کہتا گاڑی سے باہر نکلا تھا اور زویا کی دل کی دھڑکن کسی انہونی کے احساس سے بڑھی تھی وہ بھی جلدی سے زین کے پیچھے نکلی۔۔۔۔

عمیر تم۔۔۔زین نے سامنے عمیر کو دیکھتے ہوئے حیرت زدہ لہجے میں کہا جبکہ اسکی یہاں موجودگی سے اُسکی آبرو تنی تھی۔۔۔۔ایک نظر اُس نے عمیر کو دیکھا جس کا حلیہ کافی عجیب تھا زین سمجھ گیا وہ ضرور جیل سے بھاگ کر ایا ہے۔۔۔۔

ہاں میں زین صفدر کیا سوچا تھا تم نے مجھے برباد کر دو گے جیل بھیج دو گے تو میں تمہیں بھول جاؤنگا۔۔۔یہ غلط فہمی ہے تمھاری۔۔۔عمیر نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔زویا گاڑی کے پاس کھڑے ہی حیرت سے عمیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

نہ نہ زین صفدر آگے مت بڑھنا۔۔۔زین کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر عمیر نے اپنے ہاتھ میں تھامی گن کو زین پر تانا تھا۔۔۔۔

زویا چیختی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔زین بھی اپنی جگہ پر رکتا عمیر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔یکدم پولیس کی موبائل کی آواز گونجی۔۔۔

عمیر نے ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں سے پولیس آرہی تھی زین کو پولیس کے انے پر اطمینان ہوا تھا زویا نے بھی اپنی رکی سانس بحال کی تھی۔۔لیکن یہ سب کچھ پل کے لیے تھا۔۔

دیکھتے دیکھتے ایک دو تین یکا یک گولیاں وہ زین کے وجود میں اتارتا چلا گیا۔۔۔زویا پتھر کی مورت بنی زین کے خون میں رنگے وجود کو زمین پر گرتے دیکھ رہی تھی۔۔۔پولیس نے جلدی سے عمیر کو اپنی حراست میں لیا تھا۔۔۔

میں نہیں چھوڑوگا اسے زویا صرف میری ہے۔۔۔عمیر اب بھی پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا لیکن زویا تو بس سٹل کھڑی زین کے گرتے وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

زین۔۔۔زویا چیختی ہوئی زین تک ائی کانپتے ہاتھ سے زین کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔زین کے وجود سے نکلتا خون دیکھ کر اُسے لگ رہا تھا۔۔۔کوئی بہت بیدردردی سے اُسکے وجود سے جان نکال رہا ہو۔۔۔۔

زی۔۔۔زین اٹھے دیکھے میری طرف زین پلیز آنکھیں بند مت کریں میری طرف دیکھے۔۔۔زویا نے برستی آنکھوں سے زین کے گال پر اپنا کانپتا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔پر زین تو بلکل بے سدھ پڑا تھا اُسکی کالی گھٹور جیسی آنکھیں جن میں محبت وشدت لیے وہ زویا کو دیکھتا تھا وہ بند تھی۔۔۔۔۔

اور زین کو اس طرح بے سدھ دیکھ کر زویا کو اپنے وجود سے سانسیں ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

ابھی ابھی تو وہ دونوں نئی خوشیوں بھری زندگی کی طرف گامزن ہوئے تھے اور اب یہ۔۔۔پر جو ہونا ہو اُسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔۔۔زویا نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا سر زین کے دل کے مقام پر رکھتے اُسکی دھڑکن محسوس کی تھی جو نہ ہونے کے برابر تھی یکدم زویا کا وجود ڈھیلا پڑا تھا اور بھوری نم آنکھیں بند ہوئی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

دو سال بعد۔۔

اندھیرے کمرے میں بستر پر لیٹے ایک وجود نے ہلکے سے اپنی آنکھیں کھولی تھی آنکھیں کھولتے ہی ایک تیز چبنے والی روشنی اُسکی آنکھوں پر پڑی اور وہ دوبارہ آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

یکدم اپنے چہرے پر ننھے ننھے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا۔۔۔

اُس وجود نے پوری ہمت کے ساتھ اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔

با۔۔ با۔۔۔ نظر گھماتے ہی اُسکی نظر پاس بیٹھے ایک ننھے سے وجود پر پڑی۔۔۔۔۔ جو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اُسکے چہرے پر پیار کر رہی تھی۔۔۔

کالی گھٹا جیسی آنکھیں تیکھی سی ناک باریک سے گلابی ہونٹ اور بھرے بھرے گال۔۔۔ وہ ہو بہو اُسکی طرح تھی۔۔۔

پلکیں جھپکا کر اُس نے پھر اس بچی کی طرف دیکھا تھا جو اُسکی طرف دیکھتے ہنستے ہوئے اپنے چار دانتوں کی نمائش کر رہی تھی۔۔۔

با۔۔ با۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔ بابا۔۔۔ وہ بچی اسکو آنکھیں کھولتے دیکھ تیزی سے بولنے لگی اُسکے لفظوں پر غور کرتے زین صفدر کا دل دھڑکا تھا۔۔۔

ایک متلاشی نظر اُس نے پورے کمرے پر ڈالی تھی کالی آنکھوں نے ایک دلنشیں وجود کو دیکھنے کی شدت سے تمنا کی تھی۔۔۔۔

پورے کمرے میں نظر دوڑا کر اُس کی نظر پاس بیٹھے اس ننھے وجود پر گئی۔۔۔دماغ نے کام کرنا شروع کیا سامنے موجود ننھے سے وجود سے اپنا رشتا محسوس کرتے اُسکی کالی آنکھیں نم ہوئی ۔۔بیساختہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن کمزوری کی وجہ سے دوبارہ بیڈ پر دہہ گیا ہمت نہ ہارتے ہوئے وہ دوبارہ اٹھا۔۔۔

پاس بیٹھے وجود کو اپنے ہاتھوں سے تھامتے جلدی سے اپنے سینے میں بھینچا اُسکے وجود سے اٹھتی مہک جانی پہچانی تھی۔۔۔۔۔

زین نے اپنی گود میں موجود بچی کے ہر نقش پر اپنا بیقرار لمس چھوڑا۔۔۔۔

وہ اُسکی بچی تھی اُسکی بیٹی اُسکے پاس سے اُسکی زویا کی مہک اُبھر رہی تھی وہ کیسے نہ پہچانتا اُسکے نین نقش سب اُسکی کاربن کاپی ہی تو تھے بس یہ پھولے گال اُس نے اپنی ماں سے چرائے تھے۔۔۔۔

زینی۔۔بیٹا ماما آگئی۔۔۔زویا نے کمرے میں داخل ہوتے اپنے ہاتھ میں موجود کپ پر نظر جمائے کہا لیکن بھوری آنکھیں جیسے ہی اُٹھی سامنے کا منظر دیکھتے ساکت ہوئی۔۔۔۔ہاتھوں میں موجود پیالا چھوٹ کر زمین پر گرا تھا۔۔۔اُسکا پورا وجود ساکت ہوا تھا۔۔۔بھوری آنکھیں لبالب پانیوں سے بھری۔۔۔۔

آنسو نکلتے اُسکے سرخ عارض کو بھگوتے چلے گئے تھے۔۔۔سامنے نظر ایا منظر دیکھ کر زویا کو اپنی دل کی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ایسا لگا تھا جیسے دو سال سے وہ مردہ تھی وہ ایک چلتی پھرتی لاش تھی جس میں زندگی اج نظر آتے منظر نے پھونکی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف زین کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی وہ ترستی نگاہوں سے اپنے سامنے کھڑی اپنی متائے حیات کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

زویا۔۔۔زین نے پُکارا۔۔۔

یہ نام یہ آواز سننے کے لیے وہ دو سال ترپی تھی۔۔۔زویا زور و سے نفی میں سر ہلاتی کمرے سے باہر بھاگی تھی۔۔۔۔

زویا کو۔۔۔زین نے اٹھنا چاہا لیکن کمزوری ہی اتنی تھی وہ اٹھ نہ پایا آنکھوں سے آنسو نکلتا اُسکی داڑھی میں جذب ہوا تھا۔۔۔اُس نے بیڈ کراؤن سے اپنا سر ٹکایا۔۔۔اور اپنی گود میں بیٹھے اُس وجود کی طرف دیکھا جو کالی آنکھوں میں چمک لیے اُسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

میری بچی میری جان۔۔۔زین نے جھکتے اُسکے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔اُسکے چھوٹے چھوٹے سے بھورے بالوں میں انتہائی محبت سے اپنا ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

نظر دروازے کی طرف اُٹھی اُسے کچھ یاد نہیں تھا سوائے اسکے کہ عمیر نے اُسے گولیاں ماری تھی اُسکے بعد کیا ہوا وہ نہیں جانتا تھا ہاں آنکھیں بند کرنے سے پہلے اُس نے زویا کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

اپنی گود میں بیٹھی اپنی بیٹی کو دیکھتے اُسے اتنا تو پتہ چل گیا تھا کہ اُسے ہوش میں آنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔۔۔

❤❤❤

اپیا۔۔۔بابا۔۔۔اپیا۔۔۔زویا چیختی ہوئی لاؤنج میں ائی تھی جہاں پر صفدر صاحب اور اپیا بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

کیا ہوا زویا۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔اپیا نے پریشانی سے اُسکے بہتے آنسو کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

اپیا۔۔۔زین۔۔زین۔۔۔زویا کے لفظ جیسے ختم ہو گئے تھے تھوک نگلتے اس نے بولنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام۔۔۔اُسکی بات پر گھر میں داخل ہوتے ساحل فیضان اور ارمان تیزی سے کمرے کی طرف بھاگے تھے۔۔صفدر صاحب بھی جلدی سے زین کے کمرے کی طرف بھاگے تھے۔۔۔اپیا بھی فوراً سے اُنکے پیچھے گئی تھی۔۔۔۔

اور زویا شدت سے روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

مہک مسکان اور آرزو جو اُن تینوں کے ساتھ ائی تھی اپنے اپنے بچوں کو جلدی سے صوفے پر بٹھاتے فوراً سے زویا تک ائی تھی۔۔۔۔

زویا۔۔۔مسکان نے اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا کسی انہونی کا احساس جیسے دل کو چیر رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔وہ۔۔ہوش میں آ گئے۔۔۔آنکھیں برس رہی تھی لیکن لب مسکرا رہے تھے اُسکی بات پر وہ تینوں بھی نم آنکھیں لیے مسکرا دی۔۔۔

وہ ٹھیک ہو گئے مسکان۔۔۔میرے۔۔میرے زین ٹھیک ہو گئے۔۔۔زویا نے مسکان کے گلے لگے روتے ہوئے کہا۔۔۔اُسکی حالت وہ تینوں سمجھ سکتی تھی جس طرح ان دو سالوں میں روز اُسے تڑپتے دیکھتی تھی انکا خود کا دل بھی تڑپ جاتا تھا۔۔۔۔

جانے کتنی دیر زویا مسکان کے سینے سے لگی روتی رہی تھی اور مہک اور آرزو اُسکے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔انہوں نے اُسے روکا نہیں رونے سے جانتی تھی بہت دنوں کا غبار ہے جو اُترنا اچھا ہے۔۔۔۔

اٹھو میری جان پانی پیو۔۔۔زویا کے چپ ہونے پر مسکان نے اُسے اٹھا کر صوفے پر بیٹھایا۔۔آرزو نے جلدی سے پانی کا گلاس اُسکے ہاتھ میں تھمایا تھا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو گیا ہے اب اوزین بھائی کے پاس چلے۔۔۔مہک کے کہنے پر زویا کا دل دھڑکا تھا آہستہ سے اٹھتی وہ اُن تینوں کے ہمراہ زین کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

ان تینوں کو تو اٹھاؤ۔۔۔آرزو کی بات پر وہ تینوں رکو تھی اور صوفے پر بیٹھی اپنی اپنی اولادوں کو دیکھا تھا جو معصوم صورت بنائے بیٹھے زویا کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہائے میں قربان جاؤں ایسی معصومیت پر۔۔۔مہک جلدی سے بولتی اپنے بچوں کی طرف بڑھی تھی اُن تینوں نے بھی جلدی سے اپنے اپنے بچوں کو اٹھایا تھا۔۔۔

❤❤❤❤

سالے کمینہ ڈرا دیا تو نے۔۔۔ساحل فیضان ارمان جیسے ہی کمرے میں آئے سامنے زین کو زینی کے ساتھ دیکھتے ایک پل کو اپنی جگہ پر ٹھہر گئے۔۔۔

پیچھے اتے صفدر صاحب اور ابیا بھی اپنی اپنی جگہ جم گئے تھے۔۔۔

زین بھی مسکراہٹ کے ساتھ اُن لوگوں کے فق چہرے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب ساحل ہوش میں اتا اُس پر چیخا تھا۔۔۔زین نے زینی کو اپنے برابر میں بیٹھایا۔۔۔

تُجھے بہت یاد کیا ہم نے۔۔۔فیضان نے جلدی سے آگے بڑھ کر زین کو شدت سے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

اُسکی آواز نم تھی وہاں موجود ہر ایک انسان کی آنکھ نم تھی۔۔۔۔۔

میں تو تُجھے چھوڑنے نہیں والا بلکل بھی سالے تیری وجہ سے کتنا تڑپا ہوں میں۔۔۔ارمان نے فیضان کو جلدی سے دور ہٹا کر اپنی پوری طاقت کے ساتھ اُسے اپنے گلے لگایا تھا۔۔۔

تُجھے بھی کچھ بولنا ہے۔۔۔زین نے ساحل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا نہ کیا کر جانی تو ہماری زندگی ہے تیرے بغیر تو یہ دنیا ہمیں پھیکی سی لگ رہی تھی۔۔۔ارمان کے دور ہوتے ساحل نے آرام سے زین کو اپنے گلے لگاتے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔

زین کی بھی آنکھیں نم ہوئی تھی اتنی دِنوں بعد اپنے دوستوں کو دیکھتے۔۔۔۔

اور میں غلط فہمی میں تھی کہ انکی زندگی میں ہوں۔۔۔مسکان نے اندر آکر نروٹھے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

زین بھائی ہمیں تو ان دو سالوں میں لگتا تھا جیسے آپ ان تینوں کی بیوی ہے جس کی دوری میں یہ تینوں دیوداس بنے ہوئے ہیں۔۔۔مہک کی بات پر فیضان نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ باقی سب مسکرا گئے تھے۔۔۔۔

زین کی نظر زویا پر پڑی جو ایک کونے پر سینے پر ہاتھ باندھے زمین کو تک رہی تھی۔۔۔۔۔

شُکر ہے کھوتیاں تو ہوش میں ایا ورنہ اپنے بوڑھے باپ کو تو نے مزید بوڑھا کر دیا تھا۔۔۔صفدر صاحب نے نم لہجے میں زین کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔اپیا نے پیار سے اُسکے بکھرے بال صحیح کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بچے۔۔۔زین نے تینوں لڑکیوں کی گود میں موجود بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

یہ میرا پیس ہے۔۔۔فیضان نے مہک کی گود سے اپنے بیٹے کو لیتے ہوئے کہا۔۔۔

حنان ولد فیضان۔۔۔فیضان کی بات پر زین نے اُس بچے کو دیکھا جو ہو بہو اپنے باپ کی طرح تھا گرے آنکھیں جن میں شرارت سی چمک تھی۔۔۔فیضان کی طرح ہی کھڑے کھڑے نین نقش۔۔۔

اور یہ میرا۔۔۔ارسلان ساحل۔۔۔۔ساحل نے مسکان کی گود سے اپنے بیٹے کو لیتے ہوا کہا جو سنجیدہ سا چہرہ بنائے سب کو اپنی معصوم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ہو بہو مسکان کی طرح بس ہونٹ اپنے باپ سے چرائے تھے باریک سے۔۔۔۔

اور یہ آخری میرا سفیان تیرا داماد۔۔۔ارمان نے آنکھ دباتے ہوئے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے اُسکی بات پر اپنی آبرو اچکا کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

گھور مت مجھے دیکھ میرا بچا کتنے پیار سے ذینی کو دیکھ رہا ہے۔۔ارمان نے زین کی غصّہ بھری نظریں اپنے اوپر محسوس کرتے کہا۔۔۔۔

زین نے سفیان کی طرف دیکھا جو اپنی شہد رنگ آنکھوں سے زینی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے یہ رشتا نہیں منظور۔۔۔زین نے تیزی سے زینِی کو اپنے گلے لگا کر سخت آواز میں کہا تھا۔۔۔

ایسے کیسے نہیں انکار شتا پہلے ہی پکا ہو گیا ہے بھابھی راضی ہے اس رشتے پر۔۔۔۔۔ارمان نے بھی اپنی تنی آبرو کرتے جواب دیا تھا۔۔۔

اوران دونوں کی بحث پر وہ سب مسکرا دیے تھے۔۔۔۔جب ملازمہ نے ڈاکٹر کے انے کا بتایا تھا جسکو صفدر صاحب نے بلوایا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے اس سارے وقت میں اب فکر مندی سے زین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے زین کا پوری طرح معائنہ کیا تھا۔۔۔۔زین کو اٹھ کر چلنے کو بھی کہا تھا اُسکی ٹانگے سن ہو گئی تھی لیکن تھوڑا بہت چلنے کے بعد وہ بلکل صحیح طرح سے چل پا رہا تھا۔۔۔۔

فکر کی کوئی بات نہیں ہے یہ بلکل ٹھیک ہے بلکہ آپ اُس رب کا شکر ادا کرے کہ دو سال کوما میں رہنے کے بعد بھی یہ تندرست ہے۔کچھ وٹامنز میں لکھ کر دے رہا ہوانکا استعمال لازمی کریں ۔۔۔۔۔ڈاکٹر کی بات پر سب نے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

تھینک یو سو مچ ڈاکٹر۔۔۔فیضان کی بات پر ڈاکٹر سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔ساحل اُنہیں باہر تک چھوڑنے گیا۔۔۔

چلو بچوں اب زین کو تھوڑا آرام کرنے دو۔۔۔اپیا نے ایک نظر زویا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اپنی نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔جبکہ زینیا کو اُنہوں نے ڈاکٹر کے انے پر اپنی گود میں لے لیا تھا۔۔۔۔

اُنکی بات پر سب آہستہ آہستہ کمرے سے چلے گئے تھے۔۔۔۔اپیا نے زینی کو بیبی کاٹ میں بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

سب کے جاتے ہی زویا نے ہلکے سے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔پلٹ کر زین کو دیکھا جو آنکھوں میں نمی لیے اپنے بازو وا کرتے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

زویا تیزی سے قدم بڑھاتی اُس کے سینے میں سمائی تھی اور پھر زویا نے اپنے دو سالوں کی تمام اذیت آنسوؤں کے ذریعے بہاتے نکالی تھی زین اُسے شدتِ سے روتا دیکھ اپنے لب بھینچ گیا۔۔۔۔۔

زویا رونا بند کرو سب ٹھیک ہے اب۔۔۔زین نے زویا کی قمر سہلاتے ہوئے کہا۔۔لیکن زویا اُسکی بات پر اور شدت سے رو دی۔۔۔

جاناں اگر اب تُم نے رونا بند نہیں کیا تو میں اچھی طرح سے تمہیں چپ کرواؤ گا اور میرا چپ کروانا شاید تُم برداشت نہیں کر سکو۔۔۔۔زین نے گھمبیر لہجے میں زویا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

زویا نے زین کی بات پر اُسکے سینے پر اپنے نازک ہاتھ اُسکے سینے پر مارا تھا۔۔۔

بستر پر پڑے ہے آپ اور باتیں دیکھے۔۔۔زویا نے اُسکے سینے میں منہ دیے کہا۔۔۔

پورے دو سال بعد تو تم نزدیک ہو میرے۔۔۔۔ تمھاری خوشبو محسوس کر پا رہا ہوں۔۔۔۔زین نے اُسکی گردن میں منہ دیے گہرا سانس بھرا۔۔۔اور بھیگے لہجے میں کہا۔۔۔۔

پورے دو سال زین پورے دو سال میں ہر روز تڑپی ہو آپکو اپنے سامنے بے سدھ لیتا دیکھ آپکی آواز سننے کے لیے ترس گئی تھی اپنے رب سے پل پل آپکی صحت یابی کی دعا مانگی ہے۔۔۔آپ نہیں جانتے زینیا کی پیدائش کے وقت مجھے کتنی شدت سے آپکی کمی محسوس ہوئی تھی۔۔۔زویا نے نم آواز میں اپنی تھوڑی زین کے سینے پر رکھتے اپنی آنکھیں اُسکی کالی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب۔۔جب عمیر نے آپ پر حملہ کیا تھا۔۔مجھے لگا تھا میری سانس بند ہو گئی ہو۔۔۔آپ کے خون میں بھیگے وجود کو دیکھ کر زویا مرنے والی تھی زین۔۔۔۔

اگر زین صفدر کو کچھ ہو جاتا تو زویا زین صفدر مر جاتی۔۔۔زویا روپڑی تھی اُسکے لہجہ میں اپنے لیے تڑپ محبت اور شدت زین محسوس کر سکتا تھا اُس نے جھکتے زویا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔۔

یہ لمس یہ لمس زویا کی زندگی تھا اُسکے پاس بیٹھا وجود اُسکی زندگی تھا جسے ذرا سی تکلیف ہو تو وہ تڑپ جائے۔۔۔۔۔

میری جان اب سب صحیح ہے ہم ساتھ ہے ہماری بیٹی ہمارے ساتھ ہے۔۔۔۔زین کے کہنے پر زویا کے سامنے زینیا کا وجود لہرایا تھا۔۔۔۔

زینیا ہمارے پیار کی نشانی ہماری بیٹی۔۔۔۔۔زویا نے زینیا کا پورا نام بتایا زین کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے اب ڈر لگتا ہے زین جب بھی ہم خوشی کی طرف بڑھتے ہے کچھ نہ کچھ غلط ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔زویا نے زین کی کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میری جان آزمائش تو سب کی زندگی میں اتی ہے اللہ پر بھروسہ رکھو اب سب ٹھیک ہے۔۔۔زین نے مسکرا کر زویا کو کہا زویا ذرا سا اوپر ہوتی اپنے اپنے لبوں کا لمس زین کے لبوں پر چھوڑتی پیچھے ہوئی ۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے میری بیگم کو مجھ پر بہت پیار آرہا ہے۔۔۔زین نے شوخ لہجے میں کہتے زویا کی قمر پر گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔

جی بلکل دو سال آپ سے دور رہی ہوں اب مزید آپ سے دور نہیں رہ سکتی زین۔۔۔زویا نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین نے کروٹ بدلتے زویا کو بیڈ پر لٹایا اور خود اُس پر جھک ایا۔۔۔۔۔۔

دور تو میں بھی نہیں رہ سکتا اب اپنی بیگم سے۔۔زین نے زویا کی ناک پر اپنے لب رکھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں اُسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتے کہا۔۔۔

زین آپکی طبیعت نہیں ٹھیک اور میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا۔۔۔زویا نے اُسے اپنے لبوں پر جھکتے دیکھ کر جلدی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم میرے پاس ہو تو میں بلکل ٹھیک ہو۔۔۔زین نے کہتے ساتھ اپنے لب زویا کے لبوں پر رکھے تھے۔۔نرمی سے اُسکے لبوں کو چھوتے وہ اپنے وجود میں ایک سرور سا دوڑتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

دو سالوں بعد اپنے شوہر کی قربت محسوس کرتے زویا نے زین کے کندھے پر اپنے بازوں کی گرفت کی تھی اُسکے عمل میں اُسکا ساتھ دیتی وہ زین کو مزید بہکا گئی تھی۔۔۔۔

کچھ پلوں بعد زین نے زویا کے لبوں کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا شدت سے اپنے لب زویا کی تھوڑی پر رکھتے گردن تک سفر کیا تھا۔۔۔

اپنی گردن پر زین کی شدتوں کو محسوس کرتے زویا نے اُسکی شرٹ اُسکے کندھے سے جکڑی تھی۔۔۔۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زین کی شدتوں میں اضافہ۔ہوتا جارہا تھا اور زویا اپنی آنکھیں بند کئے اپنے وجود پر اُسکی شدتیں محسوس کر رہی تھی زین کے لمس سے دو سال کی تڑپ شدت سب تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

زین اور زویا کو فوراً سے ہسپتال لے جایا گیا تھا زین کی حالت کافی نازک تھی اُسے فوراً سے ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔۔۔۔

زویا شدید صدمے کے زیرِ اثر بیہوش ہو گئیں تھی۔۔جب اُسکو ہوش آیا وہ بھاگتی ہوئی آئی سی یو تک ائی تھی جہاں زین کا علاج کیا جارہا تھا اُس کے پاس فون نہیں تھا نہ اُسے کسی کا نمبر یاد تھا۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے۔۔۔

ساری رات اُس نے ائی سی یو کے باہر بیٹھ کر رو کر گزاری تھی پوری رات گزر گئی تھی لیکن ڈاکٹر باہر نہیں آئے تھے لوگ بھی حیرت سے دلہن کے لباس میں ملبوس اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو ایسے بیٹھی تھی جیسے اُسکا سب کچھ لٹ گیا ہو اور سچ ہی تو تھا اُس کا کل سرمایہ ایک ہی شخص تھا جو اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔

اُسے کچھ ہوش نہیں تھا صفدر صاحب اور اپیا کب آئے اُنہیں کیسے پتہ چلا بس وہ اپیا کے اتے ہی اُنکے گلے لگے ایسی شدت سے روئی تھی کہ اس پاس سے گزرنے والے لوگ بھی اُس لڑکی کی محبت پر رشک کر رہے تھے۔۔۔۔۔

صفدر صاحب کو پولیس نے اطلاع دی تھی اور وہ دوڑے دورے ہسپتال آئے تھے۔۔۔

ساحل فیضان اور ارمان کو بھی جیسے ہی یہ خبر ملی تھی وہ بھی بھاگے بھاگے ہسپتال آئے تھے اُنکے ہمراہ وہ تینوں بھی تھی۔۔۔اگر لڑکوں کی آنکھیں اپنی دوست کی تکلیف پر نم تھی وہی لڑکیاں زویا کی حالت کو دیکھتی رو پڑی تھی۔۔۔۔

طویل اذیت ناک انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر آئے تھے۔۔۔۔۔

زویا دھڑکتے دل کے ساتھ اُٹھی تھی وہاں موجود ہر ایک دل سے یہ دعا نکلی تھی کہ بس اچھی خبر ہو۔۔۔۔۔

ہم نے انہیں بچا تو لیا ہے لیکن انکا خون بہت زیادہ بہہ گیا ہے کم سے کم چھ گولیاں اُنکے وجود سے نکالی گئی ہے۔۔۔ڈاکٹر کی بات پر زویا نے ہچکی بھری تھی زین کی تکلیف کا سوچتے۔۔۔۔

لیکن بد قسمتی سے وہ کوما میں چلے گئے ہے ہم نے انہیں بچا تو لیا ہے لیکن اب وہ ہوش میں نہیں ہے آپ سب اپنے رب سے دعا کرے اُنہیں جلدی ہوش آجائے ورنہ ہمارے حساب سے ساری زندگی وہ ایک زندہ لاش کی طرح رہے گے جن کی سانس چلے گی لیکن نہ وہ سن سکتے ہیں اور نہ کچھ بول۔۔۔۔ لیکن وہ کوما سے باہر بھی آسکتے ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر کی بات سنتے ہی زویا سن ہوتی زمین پر گری تھی۔۔۔ساحل فیضان ارمان کی آنکھیں نمکین پانی سے بھری تھی۔۔۔۔

ارمان نے دیوار پر زور سے اپنا ہاتھ مارا تھا۔۔۔ساحل صفدر صاحب کی طرف بڑھا تھا جو غم سے نڈھال گرنے والے تھے۔۔۔۔۔

اور پھر ان دو سالوں میں کوئی ایسا دن نہیں تھا جب فیضان ساحل اور ارمان نے ایک بھی نماز قضاء کی ہو وہ باقاعدگی سے تہجد بھی پڑھتے اور دعا میں صرف زین کا ذکر ہوتا۔۔۔۔۔

اور اُنکی بیویاں اُنکی اپنے دوست کی محبت دیکھتے رشک کرتی رہ جاتی۔۔۔۔

زین کو گھر لے ایا گیا تھا ان دو سالوں میں زویا نے بیوی ہونے کا پورا فرض نبھایا تھا۔۔۔وہ پورا پورا دن زین کا خیال رکھتی تھی اور رات ہوتے ہی وُہ اُسکے کندھے پر سر رکھے اُسکا ہاتھ تھامے رو دیتی تھی۔۔۔۔صفدر صاحب کی تو جیسے کسی نے قمر توڑ دی ہو۔۔۔پھر زینیا کی پیدائش ہوئی اور اس

وقت سب کے ساتھ ہونے پر بھی زویا کو انتہاء کا اکیلا پن محسوس ہوا تھا۔۔۔۔زین کی جگہ کوئی اور نہیں لے سکتا تھا۔۔۔زینیا کے انے کے بعد صفدر صاحب جو بیمار رہنے لگے تھے انکا دیہان بھٹکا تھا۔۔۔

سب ہی زینیا سے بہت پیار کرتے تھے یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ سب کی جان ہی زینیا میں تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

کیا حسین منظر تھا سامنے خانہ کعبہ اور ہاتھ میں اپنے محرم کا ہاتھ تھامے وہ چاروں محویت سے سامنے خانہ کعبہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

انہوں نے ایک نظر اپنے اپنے محرم کو دیکھا جو خود بھی نم آنکھوں سے سامنے خانہ کعبہ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

سب سے حسین احساس اپنے محرم کا ہاتھ تھامے اللہ کے گھر کا طواف کرنا۔۔۔اپنے محرم کے ساتھ نماز ادا کرنا۔۔۔۔

اور یہ احساس وہ چاروں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مدینۃ کی گلیوں میں اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھ کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے قصے سننا۔۔۔یہ سب سے انوکھا احساس تھا جو اُن چاروں لڑکوں نے محسوس کیا تھا۔۔۔۔

اپنے رب کا ڈھیروں شکر اُن سب نے ادا کیا تھا جس نے اُنکی زندگی سے آزمائشوں کو ختم کرتے اُنہیں ایک ساتھ رکھا تھا اُنہیں ایک دوسرے کا محرم بنایا تھا جس نے اُنکی محبت کو اُنکے نام کیا تھا۔۔۔۔

وہ سب انتہاء کے خوش تھے۔۔۔۔۔اُن سب نے ایک نظر اپنے بچوں کو دیکھا تھا جہاں زینیا سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے نماز سٹائل میں دوپٹہ باندھے بیٹھی ہاتھ میں تسبیح تھامے کچھ پڑھ رہی تھی اور وہ تینوں حنان ارسلان سفیان اُسکے پاس ہی ہاتھوں میں تسبیح تھامے بیٹھے تھے۔۔۔۔

اُن چاروں نے اپنی اپنی بیگمات کو دیکھا جو اُن سے تھوڑی دور ایک ساتھ بیٹھی اپنے بچوں کو پیار بھاری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔انہوں نے ایک نظر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سامنے نظر آتے منظر کو بیشک سامنے نظر آتا منظر ہر مسلمان کے لیے انتہائی حسین تھا۔۔۔رب کے گھر میں اپنے جان سے عزیز دوستوں اور اپنی اپنی محرم کے ساتھ ہونا۔۔۔ایک خوش کن احساس تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤

یہ منظر تھا تعبیر محل کا جہاں پر لون میں سب بچے آپس میں کھیل رہے تھے۔۔۔

تم میرے ساتھ بیٹھو۔۔۔سفیان نے غصے سے زینیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

مدھ پر غشہ مت تر و جانتے نئ ہو مدھے ابھی جا ترارمان چاچو تو بتاتی ہوں آتھر اُنتی بہو ہوں میں۔۔

(مجھ پر غصّہ مت کرو جانتے نہیں ہو مجھے ابھی جا کر ارمان چاچو کو بتاتی ہوں میں آخر اُنکی بہو ہوں میں)۔۔زینیا نے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے سفیان کی گرفت سے نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔سفیان نے اپنے ننّھے ننھے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی۔۔۔۔۔۔۔

تم اُنکی بہو ہو تو میری بیوی بھی ہو۔۔۔سفیان نے غصے سے اپنی آواز بھاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔جبکہ سفید چہرے بھی لال ہو رہا تھا۔۔۔

دی نئ میں صرف انتی بہو ہوں۔۔(جی نہیں میں صرف اُنکی بہو ہوں)۔۔۔زینیا نے اب بھی غصے سے اپنی چھوٹی سی ناک پھولا کر کہا اور اپنے قدم اندر کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔

سفیان سمجھ گیا تھا اب اُسکی شامت ضرور انی ہے۔۔ارسلان اور حنان تو مسکرا گئے تھے جانتے تھے ابھی اندر سے آواز انے والی ہے۔۔۔۔۔

چاروں بچے پانچ سال کے ہو گئے تھے۔۔۔زینیا کو اب بھی تھوڑا بولنے میں مسئلہ ہوتا تھا باقی سب بلکل صاف بولتے تھے۔۔۔

سفیان۔۔۔۔ارمان کی تیز غصے بھری آواز سنتے اُس نے اپنے قدم اندر بڑھائے تھے۔۔۔۔

جہاں سامنے ہی وہ ارمان کی گود میں چڑھی نقلی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

تم نے پھر میری بہو کو ڈانٹا۔۔۔ارمان کی بات پر ساحل فیضان مسکان آرزو مہک زین اور زویا سب نے ہی نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

اگر یہ آپکی بہو ہے تو میری بھی ہونے والی بیوی ہے اسکو بھی بولا کرے نہ صرف میرے ساتھ ہی رہے میرے ساتھ ہی کھیلے۔۔۔سفیان بولتا اپنے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔۔۔سب بروں کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔

اور اُسکے کچے ذہین میں یہ سب باتیں ڈالو میں تو تنگ آگئی ہو تم باپ بیٹے سے۔۔۔آرزو جو ارمان کے برابر میں ہی کھڑی تھی چیچ ارمان کے سر پر مارتے ہوئے دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔

اپنے بیٹے سے تنگ ہو میں کب تنگ کرتا ہوں تمہیں یار۔۔۔ارمان نے آرزو کو دیکھتے ہوئے کہا جس نے اسکی بات پر اُسے سخت نظروں سے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

لاؤ دو میری بچی کو۔۔۔خبردار جو میری بچی کو اب اپنی بہو کہا تو۔۔۔زین نے اپنی جگہ سے اٹھتے غصے سے ارمان سے کہا لیکن زینیا کی بات پر اُس نے حیرت سے زویا کی طرف دیکھا تھا جو اپنے کندھے اچکا گئی تھی۔۔۔۔

نئی بابا میں ارمان چاچو تی بہو ہوں۔۔۔زینیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

ہائے میں قربان جاؤں اپنی پیاری سی بہو پر۔۔۔ارمان نے زینیا کی بات پر خوش ہوتے ہوئے کہا ۔۔جبکہ باقی سب نفی میں سر ہلا گئے تھے۔۔۔۔

میں تو کہتا ہوں ان دونوں کا بھی کہیں رشتا پکا کر دیتے ہیں۔۔۔۔ارمان نے ارسلان اور حنان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی ابھی ڈائننگ ٹیبل پر آئے تھے۔۔۔۔

نہیں انکل میں اپنی بیوی خود ڈھونڈ کر لاؤ گا۔۔۔۔

میں بھی۔۔۔ارسلان کے بولنے پر حنان بھی جلدی سے بولا جبکہ اُن دونوں کے والد صاحب مسکرا گئے تھے لیکن امّاں سخت نظروں سے اپنی اپنی اولاد کو دیکھ رہی تھی جو اتنی سی عمر میں بھی اتنے تیز تھے۔۔۔۔

زندگی حسین ہو گئی تھی۔۔۔۔۔وہ سب چھٹیاں کینیڈا میں آکر مناتے تھے اب بھی چھٹیاں تھی اور وہ سب کینیڈا میں آ گئے تھے۔۔۔

سب میں پیار پہلے دن کی طرح ہی برقرار تھا۔۔اور دوستی۔۔۔وہ تو وہ سب مرتے دم تک نبھاتے۔۔۔۔چاروں لڑکیوں نے اپنے بزنس کو خیر آباد کر دیا تھا۔۔۔جبکہ چاروں لڑکوں کی طرف سے انکو اجازت تھی لیکن وہ بس اب گھر داری سمنبھالنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

سب ایک ساتھ خوش تھے اُنکی کہانی تو ختم ہو گئی تھی لیکن اب اُنکی اولاد کی کہانی چلنی تھی۔۔۔زویا نے زین کی طرف دیکھا جو زینیا کو اپنی گود میں اٹھائے اُس سے بات کر رہا تھا اور وہ اپنے بابا سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے نہ جانے کون کون سی اہم باتیں ہو۔۔۔۔زویا مسکرا دی۔۔۔ایک نظر سب پر ڈالی جہاں مسکان ساحل کی پلیٹ میں مسکراتی کھانا ڈال رہی تھی۔۔۔مہک فیضان کو موبائل پر کچھ دکھاتی لڑ رہی تھی اور آرزو۔۔۔ارمان کو اپنی غصے بھری نظروں سے گھور رہی تھی جو اُسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہا تھا۔۔۔۔یہی تو زندگی ہوتی ہے جہاں سب ساتھ ہو ایک دوسرے کی تکلیف میں دکھ میں خوشی میں۔۔۔

❤❤❤❤

اُمید کرتی ہو میرا تیسرا ناول بھی آپ لوگوں کو پسند آیا ہو گا جانتی ہو بہت بہتر نہیں لکھا ہے بہت سی غلطیاں بھی کے ہو گی در گزر کر دی جئے گا۔۔۔میں اور بھی بہتر لکھنے کی کوشش کرو نگی۔۔۔تعبیر خواب کا سفر یہی تک تھا اس سفر میں آپ لوگوں نے میرا بہت ساتھ دیا اُس کا بہت بہت شکریہ۔۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959